تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

شبیر برادرز

لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم يتلوا عليهم اٰيٰته ويزكيهم ويعلمهم الكتٰب والحكمة

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث و آثار

اور (۵۵۵) افادات رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویۃ من الاحادیث النبویۃ والآثار المرویۃ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

جلد دوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر

شبیر برادرز

40 اردو بازار لاہور فون 7246006

نام کتاب	•=•=•	المختارات الرضوية من الاحاديث النبوية والآثار المروية
عرفی نام	•=•=•	جامع الاحادیث
افادات	•=•=•	امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز
تصحیح ونظر ثانی	•=•=•	بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مبارک پوری
ترتیب وتخریج	•=•=•	مولانا محمد حنیف رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف
پروف ریڈنگ	•=•=•	مولانا عبد السلام رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف
باہتمام	•=•=•	شبیر برادرز اُردو بازار لاہور (پاکستان)
سن اشاعت اول	•=•=•	۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء
سن اشاعت ثانی	•=•=•	۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء
قیمت	•=•=•	روپے

ملنے کے پتے

☆ **ادارہ پیغام القرآن** 40 اُردو بازار لاہور

☆ **احمد بک کارپوریشن** اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

☆ **مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی** سبزی منڈی کراچی

☆ **ضیاء القرآن پبلی کیشنز** لاہور ، کراچی

☆ **مکتبہ رضویہ** آرام باغ روڈ کراچی

انتساب

اس عظیم ہستی کے نام جس نے لاکھوں گم گشتگان راہ منزل کو صراط مستقیم پر گامزن فرمایا —— جس نے بے شمار انسانوں کو عشق رسول کی دولت لازوال سے مالا مال کیا —— جس کی بارگاہ سے ہزاروں علماء ومشائخ نے اکتساب فیض کیا —— اور جس کے دست حق پرست پر کروروں اہل سنت و جماعت نے شرف بیعت حاصل کر کے دارین کی سعادتیں حاصل کیں ——

یعنی

تاجدار اہل سنت، شہزادۂ اعلیٰحضرت، آفتاب رشد وہدایت، واقف اسرار شریعت، امام المشائخ والفقہاء، مخدوم الاکابر والعلماء، سیدی ومرشدی وذخری لیومی وغدی حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ ابوالبرکات آل رحمٰن محمد مصطفٰے رضا خاں صاحب قبلہ برکاتی نوری رضوی بریلوی نور اللہ مرقدہ وبرد مضجعہ۔

مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے طفیل میری اس خدمت کو شرف قبولیت سے مشرف فرمائے۔ آمین

بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ و التسلیم

اجمالی فہرست جلد دوم
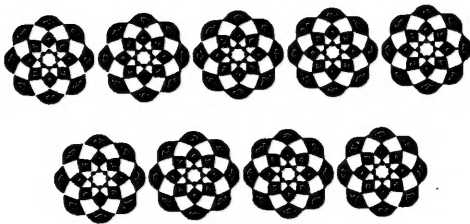
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المسلسل إحسانه ، المتصل إنعامه، غير منقطع ولا مقطوع فضله وإكرامه، ذكره سند من لا سند له ، واسمه أحد من لا أحد له۔

فأفضل الصلوات العوالى النزول ، وأكمل السلام المتواتر الموصول، على أجل مرسل ، كشاف كل معضل، العزيز الأعزالمعز الحبيب، الفردفى وصل كل غريب، فضله الحسن مشهور مستفيض ، وبا لإ ستناد إليه يعود صحيحاً كل مريض ، قدجاء جوده المزيد ، فى متصل الأسانيد، ، بل كل فضل إليه مسند، عنه يروى وإليه يرد، فسموط فضائله العليه ، مسلسلات با لأولية، وكل درجيد من بحره مستخرج، وكل مدر جودفى سائليه مدرج، فهو المخرج من كل حرج، وهو الجامع، وله الجوامع، علمه مرفوع، وحديثه مسموع، و متابعه مشفوع، والأصر عنه موضوع، وغيره من الشفاعة قبله ممنوع، فإليه الإسناد فى محشر الصفوف، وأمر الموقف على رأيه موقوف، حوضه المورود، لكل وارد مسعود ، فيافوز من هو منه منهل، ومعلول فيه كل علة من معلل، تزول حزبه المعتبر، والشذوذ منه منكر ،وطريق الشاذ إلى شواظ سقر،حافظ الأمة من الأمور الدلهمة الذاب عناكل تلبيس و تدليس ، والجابر لقلب بائس مضطرب من عذاب بئيس ، الحاكم الحجة الشاهد البشير ، معجم فى مدحه كل بيان و تقرير، علوه لا يدرك ، وما عليه مستدرك ، مقبوله يقبل ، ومتروكه يترك ، تعدد طرق الضعيف إليه ، فمن سننه الصحاح التعطف عليه ، فيجبر باعتضاده قلبه الجريح ، ويرتقى من

یہ خطبہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز کا تحریر کردہ ہے، جس میں تقریباً اَسّی مصطلحات حدیث کو بطور براعۃ استہلال نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے جو آپ کی ذہانت وفطانت اور جودت طبع پر دال ہے۔ مصطلحات مشمولہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

☆حدیث ☆خبر ☆تقریر ☆مسموع

ضعفه إلى درجة الصحيح، مدارأسانيد الجوْد والإكرام ، منتهى سلاسل الأنبياء الكرام ، صلى الله تعالى عليه وعليهم وسلم، ملأ أٰفاق السماء و أطراف العالم ، و على اٰله وصحبه وكل صالح من رجله وحزبه ، رواة علمه ودعاة شرعه ووعاة أدبه ، و على كل من له وجادة ومنا ولة ، من أفضاله الواصلة الدارة

☆سند	☆اسناد	☆طریق	☆متواتر
☆مشہور	☆مستفیض	☆عزیز	☆غریب
☆فرد	☆احد	☆مقبول	☆مردود
☆صحیح	☆متصل	☆موصول	☆وصل
☆متصل الاسانید	☆معلل	☆علت	☆شاذ
☆شذوذ	☆ضبط	☆حسن	☆ضعیف
☆اعتضاد	☆محفوظ	☆منکر	☆متابع
☆شاہد	☆معتبر	☆مرسل	☆معضل
☆منقطع	☆مدلس	☆موضوع	☆متروک
☆معلول	☆مدرج	☆مضطرب	☆مزید فی متصل الاسانید
☆اختلاط	☆وہم	☆مرفوع	☆موقوف
☆مقطوع	☆منتہی	☆عوالی	☆نوازل
☆علیۃ	☆علو	☆رجال	☆مسلسل بالاولیت
☆رواۃ	☆دعاۃ	☆صحب	☆زوی
☆یروی	☆اجازۃ	☆مناولۃ	☆وجادۃ
☆مجاز	☆صالح	☆جید	☆حافظ
☆حاکم	☆حجت	☆جامع	☆جوامع
☆سنن	☆مسند	☆معجم	☆مستخرج
☆مستدرک	☆صحاح	☆مخرج	

ان سب کی تفصیل مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

المتوا صلة ، بحسن ضبط محفوظ النظام، من دون وهم ولا ایهام، ولا إختلاط با لأ عداء اللیام ، ماروی خبر و هوی لإجازة ، و غلب حقیقة الکلام مجازة۔ آمین۔أما بعد۔

ا۔نیت

(ا)اعمال کامدار نیتوں پر ہے

۱ ۔ **عن** عمربن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ وَ إِنَّمَالِکُلِّ إِمْرَءٍ مَا نَوٰی ۔

فتاوی رضویہ۲/۴۷۵☆فتاوی رضویہ۹/۴۲۲

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کے ثواب کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اسکی نیت کے مطابق ہی اجر ملتا ہے۔

۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ،			باب کیف کان بدئو الوحی ،	۲/۱
الصحیح لمسلم ،			باب قوله ﷺ انما الاعمال الخ	۱۴۰/۱
السنن لابی داؤد ،			کتاب الطلاق باب ما عنی به الطلاق و النیات ،	۳۰۰/۱
السنن لابن ماجه ،			ابواب الذهد ،	۳۲۱/۱
السنن للنسائی ،			کتاب الطهارة	۲۴/۱
السنن للنسائی ،			کتاب الطلاق ،	۱۰۴/۳
السنن للنسائی ،			کتاب الایمان والنذور ،	۱۴۴/۲
السنن الکبری للبیهقی ،			کتاب الطهارة	۴۱/۱
الموطا لمالک				
المسند لاحمد بن حنبل ،	۲۵/۱	☆	الترغیب و الترهیب للمنذری ،	۵۶/۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم	۳۴۲/۶	☆	کتاب الزهد و الرقائق ،	۲۲۸/۱
التفسیر للبغوی ،	۴۳۱/۱	☆	تلخیص الجیر لابن حجر ،	۵۵/۱
المسند للحمیدی	۲۸/۱	☆	تاریخ بغداد للخطیب ،	۲۴۴/۴
فتح الباری ،	۹/۱	☆	تاریخ اصفهان لابی نعیم ۔	۱۵/۲
شرح السنة للبغوی ،	۴۰۱/۱، ۴۰	☆	علل الحدیث لابن ابی حاتم	۳۶۲
اتحاف السادة للمتقین	۳۸۰/۲	☆		
التفسیر لابن کثیر ،	۳۴۵/۲	☆	المغنی للعراقی ،	۳۵۱/۴
روح المعانی	۹۲/۳	☆	البدایة و النهایة لابن کثیر ۱۱۸/۱۰،	۵۵/۱۱

اقول: اس حدیث کی عظمت وصحت پر اجماع مسلمین ہے۔امام شافعی وغیرہ نے اسکو تہائی اسلام فرمایا۔اور تمام ابواب فقہ کو اس میں داخل مانا۔

دیگر ائمہ کرام اسکو چوتھائی اسلام قرار دیتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: ہر مصنف کو اس حدیث سے اپنی کتاب شروع کرنا چاہیئے تا کہ طالب علم کو اس بات پر تنبیہ ہو جائے کہ علم دین حاصل کرنے میں نیت خالص رضائے الٰہی ہو۔امام خطابی نے اس قول کو تمام ائمہ کرام کی طرف منسوب کیا۔اسی لئے امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی کتاب بخاری شریف کو اس حدیث سے شروع فرمایا۔نیز دیگر سات مقامات پر اس حدیث کو روایت کیا۔

حفاظ حدیث فرماتے ہیں: یہ حدیث امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت یحیی بن سعید انصاری تک خبر واحد صحیح ہے۔یعنی حضرت فاروق اعظم سے صرف حضرت علقمہ بن وقاص تابعی نے اور ان سے فقط محمد ابن ابرہیم تیمی تابعی نے اور ان سے یحیی بن سعید انصاری تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہی روایت کی۔ہاں حضرت یحیی کے بعد اسکی سندیں کثیر ہوگئیں کہ صرف ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد دوسو سے زائد بتائی جاتی ہے۔ان میں اکثر ائمہ کرام ہیں۔

مثلا امام بخاری، امام ابوداؤد اور امام احمد بن حنبل حضرت سفیان بن عیینہ کی روایت سے ذکر کی۔

امام مسلم نے امام مالک کی روایت نقل فرمائی۔

امام ابن ماجہ نے لیث بن سعد اور یزید بن ہارون سے سند ذکر کی۔

امام نسائی نے عبداللہ بن مبارک، سلیم بن حبان اور امام مالک سے روایت فرمائی۔

اور خود امام عبداللہ بن مبارک مروزی نے بھی کتاب الزہد میں اپنی سند بیان کی البتہ حافظ ابونعیم نے ایک دوسری سند ذکر کی جس میں امام مالک کے طریق سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی لیکن اسکو غریب کہہ کر فرمایا کہ یحیی بن سعید انصاری کی حدیث ہی صحیح ہے۔

بعدہٗ اس حدیث کی سندیں ائمہ حدیث کے نزدیک سات سو تک شمار کی گئی ہیں۔

بہر حال یہ حدیث مشہور صحیح ہے لیکن متواتر نہیں کہ شرائط ابتدائے سند میں مفقود

ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ام

(۲) نیت خیر پر اجر

۲۔ عن أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ ۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۸۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بے شک جو علم نیت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کر سکتا ہے۔ مثلا، جب نماز کیلئے مسجد کو چلا اور صرف یہی قصد ہے کہ نماز پڑھونگا تو بیشک اسکا یہ چلنا محمود، ہر قدم پر ایک نیکی لکھیں گے۔ اور دوسرے پر گناہ محو کریں گے، مگر عالم نیت اس ایک فعل میں اتنی نیتیں کر سکتا ہے۔

(۱) اصل مقصود یعنی نماز کو جاتا ہوں۔

(۲) خانۂ خدا کی زیارت کرونگا۔

(۳) شعار اسلام ظاہر کرونگا۔

(۴) داعی الی اللہ کی اجابت کرتا ہوں۔

(۵) تحیۃ المسجد پڑھنے جاتا ہوں۔

(۶) مسجد سے خس وخاشاک وغیرہ دور کرونگا۔

(۷) اعتکاف کرنے جاتا ہوں کہ مذہب مفتی بہ پر اعتکاف کیلئے روزہ شرط نہیں۔ ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے، جب سے داخل ہو باہر آنے تک اعتکاف کی نیت کرے۔ انتظار نماز وادائے نماز کے ساتھ اعتکاف کا بھی ثواب پائے گا۔

(۸) امر الٰہی "خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ" (اپنی زینت لو جب مسجد جاؤ) کے

۲۔ حلية الاولياء، ۳/۲۵۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۶/۲۲۸
اتحاف السادة المتقين، ۱۰/۱۵ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۹/۲۳۷
الفوائد للشوكانى، ۲۵۰ ☆ الاسرار المرفوعه لعلى القارى ۳۷۵
كشف الخفا للعجلونى، ۲/۴۳۸ ☆ الدرر المنتشرة للسيوطى، ۱۶۶

امتثال کو جاتا ہوں۔

(۹) جو وہاں علم والا ملے گا اس سے مسائل پوچھونگا۔ دین کی باتیں سیکھونگا۔

(۱۰) جاہلوں کو مسئلہ بتاؤ نگا، دین سکھاؤ نگا۔

(۱۱) جو علم میں میرے برابر ہوگا اس سے علم کی تکرار کرونگا۔

(۱۲) علماء کی زیارت۔

(۱۳) نیک مسلمان کا دیدار۔

(۱۴) دوستوں سے ملاقات۔

(۱۵) مسلمانوں سے میل۔

(۱۶) جو رشتہ دار ملیں گے ان سے بکشادہ پیشانی مل کر صلہ رحمی۔

(۱۷) اہل اسلام کو سلام۔

(۱۸) مسلمانوں سے مصافحہ کرونگا۔

(۱۹) ان کے سلام کا جواب دونگا۔

(۲۰) نماز باجماعت میں مسلمانوں کی برکتیں حاصل کرونگا۔

(۲۱) و (۲۲) مسجد میں جاتے نکلتے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرونگا۔

بسم اللہ و الحمدللہ و السلام علی رسول اللہ ،

(۲۳) و (۲۴) دخول وخروج میں حضورو آل حضور و ازواج حضور پر درود بھیجونگا۔

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد و علی أزواج سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

(۲۵) بیمار کی مزاج پرسی کرونگا۔

(۲۶) اگر کوئی غمی والا ملا تعزیت کرونگا۔

(۲۷) جس مسلمان کو چھینک آئی اور اس نے 'الحمد للہ' کہا اسے 'یرحمك اللہ' کہونگا۔

(۲۸) و (۲۹) امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرونگا۔

(۳۰) نمازیوں کو وضو کا پانی دونگا۔

(۳۱) و (۳۲) خود موذن ہے، یا مسجد میں کوئی مؤذن مقرر نہیں تو نیت کرے کہ اذان و اقامت

کھونگا۔اب یہ کہنے نہ پایا یا دوسرے نے کہہ دی تاہم اپنی نیت کا ثواب پاچکا، فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔

(۳۳) جوراہ بھولا ہوگا اسے راستہ بتاؤنگا۔

(۳۴) اندھے کی دستگیری کرونگا۔ (۳۵) جنازہ ملا تو نماز پڑھونگا۔

(۳۶) موقع پایا تو ساتھ دفن تک جاؤنگا۔

(۳۷) دو مسلمانوں میں نزاع ہوئی تو حتی الوسع صلح کراؤنگا۔

(۳۸) و (۳۹) مسجد میں جاتے وقت داہنے، اور نکلتے وقت بائیں پاؤں کی تقدیم سے اتباع سنت کرونگا۔

(۴۰) راہ میں جولکھا ہوا کاغذ پاؤنگا اٹھا کر ادب سے رکھ دونگا۔ الی غیر ذلك من نیات کثیرہ۔تو دیکھئے کہ جوان ارادوں کے ساتھ گھر سے مسجد کو چلا وہ صرف حسنۂ نماز کیلئے نہیں جاتا بلکہ ان چالیس حسنات کیلئے جاتا ہے۔تو گویا اس کا یہ چلنا چالیس طرف چلنا ہے۔اور ہر قدم چالیس قدم، پہلے اگر ایک نیکی تھا اب چالیس نیکیاں ہوگا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۶۸۱ ☆ فتاوی رضویہ جدید ۵/۶۷۵

(۳) اللہ تعالیٰ نیتوں کو دیکھتا ہے

۳۔ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لا یَنظُرُ إِلٰی صُوَرِکُم وَ أَموَالِکُم وَ لٰکِنْ إِنَّمَا یَنظُرُ إِلٰی قُلُوبِکُم وَ أَعْمَالِکُم۔ ذیل المدعا لاحسن الوعاء ص ۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا۔ ہاں البتہ تمہارے دلوں کو اور عملوں کو دیکھتا ہے۔۱۲م

۳۔ الصحیح لمسلم، كتاب البر و الصلة تحريم الظن و التجسس، ۲/۳۱۷

السنن لابن ماجه، كتاب الزهد باب القناعة، ۲/۳۰۶

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۸۵، ۵۳۹

الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۱٤

(۴) دل کا حال خدا جانتا ہے

٤ـ **عن** أسامة بن زيد رضى اللّٰه تعالىٰ عنهما قال : بعثنا رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم فى سرية فصبحنا الحرقات من جهينة فأدركت رجلا فقال لا إله إلا اللّٰه فطعنته فوقع فى نفسى من ذلك فذكرته للنبى صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم : أ قَالَ **لاَ إلٰهَ إلاَّ اللّٰهُ** وقتلته قال : قلت يا رسول اللّٰه ! إنما قالها خوفا من السلاح قال : أ فَلاَ شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ حَتّٰى تَعلمَ أقالَها أم لا، فمازال يكررها على حتى تمنيت أنى أسلمت يومئذ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمکو ایک سریہ میں روانہ فرمایا۔ ہمارا قبیلۂ جہینہ کی ایک شاخ حرقات سے مقابلہ ہوا، میں نے ایک شخص پر حملہ کیا اس نے بیساختہ کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا لیکن میں نے اسے نیزہ مار کر ہلاک کردیا۔ پھر میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا تھا اور تم نے اس کو قتل کردیا؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس نے ہتھیار کے خوف سے پڑھا۔ حضور نے فرمایا تو تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا؟ کہ تم جان لیتے کہ صدق دل سے پڑھا یا یونہی محض خوف سے۔ حضور یہ ہی جملہ بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ اس تشدیدی حکم سے متأثر ہو کر میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۲۳

٤ـ الصحيح لمسلم ، كتاب الايمان ٦٧ باب تحريم قتل الكافر بعد قوله لا اله الا الله

السنن لابى داؤد كتابُ الجهاد ، ٣٥٥/١

السنن لابن ماجه ، كتاب الفتن ، ٢٩٠/٢

المسند لاحمد بن حنبل ٤٣٢/٥

۲۔ توحید وصفات الٰہی

(۱) کلمہ توحید کی فضیلت

۵۔ قال الإمام علی رضا حدثنی أبی موسی الکاظم عن أبیه جعفر الصادق عن أبیه محمد الباقر عن أبیه زین العابدین عن أبیه الحسین عن أبیه علی بن أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنهم قال: حدثنی حبیبی و قرة عینی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: حدثنی جبرئیل قال: سمعت رب العزة یقول: **لا إله إلا الله** حِصْنِی، فَمَنْ قَالَ دَخَلَ حِصْنِی، وَ مَنْ دَخَلَ حِصْنِی أَمِنَ مِنْ عَذَابِی۔

سیدنا امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ امام موسیٰ کاظم وہ امام جعفر صادق وہ امام محمد باقر وہ امام زین العابدین وہ امام حسین وہ علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی کہ ان سے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا، کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے۔ تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امان میں رہا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر مکی نے اس حدیث کی روایت وسند کا پس منظر اس طرح بیان فرمایا کہ جب امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے چہرۂ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا، حافظان حدیث امام ابو زرعہ رازی۔ امام محمد بن اسلم طوسی اور انکے ساتھ بیشمار طالبان علم حدیث حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑگڑا کر عرض کی: کہ اپنا جمال مبارک ہمیں دکھایئے اور اپنے آبائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے بیان فرمایئے۔ امام نے سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹالیں۔ خلق کی آنکھیں جمال مبارک سے ٹھنڈی ہوئیں۔ دو گیسو شانے پر لٹک رہے تھے۔ پردہ ہٹتے ہی خلق کی یہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے۔ کوئی خاک پر لوٹتا ہے۔ کوئی روتا ہے۔ کوئی سواری مقدس کا سم چومتا ہے۔ اتنے میں علماء نے آواز دی خاموش۔

۵۔ الصواعق المحرقه لابن حجر المکی، ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/۱۹۲

سب لوگ خاموش ہو رہے۔دونوں امام مذکور نے حضور سے کوئی حدیث روایت کرنے کو عرض کی تو یہ حدیث بیان فرمائی۔ یہ حدیث بیان فرما کر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا۔ دواتوں والے جو ارشاد مبارک لکھ رہے تھے شمار کئے گئے تو بیس ہزار سے زائد تھے۔امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لو قرأت هذا الاسناد على مجنون لبرأ من جنته ۔ یہ مبارک سند اگر مجنون پر پڑھو تو ضرور اسے جنون سے شفا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب کہف کے نام تحصیل نفع و دفع ضرر اور آگ بجھانے کے واسطے ہیں۔ایک پارچہ میں لکھ کر بیچ آگ میں ڈالدیں اور بچہ روتا ہو تو لکھ کر گہوارے میں اسکے سر کے نیچے رکھ دیں۔اور کھیتی کی حفاظت کیلئے کاغذ پر لکھ کر بیچ کھیت میں ایک لکڑی گاڑ کر اس پر باندھیں۔اور رگیں تپکنے اور تجاری اور دردسر اور حصول تونگری و وجاہت اور سلاطین کے پاس جانے کیلئے داہنی ران پر باندھیں۔اور دشواریٔ ولادت کیلئے عورت کی بائیں ران پر نیز حفاظت مال اور دریا کی سواری اور قتل سے نجات کیلئے۔

اقول: فی الواقع جب اسمائے اصحاب کہف قدست اسرارہم میں وہ برکات ہیں حالانکہ وہ اولیائے عیسویین میں سے ہیں۔تو اولیائے محمدیین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا کیا کہنا۔انکے اسمائے کرام کی برکت کیا شمار میں آسکے۔اے شخص تو نہیں جانتا کہ نام کیا ہے۔ مسمی کے انحائے وجود سے ایک نحو ہے۔امام فخر الدین رازی وغیرہ علماء نے فرمایا: کہ وجود شئی کی چار صورتیں ہیں۔وجود اعیان میں۔علم میں۔تلفظ میں۔کتابت میں۔تو ان دوشق اخیر میں وجود اسم ہی کو وجود مسمی قرار دیا ہے، بلکہ کتب عقائد میں لکھتے ہیں۔الاسم عین المسمی۔ نام عین مسمی ہے۔امام رازی نے فرمایا۔المشهور عن اصحابنا ان الاسم هو المسمی۔ مقصود اتنا ہے کہ نام کا مسمی سے اختصاص کپڑوں کے اختصاص سے زائد ہے اور نام کی مسمی پر دلالت تراشۂ ناخن کی دلالت سے افزوں ہے۔تو خالی اسماء ہی ایک اعلیٰ ذریعۂ تبرک وتوسل ہوتے نہ کہ اسامی سلاسل علیہ کہ اسناد اتصال بمحبوب ذوالجلال وبحضرت عزت وجلال ہیں۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔اور اللہ ومحبوب واولیاء کے سلسلۂ کرام وکرامت میں انسلاک

کی سند، تو شجرۂ طیبہ سے بڑھ کر اور کیا ذریعۂ توسل چاہیئے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۱۳۷

(۲) کلمۂ طیبہ کے تصدیق کرنے کی فضیلت

٦۔ **عن** أنس بن مالك رضى اللّٰه تعالىٰ عنه أن النبى صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم و معاذ رديفه على الرحل قال : يا معاذ بن جبل! قال : لبيك يا رسول اللّٰه و سعد يك! قال : يا معاذ ! قال : لبيك يا رسول اللّٰه و سعديك! قا ل: يا معاذ! قال : لبيك يا رسول اللّٰه و سعديك ثلثا! قال : مَا مِنْ أحدٍ يشْهَدُ أن لَا إلٰهَ إلّا اللّٰهُ وَ أن مُحمّد رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَدَقَ مِنْ قَلْبِهٖ إلّا حَرّمه اللّٰهُ على النَّارِ قَالَ : يَا رسول اللّٰه ! أفلا أخبر به الناس فيستبشرون؟ قال: اذاً يَتّكِلُوا، و أخبرَ بِهَا مُعاذعِنْدَ مَوتِهٖ تَاَثّماً۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ہی کجاوے پر سوار تھے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ کا فرمانبردار ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور فرمانبردار ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر خدمت ہوں اور فرمانبرداری کیلئے تیار ہوں۔ تین مرتبہ حضور نے اسی طرح فرما کر ارشاد فرمایا: جس شخص نے کلمہ طیبہ لا اله الااللّٰه محمد رسول اللّٰه، کی صدق دل سے گواہی دی اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ پر حرام فرمادیا ہے۔ حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: تو عام طور پر لوگ اسی پر بھروسہ کر لینگے۔ پھر حضرت معاذ نے اپنے انتقال سے کچھ پہلے کتمانِ علم کے گناہ سے بچنے کیلئے یہ حدیث بیان فرمادی۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۴

۷ ۔ **عن** جابر بن عبد اللّٰه رضى اللّٰه تعالىٰ عنهما قال : قال رسول اللّٰه صلى

٦۔ الجامع الصحيح للبخارى ، كتاب العلم ، ١/ ٢٤ ☆ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ١/ ٤٦

٧۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ٣/ ٦١٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ٣/ ٢٦٦

كنز العمال للمتقى ، ٥٦٥٢ ٣/ ٩٣

للّٰہ تعالی علیه وسلم: یاأیها النّاس! إنّ ربّکم واحدٌ و إنّ أباکم واحدٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور باپ ایک

فتاوی افریقہ ص ۳۶

(۴) توحید پرست سب جنتی ہیں

۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالی عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: إذا کانَ یَوْمُ الْقِیامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إلی بَعْضِهِمْ فیأتُونَ آدمَ عَلَیهِ السَّلامُ فَیَقُولُونَ: إشْفَعْ لِذُرِّیّتِكَ فَیَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَ لٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِإبْراهِیْمَ فَإنَّهُ خَلِیْلُ اللّٰهِ تَعالیٰ فَیَأتُونَ إبْراهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلامُ فَیَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَ لٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُوْسٰی فَإنَّهُ کَلِیْمُ اللّٰهِ تَعالیٰ، فَیُوْتیٰ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلامُ فَیَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَ لٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِعِیْسٰی فَإنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَ کَلِمَتُهُ، فَیُوْتیٰ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلامُ فَیَقُولُ: لَسْتُ لَهَا لٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلّی اللّٰهُ تَعالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَاُوْتیٰ فَأقُوْلُ: أنَا لَهَا، أنْطَلِقُ فَأسْتَاذِنُ عَلی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ، فَأقُوْمُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَأحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَا أقْدِرُ عَلَیْهِ الآنَ یُلْهِمُنِیْهِ اللّٰهُ تَعالی، ثُمّ أخِرُّ لَهُ ساجداً، فَیُقَالُ لِیْ: یا مُحَمَّدُ! إرْفَعْ رَأسَكَ، وَ قُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ وَ إشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأقُوْلُ: یا رَبِّ أُمَّتِیْ أُمَّتِیْ فَیُقَالُ: إنْطَلِقْ فَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بُرَّةٍ أوْ شَعِیْرَةٍ مِنْ إیْمَان فَأخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأنْطَلِقُ فَأفْعَلُ ثُمّ أرْجِعُ إلی رَبِّیْ تَعالیٰ فَأحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمّ أخِرُّ له ساجداً فَیُقَالُ لِیْ: یامُحَمَّدُ! إرْفَعْ رَأسَكَ، وَ قُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهْ، وإشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأقُوْلُ: یا رَبِّ أُمَّتِیْ أُمَّتِیْ، فَیُقَالُ لِیْ: إنْطَلِقْ فَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إیْمَانٍ فَأخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأنْطَلِقُ فَأفْعَلُ، ثُمّ أعُوْدُ إلی رَبِّیْ فَأحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمّ أخِرُّ لَهُ سَاجداً فَیُقَالُ لِیْ: یا مُحَمَّدُ! إرْفَعْ رَأسَكَ، وَ قُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهْ، وَ إشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأقُوْلُ: یا رَبِّ! أُمَّتِیْ أُمَّتِیْ، فَیُقَالُ لِیْ: إنْطَلِقْ فَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهِ أدْنیٰ أدْنیٰ

۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/۱۱۰ ☆ المسند لابی عوانه ۱/۱۸٤

الجامع الصحیح للبخاری، صفة الجنة، ۲/۹۷۱ ☆ التفسیر للبغوی، ٤/۱۷۷

أَدْنٰی مِنْ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِیْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَانْطَلِقْ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَرْجِعُ إِلٰی رَبِّی فِی الرَّابِعَةِ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهٗ سَاجِداً فَیَقَالُ لِیْ: یَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَ قُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهْ، وَ إِشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: یَا رَبِّ! إِئْذَنْ لِیْ فِیْمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: لَیْسَ ذَاكَ لَكَ أَوْ قَالَ: لَیْسَ ذَاكَ إِلَیْكَ، وَ لٰكِنْ وَ عِزَّتِیْ وَ كِبْرِیَائِیْ وَ عَظَمَتِیْ وَ جَبْرِیَائِیْ! لَأُخْرِجَنَّ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے۔ سب سے پہلے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دیں گے۔ عرض کریں گے: آپ اپنی اولاد کی بارگاہ خداوند قدوس میں شفاعت کیجئے۔ آپ جواب میں ارشاد فرمائیں گے: میں اس کام کیلئے متعین نہیں۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری دو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ سب ملکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن یہاں سے بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کے لئے نہیں، تم حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں سب کی حاضری ہوگی۔ وہ بھی فرمائیں گے میں اس کام کیلئے نہیں۔ تم سب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاکر دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ تمام لوگ انکی خدمت میں حاضری دیں گے لیکن یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کیلئے نہیں۔ ہاں تم سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ اقدس میں حاضری دو۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ پھر وہ سب میرے پاس آئیں گے تو انکو خوشخبری سناؤں گا کہ ہاں میں اس کام کیلئے چنا گیا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دونگا۔ اور خداوند قدوس سے اجازت چاہوں گا، تو مجھے اللہ کے حضور کھڑے ہونے کی اجازت ملے گی۔ میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی اس طرح حمد وثنا بیان کرونگا کہ جس پر میں اس وقت قادر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت خصوصی الہام ہوگا جو میں بیان کرونگا، پھر میں خداوند قدوس کے حضور سجدہ کرونگا۔ پھر مجھے حکم ہوگا۔ اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو ہم قبول کریں گے، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت بخش دے

بخش دے، رب عزوجل کی طرف سے حکم ہوگا۔ جاؤ جسکے دل میں دانہ گندم یا جو کے مانند ایمان ہواسکو دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ اس طرح کے تمام لوگوں کو میں نکال لونگا۔ اسکے بعد پھر میں اپنے رب کے حضور حاضری دونگا اور اسی طرح خداوند قدوس کی حمد وثناء بیان کرونگا اور سجدہ میں گر جاؤنگا، حکم ہوگا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، اور جو چاہو کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو جو مانگوگے دیا جائیگا، اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہواسکو جہنم سے نکال لو۔ میں ایسا ہی کرونگا۔ اور پھر اپنے رب کے حضور حاضر ہونگا۔ پھر اسی طرح اللہ رب العزت کی حمد وثنا بیان کرونگا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤنگا، مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں پھر عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، مجھے حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم بہت کم نہایت کم ایمان ہواسکو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں دوزخ سے اس طرح کے لوگوں کو نکال کر چوتھی مرتبہ اپنے رب کے حضور حاضری دونگا۔ اور حسب سابق اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرونگا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤنگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائیگی، اس وقت میں عرض کرونگا: اے پروردگار! مجھے اس بات کی اجازت عطا فرما کہ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لوں جس نے کلمہ طیبہ لا اله الا الله پڑھا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: اس کام کیلئے تم متعین نہیں یا تمہارے سپرد نہیں۔ بلکہ مجھے اپنی عزت و جلال اور عظمت و بڑائی کی قسم! کہ میں لا اله الا الله پڑھنے والے ہر شخص کو دوزخ سے نکال لونگا۔ **لا اله الا الله محمد رسول الله.**

۹۔ **عن** أبی ذر الغِفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۶/۵ ☆ المسند لابی عوانه، ۱۹/۱
التفسیر للبغوی، ۵٤٤/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۸۳/۱۰
السنة لابی عاصم، ٤٦٤/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۷۰/۲
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۰۳/۲ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۲٤۱/۹
التفسیر لابن کثیر، ۲۸۷/۲ ☆

تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِن عَبدٍ قَالَ :لَا إله إلا الله، ثُمَّ مَاتَ عَلیٰ ذٰلِكَ إلاّ دَخلَ الجَنّةَ، قلتُ : و إن زنٰی و إن سَرقَ ، قال : و إن زنٰی و إن سَرقَ ، قلت : و إن زنٰی و سَرقَ ، قال و إن زنٰی و إن سَرقَ ، قلتُ: و إن زنٰی و إن سرق ، قال: و إن زنٰی و إن سَرقَ ، ثُم قال فی الرّابِعةِ علی رَغمِ أنفِ أبِی ذرٍّ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ 'لا إله إلا الله' صدق دل سے کہے پھر اسی پر اسکا انتقال ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ حضرت ابوذر فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے خواہ وہ چوری کرے، فرمایا: اگر چہ وہ زنا کرے اگر چہ وہ چوری کرے۔ میں نے کہا: خواہ وہ چوری کرے خواہ وہ زنا کرے، فرمایا: اگر چہ وہ چوری کرے اگر چہ وہ زنا کرے۔ تین مرتبہ یہ ہی فرما کر ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اگر چہ تمہیں ناپسند ہے لیکن حکم یہ ہی ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۳۶۴

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرات ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال عہد اسلام سے پہلے تھا تو اس وقت وہ صرف اہل توحید واہل لا اله الا الله تھے۔ تو یہی از قبیل' لیس ذلك لك' ہے۔ بعدہ رب العزۃ عز جلالہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے مین ان پر اتمام نعمت کیلئے اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح انہیں زندہ کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاکر شرف صحابیت پاکر آرام فرمایا۔

ولہذا حکمت الٰہیہ کہ یہ زندہ کرنا حجۃ الوداع میں واقع ہوا جبکہ قرآن عظیم پورا اتر لیا۔ اور " أليومَ أكمَلتُ لَكُم دِينَكُم وَ أتمَمتُ عَلَيكُم نِعمَتِي " نے نزول فرما کر دین الٰہی کو تام وکامل کردیا تا کہ ان کا ایمان پورے دین کامل شرائع پر واقع ہو۔ حدیث احیاء کی غایت ضعیف ہے۔ کما حققه خاتم الحفاظ الجلال السیوطی و لا عطر بعد عروس۔ اور حدیث ضعیف دربارۂ فضائل مقبول۔ کما حققناه بما لا مزید علیه فی رسالتنا "ألهاد الكاف فی حکم الضعاف " بلکہ امام ابن حجر مکی نے فرمایا۔ متعدد حفاظ نے اسکی تصحیح کی۔ أفضل القری لقراء ام القریٰ میں فرماتے ہیں۔

إن آباء النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم غیر الأنبیاء و أمهاته إلی آدم و حواء لیس فیهم کافر ـ لأن الکافر لا یقال فی حقه أنه مختار ولا کریم و لا طاهر بل نجس۔ و قد صرحت الأحادیث بأنهم مختارون و أن الآباء کرام و الأمهات طاهرات و أیضا قال تعالیٰ و تقلبك فی الساجدین ـ علی أحد التفاسیر فیه أن المراد تنقل نوره من ساجد إلی ساجد و حینئذ فهذا صریح فی أن أبوی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أهل الجنّة و هذا هو الحق بل فی حدیث صححه غیر واحد من الحفاظ و لم یلتفتوا لمن طعن فیه أن الله تعالیٰ أحیاهما فامنا به ألخ ـ مختصرا و فیه طول ـ

یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہیں وہ تو انبیاء ہی ہیں۔ انکے سوا حضور کے جس قدر آباء کرام وامہات طاہرات آدم وحوا علیہما الصلوۃ والسلام تک بھی ان میں کوئی کافر نہ تھا کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جاتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء وامہات کی نسبت حدیثوں میں تصریح فرمائی۔ کہ وہ سب پسندیدۂ الہی ہیں۔ آباء سب کرام ہیں۔ مائیں سب پاکیزہ ہیں۔ اور آیت کریمہ ''و تقلبك فی الساجدین'' کی بھی ایک تفسیر یہ ہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا۔ تو اب اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور کے والدین حضرت آمنہ وحضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت ہیں کہ وہ تو ان بندوں میں جنہیں اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے چنا تھا سب سے قریب تر ہیں۔ یہ ہی قول حق ہے بلکہ ایک حدیث میں جسے متعدد حافظان حدیث نے صحیح کہا ہے اور اس مین طعن کرنیوالے کی بات کو قابل التفات نہ جانا تصریح ہے کہ اللہ عزوجل نے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے زندہ فرمایا یہاں تک وہ ایمان لائے۔

اپنا مسلک اس باب میں یہ ہے

و من مذهبی حب الدیار لأهلها ÷ و للناس فیما یعشقون مذاهب

جسے یہ پسند ہو'' فبها و نعمت '' ورنہ آخر اس سے تو کم نہ ہو کہ زبان روکے دل صاف رکھے۔ إن ذلکم کان یوذی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سے ڈرے۔

امام ابن حجر مکی شرح میں فرماتے ہیں:

ما أحسن قول المتوقفین فی هذه المسئلة الحذر الحذر من ذکرهما بنقص فان ذلك قد یوذیه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم لخبر الطبرانی لا تؤذوا الأحیاء بسب الأموات۔

یعنی کیا خوب فرمایا ان بعض علما نے جنہیں اس مسئلہ میں توقف تھا کہ دیکھ بچ! والدین کریمین کو کسی نقص کے ساتھ ذکر کرنے سے کہ اس سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا ہونے کا اندیشہ ہے کہ طبرانی کی حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو ایذا نہ دو۔ یعنی حضور تو زندۂ ابدی ہیں۔ ہمارے تمام افعال واقوال پر مطلع۔ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ

جولوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں انکے لئے دردناک عذاب ہے۔

عاقل کو چاہیئے ایسی جگہ سخت احتیاط سے کام لے۔

رسالہ شمول الاسلام مشمولۂ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۲۳

(۵) غیر خدا کی عبادت حرام وکفر ہے

۱۰۔ **عن** عبد اللّٰه بن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: إجتمعت نصاری نجران و أحبار یهود عند رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فتنازعوا عنده فقالت الأحبار: ما کان إبرٰهیم إلایهودیا، و قالت النصاری ما کان إبرٰهیم إلّانصرانیا فأنزل اللّٰه فیهم " یَا أَهلَ الکِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِی إبرٰهیم و ما أُنزِلَتِ التورٰة و الإنجیلُ إلّا مِن بَعدِهٖ " إلی قولهٖ : " و اللّٰهُ و لیُّ المُؤمِنِیۡنَ " فقال أبو رافع القرظی حین إجتمع عنده النصاری و الأحبار فدعا هم رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم إلی الإسلام أترید منّا یا محمدا! أن نعبد ك کما تعبد النصاری عیسی بن مریم " فقال رجل من أهل نجران نصرانی، یقال له الرئیس و ذلك ترید و إلیه

۱۰۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۵/۳۸٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/٤۰

التفسیر لابن کثیر، ۲/٥٤ ☆ التفسیر للطبرانی، ۳/۲۰٥

تدعو، او کما قال ،فقال رسول اللّٰہ : مَعاذَ اللّٰہِ أن أعبدَ غیر اللّٰہ أو آمُرَ بِعِبادَۃِ غیر ، ما بذلك بعثني و لا أمرني ۔ فأنزل اللّٰہ عزوجل في ذلك من قولهما ۔ ما كان لِبَشَرٍ أن يؤتِيَه اللّٰہُ الكِتَابَ وَ الحُكمَ و النُبوَّۃَ ثم يقولُ للنَاسِ كُونُوا عِباداً لي مِن دُونَ اللّٰہ لكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِما كُنتم تَعلَمُونَ الكِتَابَ و بِما كُنتم تَدرُسُونَ و لا يأمرُكم أن تَتخِذُوا المَلَائِكَۃَ و النَبِيِّينَ أربَاباً أيَأمُرُكم بِالكُفرِ بَعدَ إذ أنتم مُسلِمُونَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نجران کے نصاری اور یہودی عالم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کے پاس ہی آپس میں جھگڑنے لگے۔ یہودی عالم بولے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی ہی تھے۔ نصاری نے کہا: حضرت ابرہیم علیہ السلام نصرانی ہی تھے۔تو اللہ تعالیٰ نے انکے اختلاف کو دفع کرنے کیلئے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔۱۲م

اے کتاب والو! ابراہیم کے باب میں کیوں جھگڑتے ہو؟ توراۃ وانجیل تو نہ اتری مگر انکے بعد۔تو کیا تمہیں عقل نہیں۔ سنتے ہو یہ جو تم ہو اس میں جھگڑے جسکا تمہیں علم تھا تو اس میں کیوں جھگڑتے ہو جسکا تمہیں علم ہی نہیں۔اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ابرہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے۔اور مشرکوں سے نہ تھے۔ بیشک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حقدار وہ تھے جو انکے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے۔(کنز الایمان)

جب یہودی اور نصرانی حضور کی خدمت میں جمع ہوئے اور حضور نے انکو اسلام کی دعوت دی تو ابورافع قرظی نے کہا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی اس طرح عبادت کریں جس طرح نصاری عیسی ابن مریم کی عبادت کرتے ہیں؟ اور ایک نجرانی عیسائی نے جس کا نام رئیس مشہور تھا اس نے کہا۔کیا آپ یہ ہی چاہتے ہیں اور اسی کی دعوت دے رہے ہیں؟ اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ اللہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں یا اسکے غیر کی عبادت کا حکم دوں۔نہ مجھے اس لئے مبعوث کیا گیا ہے اور نہ مجھے اسکا حکم ہے۔پھر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں دونوں کے قول کی تردید اس طرح نازل فرمائی۔۱۲م

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ۔اس سبب سے کہ تم

کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو۔ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرالو۔ کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اسکے کہ تم مسلمان ہوئے۔

(کنزالایمان)۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۸۳/۹

(۶) معصیت خدا میں کسی کی اطاعت نہیں

۱۱۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا طاعةَ لِأَحدٍ فِی مَعصیَةِ اللّٰہ تعالیٰ، إنّما الطّاعةُ فِی المَعرُوفِ۔　فتاوی رضویہ ۴۴۵/۲

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ اطاعت تو اچھے کاموں ہی میں ہوتی ہے۔۱۲م

۱۲۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی

۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاحکام، ۱۰۵۸/۲ ایضاً کتاب اخبار الاحاد، ۱۰۷۸/۲
ایضاً، کتاب المغازی، ۶۲۲/۲ ☆ السنن للنسائی، کتاب البیعة، ۱۶۶/۲
۱۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب الامارة، ۱۲۵/۲ ☆ السنن لابی داؤد، کتاب الجہاد، ۳۸۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۸۰۲/۱، ۹۴، ۱۲۴، ۱۲۹، ۱۳۱، ۴
ایضاً، ۴۲۶/۴، ۴۲۷، ۴۳۶،
الجامع الصغیر، ۵۸۵/۲، صحیح
المستدرک للحاکم، ۱۲۳/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۳/۳، ۱۸۵/۱۸
مجمع الزوائد للہیثمی، ۲۲۶/۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۱۸/۱، ۱۷۷/۲
المصنف لعبد الرزاق، ۳۳۵/۱۱ ☆
کنز العمال لعلی المتقی، ۱۴۸۷۴، ۶۷/۶ ☆ ایضاً ۱۴۹۱۱، ۷۷/۶
علل الحدیث لابن ابی حاتم الرازی، ۱۲۹۲، ۱۳۰۰
کشف الخفاء للعجلونی، ۵۱۰/۲ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۷۹
۱۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۲۹/۱، ۱۳۱، ۴۲۶/۴، ۴۲۷، ۴۳۲، ۶۶/۵، ۷۰
الجامع الصغیر للسیوطی، صحیح ۵۸۵/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۷۷/۱
۳۳۷۰۶۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۵۴۹/۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب البغدادی، ۱۴۵/۳
تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۱۳۳/۱ ☆

اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : لَا طَاعةَ لِمَخلُوقٍ فِی مَعصِیَةِ الخَالِقِ ۔

فتاوی رضویہ،۲/۴۵

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالق کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضي اللّٰه تعالى عنه قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم :مَن كَانَ يُحِبُّ أن يَعلَمَ مَنزِلتَهٗ عِندَ الله فَلْيَنظُرْ كَيفَ مَنزِلَةُ اللّٰهِ عِندَه، فَإنَّ اللّٰه يُنزِلُ العَبدَ مِنهُ حَيثُ أنزَلَهٗ مِن نِفسِهٖ ۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہ جاننا پسند کرے کہ اللہ کے نزدیک اسکا مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کی قدر اسکے دل میں کتنی ہے کہ بندے کے دل میں جتنی عظمت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسی کے لائق اپنے یہاں اسے مرتبہ دیتا ہے۔

و فی الباب عن أبی هريرة و سمرة بن جندب رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما

اس سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

(۸) وتر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۱٤ ۔ **عن** أمير المؤمنين علی كرم اللّٰه تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ وِترٌ وَيُحِبُّ الوِترَ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ

۱۳۔ السنن لابی داؤد ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٤/٤، ٢٥

اتحاف السادہ للزبیدی ، ٥٧٦/٧ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ١٨٠/٥

الطبقات الکبری لابن سعد ، ٥٢،٢/١ ☆ الکامل لابن عدی ، ٥٩٣/٢

دلائل النبوۃ للبیھقی ، ٣١٨/٥ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للألبانی ، ٤٥٥/٢

عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی ، ٣٨١ ☆ الاسماء و الصفات للبیھقی ، ٢٢

کشف الخفاء للعجلونی ، ٥٦١/١ ☆ مشکوۃ المصابیح ، ٤٩٠١

١٤۔ المستدرک للحاکم ، ٤٩٤/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ١٥٢/١

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو دوست رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۲

و فی الباب عن أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھا و عن عبد اللّٰہ بن مسعود و عن عبد اللّٰہ بن عمر و عن أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم۔

(۹) بعض صفات باری تعالیٰ

۱۵۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : إن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یدعو بھؤلاء الکلمات، اَللّٰھم! أَنتَ الأَوَّلُ فَلَیسَ قَبلَکَ شَیٌٔ وَ أَنتَ الآخِرُ فَلَیسَ بَعدَکَ شَیٌٔ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات طیبہ کے ذریعہ دعا کرتے۔ أللّٰھم! أنت الأول فلیس قبلک شئ ،و أنت الآخر فلیس بعدک شئ ۔ رسالہ المبین ختم النبین ص ۱۱۷

(۱۰) حقیقی مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے

۱۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَقُولُ العَبدُ لِسَیِّدِہٖ مَولَائی فإِنَّ مَولَاکُم اللّٰہُ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔غلام اپنے آقا کو' مولائی ' نہ کہے کہ حقیقی مولی اللہ تعالیٰ ہے۔

۱۵۔ السنن لابی داؤد، الادب، باب فی تغیر الاسم القبیح، ۶۷۷/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۱۴۵/۱۰ ☆ کتاب الاسماء و الصفات للبیہقی، ۸۰
المستدرک للحاکم، کتاب الایمان، ۲۴/۱ ☆ الاذکار النودیہ، ۲۵۹
کنز العمال لعلی المتقی، ۱۳۱۸، ۲۶۳/۱ ☆ موارد الظمئان للھیثمی، ۱۹۳۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰۶۸ ☆ الادب المفرد للبخاری ۸۱۱
التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۲۸/۸ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۴۴/۳
مشکوۃ المصابیح، ۴۷۶۶ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ۷۴/۱
۱۶۔ الصحیح لمسلم ،باب الالفاظ، ۲۳۸/۲ ☆ اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی، ۵۷۷/۷

(۱۱) حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے

۱۷ـ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم : لَا مَلِكَ إلّا اللّٰهُ ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے۔

(۱۲) حقیقی سید اللہ تعالیٰ ہے

۱۸ـ **عن** عبد اللّٰه بن الشخیر العامری رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : جاء إلی النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم و فد بنی عامر فقالوا : أنتَ سیدُنا ، فَقالَ : السّیدُ اللّٰه

حضرت عبد اللہ بن شخیر عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وفد بنی عامر نے حاضر ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور ہمارے سردار ہیں۔ فرمایا: سید تو خدائے تعالیٰ ہی ہے۔

(۱۳) حقیقی فیصلہ فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے

۱۹ـ **عن** أبی شریح الهانی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی

---

١٧ ـ الصحیح لمسلم، کتاب الادب، ٢/٢٠٨ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٢١١

١٨ ـ السنن لابی داؤد، باب فی کراهیة المتاج، ٢/٦٦٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/٢٤، ٢٥
اتحاف السادة للزبیدی، ٧/٥٧٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥/١٧٠
الطبقات الکبری لابن سعد، ٥٧٦ ٢/٢١، ☆ الکامل لابن عدی، ٢/٥٩٣
دلائل النبوة للبیهقی، ٥/٣١٨ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٢/٥٩٣
عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ٣١ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ٢٢
کشف الخفاء للعجلونی، ١/٥٦١ ☆ مشکوة المصابیح، ٤٩٠١

١٩ ـ السنن لابی داؤد، الادب باب فی تعیر الخ ٢/٦٧٧ ☆ السنن للنسائی،
السنن الکبری للبیهقی، ١/١٤٥ ☆ کتاب الاسماء و الصفات للبیهقی، ٨٠
المستدرك للحاکم، کتاب الایمان، ١/٢٤ ☆ الاذکار النوویه ٢٥٩
کنز العمال لعلی للمتقی، ١٣١٨، ١/٢٦٣ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ١٩٣٧
جمع الجوامع للسیوطی، ٥٠٦٨ ☆ الادب المعرد للبخاری، ٨١١
مشکوة المصابیح، ٤٧٦٦ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ١/٧٤

الله تعالیٰ علیه وسلم : إن الله هو الْحَكَمُ فَلِمَ تُكَنَّى بِأَبِى الْحَكَمِ ؟

حضرت ابو شریح ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہی حکم ہے (اور حکم کا اختیار اسی کو ہے) تو تیری کنیت ابو الحکم کیوں ہے؟

(۱۴) اللہ تعالیٰ حکیم وعلیم ہے

۲۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لَا تُسَمّوا أبناء كُم حَكِيْمَ وَ لَا أبَا الْحِكَم، فَإِنَّ اللهَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں کا نام حکیم یا ابو الحکم نہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی حکیم وعلیم ہے۔

(۱۵) اللہ ملک الملوک ہے

۲۱۔ **عن** أبی هریرة قال: إن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سمع رجلایقول: شاهان شاه، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَللّٰه مَلِكُ الْمُلُوكِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا: اے شاہان شاہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: شاہان شاہ اللہ ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ اصل منشاء منع اس لفظ کا استغراق حقیقی پر حمل ہے۔یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پر بادشاہ ہونا معقول نہیں۔ اسکے سوا جمیع ملوک پر سلطنت اور یہ معنی قطعا مختص بحضرت عزت جل جلالہ ہیں۔ اور اسی معنی کے ارادے سے اگر غیر پر اطلاق ہو تو صراحۃ کفر ہے۔ کہ استغراق حقیقی میں رب عزوجل بھی داخل ہوگا۔یعنی معاذ اللہ موصوف کو اس پر بھی

۲۰۔ مجمع الزائد للهیثمی، ۱۰۵/۸ ☆ عمدة القاری للعینی،

۲۱۔ کنز العمال لعلی المتقی، ☆ ابن النجار،

سلطنت ہے۔ یہ ہر کفر سے بدتر کفر ہے۔ مگر حاشانہ ہرگز کوئی مسلمان اسکا ارادہ کرسکتا ہے۔ نہ زنہار کلام مسلم میں یہ لفظ سنکر کسی کا اس طرف ذہن جاسکتا ہے۔ بلکہ قطعا قطعا عہد یا استغراق عرفی ہی مراد اور وہی مفہوم و مستفاد ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قرینۂ قاطعہ ہے۔ جیسا کہ علماء نے موحد کے ۔ أنبت الربیع البقل ۔موسم ربیع نے سبزہ اگایا۔ کہنے میں تصریح فرمائی۔

اب رہا یہ کہ استغراق حقیقی اگرچہ نہ مراد نہ مفہوم ۔مگر مجرد احتمال ہی موجب منع ہے۔ یہ قطعا باطل ہے۔ یوں تو ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائروسائر ہیں منع ہوجائیں گے۔ پہلے خود اسی لفظ شہنشاہ کی وضع وترکیب لیجئے۔ مثلا قاضی القضاۃ، امام الائمہ، شیخ الشیوخ، عالم العلماء ،صدر الصدور، امیر الامراء خان خاناں، بگاربگ وغیرہا کہ علماء ومشائخ وعامہ سب میں رائج ہیں۔ آخری تین لفظ عربی فارسی ترکی تین مختلف زبانوں کے لفظ ہیں۔ اور معنی ایک یعنی سردر سروراں، سردار سرداراں، سید الاسیاد، اور اگر امیر امر بمعنی حکم سے لیجئے تو امیر الامراء بمعنی حاکم الحاکمین، شک نہیں کہ ان الفاظ کو عموم واستغراق حقیقی پر رکھیں تو قاضی القضاۃ ،حاکم الحاکمین، عالم العلماء اور سید الاسیاد قطعا حضرت رب العزت عزوجل ہی کیلئے خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر بلکہ بنظر حقیقت اصلیہ صرف قاضی وحاکم وسید وعالم بھی اسی کے ساتھ خاص۔

اسی طرح امام الائمہ، شیخ الشیوخ اور شیخ المشائخ اپنے استغراق حقیقی پر یقینا حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص، اور دوسرے پر اطلاق یقیناً کفر۔ کہ اس کے عموم میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی داخل ہوں گے اور معنی یہ ٹھہریں گے۔ کہ فلاں شخص معاذ اللہ حضور سید عالم امام العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی شیخ وامام ہے، اور یہ صراحتا کفر ہے۔ مگر حاشا۔ ان تمام الفاظ میں ہرگز یہ معنی قائلین کی مراد، نہ ان کے اطلاق سے مفہوم ومفاد۔ اور اس پر دلیل ظاہر و باہر یہ ہے کہ متکبر مغرور جبار سلاطین کہ اپنے آپ کو ما بدولت واقبال اور اپنے بڑے عہدہ داروں وامراء وزراء کو بندۂ حضور وفدوی خاص لکھتے ہیں جنکے تکبر کی یہ حالت کہ اللہ ورسول کی توہین پر شاید چشم پوشی بھی کرجائیں۔ مگر ہرگز اپنی ادنی سی توہین پر درگزر نہ کریں۔ یہ ہی جبار۔ انہیں امراء کو قاضی القضاۃ امیر الامراء خان خاناں اور

بگاز بگ خطاب دیتے ہیں، اور خود لکھتے، اور اوروں سے لکھواتے، اور لوگوں کو کہتے لکھتے دیکھتے سنتے اور پسند ومقرر رکھتے ہیں، بلکہ جوانکے اس خطاب پر اعتراض کرے عتاب پائے۔ اگر ان میں استغراق حقیقی کا ادنی ایہام بھی ہوتا جس سے متوہم ہوتا کہ یہ امراء خود سلاطین پر بھی حاکم و افسر بالا و برتر اور سردار وافسر ہیں۔ تو کیا امکان تھا اسے ایک آن کیلئے بھی روا رکھتے۔

تو ثابت ہوا کہ عرف عام میں امثال الفاظ میں استغراق حقیقی ارادۃً وافادۃً ہر طرح قطعایقیناً متروک ومہجور ہے۔ جس کی طرف اصلاً خیال بھی نہیں جاتا۔ بعینہ بداہۃً یہی حال شہنشاہ کا ہے۔ کیا پکے مجنون کے سوا کوئی گمان کرسکتا ہے کہ امام اجل ابوالعلاء علاء الدین ناصحی ،امام اجل ابوبکر رکن الدین کرمانی، علامہ اجل خیر الملت والدین رملی، عارف باللہ شیخ مصلح الدین، عارف باللہ حضرت امیر، عارف باللہ حضرت حافظ، عارف باللہ حضرت مولوی معنوی، عارف باللہ حضرت مولانا نظامی، عارف باللہ حضرت مولانا جامی، فاضل جلیل مخدوم شہاب الدین وغیرہم قدست اسرارہم کے کلام میں یہ ناپاک معنی مراد ہونا درکنار اسے سن کر کسی مسلمان کا وہم بھی اس طرف جاسکتا ہے؟ تو بے ارادہ وبے افادہ اگر مجرد احتمال منع کیلئے کافی ہوتا وہ الفاظ بھی حرام ہوتے، حالانکہ خواص وعوام سب میں شائع وذائع ہیں خصوصا قاضی القضاۃ، کہ فقہائے کرام کا لفظ اور قدیماً وحدیثاً ان کے عامہ کتب میں موجود ہے۔ اس میں اور شہنشاہ میں کیا فرق ہے۔

امام اجل علامہ بدر الملت والدین محمود عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری شریف میں فرماتے ہیں۔

سب سے پہلے جس کا لقب قاضی القضاۃ ہوا، امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف ہیں ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ اس جناب نے یہ لقب قبول فرمایا۔ اور ان کے زمانہ میں فقہاء وعلماء و محدثین کے اکابر وعمائد تھے ان میں کسی سے بھی اس کا انکار منقول نہ ہوا۔

اب ثابت ہوا کہ وہ (حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوشہنشاہ کہنے پر) طعن نہ فقط انہیں ائمہ وفقہاء واولیاء پر ہوگا جن سے لفظ شہنشاہ کی سندیں بے شمار کتب میں مذکور، بلکہ ائمہ تبع تابعین اور انکے اتباع اور امام مذہب حنفی ابو یوسف اور اس وقت سے آج تک کے تمام علمائے حنفیہ اور بکثرت علمائے بقیہ مذاہب سب پر طعن لازم آئے گا۔ اور اس پر جرأت ظلم شدید

اور جہل مدید ہوگی۔

لاجرم بات وہی ہے کہ لفظ جب ارادۂ وافادۂ ہرطرح شناعت سے پاک ہے تو صرف احتمال باطل اسے ممنوع نہ کردے گا ورنہ سب سے بڑھ کر نماز میں "تعالیٰ جدك" حرام ہوکہ دوسرے معنی کس قدر شنیع وفظیع رکھتا ہے۔

ہاں صدر اسلام میں کہ شرک کی گھٹائیں عالمگیر چھائی ہوئی تھیں، نقیر وقطمیر کے ساتھ نہایت تدقیق فرمائی جاتی کہ توحید بروجہ اتم اذہان میں متمکن ہو۔ ولہذا نہ فقط شہنشاہ بلکہ أنت سیدنا کے جواب میں ارشاد فرمایا' ألسید الله ' سید اللہ ہی ہے۔ ابوالحکم کنیت رکھنے کو منع فرمایا۔ حالانکہ یہ الفاظ واوصاف غیر خدا کیلئے خود قرآن عظیم واحادیث واقوال علماء میں بکثرت وارد۔

وہابیہ وخوارج اسی نکتہ جلیلہ سے غافل ہوکر شرک شرک وکفر میں پڑے۔ اللہ تعالیٰ تو "إن الحکم إلا لله" حکم اللہ ہی کا ہے۔ فرماتا ہے۔ مولیٰ علی نے کیسے ابوموسی کو حکم فرمایا۔ (یہ مقولہ خوارج ہے)

اللہ تعالیٰ تو "إِیَّاكَ نَسْتَعِینُ" فرماتا ہے۔ مسلمانوں نے انبیا واولیا سے کیسے استعانت کی۔ اللہ تعالیٰ تو "قُلْ لَا یَعْلَمُ الْآیَة" فرماتا ہے اہل سنت نے کیسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اطلاع غیوب مان لی۔ (یہ وہابیہ کے اقوال ہیں)

ان اندھوں نے نہ جانا کہ وہی خدائے تعالیٰ "فَابْعَثُوا حَکَماً" ایک پنچ بھیجو، فرماتا ہے۔ اور "تَعَاوَنُوا عَلَی الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی" اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور "إِسْتَعِینُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ" اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ اور "إِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَسُوْلٍ" سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ اور "یَجْتَبِی مِنْ رُسُلِهٖ مَنْ یَشَاءُ" چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ اور "تِلْكَ مِنْ أَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوحِیهَا إِلَیْكَ" یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔ اور "یُؤْمِنُونَ بِالْغَیْبِ" بے دیکھے ایمان لائے۔ وغیرہا فرمارہا ہے۔ "أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَ تَکْفُرُونَ بِبَعْضٍ" تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اس مقصد کی شرح میں نظیر واقعہ تحریم خمر ہے۔ کہ ابتداء میں نقیر، مزفت، جرہ، اور حنتم یعنی مضبوط برتنوں میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا۔ کہ تساہل واقع نہ ہو۔

جب اسکی حرمت اور اس سے نفرت مسلمانوں کے دلوں میں جم گئی اور اس سے کامل تحفظ واحتیاط نے قلوب میں جگہ پائی تو فرمایا: إنَّ ظَرْفاً لَا يُحِلُّ شَيْئاً وَ لَا يُحَرِّمُهُ ۔ برتن کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کرتا۔　　فقہ شہنشاہ ص ۱۱ تا ۲۴ ملخصا۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ بندوں پر نہایت مہربان ہے

۲۲ ـ **عن** رجل من الصحابة قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم قال اللّٰه تبارك و تعالىٰ: يَا إبنَ آدمَ! قُم إلَيَّ أمْشِ إلَيْكَ، وَ امْشِ إلَيَّ أهَرْوِلُ إلَيْكَ ـ

فتاوی رضویہ ۲/۲۸۳

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد اقدس ہے: اے ابن آدم! تو میری طرف آنے کیلئے کھڑا ہو میں تیری طرف آؤنگا۔ اور تو میری طرف آنے کیلئے چل میری رحمت تجھے تیزی سے اپنی آغوش میں لے لیگی۔ ۱۲م

(۱۷) اللہ تعالیٰ بندوں سے قریب ہے

۲۳ـ **عن** أبى موسى الأشعرى رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم: يَا أيها النَّاسُ ! أرْبعُوا على أنفُسِكُم فإنَّكُم لَا تَدْعُونَ أصَمَّ وَ لَا غَائِباً ـ إنَّكُم تَدْعُونَ سَمِيْعاً قَرِيْباً وَ هُوَ مَعَكُم ـ

۲۲ـ الجامع الصحيح للبخارى، كتاب التوحيد، ۱۱۰۱/۲
الصحيح لمسلم، كتاب التوحيد، ۳۵٤/۲
السنن لابن ماجه، الادب، ۲۷۹/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۳۷٦/۲
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۹۲/۱ ☆ كنز العمال لعلى المتقى، ۲۲٦/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ٤۷۸/۳ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۳۱/۲۷
الاتحافات السنية، ۳۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانى،

۲۳ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب لا حول و لا قوة الا بالله، ۹۷۸/۲
الصحيح لمسلم، كتاب الذكر، ۳٤٦/۲ ☆ السنن لابى داؤد، ابواب الوتر، ۲۱٤
السنن الكبرى للبيهقى، ۱۸٤/۲ ☆ كنز العمال لعلى المتقى، ۳۲٤۳، ۸۲/۲
اتحاف السادة للزبيدى، ۳٦/۵ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۵۰۰/۱۱
الدر المنثور للسيوطى، ۱۹۵/۱ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۹٤/٤، ٤۰۲، ٤۰۳، ٤۰۷، ٤۱۸، ٤۱۹

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر مہربانی کرو (بلند آواز سے رب کو نہ پکارو) کہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ بلاشبہ تم سمیع وقریب خداوند قدوس کو پکار رہے ہو جو تمہارے ساتھ ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۶

(۱۸) اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں تمام خزانے ہیں

۲۴۔ **عن** عبد اللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: اَللّٰهم! اِنّی اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدَيْكَ وَ اَعُوذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِيَدَ يْكَ۔ صفائح اللجین ص ۲۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں ان سب بھلائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان سب برائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔

۲۵۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: يَدُ اللّٰهِ بَسُطَانِ۔ صفائح اللجین ص ۱۷

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں۔

۲۶۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ

۲۴۔ المستدرك للحاكم كتاب الدعاء ۱/۷۰٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳٦۷۹، ۲/۱۸۷
الجامع الصغير للسيوطى، ۱٤۸٦، ۱/۹۲
۲۵۔ الصحيح لمسلم، التوبة، ۲/۳٤٦ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۳۹۵، ٤۰٤
الفردوس للديلمى، ۵/۲۵٦ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۱/۹۹۸
شرح السنة للبغوى، ۵/۸۲ ☆ السنة لابن ابى عاصم ۱/۲۷۳
كنز العمال للمتقى، ۲۵۲ ، ۱۰ ، ٤/۲۲۱ ☆ الزهد لابن مبارك، ۳۸۵
المصنف لابن ابى شيبة، ۳/۱۸۱ ☆
۲٦۔ الجامع الصحيح للبخارى، التفسير، ۲/٦۷۷ ☆ الصحيح لمسلم، الزكوة، ۱/۳۲۲
الجامع للترمذى، التفسير ۲/۱۳۴ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲/٤۸

علیه وسلم : يد الله ملأىٰ لَا تَغِيظُهَا نَفَقَةٌ سَحَاءِ اللَّيلِ وَ النَّهارِ۔ أفرأيتم ما أنفق مُنْذُ خلق السَّماءَ وَ الأرض فإنهُ لَم يَغِض مَا فِي يَدِهٖ وَ كَانَ عَرشُهُ على المَاءِ وَ بِيَدِهِ المِيزَانُ يَخفِضُ وَ يَرفَعُ ۔

صفائح اللجین ص ۱۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ غنی ہے۔ اس کے رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتا فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے؟ جب سے زمین اور آسمان کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے لوگوں کو دیا لیکن اسکے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی، اور اس وقت اسکا عرش پانی پر تھا، اور میزان یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے جس کو چاہے گرائے اور جسکو چاہے اٹھائے ۔۱۲م

(۱۹) اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں زمین و آسمان ہیں

۲۷ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالىٰ عنهما قال: رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و هو على المنبر يقول: يأخذ الجبارُ سَمٰوٰتِهٖ وَأرضِهٖ بِيَدَيهِ، وَ قبض رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يديه و جعل يقبضهما و يبسطهما، قال : ثم يقول : أنا الرحمن أناالملك ، أين الجبارون ، أين المتكبرون؟ و تمايل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن يمينه و عن شماله حتي نظرت إلى المنبر يتحرك من أسفل شئ منه حتى إنى أقول أساقط هو برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

حاشیۂ معالم ص ۳۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر اقدس پر فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ رب العزت زمین و آسمان کو اپنے دونوں دست قدرت میں لیگا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے سے پکڑا اور ان کو تنگ اور کشادہ کیا اور فرمایا۔ پھر اللہ رب العزت فرمائے گا۔ میں رحمن ہوں۔ میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنی عظمت کا اظہار کرنیوالے؟ کہاں ہیں اپنی بڑائی جتانے والے؟ پھر حضور اپنی دہنی اور بائیں جانب جھکے۔ یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا کہ نیچے

۲۷۔ التفسير للطبرى، ۲۷/۲۴

السنن لابن ماجه ، كتاب الزهد، ۳۱۱

سے ہٹنے لگا۔میں سمجھا کہیں منبر گر نہ جائے۔۱۲م

۲۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال:قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : یَطْوِی اللّٰہ تعالیٰ السَّموات یومَ القِیامَۃِ ثُم یأخُذُهُنَّ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی ثُم یقولُ أنا الملكُ ۔أین الجبارون ؟أین المتکبرون ؟ ثم یَطْوِی الأرْضِیْنَ ثم یأخُذُهُنَّ ،قَالَ إبن العَلاءِ : بِیَدہ الأخریٰ ۔ ثُم یقولُ : أنا الملِكُ ۔ أین الجبارونَ ؟ أین المتکبرونَ؟۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ دیگا،پھر انکو اپنے دست قدرت میں لیگا،پھر فرمائیگا: میں بادشاہ ہوں۔کہاں ہیں اپنی شاہی عظمت جتانیوالے؟کہاں ہیں اپنی بڑائی ہانکنے والے؟ پھر زمینوں کو لپیٹے گا،پھر انکو اپنی گرفت میں لے گا ابن العلاء نے کہا: اپنے دوسرے دست قدرت میں لے گا،پھر فرمائیگا: میں بادشاہ ہوں۔کہاں ہیں اپنے شاہی خمار میں سرکشی کرنیوالے؟اور کہاں ہیں اپنی بڑائی کی ڈینگ مارنیوالے؟۱۲م حاشیہ معالم۹

(۲۰) اللہ عزوجل وسیلہ بننے سے پاک ہے

۲۹۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: أتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم أعرابی فقال: یا رسول اللّٰہ ! جهدت الأنفس و ضاعت العیال و نهت الأموال و هلکت الأنعام ، فاستسق اللّٰہ لنا ، فإنا نستشفع بك علی اللّٰہ و نستشفع باللّٰہ علیك ، قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم :وَیْحكَ ، أتدرِی ما تقولُ : و سبح رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم وَ ما زالَ یُسبِّحُ حتیٰ عُرِفَ ذلك فی وجوہ أصحابه ثم قال : و یحك إنه لاَ یُسْتَشْفَعُ باللّٰہ علی أحد مِّنْ

۲۸۔ الصحیح لمسلم ، المنافقین ، ۲/۳۷۰ ☆ الضعفاء للعقیلی ۳/۱۵۴
السنن لابی داؤد ، السنة ، ۲/۶۵۱ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ۲۳۷
الاتحافات السنیة ، ۳۱۷ ☆ زاد المسیر لابن الجوزی، ۷/۹۶
السنن لابن ابی العاصم، ۱/۲۴۱
۲۹۔ السنن لابی داؤد السنة، ۲/۶۵۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۳۲، ۱/۲۲۴
دلائل النبوۃ للبیهقی، ۶/۱۴۳ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۷/۱۴۱

خَلقِهٖ ، شَانُ الله أعظمُ مِنهُ۔　　　برکات الامداد ص ۴

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر ایک اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ پریشانی میں مبتلا ہیں، اہل وعیال ضائع ہوگئے، اموال میں کمی آگئی، اور جانور ہلاک ہوگئے، ہم حضور کو اللہ کی طرف شفیع بناتے ہیں، اور اللہ عزوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان الله ، سبحان الله فرماتے رہے یہاں تک کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مقدس چہروں سے بھی اس اعرابی کے قول کی ناپسندیدگی کا اظہار ہونے لگا۔ پھر فرمایا: ارے ناداں! اللہ تعالیٰ کو کسی کے پاس شفارشی نہیں لاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

استعانت وفریاد رسی کی حقیقت خاص بخدا، اور وسیلہ وتوسل وتوسط غیر کیلئے ثابت اور قطعا روا۔ بلکہ یہ معنی تو غیر خدا کیلئے ہی خاص ہیں۔ اللہ عزوجل وسیلہ وتوسط بننے سے پاک ہے۔ اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اسکی طرف وسیلہ ہوگا، اور اسکے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے کہ یہ بیچ میں واسطہ ہوگا۔ اہل اسلام انبیاء واولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کیجئے تو اللہ اور اسکا رسول غضب فرمائیں، اور اسے اللہ جل وعلا کی شان میں بے ادبی ٹھہرائیں، اور حق تو یہ ہے کہ اس معنی کا اعتقاد کرکے جناب الٰہی جل وعلا سے کرے تو کافر ہوجائے۔ مگر وہابیہ کی بدعقلی کو کیا کہیئے نہ اللہ کا ادب، نہ رسول سے خوف، نہ ایمان کا پاس۔ خواہی نخواہی اس استعانت کو " إیاكَ نَستَعِینُ " میں داخل کرکے جو اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالیٰ سے خاص کیئے دیتے ہیں۔ ایک بیوقوف وہابی نے کہا تھا:

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے　　　جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کہا:

توسل کر نہیں سکتے خدا سے　　　اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے

یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا سے توسل کرکے اسے کسی کے یہاں وسیلہ بنایئے اسی وسیلہ

بننے کو ہم اولیاء کرام سے مانگتے ہیں۔ کہ وہ بارگاہ الٰہی میں ہمارا وسیلہ و ذریعہ وواسطہ قضائے حاجات ہو جائیں۔ اس بے وقوفی کا جواب اللہ عزوجل نے اس آیت کریمہ میں دیا

و لو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا اللّٰه و استغفر لهم الرسول لو جدوا اللّٰه توابا رحيما ۔ اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کر کے تیرے پاس حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں۔ اور معافی مانگے انکے لئے رسول تو بے شک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

کیا اللہ اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا؟ پھر کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں، اور تو اللہ سے انکی بخشش چاہے تو یہ دولت ونعمت پائیں گے۔ یہی ہمارا مطلب ہے جو قرآن کی آیت صاف فرما رہی ہے۔ مگر وہابیہ تو عقل نہیں رکھتے۔

خدارا انصاف! اگر آیت کریمہ ’’ ایاك نستعين ‘‘ میں مطلق استعانت کا ذات الٰہی جل وعلا میں حصر مقصود ہو تو کیا صرف انبیا و اولیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی۔ کیا یہ ہی غیر خدا ہیں اور سب اشخاص واشیاء وہابیہ کے نزدیک خدا ہیں، یا آیت میں خاص انہیں کا نام لے دیا گیا ہے۔ کہ ان سے شرک، اوروں سے روا ہے۔ نہیں نہیں۔ جب مطلقا ذات احدیت سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر طرح شرک ہی ہوگی۔ کہ انسان ہوں یا جمادات، احیاء ہوں یا اموات، ذوات ہوں یا صفات، افعال ہوں یا حالات، غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں۔

برکات الامداد ص۴ تا ۵

(٢١) اللہ و رسول مشورہ سے بے نیاز ہیں

٣٠۔ **عن** عبد اللّٰه بن عباس رضى اللّٰه تعالىٰ عنهما قال : لما نزلت هذه الآية وَ شَاوِرْهُمْ فِي الأمرِ ألآية ۔ قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم : أما إن اللّٰه وَ رَسُولَه غَنِيَّانِ عَنهُما وَ لٰكِن جعلَهَا اللّٰهُ رَحمَةً لأمَّتِي، فَمَن شَاوَرَ مِنهُم لَم يَعدِم رُشداً، وَ مَن تَركَ المَشوَرَةَ مِنهُم لَم يَعدِم عناءً ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت

٣٠۔ شعب الایمان للبیہقی ٧٦/٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٩٠/٢

کریمہ" شاورھم فی الامر" نازل ہوئی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مشورہ سے بے نیاز ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری امت پر غایت مہربانی فرماتے ہوئے حکم فرمایا: تو جس نے مشورہ کیا ہدایت پر رہا اور جس نے مشورہ نہیں کیا دشواری میں مبتلا ہوا۔

فتاوی رضویہ ۷/۴۸۱
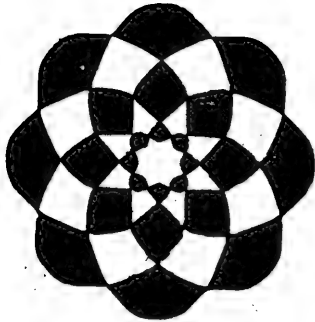
٣۔ دین حق

(١) دین نصیحت ہے

٣١ ۔ **عن** تمیم الداری قال: قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :
اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ لِلّٰهِ وَ لِکِتَابِهٖ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِأئمَةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِهِمْ۔

دوام العیش ٤٦

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین یہ ہے کہ اللہ اور اسکی کتاب اور اسکے رسول سے سچا دل رکھے اور سلاطین اسلام اور جملہ مسلمانوں کی خیر خواہی کرے۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر سلطنت اسلام نہ صرف سلطنت ہر جماعت اسلام۔ نہ صرف جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے۔ مگر ہر تکلیف بقدر استطاعت اور ہر فرض بقدر قدرت ہے۔ نامقدور بات پر مسلمان کو ابھارنا، جو نہ ہو سکے اور ضرر دے اسے فرض ٹھہرانا شریعت پر افتراء اور مسلمانوں کی بدخواہی ہے۔

٣١۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان، ١٣/١ ☆ الصحیح لمسلم، الایمان، ٥٤/١
الجامع للترمذی، ابواب البرو الصلة، ١٤/٢ ☆ السنن للنسائی، کتاب البیعة، ١٦٥/٢
السنن للدارمی، ٣١١/٢ ☆ السنة لابن ابی العاصم، ٥١٩/٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ٨٧/١ ☆ المسند للحمیدی، ٨٣١
المعجم الکبیر للطبرانی، ٥٣/٢، ١٠٨/١ ☆ المسند للشافعی، ٢٣٣
فتح الباری للعسقلانی، ١٣٧/١ ☆ شرح السنة للبغوی، ٩٢/١٣
الدر المنثور للسیوطی، ، ٢٦٧/٣ ☆ ارواء الغلیل للآلبانی، ٦٢/١
التاریخ الصغیر للبخاری، ٣٥/٢ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ، ١٨٨/٢
الاذکار النوویه، ٢٧٩ ☆ تغلیق التعلیق للعسقلانی، ٢٢٧/٨
التفسیر للقرطبی، ٢٢٧/٨ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ١٠/٢
تاریخ بغداد للخطیب، ٢٠٧/١٤ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ١٣٧/٣
المطالب العالیة للعسقلانی، ١٩٧٩ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ١٨٩/١
الدر المنتثره للسیوطی، ٨٥ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ٢٠١٩

(۲) دین آسان ہے

۳۲۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالىٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ، وَ لَن يُّشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ اِلَّا غَلَبَه، فَسَدِّدُوْا، وَ قَارِبُوْا ،وَ أَبْشِرُوْا ،وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَ الرَّوْحَةِ وَ شَئٍ مِنَ الدُّلْجَةِ ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین آسان ہے، اور جوشخص دین میں بے جا سختی برتے گا دین اس پر غالب آجائیگا۔لہذا تم میانہ رو رہو، لوگوں سے قریب رہو، بشارت سناؤ، اور آخر شب کے کچھ حصہ میں عبادت اور خیرات کر کے دینی قوت حاصل کرو۔۱۲م

۳۳۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالىٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم: أَلدِّيْنُ يُسْرٌ،وَ لَن يُّغَالِبَ الدِّيْنَ أَحَدٌ اِلَّا غَلَبَه ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین آسان ہے، اور دین پر جس نے بھی غالب آنیکی کوشش کی دین اس پر غالب آگیا۔۱۲م

۳۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الایمان ،۱/۱۰ ☆ السنن للنسائی، کتاب الایمان، ۲/۲۳۳

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۲۱ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ۵۳۴۳، ۳/۳۵

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۳۶۸ ☆ التفسیر للبغوی، ۳/۲۵۶

فتح الباری للعسقلانی، ۶/۱۲۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۵۴۸۴

التمہید لابن عبد البر ، ۵/۱۲۱ ☆ مشکوۃ المصابیح ، ۱۲۴۶

۳۳۔ شعب الایمان للبیہقی، ۳/۴۰۱ ☆ الجامع الصغیر ، ۲/۲۶۱

الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳/۴۳۲

کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۴۹۸ ☆

٣٤ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِيَّاكُمْ وَ الْغُلُو فِي الدِّيْنِ ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ ـ　　　　فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین میں حد سے تجاوز کرنے سے بچو، کہ تم سے پہلے لوگ دین کی حدود پار کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔۱۲م

٣٥ـ **عن** محجن بن الأدرع الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّكُمْ لَنْ تُدْرِكُوْا هٰذَا الأَمْرَ بِالْمُغَالَبَةِ ـ

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم اس دین کو غلبہ حاصل کر کے نہیں پا سکو گے۔۱۲م

(۳) دین میں آسانی بہتر ہے

٣٦ـ **عن** عمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسولِ الله صلى

٣٤ـ السنن لابن ماجه ، ٢/٢٢٤ ☆ السنن للنسائى ، كتاب الحج ، ٢/٤٠
المسند لاحمد بن حنبل ، ١/٢١٥، ٣٤٧ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ، ٣/١٢
نصب الراية للزيلعى ٣/٧٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ٥٣٤٧، ٣/٣٥
التمهيد لابن عبد البر، ١/١٩٦ ☆ جمع الجوامع للسيوطى ٩٣٤٧
المستدرك للحاكم، المناسك، ١/٦٣٨ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١/١٧٤
اتحاف السادة للزبيدى، ٤/٣٩١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١/٦٢
الدر المنثور للسيوطى، ١/٢٢٥ ☆ السنة لابن ابى عاصم ، ١/٤٦
المعجم الكبير للطبرانى، ١٢/١٥٦ ☆ موارد الظمئان للهيثمى، ١٠١١
٣٥ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/٢٢٧ ☆ كنز العمال للمتقى، ٥٣٤٤، ٣/٣٥
شعب الايمان للبيهقى، ١/٤١٦ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١/١٥٣
٣٦ـ المعجم الكبير للطبرانى، ١٨/٢٣٠ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١/٦٠
فتح البارى للعسقلانى، ١/٩٤ ☆ جامع العلم لابن عبد البر، ١/٢١
الفقيه و المتفقه للخطيب، ١/٢٢ ☆ المعجم الصغير للطبرانى، ٢/١٠٧
التفسير للقرطبى، ١٢/٩٩ ☆ كنز العمال للمتقى، ٥٣٥٢، ٣/٣٦

اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: خیر دینکم أیسره ۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا بہتر دین وہ ہے جس میں آسانی ہو۔

۳۷ ۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: إِیَّاکُم وَ التَّعَمُّقَ فِی الدِّیْنِ، فَإِنَّ اللّٰہ قَدْ جَعَلَهٗ سَہلاً فَخُذُوْا مِنْهُ مَا تُطِیْقُوْنَهٗ، فَإِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یُحِبُّ مَا دَامَ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ وَ إِنْ کَانَ یَسِیْراً ۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین میں زیادہ باریکیاں نکالنے سے بچو کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو آسان بنایا ہے۔ لہذا جسکی طاقت ہو وہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس نیک عمل کو محبوب رکھتا ہے جس میں مداومت ہو اگرچہ وہ عمل تھوڑا ہو۔ ۱۲م

و فی الباب عن أنس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه

(۴) آسانی پیدا کرو دشواری نہیں

۳۸ ۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّمَا بُعِثْتُم مُیَسِّرِیْنَ وَ لَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ ۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں آسانی کیلئے بھیجا گیا ہے، دشواری کیلئے نہیں۔ ۱۲م

---

۳۷ ۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۷۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۳۴۸، ۳/۳۵

۳۸ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء، ۱/۳۵ ☆ السنن لابی داؤد، الطہارة، ۱/۵۴

الجامع للترمذی، الطہارة، ۱/۲۱ ☆ السنن للنسائی، الطہارة، ۱/۹

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۹ ☆ المسند للحمیدی، ۹۳۸

السنن الکبری للبیہقی، ۲/۴۲۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۳۲۳

التمہید لابن عبد البر، ۱/۳۱۳ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۳/۴۱۷

الشفا للقاضی عیاض، ۲/۴۹۷ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ۵۴۹۳۶، ۲/۶۲۸

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۵۵ ☆

(۵) حضور آسان دین لائے

۳۹۔ **عن** جابر بن عبد اللّٰه رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: بُعِثْتُ بِالْحَنِیْفِیَّةِ السَّمْحَةِ، وَ مَنْ خَالَفَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۴۲

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے نرمی والا دین لیکر مبعوث کیا گیا، تو جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ سے نہیں۔ ۱۲م

(۶) اللہ تعالیٰ کو دین حنیف پسند ہے

۴۰ ۔ **عن** عبد اللّٰه بن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: قال النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: أَحَبُّ الْأَدْیَانِ إِلَی اللّٰهِ الْحَنِیْفِیَّةُ السَّمْحَةُ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو نرمی والا دین حنیف پسند ہے۔

(۷) حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی

۴۱ ۔ **عن** أبی العوام البصری قال: قال أمیر المؤمنین عمر الفاروق رضی

۳۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲٦٦ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/۱۲۸
التفسیر للقرطبی، ۱۹/۳۹ ☆ الاتحافات السنیة، ۹/۱۸٤
التفسیر لابن کثیر، ۱/۳۱۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۷/۲۰۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۵۱ ☆ تلبیس ابلیس لابن الجوزی، ۲۸۹
٤۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، الایمان، ۱/۱۰ ☆ السنن للنسائی، الایمان، ۲/۲۳۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱/۹۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱٤۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤/٤۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۱۸٤ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۵۲
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۸ ☆
٤۱۔ السنن للدار قطنی، ۲/۵۱۲ ☆

اللہ تعالیٰ عنہ : إِنَّ الْحَقَّ قَدِيمٌ لَا يُبْطِلُ الْحَقَّ شَيْءٌ، مُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ التَّمَادِيْ فِي الْبَاطِلِ۔ فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰

حضرت ابو العوام بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیشک حق قدیم ہے، حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی، حق کی طرف رجوع باطل پر قائم رہنے سے بہتر ہے۔

یہ فرمان حضرت امیر المؤمنین نے اپنے قاضی ابو موسی اشعری کو ارسال فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(۸) اسلام غالب رہتا ہے

۴۲۔ **عن** عائذ بن عمر المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْإِسْلَامُ يَعْلُو وَ لَا يُعْلیٰ ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تکفیر اہل قبلہ واصحاب کلمہ طیبہ میں جرأت وجسارت محض جہالت بلکہ سخت آفت جس میں وبال عظیم ونکال کا صریح اندیشہ۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

فرض قطعی ہے کہ اہل کلمہ کے قول وفعل کو اگرچہ بظاہر کیسا ہی شنیع وفضیع ہو حتی الامکان کفر سے بچائیں، اگر کوئی ضعیف سی ضعیف، نحیف سی نحیف تاویل پیدا ہو جسکی رو سے حکم اسلام نکل سکتا ہو تو اسی کی طرف جائیں اور اسکے سوا اگر ہزار احتمال جانب کفر جاتے ہوں خیال میں نہ لائیں۔ احتمال اسلام چھوڑ کر احتمالات کفر کی جانب جانے والے اسلام کو مغلوب اور کفر کو غالب کرتے ہیں۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

۴۲۔ السنن للدار قطنی، ۲/۳۹۵ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۶/۲۰۵
فتح الباری للعسقلانی، ۳/۲۱۸ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۳/۲۱۲
تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۳/۲۱۸ ☆ تلخیص الحبیر للعسقلانی، ۴/۱۲۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۴۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۸۳

(۹) اسلام میں ضرر کی تعلیم نہیں

٤٣ ـ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم:لَا ضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ فِی الإِسْلَامِ ـ　　فتاوی رضویہ ۹/۱۳۰

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام میں سختی اور تکلیف پہونچانے کی اجازت نہیں ۔۱۲م

و فی الباب عن عبد اللّٰہ بن عباس و عن أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما۔

(۱۰) اسلام تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے

٤٤ ـ **عن** عمرو بن العاص رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ الإِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهُ ـ　　جد الممتار ۲/۲۷۰

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اسلام پہلے کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے ۔۱۲م

(۱۱) ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

٤٥ ـ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ

---

٤٣ ـ السنن لابن ماجه ، ۲/۱۷۰ ☆ حلیة الأولیاء لأبی نعیم، ۹/۷٦
نصب الرایة للزیلعی، ٤/۳۸٤ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳/٤۱۱
کنز العمال لعلی المتقی ، ۹٤۹۸، ٤/٥۹، المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۳۱۳
المستدرك للحاکم، ۲/٦٦ ☆

٤٤ ـ الصحیح لمسلم ، الایمان ، ۱/۷٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۹۸
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۱۰ ☆ المسند لابی عوانة ۱/۷۰

٤٥ ـ الجامع الصحیح للبخاری، الجنائز ، ۱/۱۸۱ ☆ الجامع للترمذی، القدر ، ۲/۳٦
الصحیح لمسلم ، القدر ، ۲/۲۳٦ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۳
مجمع الزوائد للهیتمی، ۷/۲۱۸ ☆ جامع مسانید ابی حنیفة ۱/۱۸۸
[illegible]ف السادة للزبیدی، ۲/۲۱۸ ☆ مسند ابی حنیفة، ٦
[illegible] ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۹/۲۲۸

علیہ وسلم: کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلیٰ الْفِطْرَةِ ۔ فتاوی رضویہ ۷/۵۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے۔ ۱۲م

(۱۲) غیب پر ایمان قوی ہے

٤٦ ۔ **عن** عبد الرحمن بن یزید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: ذَکَرُوْا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ إِیْمَانَهُمْ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ: إِنَّ أَمْرَ مُحَمَّدٍ کَانَ بَیِّناً لِّمَنْ رَّآهُ وَ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ غَیْرُهُ مَا آمَنَ مُؤْمِنٌ أَفْضَلَ مِنْ إِیْمَانٍ بِغَیْبٍ ثُمَّ قَرَأَ "الٓمّٓ ۔ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْهِ" إِلیٰ قَوْلِهٖ تَعَالیٰ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور انکے ایمان کا تذکرہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیشک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور آنکا لایا ہوا دین ان لوگوں کیلئے بالکل واضح تھا جنہوں نے حضور کو دیکھا۔ قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں سب سے افضل واقوی ایمان بالغیب ہے۔ پھر آپ نے یہ آیات کریمہ تلاوت کیں۔ الٓمّٓ ۔ ذلك الکتاب لا ریب فیه إلی قوله تعالیٰ یؤمنون بالغیب۔ مالی الجیب ص ۶۴

(۱۳) فضیلت کا مدار ایمان و عمل ہیں

٤٧ ۔ **عن** عقبة بن عامر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه إن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ

---

٤٥ التفسیر للقرطبی، ٥/٣٩٥ ☆ المؤطا لمالك، ٢٤١
تاریخ اصفهان لابی نعیم ٢/٢٢٦ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٢/٢٦٨
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٣٩٦ ☆ المسند للحمیدی، ١١١٣
٤٦ ۔ المستدرك للحاكم، تفسیر، ٢/٢٨٦ ☆
٤٧ ۔ المسند لاحمد بن حنبل ٤/١٤٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٧/٢٩٥
مجمع الزوائد للهیثمی، ٨/٨٣ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٦٣٠٠
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣/٦١٢ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٢/٤٥١
کنز العمال للمتقی، ١٣٠٠٠ ☆ ٢٦٠/[illegible]

علیہ وسلم قال: إنّ أنسابكم هذه ليست بسباب على أحد، و إنّما أنتم آدم كطف الصّاع أن تملؤه، ليس لأحد فضل على أحد إلّا بالدّين أو عمل صالح۔

الزلال الانقی ۱۹۰

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارا یہ نسب کسی کیلئے گالی نہیں، تم تو آدم کی اولاد ہو پیمانے کی طرح جو بالکل ہموار کر کے بھرا گیا۔ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں مگر دین یا عمل صالح کے سبب۔

(۱۴) سواد اعظم کی پیروی کرو

۴۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ هٰذِهِ الأُمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ أَبَداً وَ قَالَ: يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، فَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الأَعْظَمَ، فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائیگا۔ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے۔ لہذا مسلمانوں کے بڑے گروہ کی پیروی کرو، جو اس سے جدا ہوا وہ جہنم میں جدا ہوا۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۶

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر شخص جانتا ہے کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ مقلد ہے۔ غیر مقلدین نہایت قلیل ہیں، حجة الله البالغه میں صاف لکھا ہے۔ کہ ان چار مذہب کی تقلید درست ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اگر کوئی اسکا مخالف ہے بھی تو ایسا کہ وہ کسی گنتی شمار میں نہیں۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۶

(۱۵) ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی

۴۹۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال

۴۸۔ المستدرك للحاكم، ۱/۱۱۵ ☆

۴۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، كتاب فرض الخمس، ۱/۴۳۹

السنن لابی داؤد، كتاب الجهاد، باب فی دوام الجهاد، ۱/۳۳۶

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَ لَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَ هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۶۳

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، انکو وہ لوگ نقصان نہیں پہونچاسکیں گے جو رسوا کرنا چاہیں گے، اور نہ کسی کی مخالفت سے کوئی فرق پڑے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) کی نشانیاں پوری ہوجائیں گی اور وہ اس پر قائم رہیں گے ۱۲م

(۱۶) غنی کے سامنے انکساری نقصان دین کا سبب

۵۰۔ **عن** بعض الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِيٍّ لِأَجْلِ غِنَاهُ ذَهَبَ ثُلُثَا دِيْنِهٖ ۔　ذیل المدعا ۱۴

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی غنی کیلئے اس کے غنا کے سبب تواضع کرے اسکا دوتہائی دین چلا جاتا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وجہ یہ ہے کہ مال دنیا کیلئے تواضع رو بخدا نہیں۔ یہ حرام ہوئی اور یہ ہی تواضع لغیر اللہ ہے، اور علم دین کیلئے تواضع رو بخدا ہے، اسکا حکم آیا اور یہ عین تواضع للہ ہے۔ یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ اسی کو بھول کر وہابیہ اور مشرکین افراط وتفریط میں پڑے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ذیل المدعا ص ۱۴

---

۴۹ الصحیح لمسلم، الامارة، ۲/۱۴۳ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۶۵
الجامع للترمذی، الفتن، ۲/۴۲ ☆ السنن لابن ماجه، المقدمة، ۱/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۷۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۰۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۲۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۵۰۱، ۱۲/۱۶۵
الشفا للقاضی، ۱/۶۵۵ ☆ المستدرك للحاکم، الفتن، ۴/۵۵۰
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲۷۰ ☆
۵۰۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۷ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۳۴
الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۳۹ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۷۵

۴۔ سنت کی اہمیت

(۱) سنت رسول کو لازم جانو

۵۱۔ **عن** أبی رافع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئاً عَلیٰ أَرِيكَتِهٖ يَاتِيهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهٖ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِیْ مَا وَجَدْنَا فِی كِتَابِ اللّٰہِ اتَّبَعْنَاهُ۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۱۹

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو نہ پاؤں مسہری پر تکیہ لگا کر یہ کہتے ہوئے حالانکہ اسکے پاس میرے احکام میں سے جس کا میں نے حکم دیا، یا جس سے میں نے منع کیا کوئی حکم پہونچے اور وہ کہہ دے کہ ہم نہیں جانتے، جو قرآن کریم میں پائینگے ہم اسکی پیروی کریں گے۔۱۲م

۵۲۔ **عن** المقداد بن معدی کرب الکندی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَلَا إِنِّی أُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَ مِثْلَهُ مَعَهُ۔ أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ يَنْثَنِی شَبْعَاناً عَلیٰ أَرِيكَتِهٖ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ وَ مَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ، أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِی وَ لَا كُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، أَلَا وَ لَا لُقَطَةٌ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِیَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوْهُمْ، فَإِنْ لَمْ يَقْرُوْهُمْ فَلَهُمْ أَنْ يُعْقِبُوْهُمْ

۵۱۔ الجامع للترمذی، العلم، ۲/۹۱ ☆ السنن لابی داؤد، السنۃ، ۲/۶۳۵
السنن لابن ماجہ، المقدمۃ، ۱/۳ ☆ المسند للشافعی، ۱۵۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۶۷ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴/۲۰۹
المسند للحمیدی، ۵۵۱ ☆ التمہید لابن عبدالبر، ۱/۱۵۱
دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱/۲۴ ☆ المستدرک للحاکم، ۱/۱۰۸
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۷ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱/۲۰۱
کنز العمال لعلی المتقی، ۸۷۹، ۱/۱۷۴ ☆ جامع العلم لابن عبد البر، ۲/۱۸۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۲۹۵ ☆
۵۲۔ السنن لابی داؤد، السنۃ، ۲/۶۳۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۳۱
التمہید لابن عبد البر، ۱/۱۵۰ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱/۴۷۱
الفقیہ و المتفقہ للخطیب، ۱/۹۰ ☆ الشریعۃ للآجری، ۱/۵۱

وَ زَادَ بَعضٌ۔ وَ اِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰہ کَمَا حَرَّمَ اللّٰہُ۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۱۹

حضرت مقداد بن معدی کرب کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک مجھے قرآن کریم دیا گیا اور اسکے مثل بھی (یعنی حدیث شریف) خبردار! قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا شخص اپنی مسہری پر تکیہ لگا کر کہے: صرف قرآن کو تھام رہو، اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی حرام ہے جیسا اللہ تعالیٰ کا حرام فرمایا ہوا، دیکھو! نہ تمہارے لئے پالتو گدھا حلال ہے اور نہ کیلے والا درندہ جانور، اور نہ ذمی کافر کی گمشدہ چیز۔ ہاں جب اس چیز کا مالک اس سے لاپرواہ ہوجائے، اور سنو! جو کسی کے پاس مہمان بن کر جائے تو ان پر اسکی مہمانی لازم ہے۔ اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کی مقدار ان سے وصول کرے۔ ۱۲م

۵۳۔ **عن** العرباض بن ساریة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَیَحسِبُ أَحَدُکُم مُتَّکِأً عَلَی أَرِیکَتِہٖ بِظَنِّ أَنَّ اللّٰہَ لَم یُحَرِّمْ شَیئاً إِلَّا مَا فِی ھٰذَا القُرآنِ۔ أَلَا إِنِّی وَ اللّٰہِ قَدْأَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَ نَھَیتُ عَن أَشیَاءَ اِنَّھَا کَمِثلِ القُرآنِ أَو أَکثَر۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۱۹

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بس یہ ہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں، سن لو! خدا کی قسم! میں نے حکم دئے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ بیشتر ہیں۔

۵۴۔ **عن** علقمة عن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال: لَعَنَ اللّٰہُ الوَاشِمَاتِ المُوتَشِمَاتِ وَ المُتَنَمِّصَاتِ وَ المُتَفَلِّجَاتِ لِلحُسنِ المُغَیِّرَاتِ خَلقَ اللّٰہِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ

۵۳۔ السنن لابی داؤد، السنة، ۲/۴۳۲ ☆

۵۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، التفسیر، /۷۲۵ ☆ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۴
الجامع للترمذی، الادب، ۱/۲۰۸ ☆ السنن لابن ماجه، النکاح، ۱/۱۴۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۳۴ ☆ السنن للنسائی، الزینة، ۲/۲۳۸
السنن لابی داؤد، الترجل، ۲/۵۷۴ ☆

اِمْرأةٌ من بنی أسد یقال لها أم یعقوب فجاء ت فقالت :اِنه بلغنی أنك لعنت کیت و کیت فقال: و ما لی لا ألعن من لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و من هو فی کتاب الله فقالت : لقد قرأت ما بین اللوحین فما وجدت فیه ما تقول، قال: لئن کنت قرأتیه لقد وجدتیه ، أما قرأت "وَ مَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَهَاکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا" قالت :بلی ، قال : فاِنه قد نهی عنه ، قالت : فاِنی أری أهلك یفعلونه ، قال : فاذهبی و انظری ، فذهبت و نظرت فلم ترمن حاجتها شیئا فقال: لو کانت کذلك ماجا معتها ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۲۲

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت بدن گودنیوالیوں اور گدوانے والیوں پر، منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کیلئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر۔ یہ سن کر ایک بی بی اسدیہ جنکی کنیت ام یعقوب تھی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں، عرض کی: میں۔ نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے۔ ان بی بی نے کہا: میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اسکا ذکر نہ پایا۔ فرمایا: تم نے قرآن پڑھا ہوتا تو یہ آیت ضرور پڑھی ہوتی۔ کیا تم نے نہ پڑھا کہ "جو رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ انہوں نے عرض کیا: ہاں، تو آپ نے فرمایا: بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا۔ کہنے لگیں: میں نے تو آپ کی اہلیہ کو بھی اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ فرمایا: جاؤ، اور دیکھو۔ وہ گئیں اور دیکھا تو انکے مطلب کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ آپ نے فرمایا: اگر وہ ایسا کرتیں تو میں کبھی انکو اپنے پاس نہ رکھتا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر حدیث دیکھے! کہ اس کا خیال وہی ان بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہٖ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب ہے۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں، کبار تابعین وثقات صالحات سے ہونے میں تو کلام نہیں، اور حافظ الشان نے فرمایا: صحابیہ معلوم ہوتی ہیں ۔ بہر حال انکی فضیلت وصلاح قبول حق پر باعث ہوئی۔ سمجھ لیں اور اسکے بعد خود اس حدیث کو

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتیں ۔ ابنائے زمانہ سے گزارش کرنی چاہیئے۔

ع دلا مردانگی زیں زن بیاموز

ولکن الهداية لن تنالا ـ بلا فضل من المولى تعالىٰ

ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا:
مجھ سے جو چاہو پوچھو! میں قرآن سے جواب دونگا۔ کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا:

بسم الله الرحمن الرحيم ـ مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَانَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ عزوجل نے تو فرمایا: کہ ارشاد رسول پر عمل کرو۔

وحدثنا سفيان بن عيينة عن عبد الملك بن عمير عن ربعي بن خراش عن حذيفة بن اليمان عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم قال: اِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِی أَبِی بَكْرٍ وَّ عُمَرَ ـ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہونچی کہ حضور نے فرمایا: ان دو کی پیروی کر جو میرے جانشین ہونگے، ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما" و

حدثنا سفيان بن مسعر بن كدام عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه أنه أمر بقتل المحرم الزنبور ـ
یعنی ہمیں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہونچی کہ انہوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا۔ ذکره الامام السيوطی فی الاتقان ـ

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۲۲/۹

۵۵ـ عن أُم المؤمنين عائشة الصديقه رضی اللّٰه تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِی فَلَيْسَ مِنِّی ـ
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۵/۹

۵۵ـ السنن لابن ماجه، النكاح، ۱۳۴/۱ ☆

٥٦ـ **عن** أبي أيوب الأنصاري رضي اللّٰه تعالىٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيسَ مِنِّي ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میری سنت سے اعراض کیاوہ مجھ سے نہیں۔

٥٧ـ **عن** جابر بن عبد اللّٰه رضي اللّٰه تعالىٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ خَالَفَ سُنَّتِي فَلَيسَ مِنِّي ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ سے نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۳۵

٥٨ـ **عن** عبد اللّٰه بن عمر رضي اللّٰه تعالىٰ عنهما قال ؛ قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم :مَنْ أَخَذَ بِسُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي وَ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيسَ مِنِّي۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۳۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میری سنت پر عمل کیاوہ مجھ سے ہے اور جس نے اعراض کیاوہ مجھ سے نہیں۔

٥٦ـ الجامع الصحيح للبخاري،		كتاب النكاح ،	٧٥٨/٢
الصحيح لمسلم ،		كتاب النكاح،	٤٤٩/١
المسند لاحمد بن حنبل	١٥٨/٢	☆ السنن للنسائي، النكاح ،	٨/٢
المسند للدارمي،	١٣٣/٢	☆ السنن الكبرى للبيهقي، ،	٧٧/٧
الدر المنثور للسيوطي،	١٧/٢	☆ المعجم الكبير للطبراني،	٧/٧
اتحاف السادة للزبيدي،	٥٤/٥	☆ التفسير للقرطبي،	١٩/٢
الشفا للقاضي،	٣٧/٢	☆ الترغيب والترهيب ،	٨٧/١
فتح الباري للعسقلاني،	١٠٤/٩	☆ الصحيح لابن خزيمة ،	٩٩/١
مشكل الآثار للطحاوي ،	١٣٦/٢	☆ تاريخ بغداد للخطيب،	٣٣٠/٣
حلية الاولياء لابي نعيم ،	٢٢٨/٣	☆ التفسير لابن كثير،	١٦٠/٣
٥٧ـ تاريخ بغداد ، للخطيب،	٢٠٩/٧	☆ اتحاف السادة للزبيدي، ،	١٨٥/٩
٥٨ـ كنز العمال للمتقي، ، ٩٣٤،	١٨٤/١	☆ الدر المنثور للسيوطي،	٣٠٧/٢
التفسير لابن كثير ،	١٦٠/٣	☆ الجامع الصغير للسيوطي،	٥٠٩/٢

۵۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ لِکُلِّ عَمَلٍ شِرَّۃً وَ لِکُلِّ شِرَّۃٍ فَتْرَۃً، فَمَنْ کَانَتْ فَتْرَتُہٗ اِلٰی سُنَّتِی فَقَدِ اھْتَدٰی، وَ مَنْ کَانَتْ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ فَقَدْ ھَلَکَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عمل کیلئے ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کا ایک فتور، تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے۔ اور جو سنت چھوڑ کر دوسری طرف جائے ہلاک ہو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۵

(۲) خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے

۶۰۔ **عن** العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِی وَ سُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ وَ عَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ۔ فتاوی رضویہ ۵/۶۷۲

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے، اسکو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ ۱۲م

(۳) احیائے سنت پر اجر

۶۱۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ اَحْیَا سُنَّتِی فَقَدْ أَحَبَّنِی وَ مَنْ أَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ۔

۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸۸ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۸۹
موارد الظمئان للھیثمی، ۶۵۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۶
۶۰۔ الجامع للترمذی، ابواب العلم، ۲/۹۲ ☆ السنن لابی داؤد، السنۃ، ۲/۶۳۵
المستدرک للحاکم، کتاب الایمان، ۱/۹۷ ☆ السنن لابن ماجہ، المقدمہ، ۱/۵
التفسیر للبغوی، ۲/۲۰۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۴۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۱۹۰ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۱/۱۲۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۴۱۸ ☆ الشفا للقاضی، ۲/۲۴
۶۱۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/۱۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۳۳، ۱/۱۸۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت سے محبت کی بیشک اسے مجھ سے محبت ہے اور جسے مجھ سے محبت ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

٦٢ ـ **عن** بلال رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :مَنُ أَحُيَا سُنَّةً مِنُ سُنَّتِي قَدُ أُمِيتَتُ بَعُدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجرِ مِثُلَ أُجُورِ مَنُ عَمِلَ بِهَا مِن غَيُرِ أَنُ يَنُقُصَ مِن أُجُورِهِم شَيئاً ۔	فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے بعد میری مردہ سنت کو زندہ کیا تو اسکو عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور عمل کرنیوالوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی ۔۱۲م

٦٣ ـ **عن** عمرو بن عوف رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :مَنُ أَحُيَا سُنَّةً مِنُ سُنَّتِي فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ كَانَ لَهُ مِثُلُ أَجرِ مَنُ عَمِلَ بِهَا لَا يُنُقَصُ مِن أُجُورِهِمُ شَيئاً، وَ مَنِ ابُتَدَعَ بِدُعَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيهِ وِزُرُ مَن عَمِلَ بِهَا لَا يُنُقَصُ مِن أَوُزَارِ مَن عَمِلَ بِهَا شَيئاً۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری کسی سنت کو زندہ کیا پھر لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے، تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر اسکو ثواب ملے گا، اوران لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی ۔اور جس نے خلاف سنت ناپسندیدہ راستہ ایجاد کیا تو جتنے لوگ اس پر عمل کر کے گنہگار ہوں گے سب کے گناہ اس پر اور انکے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی ۔۱۲م

٦٤ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله

---

٦٢ ـ الجامع للترمذى، العلم، ٩٢/٢، ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٩١/١٥
مشكوة المصابيح، الاعتصام بالكتاب و السنة، ١٨٤/١
٦٣ ـ السنن لابن ماجه المقدمة، ١٩/١ ☆
٦٤ ـ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٨٠/١ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٥٢٢/٢

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو فساد امت کے وقت میری سنت مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۹۳

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ زندہ وہی سنت کی جائے گی جو مردہ ہوگئی ہو، اور سنت مردہ جبھی ہوگی کہ اسکے خلاف رواج پڑ جائے۔ احیاء سنت علماء کا تو خاص فرض منصبی ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہوا سکے لئے حکم عام ہے۔ ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی مساجد میں اس سنت (اذان بیرون مسجد) کو زندہ کریں اور سو سو شہیدوں کا ثواب لیں۔ اس پر یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ کیا تم سے پہلے عالم نہ تھے۔ یوں ہو تو کوئی سنت زندہ ہی نہ کرسکیں گے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی سنتیں زندہ فرمائیں۔ اس پر انکی مدح ہوئی نہ کہ الٹا اعتراض۔ کہ تم سے پہلے تو صحابہ و تابعین تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(۴) چار چیزیں سنت سے ہیں

۶۵۔ **عن** أبي أيوب الأنصاري رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ ، اَلْخِتَانُ وَ التَّعَطُّرُ وَ النِّكَاحُ وَ السِّوَاكُ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۲۶

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں انبیاء کرام کی سنت ہیں۔ ختنہ، خوشبو کا استعمال، نکاح، اور مسواک۔ ۱۲م

۶۵۔ الجامع للترمذی، النکاح، ۱/۱۲۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۲۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۹
شرح السنة للبغوی، ۹/۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۶۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۲۸ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۱۶۶

(۵) اہل سنت حق پر ہیں

٦٦۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: سَیَأتِی عَلیٰ اُمَّتِی مَا أتٰی عَلیٰ بَنِی اِسرَائِیلَ مِثلاً بِمِثلِ حَذوَ النَّعلِ بِالنَّعلِ ، وَ اِنَّهُم تَفَرَّقُوا عَلیٰ اِثنَینِ وَسَبعِینَ مِلَّةً، کُلُّهَا فِی النَّارِ غَیرُ وَاحِدَةٍ ، فَقِیلَ : یَا رَسُولَ اللّٰهِ!وَ مَا تِلكَ الوَاحِدَةُ ، قَالَ : مَا نَحنُ عَلَیهِ الیَومَ وَ أصحَابِی ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے عنقریب وہی حالات ہونگے جو بنی اسرائیل کے گذرے۔وہ تو بہتر جماعتوں میں تقسیم ہوگئے تھے اور عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، سب جہنمی ہوں گے ایک کے سوا،عرض کیا گیا: یارسول اللہ!وہ ایک فرقہ کون ہوگا؟ فرمایا: جس طریقے پر آج میں اور میرے صحابہ چل رہے ہیں وہ اسی پر گامزن ہوگا۔۱۲م

﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس پہچان کی رو سے بھی غیر مقلدین اہل حق سے نہیں کہ اجماع ،قیاس اور تقلید کا اثبات جو طریقہ صحابہ کرام کا تھا یہ اس سے منکر ہیں۔ اظہار الحق الجلی ص ۴

٦٦۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱۸۱/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۵۷ ، ۲۱۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۳۲/۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۱۰/۱۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸۹/۱ ☆ الفوائد المجموعة للشوکانی، ۵۰۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۱٤۰/۸ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۱٦۱
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۵ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۱۲۸/۱
المستدرک للحاکم ، ٤۳۰/٤ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۲۹۱/٤
مسند الربیع بن حبیب، ۱۲/۱ ☆ شرف اصحاب الحدیث للخطیب، ٤۰

۵۔ بدعت

(۱) بدعت وضلالت

٦٧۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : مَن دَعَا اِلیٰ ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلَ آثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یُنْقِصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَیْئًا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی امر ضلالت کی طرف بلائے تو جتنے اسکے بلانے پر چلیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۱۳

(۲) بدعت کی مذمت

٦٨۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَلٰوۃً وَ لَا صَوْمًا وَ لَا صَدَقَةً وَ لَا حَجًّا وَ لَا عُمْرَۃً وَ لا جِهَادًا و لَا صَرْفًا وَ لَا عَدْلًا، یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کی نہ نماز قبول فرماتا ہے اور نہ روزہ، نہ زکوۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ فرض، نہ نفل۔ بدمذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۹۳

٦٧۔ الصحیح لمسلم، العلم، ۲/۳٤۱ ☆ السنن لابن ماجه، المقدمة، ۱/۱۹
الجامع للترمذی، العلم، ۲/۹۲ ☆ السنن لابی داؤد، السنة، ۲/٦۳۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۹۷ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۱/۵۲
٦٨۔ السنن لابن ماجه، المقدمة، ۱/٦ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۸۷
کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۸، ۱/۲۲۰

(۳) بدعت کی دو قسمیں حسنہ اور سیئہ

٦٩۔ **عن** أبی جحیفة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم :مَن سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مِثْلَ أُجُورِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئاً، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ مِثْلَ أَوْزَارِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئاً ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھا طریقہ ایجاد کیا کہ اسکے بعد لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے تو سب عمل کرنیوالوں کے برابر اسکو ثواب ملے گا اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جس نے برا طریقہ نکالا کہ لوگ اس کے بعد اس روش پر چلے تو سب کا گناہ اسکے سر ہوگا جبکہ انکے گناہوں سے کچھ کم نہ ہوگا۔۱۲م

(۴) اچھی بات بدعت حسنہ اور جمع قرآن

٧٠۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : أرسل اِلیّ أبو بکر مقتل أهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال أبو بکر: اِن عمر أتانی فقال : اِن القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القرآن و اِنی أخشی أن استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذهب کثیر من القرآن، و اِنی أری أن تامر بجمع القرآن ، قلت لعمر: کیف تفعل شیئا لم یفعله رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم؟ قال عمر: هذا و اللّٰہ خیر! فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح اللّٰہ صدری لذلك، و رأیت فی ذلك الذی رأی عمر، قال زید : قال أبو بکر: اِنك رجل شاب عاقل لانتهمك و قد کنت تکتب الوحی لرسول اللّٰہ فتتبع القرآن فأجمعه فواللّٰہ لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان أثقل علی مما أمرنی به من جمع القرآن ، قلت: کیف تفعلون شیئا لم یفعله رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم؟ قال : هو واللّٰہ خیر، فلم یزل أبو بکر یراجعنی حتی شرح اللّٰہ صدری للذی شرح له صدر أبی بکر و عمر فتتبعت القرآن أجمعه من العسب واللخاف و صدور الرجال حتی وجدت آخر سورة

٦٩۔ السنن لإبن ماجه ، المقدمة ، ١/١٩

٧٠۔ الجامع الصحیح للبخاری، فضائل القرآن ، ١/٧٤٥

التوبةمع أبی خزیمة الأنصاری لم أجدها مع أحد غیرہ "لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ " حتی خاتمة براءة ، فکانت الصحف عند أبی بکر حتی توفاه اللہ ثم عند عمر حیاته ثم عند حفصة بنت عمر ۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۸۳

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یمامہ والوں سے جنگ کے ایام میں مجھے امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا۔اس وقت سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انکے ساتھ تھے۔فرمایا: حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا: جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی قاری شہید ہوگئے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ مختلف مقامات پر قاریوں کے شہید ہو جانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا ۔لہذا میری رائے ہے کہ آپ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم صادر فرمادیں۔میں نے ان سے کہا: میں وہ کام کیسے کروں جسکو خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمر نے اس پر کہا: خدا کی قسم! کام تو پھر بھی اچھا ہے۔چنانچہ حضرت عمر مجھ سے اس بارے میں بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کیلئے میرا سینہ کھولدیا اور میں حضرت عمر کی رائے سے متفق ہوگیا۔حضرت زید بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا: تم نوجوان آدمی ہو اور صاحب عقل و دانش بھی نیز تمہاری قرآن فہمی کے بارے میں مجھے پورا اعتماد ہے۔اور تم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب وحی بھی رہے ہو۔لہذا مکمل کوشش کے ساتھ قرآن کریم جمع کردو۔خدا کی قسم! اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو اسے اس کام سے زیادہ بھاری نہ سمجھتا۔میں عرض کرنے لگا: آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! پھر بھی یہ کام تو اچھا ہے، پھر برابر حضرت صدیق اکبر مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس طرح کھول دیا جس طرح حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر کیلئے کھولدیا تھا۔چنانچہ میں نے قرآن کریم کو کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے جمع کیا یہاں تک کہ سورۂ توبہ کی آخری آیت حضرت ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی۔یعنی " لقد جآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْه

مَاعَنِتُّمْ اَلْآیَہ‘‘ پھر یہ جمع کیا ہوا نسخہ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس رہا۔ جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس پھر حضرت حفصہ بنت عمر کی تحویل میں رہا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! زید بن ثابت نے صدیق اکبر اور صدیق اکبر نے فاروق اعظم پر اعتراض کیا تو ان حضرات نے یہ جواب نہ دیا کہ یہ نئی بات نکالنے کی اجازت نہ ہوتا تو پچھلے (آئندہ) زمانہ میں ہوگا، ہم صحابہ ہیں، ہمارا زمانہ تو خیر القرون ہے، بلکہ یہ جواب فرمایا کہ اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا پر وہ کام تو اپنی ذات میں بھلائی کا ہے، پس کیونکر ممنوع ہوسکتا ہے۔ اسی پر صحابہ کرام کی رائے متفق ہوئی اور قرآن عظیم باتفاق حضرات صحابہ جمع ہوا۔ اب غضب کی بات ہے کہ ان حضرات کو سودا اچھلے اور جو بات کہ صحابہ کرام میں طے ہو چکی پھر اکھیڑیں۔ جو ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ کیا تم صحابہ، تابعین اور تبع تابعین سے محبت وتعظیم میں زیادہ ہو۔ کہ جو کچھ انہوں نے نہ کیا تم کرتے ہو۔ لطف یہ ہے کہ بعینہ وہی اعتراض اگر قابل تسلیم ہو تو تبع تابعین پر باعتبار تابعین اور تابعین پر باعتبار صحابہ اور صحابہ پر باعتبار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وارد۔ مثلا جس فعل کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین کسی نے نہ کیا اور تبع تابعین کے زمانہ میں پیدا ہوا، تو تم اسے بدعت نہیں کہتے۔ ہم کہتے ہیں اس کام میں بھلائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین ہی کرتے۔ تبع تابعین کیا ان سے زیادہ دین کا اہتمام رکھتے ہیں۔ جو انہوں نے نہ کیا یہ کریں گے۔ اسی طرح تابعین کے زمانہ میں جو کچھ پیدا ہوا اس پر وارد ہوگا کہ بہتر ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کیوں نہ کرتے۔ تابعین کچھ ان سے بڑھ کر ٹھہرے۔ علی ہذا القیاس، جو نئی باتیں صحابہ نے کیں انہیں بھی تمہاری طرح کہا جائے گا۔

بزہد وورع کوش وصدق وصفا
ولیکن میفزائے بر مصطفیٰ

کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم کو معاذ اللہ انکی خوبی معلوم نہ ہوئی یا صحابہ کو افعال خیر کی طرف زیادہ توجہ تھی۔ غرض یہ بات ان مدہوشوں نے ایسی کہی جس کی بنا پر عیاذ اباللہ، عیاذ اباللہ، تمام صحابہ وتابعین بھی بدعتی ٹھہرے جاتے ہیں۔ مگر اصل وہی ہے کہ نہ کرنا اور بات

اور منع کرنا اور چیز۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگر ایک کام نہ کیا اور اسکو منع بھی نہ فرمایا تو صحابہ پر کون مانع ہے کہ اسے نہ کریں، تو تبع تابعین پر الزام نہیں اور وہ نہ کریں تو ہم پر مضائقہ نہیں۔ بس اتنا ہونا چاہیئے کہ شرع کے نزدیک وہ کام برا نہ ہو۔

عجب لطف کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین کا قطعا نہ کرنا تو حجت نہ ہو اور تبع تابعین کو باوجود ان سب کے نہ کرنے کے اجازت ملی، مگر تبع تابعین میں وہ خوبی ہے کہ جب وہ بھی نہ کریں تو اب پچھلوں کیلئے راستہ بند ہو گیا۔

اس بے عقلی کی کچھ حد بھی ہے۔ اس سے تو اپنے یہاں کے ایک بڑے امام نواب صدیق حسن خاں شوہر ریاست بھوپال ہی کا مذہب اختیار کرلو تو بہت اعتراضوں سے بچو، انہوں نے بے دھڑک فرمادیا: جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا سب بدعت و گمراہی ہے۔ اب چاہے صحابہ کریں خواہ تابعین، کوئی ہو بدعتی ہے، یہاں تک کہ بوجہ ترویج تراویح امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ گمراہ ٹھہرایا۔ اور اعدائے دین کے پیرو مرشد عبداللہ کی روح مقبوح کو بہت خوش کیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

مجلس قیام کا انکار کرتے کرتے کہاں تک نوبت پہونچی۔ اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے محفوظ رکھے۔ آمین

امام علامہ احمد بن محمد عسقلانی شارح بخاری مواہب اللدنیہ میں فرماتے ہیں:

الفعل یدل علی الجواز و عدم الفعل لا یدل علی المنع۔

کرنے سے تو جواز سمجھا جاتا ہے اور نہ کرنے سے ممانعت نہیں سمجھی جاتی۔

شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں

نکردن چیزے دیگر است و منع فرمودن چیزے دیگر

یہ تمہاری جہالت ہے کہ تم نے فعل کے نہ کرنے کو اس فعل سے ممانعت سمجھ رکھا ہے۔

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

حقیقۃ الامر یہ ہے کہ صحابہ و تابعین کو اعلاء کلمۃ اللہ و حفظ بیضۂ اسلام، نشر دین متین، قتل و قہر کافرین، اصلاح بلاد و عباد، اطفائے آتش فساد، اشاعت فرائض و حدود الٰہیہ، اصلاح ذات البین، محافظت اصول ایمان، حفظ روایت حدیث وغیرہا امور کلیہ مہمہ سے فرصت نہ تھی۔

لہذا یہ امور جزئیہ مستحبہ تو کیا معنی بلکہ تاسیس قواعد واصول، تفریع جزئیات وفروع، تصنیف وتدوین علوم، نظم دلائل حق ردشبہات اہل بدعت وغیرہا امور عظیمہ کی طرف بھی توجہ کامل نہ فرماسکے۔ جب بفضل اللہ تعالیٰ ان کے زور بازو نے دین الہی کی بنیاد مستحکم کردی، اور مشارق ومغارب میں ملت حنفیہ کی جڑ جم گئی، اس وقت ائمہ وعلمائے مابعد نے تخت وبخت سازگار پاکر بیخ وبن جمانے والوں کی ہمت بلند کے قدم لئے، اور باغبان حقیقی کے فضل پر تکیہ کر کے اہم فالاہم کاموں میں مشغول ہوئے۔ اب تو بے خلشِ صرصر واندیشۂ سموم اور ہی آبیاریاں ہونے لگیں۔

فکر صائب نے زمین تدقیق میں نہریں کھودیں، ذہن رواں نے زلال تحقیق کی ندیاں بہائیں، علماء واولیاء کی آنکھیں ان پاک مبارک نونہالوں کیلئے تھالے بنیں، ہوا خواہان دین وملت کی نسیم انفاس متبرکہ نے عطرباریاں فرمائیں۔ یہاں تک کہ یہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا باغ ہرا ابھرا پھلا پھولا لہلہایا، اور اسکے بھینے پھولوں، سہانے پتوں نے چشم وکام ودماغ پر عجب ناز سے احسان فرمایا۔ الحمد للّٰہ رب العالمین۔

اب اگر کوئی جاہل اعتراض کرے، یہ کنچھیاں جواب پھوٹیں پہلے کہاں تھیں، یہ پتیاں جواب نکلیں پہلے کیوں نہاں تھیں، یہ پتلی پتلی ڈالیاں جواب جھومتی ہیں نوپیدا ہیں، یہ ننھی ننھی کلیاں جواب مہکتی ہیں تازہ جلوہ نما ہیں، اگران میں کوئی خوبی پاتے تو اگلے کیوں چھوڑ جاتے، تو اس کی حماقت پر اس الہی باغ کا ایک ایک پھول قہقہہ لگائے گا کہ او جاہل! اگلوں کو جڑ جمانے کی فکر تھی، وہ فرصت پاتے تو یہ سب کردکھاتے۔ آخر اس سفاہت کا نتیجہ یہ ہی نکلے گا۔ کہ وہ نادان اس باغ کے پھل پھول سے محروم رہیگا۔

بھلا غور کرنے کی بات ہے۔ ایک حکیم فرزانہ کے گھر آگ لگی، اسکے چھوٹے چھوٹے بچے بھولے بھالے اندر مکان کے گھر گئے اور لاکھوں روپیہ کا مال واسباب بھی تھا، اس دانشمند نے مال کی طرف مطلق خیال نہ کیا، اپنی جان پر کھیل کر بچوں کو سلامت نکال لیا۔ یہ واقعہ چند بے خرد بھی دیکھ رہے تھے، اتفاقاً ان کے یہاں بھی آگ لگ گئی۔ یہاں نرا مال ہی مال تھا کھڑے ہوئے دیکھتے رہے اور سارا مال خاکستر ہوگیا۔ کسی نے اعتراض کیا، تو بولے: تم احمق ہو، ہم اس حکیم دانشور کو آنکھیں دیکھے ہوئے ہیں، اسکے گھر آگ لگی تھی تو اس نے مال

کب نکالا تھا جو ہم نکالتے؟ مگر بے وقوف اتنا نہ سمجھے کہ اس اولوالعزم حکیم کو بچوں کے بچانے سے فرصت کہاں تھی کہ مال نکالتا، نہ یہ کہ اس نے مال نکالنا برا جانکر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اوندھی سمجھ نہ دے۔ آمین

ہم نے مانا جو کچھ قرون ثلثہ میں تھا سب منع ہے۔ اب ذرا حضرات مانعین اپنی خبر لیں۔ یہ مدرسے جاری کرنا، لوگوں سے چندہ لینا، طلبہ کے لئے مطبع نول کشور سے فیصدی دس روپیہ کمیشن لیکر کتابیں منگانا، بہ تخصیص روز جمعہ بعد نماز جمعہ وعظ کا التزام کرنا، جہاں وعظ کہنے جائیں نذرانہ لینا، دعوتیں اڑانا، مناظروں کے لئے جلسے اور پنچ مقرر کرنا، مخالفین کے رد میں کتابیں چھپوانا لکھوانا، واعظوں کا شہر بشہر گشت لگانا، صحاح کے دو دو ورق پڑھ کر محدثی کی سند لینا، اور انکے سوا ہزاروں باتیں کہ اکابر و اصاغر طائفہ میں بلا نکیر رائج ہیں قرون ثلثہ میں کب تھیں؟ ان پیشوایان فرقۂ جدیدہ کا تو ذکر ہی کیا ہے جو دو دو روپے نذرانہ لیکر مسئلوں پر مہر ثبت کریں، مدعی اور مدعی علیہ دونوں کے ہاتھ میں حضرت کا فتوی، حج کو جائیں تو کمشنر دہلی و بمبئی کی چٹھیاں ضرور ہوں۔ کیا یہ باتیں قرون ثلثہ میں تھیں یا تمہارے لئے پروانہ معافی آگیا کہ جو چاہو کرو، تم پر کچھ مواخذہ نہیں، یا یہ نکتہ چینیاں انہیں باتوں میں ہیں جنہیں تعظیم و محبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علاقہ ہو، باقی سب حلال و شیر مادر۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ فتاوی رضویہ، ۱۲/۸۴تا۸۷

(۵) بدعتی کی تعظیم حرام ہے

۷۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن بشر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ ۔

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی بیشک اس نے اسلام کو ڈھادینے میں مدد کی۔ فتاوی رضویہ ۶/۱۰

۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲، ۱/۲۱۹ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۱/۱۳۰
التفسیر للقرطبی، ۱۳/۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۵
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۵/۲۱۸ ☆ الفوائد المجموعة للشوکانی، ۲۱۱

۷۲۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَشیٰ اِلیٰ صَاحِبِ بِدْعَةٍ لِیُوَقِّرَهٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلیٰ هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔

فتاوی رضویہ ۶/۱۰۴

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بد مذہب کی طرف اسکی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کو ڈھانے میں اعانت کی۔

و فی الباب عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها و عن ابراهیم بن میسرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه مرسلا۔

(۶) بدعتی جہنمی کتے ہیں

۷۳۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : أَهْلُ الْبِدَعِ كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گمراہ لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۵/ ۲۲۹

(۷) بدعتی بدترین مخلوق ہیں

۷۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : أَهْلُ الْبِدَعِ شَرُّ الْخَلْقِ وَ الْخَلِيقَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدمذہب تمام لوگوں اور تمام جانوروں سے بدتر ہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۱۲۹

۷۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۲۳، ۱/ ۲۲۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/ ۱۸۸ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۶/ ۹۷
اللآلی المصنوعة للسیوطی ۱/ ۱۳۱ ☆
۷۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۵، ۱/ ۲۲۳ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/ ۱۶۳
۷۴۔ حلیه الاولیاء لابی نعیم، ۸/ ۲۹۱ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲/ ۹۰
کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۵، ۱/ ۲۱۸ ☆ میزان الاعتدال، ۱۳۰

(٨) گمراہ وبدعتی کی عیادت نہ کرو

٧٥۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : لِکُلِّ اُمَّةٍ مَجُوْسٌ ،وَ مَجُوْسُ اُمَّتِی الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ:لَا قَدَرَ ، اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَ اِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْھَدُوْھُمْ ۔

اظہار الحق الجلی ص ١٨

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امت میں کچھ مجوسی ہوتے ہیں اور میری امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو تقدیر کے منکر۔ اگر بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جاؤ اور اگر مر جائیں تو انکے جنازہ پر نہ جاؤ۔١٢م

(٩) گمراہ اور بدعتی سے قطع تعلق کرو

٧٦۔ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لَا تُجَالِسُوا اَھْلَ الْقَدَرِ وَ لَا تُفَاتِحُوْھُمْ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کے منکرین کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے کلام کرو۔

اظہار الحق الجلی ص ١٨

(١٠) گمراہ اور گمراہ گر کی مجلس سے بچو

٧٧۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال ؛ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْیَنْأَ عَنْہُ ، فَوَاللّٰہِ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَأْتِیْہِ وَ ھُوَ

٧٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٨٦/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٥٥، ١١٨/١

٧٦۔ السنن لابی داؤد ، السنة ، ٦٤٩/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٠/١

المستدرک للحاکم، ٨٥/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٦٤، ١١٩/١

العلل المتناھیة لابن الجوزی، ١٤١/١ ☆ موارد الظمئان، للھیثمی، ١٨٢٥

٧٧۔ السنن لابی داؤد، الملاحم، ٥٩٣/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٤٣١/٤

المستدرک للحاکم، ٥٣١/٤ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ١٧٠/١

یَحسَبُ أَنَّهُ مُؤمِنٌ فَیَتبَعُهُ مِمَّا یَبعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دجال کی خبر سنے اس پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگے۔ کہ خدا کی قسم! آدمی اسکے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں (یعنی مجھے اس سے کیا نقصان پہونچے گا) وہاں اسکے دھوکوں میں پڑ کر اسکا پیرو ہو جائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیا دجال اسی ایک دجال اخبث کو سمجھتے ہو جو آنے والا ہے؟ حاشا! تمام گمراہوں کے داعی منادی سب دجال ہیں، اور سب سے دور بھاگنے کا حکم فرمایا، اور اس میں یہی اندیشہ بتایا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۲

۷۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأتُونَكُم مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَا تَسمَعُوا أَنتُم وَ لَا آبَاءُ كُم، فَإِيَّاكُم وَ إِيَّاهُم لَا يُضِلُّونَكُم وَ لَا يَفتِنُونَكُم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں جھوٹے فریبی لوگ پیدا ہوں گے کہ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے، تو ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۲

۷۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يَا أَبَا ذَرٍّ! تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْإِنسِ وَ الْجِنِّ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَلِلْإِنسِ شَيَاطِينُ؟ قَالَ: نَعَم۔

۷۸۔ الصحيح لمسلم، المقدمة، ۱/۱۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۹۰۲۴، ۱۰/۱۹۴
مشكل الآثار للطحاوی، ۴/۲۰۴ ☆ مشكوة المصابيح، ۱۵۴
۷۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۷۸ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۸/۳۱۹
الدر المنثور للسيوطی، ۳/۳۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱۶۰
التفسير لابن كثير، ۳/۲۲۱ ☆

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اللہ کی پناہ چاہو انسانوں اور جنات کے شیطانوں سے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا انسانوں میں سے بھی شیطان ہوتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۰

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جوامع الکلم عطا فرمائے گئے مختصر لفظ فرمائیں اور معانی کثیرہ پر مشتمل ہوں۔ شیطان دو قسم ہیں۔

(۱) شیاطین الجن، کہ ابلیس لعین اور اسکی اولاد ملاعین ہیں۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ والمسلمین من شرھم و شر الشیاطین اجمعین۔

اے اللہ! ہم کو اور تمام مسلمانوں کو انکے شر اور تمام شیاطین کے شر سے پناہ دے۔

(۲) شیاطین الانس، کہ کفار و مبتدعین کے داعی و منادی ہیں۔ لعنھم اللہ و خذلھم اللہ ابدا ونصرنا علیھم نصرا مؤبدا۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجمعین۔ آمین

ہمارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا۔

یونہی ہم نے ہر نبی کا دشمن کیا شیطان آدمیوں اور شیطان جنوں کو، آپس میں ایک دوسرے کے دل میں بناوٹ کی بات ڈالتے ہیں دھوکا دینے کیلئے ائمہ دین فرمایا کرتے: شیطان آدمی شیطان جن سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ آیت کریمہ میں "شیاطین الانس" کی تقدیم بھی اسی طرف مشیر، ایک حدیث پاک میں ہیکہ "جب شیطان وسوسہ ڈالے اتنا کہہ کر الگ ہوجاؤ کہ تو جھوٹا ہے۔" دونوں قسم کے شیطانوں کا علاج فرمادیا۔ شیطان آدمی ہو خواہ جن اسکا قابو اسی وقت تک چلتا ہے جب تک اسکی سنیئے۔ اور تنکا توڑ کر ہاتھ پر رکھدیجئے کہ تو جھوٹا ہے خبیث اپنا سامنہ لیکر رہ جاتا ہے۔

آج کل ہمارے عوام بھائیوں کی سخت جہالت یہ ہے کہ کسی آریہ نے اشتہار دیا کہ

اسلام کے فلاں مضمون کے رد میں فلاں وقت میں لکچر دیا جائیگا۔ یہ سننے کیلئے دوڑے چلے جاتے ہیں۔ کسی پادری نے اعلان کیا کہ نصرانیت کے فلاں مضمون کے ثبوت میں فلاں وقت ندا ہوگی یہ سننے کیلئے دوڑے چلے جاتے ہیں

بھائیو! تم اپنے نفع ونقصان کو زیادہ جانتے ہو، یا تمہارا رب عزوجل اور تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ انکا حکم تو یہ ہے کہ شیطان تمہارے پاس وسوسہ ڈالنے آئے تو سیدھا جواب دیدو کہ تو جھوٹا ہے۔ نہ یہ کہ تم آپ آپ دوڑ دوڑ کر انکے پاس جاؤ اور اپنے رب عزوجل، اپنے قرآن، اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کلمات ملعونہ سنو۔

یہ آیت جو ابھی تلاوت ہوئی اسی کا تتمہ اور اسکے متصل کی آیات کریمہ تلاوت کرتے جاؤ دیکھو قرآن کریم تمہاری اس حرکت کی کیسی کیسی شناعتیں بتاتا اور ان ناپاک لکچروں نداؤں کی نسبت تمہیں کیا کیا ہدایت فرماتا ہے۔ آیت کریمہ مذکورہ کے تتمہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَ لَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ۔

اور تیرا رب چاہتا تو وہ یہ دھوکے بناوٹ کی باتیں نہ بناتے پھرتے، تو تو انہیں اور انکے بہتانوں کو یک لخت چھوڑ دے۔

دیکھو! انہیں اور انکی باتوں کو چھوڑنیکا حکم فرمایا: یا انکے پاس سننے کیلئے دوڑنے کا۔

اور سنئے! اسکے بعد کی آیت میں فرماتا ہے۔

وَ لِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ لِيَرْضَوْهُ وَ لِيَقْتَرِفُوْا مَاهُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۔

اور اس لئے کہ ان کے دل اسکی طرف کان لگائیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اسے پسند کریں اور جو کچھ ناپاکیاں وہ کررہے ہیں یہ بھی کرنے لگیں۔

دیکھو! انکی باتوں کی طرف کان لگانا ان کا کام بتایا جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، اور اسکا نتیجہ یہ فرمایا کہ وہ ملعون باتیں ان پر اثر کرجائیں اور یہ بھی ان جیسے ہوجائیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔

لوگ اپنی جہالت سے گمان کرتے ہیں ہم اپنے دل سے مسلمان ہیں ہم پر انکا کیا اثر ہوگا حالانکہ حدیث شریف میں اس طرح کے دجالوں سے دور بھاگنے کی تعلیم گذر چکی۔

اور سنئے! اسکے بعد کی آیات میں فرماتا ہے۔

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِى حَكَماً وَّ هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا وَّ الَّذِيْنَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ـ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَّ عَدْلاً، لَامُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ـ وَ اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ـ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ـ

تو کیا اللہ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والا ڈھونڈوں حالانکہ اس نے مفصل کتاب تمہاری طرف اتاری، اور اہل کتاب خوب جانتے ہیں کہ وہ تیرے رب کے پاس سے حق کیساتھ اتری تو خبر دار! تو شک نہ کرنا۔

اور تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں کامل ہے کوئی اسکی باتوں کا بدلنے والا نہیں اور وہ شنوا اور دانا ہے۔

اور زمین والوں میں زیادہ وہ ہیں کہ تو انکی پیروی کرے تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکا دیں۔ وہ تو گمان کے پیرو ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکی راہ سے بہکے گا اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانیوالوں کو۔

یہ تمام آیات کریمہ انہیں مطالب کے سلسلۂ بیان میں ہیں۔ گویا ارشاد ہوتا ہے: تم جوان شیطان آدمیوں کی باتیں سننے جاؤ کیا تمہیں تلاش ہے کہ دیکھیں اس مذہبی اختلاف میں یہ منادی یا لکچرار کیا فیصلہ کرتا ہے؟ ارے خدا سے بہتر فیصلہ کس کا ہے، اس نے مفصل کتاب قرآن عظیم تمہیں عطا فرمادی۔ اسکے بعد تم کو کسی لکچر یا ندا کی کیا حاجت ہے۔

لکچر والے جو کسی کتاب دینی کا نام نہیں لیتے کس گنتی شمار میں ہیں۔ یہ کتاب والے دل میں خوب جانتے ہیں کہ قرآن حق ہے۔ تعصب کی پٹی آنکھوں پر بندھی ہے کہ ہٹ دھرمی سے مکر جاتے ہیں۔ تو تجھے کیوں شک ہوا کہ تو انکی سننا چاہے۔ تیرے رب کا کلام صدق وعدل میں بھرپور ہے۔ کل تک جو تجھے اس پر کامل یقین تھا آج کیا اس میں فرق آیا کہ اس پر اعتراض سنا چاہتا ہے۔ کیا خدا کی باتیں کوئی بدل سکتا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ میرا کوئی مقال کوئی خیال خدا سے چھپ رہے گا۔ وہ سنتا جانتا ہے۔

دیکھ!اگر تو نے انکی سنی تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکادیں گے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ انکا علم دیکھوں انکا علم کہاں تک ہے۔ یہ کیا کہتے ہیں ارے انکے پاس علم کہاں۔ وہ تو اپنے اوہام کے پیچھے لگے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ جنکا تھل نہ بیڑا۔

جب اللہ تعالیٰ واحد قہار کی گواہی ہیکہ ان کے پاس نری مہمل اٹکلوں کے سوا کچھ نہیں تو انکے سننے کے کیا معنی۔ سننے سے پہلے وہی کہہ دے جو تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:'' کذبت '' شیطان تو جھوٹا ہے اور اس گھمنڈ میں نہ رہنا کہ مجھے کیا گمراہ کریں گے میں تو راہ پر ہوں۔ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکی راہ سے بہکے گا اور کون راہ پر ہے۔ تو پورا راہ پر ہوتا تو بے راہوں کی سننے ہی کیوں جاتا۔

حالانکہ تیرا رب فرما چکا۔

ذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ۔ چھوڑ دے انہیں اور انکے بہتانوں کو

تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما چکے۔

ایاکم و ایاھم ۔ان سے دور رہو اور انکو اپنے سے دور رکھو۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۳

(۱۱) آئندہ گذشتہ سے بدتر ہے

۸۰ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لَايَأتِى عَلَيكُم زَمَانٌ اِلَّاالَّذِىْ بَعْدَهٗ شَرٌّمِّنْهُ حَتىٰ تَلْقَوْا رَبَّكُم

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:تم پر ہر آنے والا وقت گذشتہ سے برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔

۸۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، الفتن، ۲/۱۰۴۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۱۷
الشفا للقاضى، ۱/۶۶۴ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۳/۱۶
الدر المنثور للسيوطى، ۱۲۴ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۹/۱۳۵

۸۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: أَمْسِ خَيْرٌ مِنَ الْيَوْمِ وَ الْيَوْمُ خَيْرٌ مِنَ الْغَدِ،وَ كَذٰلِكَ حَتىٰ تَقُومَ السَّاعَةُ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گذشتہ کل آج سے بہتر ہوگا اور آج آئندہ کل سے۔ یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔

فتاوی رضویہ ۲/۰۰

۸۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۸۶/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی،
تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۲۶۸/۲ ☆
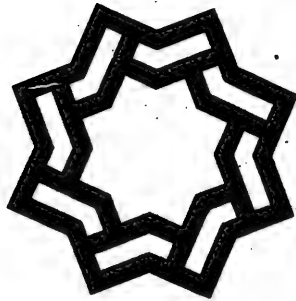
۶۔ شرک وکفر

(۱) بت پرستی کی ابتداء کس طرح ہوئی

۸۲۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال۔ صَارَتِ الْاَوْثَانُ الَّتِی کَانَتْ فِی قَوْمِ نُوحٍ فِی الْعَرَبِ بَعْدُ، اَمَّا وَدٌّ کَانَتْ لِکَلْبٍ بِدَوْمَۃِ الْجَنْدَلِ، وَ اَمَّا سُوَاعٌ کَانَتْ لِھُذَیْلٍ، وَ اَمَّا یَغُوثُ فَکَانَتْ لِمُرَادٍ، ثُمَّ لِبَنِی غَطِیْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَا، وَ اَمَّا یَعُوقُ فَکَانَتْ لِھَمْدَانَ، وَ اَمَّا نَسْرٌ فَکَانَتْ لِحِمْیَرَ لِآلِ ذِی الْکِلَاعِ، وَ نَسْراً اَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِیْنَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ، فَلَمَّا ھَلَکُوْا اَوْحَی الشَّیْطَانُ اِلٰی قَوْمِھِمْ اَنْ اَنْصِبُوْا اِلٰی مَجَالِسِھِمُ الَّتِی کَانُوا یَجْلِسُوْنَ اَنْصَابًا وَ سَمُّوْھَا بِاَسْمَاءِ ھِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰی اِذَا ھَلَکَ اُوْلٰٓئِکَ وَ تَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ۔　　اعالی الافادۃ ص ۱۳

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں جو بت پوجے جاتے تھے وہی اہل عرب نے بعد میں اپنے معبود بنالئے، ود، بنی کلب کا بت تھا جو دومۃ الجندل کے مقام پر رکھا ہوا تھا، سواع، بنو ہزیل کا بت تھا، یغوث بنو مراد کا بت تھا، پھر بنو غطیف نے اسکو اپنا بنالیا جو سبا کے پاس جوف میں تھا۔ یعوق ہمدان کا، اور نسر، ذوالکلاع کی آل حمیر کا بت تھا۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں۔ جب وہ وفات پاگئے تو شیطان نے انکی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن مقامات پر وہ اللہ والے بیٹھا کرتے تھے وہاں انکے مجسمے بنا کر رکھ دو۔ اور ان بتوں کے نام بھی ان نیکوں کے نام پر رکھ دو۔ لوگوں نے عقیدت کی بنیاد پر ایسا کردیا لیکن انکو وہ پوجتے نہیں تھے جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم بھی کم ہوگیا تو انکی پوجا ہونے لگی۔ ۱۲ م

۸۳۔ **عن** عبید اللّٰہ بن عبد اللّٰہ بن عمیر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: اَوَّلُ مَاحَدَثَتِ الْاَصْنَامُ عَلٰی عَھْدِ نُوحٍ وَ کَانَتِ الْاَبْنَاءُ تَبِرُّ الْآبَاءَ فَمَاتَ رَجُلٌ مِنْھُمْ فَجَزَعَ عَلَیْہِ ابْنُہٗ فَجَعَلَ لَایَصْبِرُ عَنْہُ فَاتَّخَذَ مِثَالًا عَلٰی صُوْرَتِہٖ فَکُلَّمَا اشْتَاقَ اِلَیْہِ نَظَرَہٗ ثُمَّ مَاتَ فَفُعِلَ بِہٖ کَمَا فَعَلَ، ثُمَّ تَتَابَعُوْا

۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، التفسیر، ۷۳۲/۲

۸۳۔ یہ حدیث مجھے نہیں ملی

عَلٰی ذٰلِکَ الْآبَاءِ فَقَالَ الْاَبْنَاءُ مَا اتَّخَذَ ھٰذِہٖ آبَاءُ نَااِلَّا اَنَّھَا کَانَتْ اٰلِھَتُھُمْ فَعَبَدُوْھَا۔

امالی الافادہ ص ۱۳

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بت حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں ایجاد ہوئے۔اس زمانہ میں بیٹے اپنے آباء واجداد کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے۔ایک مرتبہ ایک شخص کا انتقال ہوا۔بیٹے نے جزع فزع کی اور صبر نہیں کرسکا تو اس نے باپ کی صورت بنا کر رکھ لی۔جب والد کو دیکھنا چاہتا اس تمثال کو دیکھ لیتا۔پھر جب یہ مرا اسکی اولاد نے بھی ایسا ہی کیا۔یونہی سلسلہ چل پڑا اور اس درمیان کافی آباء واجداد مرگئے۔چنانچہ بعد کی نسل نے کہا: ہمارے آباء واجداد نے ان کے مجسمے اسی لئے بنائے تھے کہ یہ ان کے معبود تھے تو ان سب نے انکی پوجا شروع کردی۔۱۲م

(۲) مشرک سے میل جول منع ہے

۸۴۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّصَافَحَ الْمُشْرِکُوْنَ اَوْ یُکْنَوْ اَوْ یُرَحَّبَ بِھِمْ۔

فتاوی رضویہ ۶/۱۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں، اسے کنیت سے ذکر کریں، یا اسے آتے وقت مرحبا کہیں۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ادنی درجہ تکریم کا ہے کہ نام لیکر نہ پکارا فلاں کا باپ کہا، یا آتے وقت جگہ دینے کو آیئے کہا۔اللہ اکبر حدیث اس سے بھی منع فرماتی ہے۔ائمہ دین ذمی کافر کی نسبت وہ احکام تحقیر وتذلیل فرماتے ہیں کہ اسے محرر بنانا حرام، کوئی ایسا کام سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اسکی بڑائی ہو حرام، اسکی تعظیم حرام، مسلمان کھڑا ہو تو اسے بیٹھنے کی اجازت نہیں، بیماری وغیرہ ناچاری کے باعث سواری پر ہو تو جہاں مسلمانوں کا مجمع آئے فوراً اتر پڑے حتی کہ

۸۴۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۹/۲۳۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۸

فتاوی ظہیریہ، الاشباہ والنظائر، تنویر الابصار، اور درمختار وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے۔

لو سلم علی الذمی تبجیلا یکفر۔ لان تبجیل الکافر کفر۔
اگر ذمی کو تعظیما سلام کرے گا کافر ہو جائیگا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

فتاوی امام ظہیر الدین اشباہ اور درمختار وغیرہا میں ہے۔

لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر۔
اگر مجوسی کو اے استاذ تعظیما کہا کافر ہو گیا۔

الحجۃ المؤتمنہ ص۸۵

(۳) مشرک کی صحبت بری ہے

۸۵۔ **عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَ سَكَنَ مَعَهٗ فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مشرکوں کے ساتھ رہے وہ بھی انہیں جیسا ہے۔

۸۶ **عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ قال ؛ قال رسو اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَا تُسَاكِنُوْا الْمُشْرِكِيْنَ وَ لَا تُجَامِعُوْهُمْ، فَمَنْ سَاكَنَهُمْ اَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی صحبت میں نہ رہو اور ان سے میل جول نہ رکھو، جس نے انکی صحبت اختیار کی یا میل جول رکھا وہ انہیں کے مثل ہے۔ ۱۲م

۸۵۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجهاد ، ۳۸۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۹ ۱۱۰، ۳۸۳/٤
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۲۳/۲ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۳۷٤/۱۰
۸٦۔ الجامع للترمذی ، ، السیر ، ۱۹٤/۱ ☆ المستدرک للحاکم ، ۱٤۱/۲

۸۷ ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَسْتَضِيئُوا بِنَارِ الْمُشْرِكِينَ ـ

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۸۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو۔۱۲م

(۴) کفار ومشرکین کی معیت جائز نہیں

۸۸ـ **عن** قیس بن أبی حازم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اَلَا اِنِّی بَرِیٌٔ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ، قَالُوْا : لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : لَا تَرَایَا نَارَهُمَا ـ

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بیزار ہوں اس مسلمان سے جو مشرکوں کے ساتھ ہو، مسلمان اور کافر کی آگ آمنے سامنے نہیں ہونی چاہیے۔

(۵) مشرکین سے عہد وپیان نہ کرو

۸۹ـ **عن** عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُحْدِثُوْا فِی الْاِسْلَامِ حَلْفاً ـ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۸۷ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۹۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۶۶
کنز العمال للمتقی، ۴۳۷۵۹، ۱۶/۲۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۱/۲۷۸
التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۴۵۵ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۶۳
السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۲۷ ☆
۸۸ـ الجامع للترمذی ، ابو اب السیر ، ۱/۱۹۳ ☆ السنن للنسائی ، القیامة ، ۲/۲۱۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۳۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی ۸/۱۳۱
کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۳۱، ۴/۳۸۴ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۴/۴۱
التفسیر للقرطبی، ۸/۶۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۰/۳۷۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۳۰۳ ☆
۸۹ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۱۳ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں کوئی حلف پیدا نہ کرو۔۱۲م

(۶) مشرک سے استعانت نہ کرو

۹۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت :قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِمُشْرِكٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین سے استعانت نہیں کرتے۔

فتاوی رضویہ ۶/۴۵۸

۹۱ ۔ **عن** حكيم بن حزام رضى الله تعالىٰ عنه قال:۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اِنَّالَا نَقْبَلُ شَيْئاً مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

فتاوی رضویہ ۹/۴۵۸

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین سے کچھ قبول نہیں کرتے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک نصرانی غلام وثیق نامی سے کہ دنیوی طور کا امانت دار تھا ارشاد فرماتے: اسلم استعن بك على امانة المسلمين ۔ مسلمان ہو جا کہ میں مسلمانوں کی امانت پر تجھ سے استعانت کروں۔ وہ نہ مانتا تو فرماتے: ہم کافر سے استعانت نہ کریں گے۔ برکات الامداد ص ۷

۹۲۔ **عن** حبيب بن يساف رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِالْمُشْرِكِيْنَ عَلَىٰ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

حضرت حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۹۰۔ السنن لابن ماجه ، الاستعانة، ۲۰۸/۲ ☆ المسند لإحمد بن حنبل ، ۶۸/۶
مشكل الآثار للطحاوى ، ۲۳۷/۳ ☆ السنن لابى داؤد الجهاد، ۳۷۵/۲
۹۱۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۵۲/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۰۳/۲
المستدرك للحاكم ، ۱۲۲/۲ ☆
۹۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۵۴/۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۵۲/۱

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکوں سے استعانت نہیں کرتے۔

۹۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت :إن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خَرَجَ إِلىٰ بَدْرٍ فَتَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَلَحِقَهُ عِنْدَ الْحَمْرَةِ فَقَالَ: إِنِّي اَرَدْتُ اَنْ اَتْبَعَكَ وَ اُصِيبَ مَعَكَ ، قَالَ : تُومِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُولِهِ ؟ قَالَ:لَا،قَالَ: اِرْجِعْ ،فَلَنْ نَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ، قَالَ:ثُمَّ لَحِقَهُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ ، فَفَرِحَ بِذٰلِكَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله تَعَالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ لَهُ قُوَّةٌ وَ جَلدٌ۔ فَقَالَ : جِئْتُ لِاَ تْبَعَكَ وَ اُصِيبَ مَعَكَ ، قَالَ : تُومِنُ بَاللّٰهِ وَرَسُولِهِ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ : اِرْجِعْ ، فَلَنْ اَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ ،قَالَ: ثُمَّ لَحِقَهُ حِينَ ظَهَرَ عَلىٰ الْبَيْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ ذٰلِكَ ، قَالَ: تُؤْمِنُ بَاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ : فَخرج ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کوتشریف لے چلے، سنگستان وبرہ (کہ مدینہ طیبہ سے چار میل ہے) ایک شخص جسکی جرأت و بہادری مشہور تھی حاضر ہوا۔ صحابہ کرام اسے دیکھ کر خوش ہوئے۔ اس نے عرض کی: میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ حضور کے ہمراہ رکاب رہوں اور قریش سے جو مال ہاتھ لگے اس میں سے میں بھی پاؤں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ، فرمایا: پلٹ جا، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ چاہیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے۔ جب ذوالحلیفہ پہونچے (کہ مدینہ طیبہ سے چھ میل ہے) وہ پھر حاضر ہوا، صحابہ کرام خوش ہوئے کہ واپس آیا، وہی پہلی بات عرض کی: حضور نے وہی جواب ارشاد فرمایا: کہ کیا تو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ، فرمایا: واپس جا، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے۔ جب وادی میں پہونچے وہ پھر آیا۔ صحابہ کرام خوش ہوئے۔ اس نے وہی عرض کی: حضور نے فرمایا: کیا تو اللہ ورسول پر ایمان لاتا ہے؟ عرض کیا: ہاں، فرمایا: ہاں اب چلو۔

۹۴۔ **عن** حبيب بن يساف رضى الله تعالىٰ عنه قال:خَرَجَ النَّبِيُّ صَلّى اللّٰهُ تَعَالىٰ

۹۳۔ السنن لابن ماجه ، الجهاد ، ۲۰۸/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱٤/۷
نصب الراية ، للزيلعى ، ٤۲٤/۳ ☆ اتحاف السادة ، للزبيدى، ۱۰۰/۷
۹٤۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۲۳/٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ٤٥٤/۳
مجمع الزوائد للهيثمى، ۳۰۳/۵ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ، ۲۰۹/۱

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ وَجهاً فَأتَيْتُ أنَاوَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِي، فَقُلْنَا :إنَّا نَكْرَهُ أنْ يَّشْهَدَ قَوْمُنَا مَشْهَدًا وَ لَا نَشْهَدُهُ مَعَهُمْ ، فَقَالَ :أسْلَمْتُمَا ؟ فَقُلْنَا:لَا، قَالَ:فَإنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِالْمُشْرِكِيْنَ،قَالَ:فَأسْلَمْنَا وَشَهِدْنَامَعَهُ،فَضَرَبَنِي رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلىٰ عَاتِقِيْ فَقَتَلْتُ رَجُلًا ، وَ تَزَوَّجْتُ بِابْنَتِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَكَانَتْ تَقُوْلُ: لَا عَدِمْتَ رَجُلًا وَ شحكَ هذا الوِشَاحُ ، فَأقُوْلُ لَهَا: لَا عَدِمْتُ رَجُلًا أعْجَلْتُ أبَاكِ إلىٰ النَّارِ ۔

حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غزوہ (یعنی بدر) کوتشریف لئے جاتے تھے۔میں اور میری قوم سے ایک شخص حاضر ہوئے ، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم کسی معرکہ میں جائے اورہم نہ جائیں (یہ قوم خزرج سے تھے کہ انصار سے ایک بڑا گروہ ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیاتم دونوں مسلمان ہوئے؟ کہا: نہ،فرمایا: ہم تم مشرکوں سے مشرکوں پر مدد نہیں چاہتے ۔اس پر ہم دونوں اسلام لائے اور ہمراہ رکاب اقدس شریک جہاد ہوئے ۔ایک مشرک نے میرے کاندھے پر وار کیا تو میں نے اسے قتل کرڈالا۔ پھر کچھ ایام بعد میں نے اسکی بیٹی سے شادی کرلی۔وہ کہتی تھی: تم نے اپنی اس تلوار سے ایک مردکوفنا کردیا، تو میں کہتا: میں نے فنانہیں کیا بلکہ تیرے باپ کو جہنم میں جلدی بھیج دیا۔

۹۵۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خَرَجَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إذَا خَلَفَ ثَنِيَّةَ الوِدَاعِ إذَا كَتِيْبَةٌ ، قَالَ : مَنْ هٰؤلَاءِ ، قَالُوْا: بَنِی قَيْنقَاعِ وَ هُوْرَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: أسْلَمُوا ؟ قَالُوا : لَا ، بَلْ هُمْ عَلىٰ دِيْنِهِمْ ، قَالَ :قُلْ لَهُمْ : فَلْيَرْجِعُوْا،فَإنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِالْمُشْرِكِيْنَ ۔

الحجۃ المؤتمنہ ص ۶۲

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز احد تشریف لے چلے۔جب ثنیۃ الوداع سے آگے بڑھے ایک بھاری لشکر ملاحظہ فرمایا،ارشاہوا: یہ کون؟ عرض کی گئی: یہود بنی قینقاع قوم عبداللہ بن سلام فرمایا: کیا اسلام لے آئے۔عرض کی: نہ،وہ اپنے دین پر ہیں۔فرمایا: ان سے کہہ دولوٹ جائیں،ہم مشرکین سے

۹۵۔ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۳۷

مدد نہیں مانگتے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسکی سند میں فضل بن موسی اور محمد بن عمرو بن علقمہ دونوں رجال جمیع صحاح ستہ سے ہیں، ثقہ ثبت وصدوق سعد بن منذر بیٹے ہیں ابوحمید ساعدی کے، ابن حبان نے انہیں ثقات میں شمار کیا، تقریب میں کہا مقبول ہے۔

۹۶ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا تَسْتَضِيْئُوا بِنَارِ الْمُشْرِكِيْنَ ـ　　الحجۃ المؤتمنہ ۶۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسکی معنی پوچھے گئے تو فرمایا:

لَا تَسْتَشِيْرُوا الْمُشْرِكِيْنَ فِي شَيْءٍ مِّنْ اُمُوْرِكُمْ ، قَالَ الْحَسَنُ: وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالىٰ، يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالاً ـ

ارشاد حدیث کے یہ معنی ہیں کہ مشرکوں سے اپنے کسی معاملہ میں مشورہ نہ لو۔ پھر فرمایا: اسکی تصدیق خود کلام اللہ میں موجود ہے۔ فرمایا: اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے۔

اقول: یہ حدیث بھی اصول حنفیہ کرام پر حسن ہے، طبری میں اسکی سند یوں ہے۔

حدثنا ابو كريب و يعقوب بن ابراهيم قالا: حدثنا هشيم ،اخبرنا العوام حوشب عن الازهر بن راشد عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنهم ـ

اس سند میں ابوکریب سے عوام بن حوشب تک سب اجلۂ مشاہیر ثقہ عدول رجال جملہ صحاح ستہ سے ہیں۔ اور ازہر بن راشد رجال سنن نسائی وتابعین سے ہیں۔ ان پر کسی امام معتمد

۹۶ـ المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۹۹ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲/۶۶
التاريخ الكبير للبخارى، ۱/ ۴۵۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۳۷۵۹، ۱۶/ ۲۱

سے کوئی جرح ثابت نہیں۔ابن معین نے جس ازہر بن راشد کی تضعیف کی ہے وہ کاہلی ہیں نہ کہ بصری۔ان دونوں میں خود یحیی بن معین نے فرق واضح کیا ہے۔

حافظ مزی نے تہذیب میں اور حافظ عسقلانی نے تقریب میں ایسا ہی کہا: اور ازدی، کا یہ کہنا کہ یہ منکر الحدیث ہیں، تو اس سلسلہ میں عرض ہے: کہ ازدی خود مجروح ہیں اور راویان حدیث پر بلاوجہ جرح کرنے میں مشہور ومعروف ہیں نیز ازدی کا منکر الحدیث کہنا یہ جرح مبہم ہے مفسر نہیں اور ہمارے یہاں اسکا اعتبار نہیں۔

اور یہ کہنا ہے کہ ان سے راوی صرف عوام بن حوشب ہیں جسکی بناپر تقریب میں حسب اصطلاح محدثین مجہول کہا: لیکن ہمارے یہاں اصلاً جرح نہیں۔خصوصا تابعین میں۔

مسلم الثبوت میں ہے

لا جرح بان له راويا واحدا و هو مجهول العين ۔

یہ کوئی جرح کی بات نہیں کہ اس سے ایک ہی شخص نے روایت کی، اسکو مجہول العین کہتے ہیں۔

فواتح الرحموت میں ہے

وقيل لا يقبل عندالمحدثين و هو تحكم ۔

اور بعض نے کہا: ایسا راوی محدثین کے نزدیک مقبول نہیں اور یہ نری زبردستی ہے۔

فصول البدائع میں ہے۔

العدالة فيما بين رواة الحديث هي الاصل ببركته و هو الغالب بينهم في الواقع كما نشاهده، فلذا قبلنا مجهول القرون الثلثة في الرواية ۔

راویان حدیث میں حدیث کی برکت سے عدالت ہی اصل ہے اور مشاہدہ شاہد کہ واقع میں ثقہ ہونا ہی ان میں غالب ہے۔اسی لئے قرون ثلثہ کے مجہول کی روایت ہمارے ائمہ قبول فرماتے ہیں۔

بعض روایات کہ ان احادیث صحیحہ بلکہ آیات صریحہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں ان میں کوئی صحیح ومفید مدعا کے مخالف نہیں محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں انہیں ذکر کر کے فرمایا۔

و لا شك ان هذه لا تقادم احاديث المنع في القوة فكيف تعارضها۔

کوئی شک نہیں کہ یہ روایتیں قوت میں احادیث منع کو نہیں پہونچتیں تو کیونکر انکے معارض ہوسکتی ہیں۔

خود ابوبکر حازمی شافعی نے کتاب الاعتبار میں حدیث مسلم دربارۂ ممانعت روایت کر کے کہا:

و یعارضہ لا یوازیہ فی الصحۃ و الثبوت فتعذر ادعاء النسخ۔

اور اسکا خلاف جن روایتوں میں آتا ہے وہ صحت وثبوت میں انکے برابر نہیں تو ممانعت استعانت کو منسوخ ماننے کا ادعاء ناممکن ہے۔

یہ اجمالی جواب بس ہے، اور مجمل تفصیل یہ کہ یہاں دو واقعے پیش کئے جاتے ہیں جن سے احادیث منع کو منسوخ بتاتے ہیں، کہ وہ واقعۂ بدر واحد ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر میں کہ انکے کئی برس بعد ہے۔ بعض یہود بنی قینقاع سے یہود خیبر پر استعانت فرمائی۔ پھر آٹھ ہجری غزوۂ حنین میں صفوان بن امیہ سے اور وہ اس وقت مشرک تھے۔ تو اگر ان پہلے واقعات میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مشرک یا مشرکوں کو رد فرمانا اس بنا پر تھا کہ حضور کو رد وقبول کا اختیار تھا جب تو حدیثوں میں کوئی مخالفت ہی نہیں، اور اگر اس وجہ سے تھا کہ مشرک سے استعانت ناجائز تھی تو ظاہر ہے کہ بعد کی حدیث نے انکو منسوخ کردیا۔ یہ تمام وکمال وکلام امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے، کہ ان سے فتح اور فتح سے ردالمحتار میں نقل کیا اور ناواقفوں نے نہ سمجھا۔

واقعہ یہود بنی قینقاع کا جواب تو واضح ہے جو محقق علی الاطلاق اور خود حازمی شافعی نے ذکر کیا کہ وہ روایت کیا اس قابل ہے کہ احادیث صحیحہ کے سامنے پیش کی جائے؟ اس کا مخرج۔

الحسن بن عمارۃ عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ہے۔

قطع نظر انقطاع سے کہ حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں سنیں جن میں یہ نہیں۔ اور امام شافعی کے نزدیک منقطع مردود ہے۔ حسن بن عمارہ متروک ہے۔ کما فی التقریب اور مرسل زہری مروی جامع ترمذی ومراسیل ابی داؤد ایک تو مرسل کہ امام شافعی کے یہاں مہمل، اور سند مراسیل میں ایک انقطاع حیات بن شریح وزہری کے درمیان ہے۔ تہذیب التہذیب میں امام احمد سے ہے۔

لم یسمع حیاۃ من الزھری ۔

دوسری مرسل زہری کا جسے محدثین پا بر ہوا کہتے ہیں۔ تیسرے ضعیف بھی کما فی الفتح ۔ یوں ہی بیہقی نے کہا: اسنادہ ضعیف و منقطع،

نصب الرایہ میں ہے۔ انھا ضعیفۃ ۔

اقول: اور کچھ نہ ہو تو اس میں یہ ہی تو ہے کہ۔ أَسْهَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ قَاتَلُوا مَعَہٗ ۔

اس سے استعانت کہاں ثابت ۔ ممکن کہ انہوں نے بطور خود قتال کیا ہو۔ اور پانچواں جواب امام طحاوی سے آتا ہے کہ سرے سے قاطع استناد ہے۔

رہا قصہ صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا، قبل اسلام غزوۂ حنین شریف میں ہمراہ رکاب اقدس ہونا ضرور ثابت ہے مگر ہرگز نہ ان سے قتال منقول، نہ ہی یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے قتال کو فرمایا ہو، صرف اس قدر ہے کہ سو زرہ، خود، بکتر۔ اور ایک روایت میں چار سو ان سے عاریت لئے۔ اور وہ بطمع پرورش سرکار عالم مدار کہ مؤلفۃ القلوب سے تھے ہمراہ لشکر ظفر پیکر ہو لئے ۔ انکی مراد بھی پوری ہوگئی اور اسلام بھی پختہ و راسخ ہوگیا ۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غنائم سے اتنا عطا فرمایا اتنا عطا فرمایا کہ یہ بے اختیار کہہ اٹھے۔

و اللہ! ما طابت الانفس نبی ۔ خدا کی قسم! اتنی عطائیں خوش دلی سے دینا نبی کے سوا کسی کا کام نہیں۔ **اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم .**

امام ابن سعد طبقات، پھر حافظ الشان عسقلانی الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں انہیں صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں۔

لم یبلغنا انہ غزا مع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

ہمیں روایت نہ پہونچی کہ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا ہو۔ امام طحاوی مشکل الآثار میں فرماتے ہیں۔

صفوان کان معہ لا باستعانۃ منہ، ففی ھذا ما یدل علی انہ انما امتنع من الاستنعانۃ بہ و بامثالہ و لم یمنعھم من القتال معہ باختیار ھم لذلک ۔

یعنی صفوان خود ہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہو لئے تھے حضور نے ان سے استعانت نہ فرمائی تھی، اس میں دلیل ہے اس پر کہ حضور مشرکوں سے استعانت سے باز رہتے تھے، اور وہ اپنے اختیار سے ہمراہی میں لڑیں اس سے منع نہ فرماتے تھے۔

اسی میں ہے۔

حدثنا ابو امية قال: حدثنابشر بن الزهراني قال: قلت لما لك: أليس ابن شهاب كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ حُنَيْنًا وَ الطَّائِفَ وَ هُوَ كَافِرٌ، قَالَ : بَلىٰ، و لٰكِنْ هُوَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابوامیہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے بشر بن عمر زہرانی نے حدیث بیان کی کہ ہم نے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزارش کی: کہ کیا زہری یہ حدیث نہ بیان کرتے تھے کہ صفوان ابن امیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس چل کر حنین اور طائف کے غزووں میں بحالت کفر حاضر ہوئے۔ فرمایا: ہاں، وہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب ہولئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نہ فرمایا تھا

علامہ جلال الدین ابوالمحاسن یوسف حنفی معتصر میں فرماتے ہیں:

لا مخالفة بين حديث صفوان و بين قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا نستعين بمشرك ، لان صفوان قتاله كان باختياره دون ان يستعين به النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ، و ان الاستعانة بالمشرك غير جائزة لكن تخليتهم للقتال جائزة لقوله تعالىٰ لا تتخذوا بطانة من دونكم ، و الاستعانة اتخاذ بطانة و قتالهم دون استعانة بخلاف ذلك ۔

حضرت صفوان اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں کہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے کچھ مخالفت نہیں، کہ صفوان کا قتال کو جانا اپنے اختیار سے تھا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے استعانت فرمائی ہو، مشرک سے استعانت حرام ہے، لیکن وہ خود لڑیں تو لڑنے دینا جائز ہے۔ اسلئے کہ رب عزوجل نے فرمایا: غیروں کو اپنا رازدار نہ

بناؤ۔ مشرک سے استعانت کرنا اسے راز دار بنانا ہے اور بلا استعانت خود اسکے لڑنے میں یہ بات نہیں۔ المحجۃ المؤتمنہ ص ۶۳ تا ۶۹

(۷) ہندوؤں کے میلے میں نہ جاؤ

۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ، وَ مَنْ رَضِيَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ شَرِيْكَ مَنْ عَمِلَ بِهٖ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کا جتھا بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے، اور کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنیوالوں کا شریک ہے۔

۹۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَنْ سَوَّدَ مَعَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کا سردار بنا وہ انہیں میں سے ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان کا میلا دیکھنے کیلئے جانا مطلقا ناجائز ہے، اگر انکا مذہبی میلا ہے جس میں وہ اپنا کفر و شرک کریں گے، کفر کی آوازوں سے چلائیں گے جب تو ظاہر ہے اور یہ صورت سخت حرام منجملۂ کبائر ہے پھر بھی کفر نہیں، اگر کفری باتوں سے نافر ہے۔ ہاں معاذ اللہ، ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا تو آپ ہی کافر ہے۔ اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے۔ ورنہ فاسق ہے اور فسق سے نکاح نہیں جاتا۔ پھر بھی وعید شدید ہے اور کفریات کو

۹۷۔ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۶۰۵ ☆ نصب الرایة للزیلعی ۴/۳۴۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۱۲۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۳۵، ۹/۲۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۷۸ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۲/۶۲۷
۹۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۶۸۱، ۹۰۲، ۱۰/ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۱۰/۴۱
السنة لابن ابی عاصم، ☆ ۶۲۷

تماشا بنانا ضلال بعید۔

اور اگر مذہبی میلا نہیں ،لہو ولعب کا ہے جب بھی نا ممکن کہ منکرات وقبائح سے خالی ہو، اور منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں ۔شعبدہ باز بھان متی بازیگر کے افعال حرام ہیں اور اسکا تماشہ دیکھنا بھی حرام ہے کہ حرام کو تماشہ بنانا حرام ہے،خصوصا اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کو اچھا جانا تو آفت اشد ہےاور اس وقت تجدید اسلام وتجدید نکاح کا حکم کیا جائیگا۔

اور اگر تجارت کیلئے جائے تو اگر میلا انکے کفر وشرک کا ہے جانا ناجائز وممنوع ہے کہ اب وہ جگہ ان کا معبد ہےاور معبد کفار میں جانا گناہ،اور اگر لہو ولعب کا ہےاور خود اس سے بچے، نہ اس میں شریک ہو، نہ اسے دیکھے، نہ وہ چیزیں بیچے جوان کے لہو ولعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے پھر بھی مناسب نہیں ، کہ ان کا مجمع ہر وقت محل لعنت ہے ،تو اس سے دوری ہی میں خیر وسلامت ہے۔لہذ اعلماء نے فرمایا: کہ انکے محلّہ میں ہوکر نکلے تو جلد لمکتا جائے۔

اور اگر خود شریک ہو یا تماشہ دیکھے یا انکے لہو ولعب ممنوع کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ وناجائز ہے۔

ہاں ایک صورت جواز مطلق کی ہے ،وہ یہ کہ عالم انہیں ہدایت اور اسلام کی طرف دعوت کیلئے جائے جبکہ اس پر قادر ہو، یہ جانا حسن ومحمود ہےاگر چہ انکا مذہبی میلا ہو ایسا تشریف لیجانا خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ثابت ہے۔مشرکین کا موسم حج میں اعلان شرک ہوتا۔لبیك، میں کہتے ،لا شریك لك الا شریكا هو لك تملكه و ما ملك ،جب وہ سفہاء لا شریك لك تک پہونچتے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے، و یلكم قط قط خرابی ہو تمہارے لئے بس بس۔یعنی آگے استثناء نہ بڑھاؤ۔واللہ تعالیٰ اعلم

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰۰/۹

(۸) کافروں کے بت خانوں میں نہ جاؤ

۹۹۔ عن أسلم مولی أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قا ل عمر : اِنَّا لَا نَدْخُلُ الْکَنَائِسَ الَّتِی فِیْهَا هٰذِهِ الصُّوَرُ ۔

۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصلوة، ۶۲/۱ ☆

حضرت اسلم مولی امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: ہم عیسائیوں کے کلیسہ میں داخل نہیں ہوتے کہ ان میں تصویریں ہوتی ہیں۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۶

(۹) مشرک کا ہدیہ قبول نہ کرو

۱۰۰۔ **عن** كعب بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: اِنِّی لَا اَقبَلُ هَدِیَةَ مُشْرِكٍ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔

فتاوی رضویہ ۶/۴۶

۱۰۱۔ **عن** عياض بن حمار المجاشعی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه و كانت بينه و بين النبی صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم معرفة قبل أن يبعث، فلما بعث النبی صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم أهدی له هدية، قال: أحسبها ابلا، فأبى أن يقبلها و قال: اِنَّا لَا نَقبَلُ زَبَدَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

فتاوی رضویہ ۹/۴۱۰

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انکے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان بعثت سے پہلے تعارف تھا۔ جب حضور مبعوث ہوئے تو میں نے حضور کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا۔ کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ اونٹ تھا۔ حضور نے لینے سے انکار فرمادیا، اور کہا: میں مشرکین کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔۱۲م

۱۰۰۔ الجامع للترمذی، السیر، ۱۹۱/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٤٤٨٥، ۸۲۲/۵
دلائل النبوة للبیهقی، ۳٤۳/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۰۸/٦
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۹۹/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷۰/۱۹
المصنف لعبدالرزاق، ۹۷٤۱، ۳۸۲/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیتمی، ۱۲۷/٦
۱۰۱۔ الجامع للترمذی، السیر، ۱۹۱/۱ ☆ السنن لابی داؤد، الاماره، ٤۳٤/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱٦٦/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳٦٤/۱۸
فتح الباری للعسقلانی، ۲۳۱/۵ ☆ التمهید لابن عبد البر ۱۲/۲
منحة المعبود للساعاتی، ۱٤۱۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۵۲۰/٦

۱۰۲۔ **عن** كعب بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه ان عمر بن مالك الذى كان يقال له: ملاعب الاسنة،قدم على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بتبوك ، فعرض عليه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الاسلام فأبى و أهدى إلى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّالَا نَقْبَلُ هَدِيَّةَ مُشْرِكٍ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن مالک جو ملاعب الاسنہ، نیزوں سے کھیلنے والا مشہور تھا۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مقام تبوک میں آیا۔حضور نے اس پر اسلام پیش کیا۔اس نے انکار کردیا،اس نے حضور کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہا لیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر رد فرمادیا کہ ہم مشرک کا ہدیہ نہیں لیتے۔۱۲م

۱۰۳۔ **عن** حكيم بن حزام قال : كان محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أحب رجل فى الناس إلى فى الجاهلية، فلما تنبأ و خرج إلى المدينة شهد حكيم بن حزام الموسم و هو كافرفوجد حلة لذى يزن تباع فاشتراها بخمسين دينارا ليهديها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقدم بها إلى المدينة فأراده على قبضها هدية فأبى ، قال عبيد الله : حسبت أنه قال: إِنَّا لَا نَقْبَلُ شَيْئًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، وَ لٰكِنْ إِنْ شِئْتَ أَخَذْنَا هَا بِالثَّمَنِ ، فأعطيته حين أبى على الهدية ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام جاہلیت میں مجھے سب سے زیادہ عزیز ومحبوب تھے۔جب حضور نے اعلان نبوت فرمایا اور مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو میں حالت کفر ہی میں موسم حج میں گیا، وہاں میں نے یمن کے بادشاہ ذویزن کا لباس فروخت ہوتے دیکھا۔میں نے اسکو حضور کی خدمت میں ہدیہ کرنے کیلئے پچاس دینار میں خرید لیا۔اسکو لیکر حضور کی خدمت میں مدینہ آیا تاکہ حضور اسکو بطور ہدیہ قبول فرمالیں۔لیکن حضور نے انکار فرمادیا۔عبید اللہ راوی حدیث کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ

۱۰۲۔المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۱۹ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۵/۱۲/۸۲

۱۰۳۔المسند لاحمد بن حنبل ۳/۴۰۳ ☆ المستدرک للحاکم، ۳/۲۰۲

مصنف ابن ابی شیبة ۱۲/۴۶۹ ☆ مجمع البحرین، ۴/۱۵۱

حکیم بن حزام نے کہا تھا: کہ حضور نے فرمایا: میں مشرکین سے کچھ نہیں لیتا۔ ہاں تم چاہو تو بطور قیمت ہم لے سکتے ہیں لہذا میں نے آپ کو قیمتاً پیش کر دیا۔۱۲ام

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی طرح اور بھی حدیثیں رد وقبول میں وارد ہیں۔ اس بارے میں تحقیق یہ ہے کہ یہ امر مصلحت وقت وحالت ہدیہ گیرندہ وآرندہ پر ہے۔ اگر تالیف قلب کی نیت ہے اور امید رہتا ہے کہ اس سے ہدایا وتحائف لینے دینے کا معاملہ رکھنے میں اسے اسلام کی طرف رغبت ہوگی تو ضرور لے، اور اگر حالت ایسی ہے کہ نہ لینے میں اسے کوفت پہونچے گی اور اپنے مذہب باطل سے بے زار ہوگا تو ہرگز نہ لے، اور اگر اندیشہ ہے کہ لینے کے باعث معاذ اللہ اپنے قلب میں کافر کی طرف کچھ میل یا اس کے ساتھ کسی امر دینی میں نرمی ومداہنت راہ پائے گی، اس ہدیہ کو آگ جانے اور بیشک تحفوں کا رغبت ومحبت پیدا کرنے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

(۱۰) کافر سے ہدیہ لیا جا سکتا ہے

۱۰۴۔ **عن** عبد الله الهوزني رضي الله تعالىٰ عنه قال : لقيت بلا لا موذن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بحلب فقلت :يا بلال! حدثني كيف كانت نفقة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ؟قال: ما كان له شئ كنت أنا الذي اِلىٰ ذلك منه منذ بعث الله تعالىٰ حتى توفي رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، و كان اِذا أتاه مسلما فراه عاريا ، يامرني فانطلق فاستقرض فاشترى له البردة فأكسوه و أطعمه حتى اعترضني رجل من المشركين فقال: يا بلال ! اِن عندي سعة فلا تستقرض من أحد اِلا مني ففعلت ، فلما اِن كان ذات يوم توضأت ثم قمت لأؤذن بالصلوة فاِذا المشرك قد أقبل في عصابة من التجار فلما أن راني قال :يا حبشي! قلت : يا لباه ، فتجهمني و قال لي قولا غليظا: و قال لي : أتدري كم بينك و بين الشمير قال :قلت : قريب، قال: اِنما بينك و بينه أربع ، فأخذك بالذي عليك فأردك لرعي الغنم كما كنت قبل ذلك ، فأخذ في نفسي ما يأخذ في أنفس الناس حتى اِذا صليت العتمة رجع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

۱۰۴۔ السنن لابي داؤد، الخراج، ۲/۴۳۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۲۵

إلى أهمه فاستاذنت عليه فأذن لي ، قلت : يا رسول الله ! بأبي أنت وأمي . ان المشرك الذى كنت أتدين منه قال لي: كذا و كذا ـ وليس عندك ما تقضى عنى و لا عندي وهو فاضحي فأذن لي أن أبق الى بعض هؤلاء الأحياء الذين قد أسلموا حتى يرزق الله تعالىٰ رسوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما يقضى عني فخرجت، حتى إذا أتيت منزلي فجعلت سيفي و جرابي و نعلي و مجني عند راسى حتى إذا انشق عمود الصبح الأول أردت أن أنطلق فإذا انسان يسعى يدعوا يا بلال! أجب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فانطلقت حتي أتيته فإذا أربع ركائب مناخات عليهن أحمالهن فاستاذنت فقال لي رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ابشر فَقَدْ جَاءَكَ اللّٰهُ تَعَالىٰ بِقَضَائِكَ ، ثُم قال : أَلَمْ تَرَالرَّكَائِبَ الْمُنَاخَاتِ الْأَرْبَعِ فَقُلْتُ: بَلى ، فقال: اِنَّ لَكَ رِقَابَهُنَّ وَ مَا عَلَيْهِنَّ ، فَاِنَّ عَلَيْهِنَّ كِسْوَةً وَ طَعَامًا أَهْدَاهُنَّ اِلَىَّ عَظِيْمُ فِدَكٍ فَاقْبِضْهُنَّ وَ اقْضِ دَيْنَكَ ، ففعلت فذكرالحديث ثم انطلقت إلى المسجد ، فإذا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد فى المسجد فسلمت عليه فقال : مَا فَعَلَ مَا قِبَلَكَ ؟ قلت : قَد قضى الله كل شئ كان على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فلم يبق شئ،قال :أ فَضَلَ شَئٌ ، قلت: نعم، قال:اُنْظُرْ اَنْ تُرِيْحَنِى مِنْهُ فَاِنِّى لَسْتُ بِدَاخِلٍ عَلىٰ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِى حَتّٰى تُرِيْحَنِى مِنْهُ ، فلما صلى الله تعالىٰ عليه وسلم العتمة دعانى فقال : مَا فَعَلَ الَّذِى قِبَلَكَ . قال : قلت : هو معى لم يأتنا أحد، فبات رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى المسجد و قص الحديث حتى اذا صلى العتمة ، يعنى من الغد دعانى قال: مَا فَعَلَ الَّذِى قِبَلَكَ ؟ قال : قلت: قد أراحك الله منه يا رسول الله! فكبر و حمد الله شفق من أن يدركه الموت و عنده ذلك ، ثم أتبعته حتى اذا جآء أزواجه فسلم على إمرة إمراة حتى أتى مبيته فهذا الذى سالتنى منه ۔

حضرت عبداللہ ہوزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی حلب میں ۔ تو میں نے کہا: اے بلال! حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخراجات کے بارے میں بیان کرو کہ کس طرح خرچ فرماتے تھے ۔ حضرت بلال نے کہا: آپ کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو میں ہی اسکا بندوبست کرتا ۔ یہ سلسلہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تاحیات مقدسہ جاری رہا ۔ حضور کے پاس اگر کوئی شخص ننگا آتا تو آپ مجھے حکم دیتے ۔ میں قرض لیکر اسکو چادر خرید دیتا، پھر اسکو پہنا دیتا، اور کھانا کھلاتا ۔ ایک دن ایک مشرک

ملا تو کہنے لگا: اے بلال! میرے پاس بہت مال ہے۔ لہذا میرے سوا کسی دوسرے سے تم قرض نہ لیا کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ ایک دن میں وضو کر کے اذان پڑھنے کیلئے کھڑا ہوا تو وہی مشرک سوداگروں کا ایک قافلہ لیکر آپہونچا۔ مجھے دیکھ کر بولا: اے حبشی! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ وہ سختی کرنے لگا اور نازیبا کلمات بکنے لگا اور بولا: جانتا ہے مہینہ پورا ہونے میں کتنے دن باقی ہیں۔ میں نے کہا: ہاں قریب ہے۔ بولا: دیکھ مہینے میں چار دن باقی ہیں۔ میں اپنا قرض تجھ سے لیکر چھوڑونگا، اور تجھے ایسا ہی کردونگا جیسے تو پہلے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ حضرت بلال کہتے ہیں: میرے دل میں ایسا ملال گذرا جیسے لوگوں کے دل میں گذرتا ہے۔ پھر میں نے عشا کی نماز پڑھی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنیکی اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر قربان، وہ مشرک جس سے میں قرض لیا کرتا تھا۔ مجھ سے لڑا اور کچھ نازیبا کلمات سے پیش آیا، آپ کے پاس بھی اتنا مال نہیں کہ میرا قرضہ ادا ہو جائے اور نہ میرے پاس ہے۔ لہذا وہ مجھے ذلیل کریگا۔ آپ مجھے اجازت عطا فرمادیں کہ میں مدینہ سے باہر مسلمانوں کی کسی قوم کے پاس چلا جاؤ یہاں تک کہ اللہ عزوجل اپنے رسول کو اتنا مال عطا فرمائے جس سے میرا قرضہ ادا ہو جائے۔ یہ کہہ کر میں نکل آیا اور اپنے مکان پر گیا اور تلوار، موزہ جوتی اور ڈھال کو اپنے سرہانے رکھا۔ یہاں تک کہ جب پو پھٹی تو میں نے بھاگنے کا ارادہ کیا کہ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تیزی سے آیا اور بولا: اے بلال! تم کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یاد فرمایا ہے۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر آیا تو کیا دیکھتا ہوں چار جانور لدے بیٹھے ہیں، میں نے اندر آنیکی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا: اے بلال! خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تیرا قرض ادا کرنے کیلئے مال بھیجا ہے۔ پھر فرمایا: کیا تم نے چار جانور لدے ہوئے نہیں دیکھے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ جانور بھی تم لے لو اور جوان پر اسباب لدا ہے وہ بھی لے لو۔ ان پر کپڑا اور غلہ لدا ہے جو مجھے فدک کے رئیس نے بھیجا ہے۔ جاؤ اپنا قرض ادا کردو۔ میں نے ایسا ہی کیا، پھر میں مسجد نبوی میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ میں نے سلام کیا: آپ نے فرمایا: اس مال سے تمہیں کیا فائدہ ہوا؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے وہ تمام قرض ادا کرادیا جو مجھ پر تھا۔ آپ نے فرمایا:

اے بلال! کیا اس مال سے کچھ بچا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، فرمایا: اس مال کو جلدی خرچ کرڈال ۔میں گھر نہیں جاؤنگا جب تک تو مجھے بےفکر نہیں کردیگا۔ پھر رات کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا، فرمایا: اے بلال! کیا ہوا وہ مال جو بچ گیا تھا؟ میں نے عرض کیا: آج پورے دن کوئی لینے والا نہیں آیا۔ اس رات حضور مسجد نبوی ہی میں رہے اور لوگوں کو احادیث مبارکہ سے نوازتے رہے۔ دوسرا دن جب ہوا اور نماز عشا سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا: کیا ہوا وہ مال جو تیرے پاس بچ رہا تھا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو بےفکر کردیا، یہ سن کر حضور نے تکبیر کہی اور شکر الہی ادا کیا اس بات پر کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں انتقال کرجاؤں اور یہ مال میری ملکیت میں رہ جائے۔ پھر میں حضور کے ساتھ ہولیا، حضور اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے اور سب کو فرداً فرداً سلام کیا یہاں تک کہ سونے کی جگہ تشریف لائے۔ تو اے عبداللہ! جس کے بارے میں تم نے مجھ سے پوچھا وہ یہ ہے۔

۱۰۵۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: أھدی الی النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم بغلۃ أھداھا لہ کسری فرکبھا بحبل من شعر ثم أردفنی خلفہ ثم سار بی ملیا ثم التفت فقال: یَا غُلَامُ! قلت: لبیك یا رسول اللّٰہ! قال: اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ فِی الرُّخَاءِ یُعَرِّفُكَ فِی الشِّدَّۃِ، وَ اِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ، وَ اِذَا اِسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ، قَدْ مَضَی الْقَلَمُ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ فَلَوْجَھَدَ النَّاسُ اَنْ یَّنْفَعُوْكَ بِمَا لَمْ یَقْضِہُ اللّٰہُ لَكَ لَمْ یَقْدِرُوْا عَلَیْہِ، وَ لَوْ جَھَدَ النَّاسُ اَنْ یَّضُرُّوْكَ بِمَا لَمْ یَکْتُبْہُ اللّٰہُ عَلَیْكَ لَمْ یَقْدِرُوْا عَلَیْہِ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَعْمَلَ بِالصَّبْرِ مَعَ الْیَقِیْنِ فَافْعَلْ، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاصْبِرْ فَاِنَّ فِی الصَّبْرِ عَلیٰ مَا تَکْرَھُہُ خَیْرًا کَثِیْرًا، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الصَّبْرِ النَّصْرَ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الْکَرْبِ الْفَرَجَ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الْعُسْرِ الْیُسْرَ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں وہ خچر پیش کیا گیا جو حضور کو کسری نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔ حضور اس پر سوار ہوئے ہاتھ میں بالوں کی رسی تھی پھر مجھے پیچھے سوار کرلیا اور مجھے تھوڑی دور لیکر چلے۔

المستدرك للحاکم، معرفۃ الصحابۃ

پھر میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے بچے! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں فرمایا: اللہ تعالیٰ کو یاد کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہ کہ تو اسکی رحمت اپنے سامنے پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو کشادگی میں یاد رکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو تیری پریشانی میں یاد رکھے گا۔ اور جب کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، جب کسی سے مدد چاہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ، جو کچھ ہونے والا تھا قلم لکھ کر گزر چکا۔ اگر لوگ سب ملکر بھی تجھے نفع پہونچانا چاہیں ایسی چیز سے جو تیری تقدیر میں نہیں تو نہیں پہونچا سکتے۔ اور اگر نقصان پہونچانا چاہیں ایسی چیز کا جو تیری تقدیر میں نہیں تو نہیں پہونچا سکتے۔ اگر تم سے ہو سکے تو یقین کے ساتھ صبر و رضا پر قائم رہنا ورنہ کم از کم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا کہ ناپسندیدہ چیزوں پر صبر میں عظیم ثواب ہے۔ جان لو صبر کے ساتھ مدد شامل حال رہتی ہے اور پریشانی کے ساتھ کشادگی اور دشواری کے ساتھ آسانی لگی ہوئی ہے۔ ۱۲م

۱۰۶۔ **عن** أمير المؤمنين علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجھه الکريم قال : أهدی کسری لرسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم فقبل منه ، وأهدی قیصر فقبل منه، و أهدت له الملوك فقبل منه ۔　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسریٰ نے ہدیہ بھیجا تو حضور نے قبول فرمایا۔ قیصر نے بھیجا وہ بھی قبول فرمایا۔ اور دوسرے بادشاہوں نے بھیجا وہ بھی قبول فرمایا۔ ۱۲م

(۱۱) غیر مسلم کو مذہبی امور کیلئے ملازم نہ رکھو

۱۰۷۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللّٰه تعالی عنه اِنه قیل له: اِن هنا غلاما من أهل الحیرة حافظا کاتبا، فلو اِتخذته کاتبا قال : اِتخذت اِذن بطانة من دو ن المؤمنین ۔　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا: یہاں ایک لڑکا حیرہ کا باشندہ موجود ہے جو امین و خوشخط ہے، اگر آپ اسکو محرر بنائیں۔ آپ نے فرمایا:

۱۰۶۔ الجامع للترمذی، ۲/۱۹۱

۱۰۷۔ المصنف لابن ابی شیبۃ　التفسیر لابن ابی حاتم

اگر میں ایسا کروں تو گویا میں مسلمانوں کے مقابل اسکو راز دار بناؤنگا۔۱۲م

۱۰۸۔ **عن** .... قیل لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه ھھنا رجل من أھل الحیرۃ نصرانی لا یعرف أقوی حفظا ولا أحسن خطا منه فاِن رأیت أن تتخذہ کاتبا، فامتنع عمر رضی اللہ تعالی عنه من ذلك و قال : اذن اِتخذت بطانة من غیر المؤمنین، فقد جعل عمر رضی اللہ تعالی عنه ھذہ الآیة دلیلا علی النھی عن اِتخاذ النصرانی بطانة۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۸۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا گیا یہاں ایک حیرہ کا باشندہ نصرانی آیا ہوا ہے۔امانت وخوشخطی میں نہایت مشہور ومعروف ہے اگر آپ چاہیں تو اسے محرر بنالیں۔آپ نے منع فرمایا اور فرمایا: اگر میں نے ایسا کیا تو میں اسکو مسلمانوں کا راز دار بنانے والا ہوں گا۔تو سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس آیت کو اس بات پر دلیل بتایا کہ غیر مسلم کو مذہبی ودینی امور کیلئے راز دار بنانا جائز نہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کفار وغیر مسلمین سے جملہ انواع معاملت ناجائز نہیں۔ [illegible] بیع وشراء، اجارہ و استجارہ وغیرہ میں کیا راز دار بنانا یا اسکی خیر خواہی پر اعتماد کرنا ہے۔ جیسے [illegible] جوتا گٹھوالیا، بھنگی کو مہینہ دیا پاخانہ کموالیا، بزاز کو روپے دئے کپڑا مول [illegible] آپ تاجر ہیں کوئی چیز اسکے ہاتھ بیچی دام لے لئے وغیرہ وغیرہ۔

ہر کافر حربی محارب ہے، حربی ومحارب ایک ہی ہے، جیسے جدلی ومجادل، وہ ذمی ومعاہد کا مقابل ہے۔راز دار بنانا ذمی ومعاہد کو بھی جائز نہیں۔امیر المؤمنین کا مذکورہ ارشاد ذمی ہی کے بارے میں ہے۔یوں ہی موالات مطلقا جملہ کفار سے حرام ہے، حربی ہو یا ذمی۔ ہاں صرف دربارۂ بر واحسان ان میں فرق ہے۔معاہد سے جائز ہے کہ

لَا یَنۡھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُقَاتِلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ ،

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جوتم سے دین میں نہ لڑے۔

اور حربی سے حرام کہ

۱۰۸۔ التفسیر الکبیر للرازی،

اِنَّمَا یَنۡہٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ قٰتَلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ۔

اللہ تمہیں انہیں سے منع کرتا ہے جوتم سے دین میں لڑے۔

تفسیر کبیر میں یہ ہی فرمایا اور یہ ہی اکثر اہل تاویل کا قول بتایا۔ اسی پر اعتماد و تعویل ہے اور ائمہ حنفیہ کے یہاں تو اس پر اتفاق جلیل ہے۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بلاشبہ رحمۃ للعلمین ہیں اور ارشاد خداوندی وَاغۡلُظۡ عَلَیۡہِمۡ کے نزول سے قبل انواع انواع کی نرمی اور عفو وصفح فرماتے۔ خود اموال غنیمت میں مؤلفۃ القلوب کا ایک سہم مقرر تھا، مگر اس ارشاد کریم نے ہر عفو وصفح کو نسخ فرمایا اور مؤلفۃ القلوب کا سہم ساقط ہو گیا۔

سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے افضل الاساتذہ امام عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالی عنہ جنکی نسبت امام فرماتے: میں نے ان سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔ وہ آیت کریمہ ''وَاغۡلُظۡ عَلَیۡہِمۡ'' کے بارے میں فرماتے ہیں۔

نسخت ھذہ الایۃ کل شئی من العفو و الصفح۔

اس آیت کریمہ نے نازل ہوکر ہر عفو وصفح کو منسوخ کردیا۔

قرآن عظیم نے یہود ومشرکین کو عداوت مسلمین میں سب کافروں سے سخت تر فرمایا۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَۃً لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الۡیَہُوۡدَ وَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡا۔

ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔

(کنزالایمان)

مگر ارشاد خداوندی عام ہے

یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ! جَاہِدِ الۡکُفَّارَ وَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ اغۡلُظۡ عَلَیۡہِمۡ وَ مَاۡوٰىہُمۡ جَہَنَّمُ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ۔ اے غیب بتانے والے (نبی)! کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام۔ کنزالایمان

اس آیت میں کسی کا استثناء نہ فرمایا۔ کسی وصف پر حکم کا مرتب ہونا اسکی علیت کا مشعر ہوتا ہے۔ یہاں انہیں وصف کفر سے ذکر فرما کر ان پر جہاد وغلظت کا حکم دیا۔ تو یہ سزا انکے نفس کفر کی ہے نہ کہ عداوت مومنین کی، اور نفس کفر میں وہ سب برابر ہیں۔

الکفر ملۃ واحدۃ۔

ہاں معاہد کا استثناء دلائل قاطعہ متواترہ سے ضرورۃً معلوم و مستقر فی الاذہان کہ حکم "جاہد" سن کر اسکی طرف ذہن جاتا ہی نہیں۔ فنفس النص لم یتعلق به ابتداء کما افاده فی البحر الرائق۔ تفاوت عداوت پر بنائے کار ہوتی تو یہود کا حکم مجوس سے سخت تر ہوتا حالانکہ امر بالعکس ہے، اور نصاری کا حکم یہود سے کم تر ہوتا حالانکہ یکساں ہے۔ ذمی و حربی کافر کا فرق میں بتاچکا ہوں اور یہ کہ ہر حربی محارب ہے۔

ہاں حسب حاجت ذلیل قلیل ذمیوں سے حربیوں کے مقاتلہ و مقابلہ میں مدد لے سکتے ہیں ایسی جیسے سدھائے ہوئے مسخر کتے سے شکار میں۔

امام سرخسی نے شرح جامع صغیر میں فرمایا۔

و الاستعانة باهل الذمة کالاستعانة بالکلاب۔

اور بروایت امام طحاوی ہمارے ائمہ مذہب اما اعظم و صاحبین وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم نے اس میں بھی کتابی کی تخصیص فرمائی مشرک سے استعانت مطلقا ناجائز رکھی اگرچہ ذمی ہو۔ ان مباحث کی تفصیل جلیل المحجۃ المؤتمنہ میں ملاحظہ ہو۔

رہا کافر طبیب سے علاج کرانا خارجی یا ظاہر مکشوف علاج جس میں اسکی بدخواہی نہ چل سکے وہ تو لَا یَأْلُونَکُمْ خَبَالًا ، سے بالکل بے علاقہ ہے۔ اور دنیاوی معاملات بیع وشراء، اجارہ و استجارہ کی مثل ہے۔ ہاں اندرونی علاج جس میں اسکے فریب کو گنجائش ہو۔ اس میں اگر کافروں پر یوں اعتماد کیا کہ انکو اپنی مصیبت میں ہمدرد، اپنا ولی خیر خواہ اپنا مخلص بہ خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنا ولی دوست بنانے والا اور اسکی بے کسی میں اسکی طرف اتحاد کا ہاتھ بڑھانے والا جانا تو بیشک آیت کریمہ کا مخالف ہے، اور ارشاد آیت جان کر یہ سمجھ تو نہ صرف اپنی جان بلکہ جان و ایمان و قرآن سب کا دشمن۔ اور انہیں اسکی خبر ہو جائے اور اسکے بعد واقعی دل سے اسکی خیر خواہی کریں تو کچھ بعید نہیں کہ وہ تو مسلمان کے دشمن ہیں اور یہ مسلمان تھے سند ہا۔ فانه منهم، ہوگیا، انکی تو دلی تمنا یہی تھی۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً۔

انکی آرزو ہے کہ کسی طرح تم بھی انکی طرح کافر ہو تو تم اور وہ ایک ہو جاؤ۔ مگر جمد

کوئی مسلمان آیت کریمہ پر مطلع ہو کر ہرگز ایسا نہ جانے گا۔ اور جانے تو آپ ہی اس نے تکذیب قرآن کی۔ بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ان کا پیشہ ہے۔ اس سے روٹیاں کماتے ہیں۔ ایسا کریں تو بدنام ہوں، دوکان پھیکی پڑے، کھل جائے تو حکومت کا مواخذہ ہو، سزا ہو، یوں بد خواہی سے باز رہتے ہیں۔ تو اپنے خیر خواہ ہیں نہ کہ ہمارے۔ اس میں تکذیب نہ ہوئی، پھر بھی خلاف احتیاط و شنیع ضرور ہے۔ خصوصا یہود و مشرکین سے، خصوصا سر برآوردہ مسلمان کو، جس کے کم ہونے میں وہ اشقیاء اپنی فتح سمجھیں، وہ جسے جان وایمان دونوں عزیز ہیں اسکے بارے میں آیت کریمہ

لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَالُوْنَكُمْ خَبَالًا ۔

کسی کافر کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے۔

اور آیت کریمہ

وَ لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لَا رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۔

اللہ ورسول اور مسلمانون کے سوا کسی کو دخیل کار نہ بناؤ

اور حدیث مذکور

وَ لَا تَسْتَضِيْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو

بس ہیں، اپنی جان کا معاملہ اسکے ہاتھ میں دینے سے زیادہ اور کیا راز دار و دخیل کار اور مشیر بنانا ہوگا۔

امام محمد بن محمد ابن الحاج عبدری مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں۔

سخت تر قبیح و شنیع ہے وہ جسکا ارتکاب آجکل بعض لوگ کرتے ہیں، کافر طبیب اور سیتے سے علاج کرانا، جن سے بھلائی اور خیر خواہی کی امید در کنار یقین ہے کہ جس مسلمان پر قابو پائیں اسکی بدسگالی کریں گے اور اسے ایذا پہونچائیں گے، خصوصا جبکہ مریض دین یا علم میں عظمت والا ہو۔

پھر فرمایا۔

وہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوانہیں دیتے کہ یوں تو انکی بدخواہی ظاہر ہو جائیگی اور انکی

روزی میں خلل آئے گا۔ بلکہ مناسب دوا دیتے اور اس میں اپنی خیر خواہی وفن دانی ظاہر کرتے ہیں۔ اور کبھی مریض اچھا ہوجاتا ہے جس میں انکا نام ہو اور معاش خوب چلے، پھر اسی کے ضمن میں ایسی دوا دیتے ہیں کہ فی الحال مریض کو نفع دے اور آئندہ ضرر لائے یا ایسی دوا کہ اس وقت مرض کھودے مگر جب مریض جماع کرے مرض لوٹ آئے اور مرجائے۔ یا ایسی کہ اس وقت مریض کھڑا ہوجائے اور ایک مدت سال بھر یا کم وبیش کے بعد اپنا رنگ لائے اور ان کے سوا انکے فریبوں کے اور بہت طریقے ہیں، پھر جب مرض پلٹا تو اللہ کا دشمن یوں بہانے بناتا ہے کہ یہ جدید مرض ہے اس میں میرا کیا اختیار ہے، اور مریض کی حالت پر افسوس کرتا ہے، پھر صحیح نافع نسخہ بتاتا ہے مگر جب بات ہاتھ سے نکل گئی کیا فائدہ۔ تو اس وقت خیر خواہی دکھاتا ہے جب اس سے نفع نہیں۔ دیکھنے والے اسے خیر خواہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ سخت تر بدخواہ ہے۔ تمام دشمنیوں کا زوال ممکن ہے مگر عداوت دینی کہ یہ نہیں جاتی

پھر فرمایا:

وہ کبھی عوام کے علاج میں خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی انکا مکر ہے کہ ایسا نہ کریں تو شہرت کیسے ہو، روٹیوں میں فرق آئے، اور کبھی لوگ انکے فریب پر چرچ جائیں۔ یوں ہی یہ فریب ہے کہ بعض رئیسوں کا علاج اچھا کرتے ہیں کہ شہرت حاصل ہو اور اسکے اور اسکے جلیسوں کی نگاہ میں وقعت ہو۔ پھر علماء وصلحاء کے قتل کا موقع ملے اور ایسے اب موجود وظاہر ہیں، اور کبھی علماء وصلحاء کے علاج میں بھی خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی فریب ہے کہ مقصود ساکھ بندھن ہے۔ پھر جس عالم یا دیندار کا قتل مقصود ہے اسکی راہ ملنا اور یہ انکا بڑا مکر ہے۔

پھر ابن حاج مکی نے اپنے زمانہ کا ایک واقعہ ثقہ معتمد کی زبانی بیان فرمایا: کہ مصر میں ایک رئیس کے یہاں ایک یہودی طبیب تھا، رئیس نے کسی بات پر ناراض ہوکر اسے نکال دیا، وہ خوشامدیں کرتا رہا یہاں تک کہ رئیس راضی ہوگیا، کافر وقت کا منتظر رہا پھر رئیس کو کوئی سخت مرض ہوا۔ میں طبیب مغربی سے طب پڑھ رہا تھا لوگ انہیں بلانے آئے۔ انہوں نے عذر کیا، لوگوں نے اصرار کیا، لہذا گئے اور مجھے فرما گئے میرے آنے تک بیٹھے رہنا۔ تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کانپتے تھراتے واپس آئے۔ میں نے کہا خیر ہے۔ فرمایا: میں نے پوچھا کہ یہودی نے کیا نسخہ دیا؟ معلوم ہوا کہ وہ رئیس کا کام تمام کرچکا ہے۔ اندرنہ گیا کہ ایک تو اسکے بچنے کی امید نہیں، پھر

یہ اندیشہ کہ یہودی کہیں میرے ذمہ نہ رکھدے، کل تک نہ بچے گا، وہی ہوا کہ صبح تک اسکا انتقال ہوگیا۔

پھر فرمایا:

بعض لوگ کافر طبیب کے ساتھ مسلمان طبیب کو بھی شریک کرتے ہیں کہ جونسخہ وہ بتائے مسلمان کو دکھالیں یوں اسکے مکر سے امن سمجھتے ہیں، اور اس میں کچھ حرج نہیں جانتے، حالانکہ یہ بھی چند وجوہ سے کچھ نہیں۔ ایک تو ممکن کہ جو دوا کافر نے بتائی اس وقت مسلمان طبیب کے خیال میں اسکا ضرر نہ آئے۔ پھر اسکی دیکھا دیکھی اور مسلمان بھی کافر سے علاج کرائیں گے، فیس وغیرہ جو اسے دی جائے وہ اسکے کفر پر مدد ہوگی۔ مسلمان کو اسکے لئے تواضع کرنی پڑے گی علاج کی ناموری سے کافر کی شان بڑھیگی خصوصا اگر مریض رئیس تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی تحقیر کا حکم دیا اور یہ اسکا عکس ہے۔ پھر ان سب وجوہ کے ساتھ یہ ہے کہ اس سے انکے ساتھ انس اور کچھ محبت پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ تھوڑی ہی سہی، سوا اسکے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور وہ بہت کم ہیں۔ اور کافر سے انس اہل دین کی شان نہیں۔

ان امام ناصح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان نفیس بیانوں کے بعد زیادت کی حاجت نہیں اور بالخصوص علماء وعظمائے دین کیلئے زیادہ خطر کا مؤید۔

امام مارزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ ہے، علیل ہوئے، ایک یہودی معالج تھا، اچھے ہوجاتے پھر مرض عود کرتا کئی بار یونہی ہوا۔ آخر اسے تنہائی میں بلا کر دریافت فرمایا۔ اس نے کہا: اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ کوئی کار ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھودیں۔ امام نے اسے دفع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔ پھر امام نے طب کی طرف توجہ فرمائی۔ اس میں تصانیف کیں اور طلبہ کو حاذق اطباء کردیا۔ مسلمانوں کو ممانعت فرمادی کہ کافر طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں۔ یہود کے مثل مشرکین ہیں کہ قرآن عظیم نے دونوں کو ایک ساتھ مسلمانوں کا سب سے سخت تر دشمن بتایا۔ اور لا یالونکم خبالا تو عام کفار کیلئے فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۹۲

(۱۱) ذمی کافر سے برتاؤ میں نرمی کرو

۱۰۹۔ **عن** الصحابة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم قال: اَلَامَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ وَ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ اراءۃ الادب ص ۵

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار جس نے ذمی کافر پر ظلم کیا، نقصان پہونچایا، طاقت سے زیادہ کام لیا یا بغیر رضا اس کا تھوڑا سا بھی مال لیا کل قیامت میں اس سے میں جھگڑا کرونگا۔

(۱۲) ذمی کو تکلیف پہونچانا جائز نہیں

۱۱۰۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالی عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم: مَنْ آذٰی ذِمِّيًا فَاَنَا خَصْمُهٗ، وَمَنْ كُنْتُ خَصْمَهٗ خَصَمْتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۰۲/۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ذمی کافر کو تکلیف پہونچائی تو میں اسکا مخالف ہوں، اور جس کا میں مخالف ہوا تو اسکا اظہار قیامت کے دن ہوگا۔ ۱۲م

(۱۳) مرتد کی سزا قتل ہے

۱۱۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنهما قال: قال رسول اللّٰہ

۱۰۹۔ السنن لابی داؤد، الخراج، ۴۳۳/۲

۱۱۰۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۷۰/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۱۳، ۳۶۲/۴
الاسرار المرفوعۃ للقاری، ۴۸۲ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۳۶/۲
تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۱۸۱/۲ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۷۸/۲

۱۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجہاد، ۴۲۳/۱ ☆ الجامع للترمذی، الحدود، ۱۷۶/۱
السنن لابن ماجہ، ۱۸۵/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۰/۲
السنن لابی داؤد، الحدود ۵۹۸/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۱/۵
السنن للنسائی، المحاربۃ ۱۵۱/۲ ☆ المستدرک للحاکم، ۵۳۸/۳
السنن الکبری للبیہقی، ۱۹۵/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۰/۱۰
السنن للدارقطنی، ۱۲۳/۳ ☆ بدائع المنن للساعاتی، ۱۵۸۰/۴

صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم : مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهٗ۔　　فتاوی رضویہ ۱۲/۲۲

حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کردو۔

(۱۴) معظم دینی کی تصویر سخت حرام وکفر انجام ہے

١١٢ـ **عن** أبي جعفر بن المهلب رضي اللّٰه تعالى عنه قال: كان ود رجلا مسلما و كان محببا في قومه فلما مات عسكروأحول قبر ه في أرض بابل و جزعوا عليه ، فلما رأى إبليس جزعهم عليه تشبه في صورة إنسان ثم قال: أرى جزعكم على هذا ، فهل لكم أن أصوركم مثله فيكون في ناديكم فتذكرونه به؟ قالوا: نعم ، فصور لهم مثله فوضعوه في ناديهم و جعلو يذكرو نه، فلما رأى ما لهم من ذكره قال: هل لكم أن أجعل لكم في منزل كل رجل منكم تمثالا مثله فيكون في بيته فتذكرونه ، قالوا: نعم، فصور لكل أهل بيت تمثا لا مثله فأقبلوا فجعلوا يذكرونه به،قال:و أدرك أبناء هم فجعلوا يرون ما يصنعون به وتناسلوا و درس أمر ذكرهم إياه حتى إتخذوه آلها يعبدونه من دون الله ، قال : و كان أول ما عبد غير اللّٰه في الارض و الصنم الذى سموه بود۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۴۷

حضرت ابو جعفر بن مہلب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ود نام کے ایک صاحب ایمان شخص تھے جو اپنی قوم میں نہایت محبوب ومعزز رہے۔ جب انکا انتقال ہوا تو لوگ زمین بابل میں ان کی قبر کے پاس جمع ہوئے اور نہایت جزع فزع کی۔ ابلیس مردود نے جب یہ دیکھا تو انسانی شکل میں آکر بولا: میں تمہارا جزع فزع دیکھ رہا ہوں، تو کیا میں تمہارے لئے انکی تصویر بنادوں۔ کہ وہ تمہاری مجلس میں رہے جس سے تم انکو یاد کرتے رہو۔ بولے: ہاں، چنانچہ اس نے تصویر بنادی اور لوگوں نے اپنی مجلس میں اسے رکھ لیا اور اسکی یادگار مناتے رہے ،پھر جب ابلیس نے اسکی یاد کے ساتھ انکا شغف دیکھا تو کہنے لگا: کیا میں تم میں سے ہر ایک

نصب الراية للزيلعي، ٤٠٧/٣ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ، ١٣٩/١٠

مجمع الزوائد للهيثمي ، ٢٦١/٦ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٩٤١٣، ٢١٣/٥

شرح السنة للبغوى، ٢٣٨/١٠ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ١٨٣/٣

١١٢ـ التفسير لعبد بن حميد،

کے گھر کے لئے ایسی ہی تصویر بنادوں کہ تم میں سے ہر ایک اپنے گھر میں یادگار مناتا رہے ؟بولے: ہاں،لہذا ہر گھر کیلئے اس نے تصویر بنادی تو سب اس پر جھک گئے اور یادگار مناتے رہے۔پھر انکی اولاد میں بھی نسلا بعد نسل یہ سلسلہ جاری رہا۔اور ابلیس انکو یہ سبق پڑھاتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے اس تصویر کو اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا ایک دوسرا معبود بنالیا،چنانچہ زمین میں یہ سب سے پہلا بت تھا جسکی عبادت ہوئی اور اس طرح غیر خدا کی عبادت کا رواج پڑا۔۱۲م

۱۱۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: لما اشتكى النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ذكر بعض نسائه كنيسة رأتها بأرض الحبشة يقال لهامارية، و كانت أم سلمة و أم حبيبة أتتاأرض الحبشة فذ كرتا من حسنها و تصاوير فيها فرفع رأسه فقال: اُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ مِنهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوا عَلیٰ قَبرِہٖ مَسجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِیہِ تِلکَ الصُّوَرَ وَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الخَلقِ عِندَ اللّٰہِ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم،۹/ ۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپکی بعض ازواج مطہرات نے حبشہ میں واقع ماریہ نامی ایک گرجے کا تذکرہ کیا۔حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ حبشہ تشریف لے گئی تھیں انہوں نے اسکی خوبصورتی اور اس میں آویزاں تصویروں کا ذکر بھی کیا،آپ نے یہ سنکر سر اٹھایا اور فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک مرد انتقال کرجاتا تو اسکی قبر پر مسجد بناڈالتے اور اسکی تصویر بنا کر آویزاں کرتے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معظم دین کی تصویر زیادہ موجب وبال ونکال ہے کہ اسکی تعظیم کی جائیگی۔اور تصویر ذی روح کی تعظیم خاصی بت پرستی کی صورت اور گویا ملت اسلامی سے صریح مخالفت ہے،ابھی حدیث سن چکے کہ وہ اولیاء ہی کی تصویریں رکھتے تھے جن پر انکو بدترین خلق فرمایا۔انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے بڑھ کر کون معظم دین ہوگا۔اور نبی بھی کون شیخ الانبیاء خلیل کبریا سیدنا

۱۱۳۔الجامع الصحیح للبخاری، الجنائز، ۱/۱۷۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۶/۵۱
المسند لابی عوانۃ، ۱/۴۰۰ ☆ البدایۃ و النہایۃ لابن کثیر، ۱/۱۰۶

ابراہیم علی ابنہ الکریم وعلیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد تمام جہاں سے افضل واعلی ہیں۔ انکی اور حضرت سیدنا اسمعیل ذبیح اللہ وحضرت بتول مریم علیہم الصلوۃ والسلام کی تصویریں دیوار کعبہ پر کفار نے نقش کی تھیں جب مکہ معظمہ فتح ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو پہلے بھیج کر وہ سب محو کرا دیں۔ جب کعبہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے بعض کے نشان کچھ باقی پائے۔ پانی منگا کر بنفس نفیس انہیں دھو دیا۔ اور بنانے والوں کو قاتل اللہ فرمایا۔ اللہ انہیں قتل کرے۔

اقول وباللہ التوفیق: یہاں ایک نکتہ بدیعہ ہے جس پر تنبیہ لازم، یہاں چار صورتیں ہیں۔

اول: تصویر کی توہین۔ مثلاً فرش پا انداز میں ہونا کہ اس پر چلیں۔ پاؤں رکھیں، یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں۔ اگر چہ بنانا اور بنوانا ایسی تصویروں کا حرام ہے۔ کما فی الحلیہ والبحر وغیرھا۔

دوم: جس چیز میں تصویر ہو اسے بلا اہانت رکھنا مگر وہ ترک اہانت بوجہ تصویر نہ ہو بلکہ اور سبب سے، جیسے روپے کو سنبھال کر رکھنا، زمین پر پھینک نہ دینا۔ کہ یہ بوجہ تصویر نہیں بلکہ بسبب مال ہے۔ اگر سکہ میں تصویر نہ ہوتی جب بھی وہ ایسی ہی احتیاط سے رکھا جاتا، یہ بحال ضرورت جائز ہے۔ جس طرح روپے میں کہ تکریم تصویر مقصود نہیں اور بے تصویر کے یہاں چلتا نہیں اور اس سے تصویر مٹائیں تو چلے گا نہیں۔ الضرورات تبیح المحظورات یونہی اسٹامپ کی تصویریں اور ڈاک کے ٹکٹ کہ اگر انکی تصویر ایسی چھوٹی نہ ہوں کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے تفصیل اعضاء ظاہر نہ ہو، جیسے اشرفی مہر۔ اسکے رکھنے کا ویسے ہی جواز ہے کہ اسکی تصویریں ایسی ہی چھوٹی ہیں۔ اور بلا ضرورت داخل کراہت کہ اگر چہ ترک اہانت دوسری وجہ سے ہے مگر لازم تو تصویر کی نسبت بھی آیا۔ حالانکہ ہمیں اسکی اہانت کا حکم ہے۔ تو ترک اہانت میں ترک حکم ہے اور ضرورت نہیں کہ حکم جواز لائے، چاقو وغیرہا پر جو تصویریں ہوتی ہیں وہ اسی حکم میں داخل ہیں۔ اگر بڑی ہیں تو انہیں مٹا دے یا کاغذ وغیرہ لگا دے ورنہ مکروہ ہے۔ یہ بھی اس وقت کہ رکھنے والے کو اس شی سے کام ہو تصویر مقصود نہ ہو ورنہ صورت سوم میں داخل ہوگا۔

سوم: ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جہال زینت و

آرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے اور مانع ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے کہ خودصورت ہی کا اکرام مقصود ہوا اگر چہ اسے معظم وقابل احترام نہ جانا۔

چہارم: صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بالقصد تصویر کی عظمت وحرمت کرنا اسے معظم دینی سمجھنا ،اسے تعظیما بوسہ دینا، سر پر رکھنا، آنکھوں سے لگانا، اسکے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا، اسکے لائے جانے پر قیام کرنا اسے دیکھ کر سر جھکانا۔ وغیرہ ذلک افعال تعظیم بجالانا۔ یہ سب سے اخبث اور قطعا یقینا اجماعا اشد حرام وسخت کبیرۂ ملعونہ ہے اور صریح کھلی بت پرستی سے ایک ہی قدم پیچھے ہے۔ اسے کسی حال میں کوئی مسلمان حلال نہیں کہہ سکتا۔ اگر چہ لاکھ مقطوع یا صغیر یا مستور ہو۔ یہ قیدیں سب صورت سوم تک تھیں۔ قصداً تعظیم تصویر ذی روح کی حرمت شدیدہ عظیمہ میں نہ کوئی قید ہے۔ نہ کسی مسلمان کا خلاف متصور۔ بلکہ قریب ہے کہ اسکی حرمت شدیدہ اس ملت حنفیہ کے ضروریات سے ہو تو اسکا استحسان بلکہ صرف استحلال یعنی جائز جاننا ہی سخت امر عظیم کا خطرہ رکھتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۶۲/۹
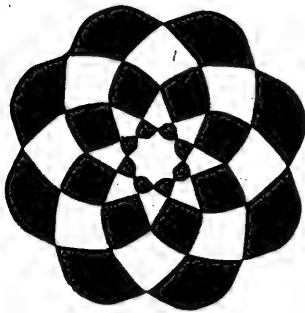
۷۔ تکفیر

(۱) کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو

۱۱٤۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : كُفُّوا عَنْ أَهْلِ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ، لَا تُكَفِّرُوْهُمْ بِذَنْبٍ، فَمَنْ أَكْفَرَ أَهْلَ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى الْكُفْرِ أَقْرَبُ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹٦

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا الہ الا اللہ ، کہنے والوں کو کافر کہنے سے زبان روکو، انہیں کسی گناہ پر کافر نہ کہو۔ کیونکہ لا الہ الا اللہ کہنے والوں کو جو کافر کہے گا وہ خود کفر سے قریب ہوجائیگا۔

۱۱۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : ثَلٰثٌ مِنْ أَصْلِ الْإِيْمَانِ ، اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ ،وَ لَا يُكَفِّرُ بِذَنْبٍ ، وَ لَا يُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ ، وَ الْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِي اللّٰهُ تَعَالیٰ اِلیٰ اَنْ يُّقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدَّجَالَ، لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَ لَا عَدْلُ عَادِلٍ ، وَا لْإِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں اصل ایمان میں داخل ہیں۔ لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے زبان کو روکنا، اسے کسی گناہ کے سبب کافر نہ کہنا، اور کسی عمل پر اسلام سے خارج نہ کہنا، اور حکم جہاد میری بعثت سے جاری ہے یہاں تک کہ میرا آخری امتی دجال سے قتال کرے، کوئی ظالم یا عادل بادشاہ اسکو منسوخ نہیں کرسکتا، اور تقدیر پر ایمان لانا۔ ۱۲م

۱۱٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۲۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۰٦

۱۱۵۔ السنن لابی داؤد ، الجهاد، ۱/۳٤۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۱۵۹

السنن لسعید بن منصور ، ۲۳٦۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی ، ۳/۳۷۷

کنز العمال للمتقی، ٤۳۲٦، ۱۵/۸۱۱ ☆ مشکوة المصابیح ، ۵۹، ۱/

۱۱۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لَا تُکَفِّرُوْا أَحَدًا مِنْ أَہْلِ الْقِبْلَۃِ۔　　فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہ کہو۔

(۲) مسلمان کی تکفیر کا وبال قائل پر ہے۔

۱۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: أَیُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِیْہِ کَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِہَا أَحَدُہُمَا إِنْ کَانَ کَمَا قَالَ: وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَیْہِ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑیگی، اگر جسے کہا وہ حقیقۃ کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پڑیگا۔

۱۱۸۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِیْہِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِہَا أَحَدُہُمَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو او کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی طرف رجوع بیشک ہو۔　　فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

۱۱۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

۱۱۶۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۱۰۷ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲/۲۸
کنز العمال للمتقی، ۱۰۷۸، ۱/۲۱۵ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۱۷
۱۱۷۔ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۵۷ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، الادب ۲/۹۰۱
الموطا لمالک، الکلام، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸
الجامع للترمذی، الایمان، ۲/۸۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۵۔
المسند لابی عوانۃ، ۱/۲۳ ☆۔
۱۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، الادب، ۲/۹۰۱ ☆ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۵۷
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۵٤ ☆ المسند لابی عوانۃ، ۱/۲۳
۱۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الادب، ۲/۸۹۳ ☆ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۵۷

تعالی علیه وسلم : لَیْسَ مَنْ دَعَا رَجُلاً بِالْکُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَیْسَ کَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَیْهِ اِنْ لَمْ یَکُنْ صَاحِبُهٗ کَذٰلِكَ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے۔ اورکوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا وہ ایسا نہ ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

۱۲۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : مَا أَکْفَرَ رَجُلٌ رَجُلًا قَطُّ اِلَّا بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا اِنْ کَانَ کَافِراً وَ اِلَّا کَفَرَ بِتَکْفِیْرِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات پاجائیں بلکہ ان میں ایک پر ضرور گرےگی ۔ اگر وہ کافر تھا یہ بچ گیا ورنہ اسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہوگیا۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

۱۲۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۹ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/٤٦٤
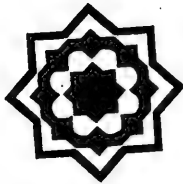
۸۔ فرق باطلہ

(۱) فرق باطلہ کا ظہور

۱۲۱۔ **عن** أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: سمعت رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم یقول : یَاتِی فِی آخِرِ الزَّمَان قَوْمٌ حُدثَاءُ الاَسنَا ن ، سُفَهَاءُ الاَحلَامِ ،یَقُولُونَ مِنْ خَیرِ قَولِ البَرِیَّةِ یَمرُقُونَ مِنَ الاِسلَامِ کَمَا یَمرُقُ السَّهمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَا یُجَاوِزُ اِیمَانُهُم حَنَاجِرَ هُم، فَأینَمَا لَقِیتُمُوهُم فَاقتُلُوهُم ،فَاِنَّ فِی قَتلِهِم اَجرًا لِمَن قَتَلَهُم یَومَ القِیَامَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا: آخر زمانے میں کچھ حدیث السن، سفیہ العقل لوگ آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن وحدیث سے سند پکڑیں گے، اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے، ایمان انکے گلوں سے نیچے نہیں اتریگا۔ تو وہ جہاں ملیں قتل کرو کہ قیامت تک جو بھی انکو قتل کریگا اجر پائے گا۔　　فتاوی رضویہ ۲۸۸/۳

۱۲۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم وهو یقسم قسما أتاه ذوالخو یصرة و هو رجل من بنی تمیم فقال : یا رسول اللہ ! اعدل ، فقا ل: وَ یلَكَ وَ مَن یَّعدِ لُ اِذَا لَم اَعدِلُ ،قَد خِبتَ وَ خَسِرتَ اِن لَم اَکُن اَعدِ لُ ، فَقَالَ عُمَرُ : یَا رَسُو لَ اللهِ! اِئذَن لِی فِیهِ فَاَضرِبُ عُنُقَهٗ ، فَقَالَ لَهٗ : دَعهُ، فَاِنَّ لَهٗ اَصحَابًا یُحَقِّرُ اَحَدُکُم صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِم وَ صِیَامَهٗ مَعَ صِیَامِهِم، یَقرَؤنَ القُرآنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُم، یَمرُقُونَ مِنَ الدِّینِ کَمَا یَمرُقُ السَّهمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ ، یُنظَرُ اِلیٰ نَصلِهٖ فَلَا یُوجَدُ فِیهِ شَیٌ ، ثُمَّ یُنظَرُ اِلیٰ رِصَافِهٖ فَلَا یُوجَدُ فِیهِ شَیٌ، ثُمَّ یُنظَرُ اِلیٰ نَضِیِّهٖ وَ هُوَ قِدحُهٗ فَلَا یُوجَدُ فِیهِ شَیٌ ،ثُمَّ یُنظَرُ اِلیٰ قُذَذِهٖ فَلَا یُوجَدُ فِیهِ شَیٌ، قَد سَبَقَ الفَرثَ وَ الدَّمَ، آیَتُهُم رَجُلٌ اَسوَدُ اِحدیٰ عَضُدَیهِ مِثلُ ثَدیِ المَرأۃِ اَو مِثلُ البَضعَةِ تُدَردِرُ ، وَ یَخرُجُونَ عَلیٰ حِینِ فُرقَةٍ مِنَ

۱۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المناقب ، ۵۱۰/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۸۷/۸
۱۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، ، ۵۱۰/۱ ☆ الصحیح للمسلم، ۳۴۱/۱

النَّاسِ ، قَالَ اَبُو سَعِیْدٍ : فَاُشْهِدُ اَنِّی سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اُشْهِدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَ اَنَا مَعَهُ فَامَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِیَ بِهٖ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَیْهِ عَلٰی نَعْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِیْ نَعَتَهٗ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے اور سرکار مال غنیمت تقسیم فرمار ہے تھے کہ بنوتمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی حاضر ہوا اور آتے ہی بولا: اے اللہ کے رسول !انصاف کیجئے، سرکار نے ارشادفرمایا: خرابی ہوتیرے لئے اگر میں انصاف نہیں کرونگا تو کون کریگا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اسکی گردن ماردوں۔ حضور نے ارشادفرمایا: چھوڑدو کہ اسکے کچھ ساتھی ہونے والے ہیں جنکی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازیں ہیچ جانوگے، انکے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر سمجھوگے، قرآن کریم پڑھیں گے لیکن انکے حلق کے نیچے نہیں اتریگا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ کو پار کر کے نکل جاتا ہے، جب تیر کے پھل کو دیکھا جاتا ہے تو اس پر کوئی بھی اثر نہیں ہوتا، پھر اسکے پر کو دیکھا جاتا ہے تو اس پر بھی کوئی علامت نہیں ہوتی، شکار کے گوبر اور خون سے تیر کا کوئی حصہ آلودہ نہیں ہوتا۔ (یعنی نہایت تیزی سے تیر صاف نکل جاتا ہے اسی طرح یہ لوگ بھی دین سے صاف نکل جائیں گے) انکی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں سے ایک شخص سیاہ رنگ کا ہوگا جس کے ایک بازو پر عورت کے پستان کی طرح غدود ہوگا جو چلنے کی حالت میں ہلتا ہوگا، ان لوگوں کا خروج اس وقت ہوگا جب لوگوں میں اختلاف و افتراق ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور سے یہ حدیث سنی، اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ان سے قتال فرمایا اور میں انکے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا، جب لایا گیا تو اس میں وہ تمام نشانیاں موجود تھیں جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں واقعی یہ لوگ وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین ان پرانے خوارج کے ٹھیک ٹھیک

بقیہ تو یادگار ہیں ۔ وہی مسئلے، وہی دعوے، وہی انداز، وہی وطیرے ۔ خارجیوں کا داب تھا کہ اپنا ظاہر اس قدر متشرع بناتے کہ عوام مسلمین انہیں نہایت پابند شرع جانتے ۔ پھر بات بات پر عمل بالقرآن کا دعوی، عجب دام در سبزہ تھا، اور مسلک وہی کہ ہم مسلمان ہیں باقی سب مشرک ۔

یہ ہی رنگ ان حضرات کے ہیں، آپ موحد اور سب مشرکین، آپ محمدی اور سب بددین، آپ عامل بالقرآن والحدیث اور سب چنیں و چناں بزم خبیث ۔ پھر انکے اکثر مکلبین ظاہری پابند شرع میں بھی خوارج سے کیا کم ہیں ۔ اہل سنت کان کھول کر سن لیں کہ دھوکے کی ٹٹی میں شکار نہ ہو جائیں ۔

پھر شان خدا کہ ان مذہبی باتوں میں خارجیوں کے قدم بقدم ہونا درکنار خارجی بالائی باتوں میں بھی بالکل یک رنگی ہے ۔ انہیں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے ۔

۱۲۳ ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال : یَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَ یَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ، لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ، ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْهِ حَتّٰی یَعُوْدَ السَّهْمُ اِلٰی فُوْقِهٖ ، قِیْلَ : مَا سِیْمَاهُمْ؟ قَالَ: سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ اَوْ قَالَ : التَّسْبِیْدُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق سے کچھ لوگ نمودار ہونگے، قرآن کثرت سے پڑھیں گے لیکن انکے حلق سے نیچے نہیں اتریگا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ کو پار کر کے نکل جاتا ہے، پھر دین میں لوٹ کر واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر لوٹ کر اپنے چلے پر نہ آجائے ۔ عرض کیا گیا: انکی علامت کیا ہوگی؟ فرمایا: سر منڈانا، یا سر منڈائے رکھنا ۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض احادیث میں یہ بھی آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کا پتہ بتایا ۔ مشمری الازار، گھٹنی ازار والے ۔ بے شمار درودیں حضور عالم ما کان و ما یکون پر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۔ بالجملہ یہ حضرات خوارج نہروان کے رشید پس ماندے، بلکہ غلو و بیبا کی میں ان سے بھی آگے ۔ فتاوی رضویہ ۲۸۸/۳

---

۱۲۳ ـ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الرد علی الجہمیۃ ، ۱۱۲۸/۲

(۲) بدمذہب کے ساتھ نہ بیٹھو

۱۲٤ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِی وَ اخْتَارَلِی أَصْحَابًا وَّ اَصْهَارًا، وَ سَيَأْتِی قَوْمٌ يَسُبُّوْنَهُمْ وَ يُنْقِصُوْنَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَ لَا تُؤَاكِلُوْهُمْ وَ لَا تُنَاكِحُوْهُمْ، وَ لَا تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ وَ لَا تُصَلُّوا مَعَهُمْ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب واصہار چن لئے ،اور عنقریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اوران کی شان گھٹائے گی ۔تم انکے پاس نہ بیٹھنا ، نہ ان کے ساتھ پانی پینا ، نہ کھانا کھانا ، نہ شادی بیاہ کرنا ، نہ انکے جنازہ کی نماز پڑھو، اورنہ انکے ساتھ نماز پڑھو۔

۱۲۵ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : تَقَرَّبُوْا اِلَی اللّٰهِ بِبُغْضِ أَهْلِ الْمَعَاصِی وَ الْقُوْهُمْ بِوُجُوْهٍ مُكْفَهِرَّةٍ ، وَ الْتَمِسُوْا رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِهِمْ ، وَتَقَرَّبُوْا اِلَی اللّٰهِ بِالتَّبَاعُدِعَنْهُمْ ـ

فتاوی رضویہ ۳/۲۹۴

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بغض سے ،اوران سے ترش رو ہو کر ملو، اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی انکی خفگی میں ڈھونڈو، اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فساق کی نسبت یہ احکام ہیں تو مبتدعین کا کیا پوچھنا ہے کہ یہ تو فساق سے ہزار

۱۲٤ـ المستدرك للحاكم ،	۶۳۲/۳	☆	مجمع الزوائد للهيثمی ،	۱۷/۱۰
تاريخ بغداد للخطيب ،	۹۹/۲	☆	حلية الاولياء لابی نعيم ،	۱۱/۲
جمع الجوامع للسيوطی ،	٤۶۲۹	☆	مجمع الزوائد للهيثمی ،	۱۷/۱۰
السنة لابن ابی عاصم ،	٤۸۳/۲	☆	المعجم الكبير للطبرانی ،	۱٤۰/۱۷
التفسير للقرطبی ،	۲۹۷/۱۶	☆	كنز العمال للمتقی ،	۳۲٤۶۶

درجہ بدتر ہیں، ان کی نافرمانی فروع میں ہے، انکی اصول میں، وہ گناہ کرتے اور اسے برا جانتے ہیں، یہ اس سے اشد و اعظم میں مبتلا اور اسے عین حق و ہدی جانتے ہیں، وہ گاہ گاہ نادم و مستغفر۔ یہ گاہ و بے گاہ مصر و مستکبر، وہ جب اپنے دل کی طرف رجوع لاتے ہیں تو اپنے آپ کو حقیر و بدکار اور صلحاء کو عزیز و مقرب دربار بتاتے ہیں۔ یہ جتنا غلو و توغل بڑھاتے ہیں اتنا ہی اپنے نفس مغرور کو اعلی و بالا اور اہل حق و ہدایت کو ذلیل و پر خطا ٹھہراتے ہیں۔ لہذا احدیث میں انکی نسبت بدترین خلق وارد ہوا۔

غنیۃ شرح منیہ میں ہے

المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد هو اشد من الفسق من حیث العمل۔ لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانه فاسق و یخاف و یستغفر بخلاف المبتدع۔

بالجملہ بدمذہبی فی نفسہ ایسی چیز ہے جسے امامت دینی سے مباینت یقینی اور اسکے بعد منع پر دوسری دلیل کی چنداں ضرورت نہیں۔ کس کا دل گوارہ کریگا کہ جہنم کے کتوں سے، ایک کتا مناجات الہی میں اسکا مقتدا ہو۔

بحر العلوم عبد العلی لکھنوی نے ارکان اربعہ میں دربارۂ تفضیلہ فرمایا:

اما الشیعة الذین یفضلون علیا علی الشیخین و لا یطعنون متهما اصلا کالزیدیة فتجوز خلفهم الصلوة لکن تکره کراهة شدیدة۔

لیکن وہ شیعہ جو حضرت علی کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالی عنہم پر فضیلت دیتے ہیں اور شیخین پر طعن نہیں کرتے جیسے فرقہ زیدیہ، تو انکے پیچھے نماز سخت کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

جب تفضیلہ کہ صرف جناب مولی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالی عنہما پر افضل کہنے سے مخالف اہل سنت ہوئے باقی معاذ اللہ انکی سرکار میں، گستاخی نہیں کرتے۔ انکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ تو یہ اشد مبتدعین جن کی اہل سنت سے مخالفتیں غیر محصور، اور محبوبان خدا پر طعن و تشنیع ان کا دائمی دستور، انکے پیچھے کس عظیم درجہ کی کراہت چاہئیے؟ فتاوی رضویہ ۲۹۵/۳

۱۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۵۱۸ ۱۰/۲۰۶

۱۲۶۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : سَیَکُونُ بَعْدِی قَوْمٌ یُکَذِّبُونَ بِالْقَدْرِ ، اَلاَفَمَنْ اَدْرَکَھُمْ فَلْیُبَلِّغْھُمْ ، اَنِّی بَرِیْءٌ مِنْھُمْ وَ ھُمْ بُرَاءٌ مِنِّی جِھَادُ ھُمْ کَجِھَادِ التُّرْکِ وَ الدَّیْلَمِ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد ایسی قوم آئے گی جو تقدیر کا انکار کرے گی خبر دار! جو انہیں پائے تو انکو میری طرف سے یہ حکم سنادے، میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں، ان پر جہاد ایسا ہے جیسے کافران ترک و دیلم پر۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۹۵

(۳) بدمذہب سے ترش رو ہو کر بات کرو

۱۲۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : اِذَا رَاَیْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَاکْفَھِرُوا فِی وَجْھِہٖ ، فَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ کُلَّ مُبْتَدِعٍ، وَ لاَ یَجُوزُ اَحَدٌ مِنْھُمْ عَلَی الصِّرَاطِ لٰکِنْ یَتَھَافَتُونَ فِی النَّارِ مِثْلَ الْجَرَادِ وَ الذُّبَابِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اسکے روبرو اس سے ترش روئی کرو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے، ان میں کوئی پل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔ فتاوی رضویہ ۶/۱۰۳

(۴) رافضی بدلقب فرقہ ہے

۱۲۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : سَیَاتِی قَوْمٌ لَھُمْ نَبْزٌ ، یُقَالُ لَھُمْ الرَّفِضَۃُ، یَطْعَنُونَ السَّلَفَ وَ لاَ یَشْھَدُوْنَ جُمْعَۃً وَ لاَ جَمَاعَۃً ، فَلاَ تُجَالِسُوھُمْ ، وَ لاَ تُوَاکِلُوھُمْ، وَ لاَ تُشَارِبُوھُمْ، وَلاَ تُنَاکِحُوھُمْ ،وَ اِذا مَرِضُوا فَلاَ تَعُودُوھُمْ ،وَ اِذَا مَا تُوا فَلاَ تَشْھَدُوھُمْ ، وَ لاَ تُصَلُّوا عَلَیْھِمْ ، وَلاَ تُصَلُّوا مَعَھُمْ ۔

۱۲۷۔ تنزیه الشریعة لابن عراق ، ۱/۳۱۹ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۵

۱۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ، ۳۱۶۳۴ ، ۱۱/ ۳۲۴ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۱۵۸

لسان المیزان لابن حجر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں انکا ایک بدلقب ہوگا کہ انہیں رافضی کہا جائیگا۔ سلف صالحین پر طعن کریں گے، اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہونگے۔ انکے پاس نہ بیٹھنا، نہ انکے ساتھ کھانا کھانا، نہ انکے ساتھ پانی پینا، نہ انکے ساتھ شادی بیاہ کرنا، بیمار پڑیں تو انکو پوچھنے نہ جانا، مرجائیں تو انکے جنازہ میں نہ جانا، نہ ان پر نماز پڑھنا، اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھنا۔

۱۲۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا اَنْتُمْ وَ لَا آبَاءُ كُمْ ، فَإِيَّاكُمْ وَ اِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَ لَا يَفْتِنُونَكُمْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہونگے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لیکر آئیں گے جنکو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے آباء واجداد نے۔ لہذا انکو اپنے سے دور رکھنا اوران سے خود دور رہنا۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، یا فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ فرقے اوراسی طرح دیوبندی اور نیچری غرض کہ جو بھی ضروریات دین میں سے کسی شئی کا منکر ہو سب مرتد کافر ہیں۔ ان کے ساتھ کھانا پینا، سلام علیك، کرنا، انکی موت حیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے، نہ انکی نوکری کرنے کی اجازت، نہ انہیں نوکر رکھنے کی اجازت کہ ان سے دور بھاگنے اور انہیں اپنے سے دور رکھنے کا حکم ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۵/۶

(۵) بدمذہب کی خوشنودی حاصل نہ کرو

۱۳۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی

۱۲۹۔ الصحیح لمسلم، المقدمة، ۱۰/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۲۴، ۱۹٤/۱۰
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۹٥/٤ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ٥٤٨/٦
تنزیه الشریعة لابن عراق، ☆ میزان الاعتدال للذهبی، ٦٢٨٤
۱۳۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲٥۲٦۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲٦٤/۱۰

اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ سَلَّمَ عَلیٰ صَاحِبِ بِدْعَةٍ أَوْ لَقِيَهُ بِالْبِشْرِ اَوِ اسْتَقْبَلَهُ بِمَا يَسُرُّهُ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا اُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بدمذہب کو سلام کرے، یا اس سے بکشادہ پیشانی ملے، یا ایسی بات کے ساتھ اس سے پیش آئے جس میں اسکا دل خوش ہو تو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹۳۔
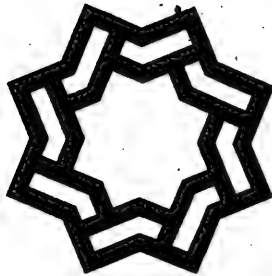
۹۔ تقدیر وتدبیر

(۱) تقدیر کا بیان

۱۳۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال۔ سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم یقول : کَتَبَ اللّٰہُ مَقَادِیْرَ الْخَلْقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ قَبْلَ السَّمٰوٰاتِ وَ الْاَرْضِ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ، قَالَ : وَ کَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ۔

مالی الجیب ص ۲۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالی نے مخلوق کی تقدیریں آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل لکھیں اس وقت عرش الٰہی پانی پر تھا۔

(۲) مسئلہ تقدیر میں بحث منع ہے

۱۳۲۔ **عن** ثوبان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال :اِجتمع أربعون رجلا من الصحابۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم فینظرون فی القدر و الجبر، فمنہم أبو بکر و عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما ، فنز ل الروح الأمین جبرئیل علیہ الصلوۃو السلام فقال : یا محمد! (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیك وسلم) أُخرج علی أمتك فقد أحدثوا ، فخرج علیہم فی ساعۃ لم یکن یخرج علیہم فیہا فأنکروا ذلك منہ و خرج علیہم ملتمعا لونہ متورئۃ وجنتاہ کأنما نفقا بحب الرمان الحامض، فنہضوا الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم حاسرین أذرعتہم ترعد أکفہم و أذرعتہم فقالوا: تبنا الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم فقال : أُوْلیٰ لَکُمْ اَنْ کِدْتُمْ لَتُوْجِبُوْنَ ، أتَانِی الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ فَقَالَ: اُخْرُجْ اِلیٰ اُمَّتِكَ یَا مُحَمَّدُ! فَقَدْ اُحْدِثَتْ۔

حاشیہ مسامرہ ومسایرہ ص ۲۶۷

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چالیس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا اجتماع ہوا جس میں مسئلہ تقدیر و جبر پر غور ہونے لگا۔ ان میں سیدنا صدیق

۱۳۱۔ الصحیح لمسلم ، القدر ، ۲/۳۳۵

۱۳۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲/۹۵

اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اپنی امت کی طرف تشریف لائیے، انہوں نے کچھ نئی باتیں نکالنا شروع کردی ہیں، سرکار فوراً ایسے وقت تشریف لائے جبکہ اس وقت میں عموماً حضور تشریف نہیں لاتے تھے، اور وہ حضرات اس وقت حضور کی آمد سے ناواقف تھے۔ چنانچہ سرکار تشریف لائے اس حال میں کہ آپکا رنگ چمک رہا تھا، رخسار مبارک گلاب کی طرح سرخ تھے گویا انار کے دانوں کا رنگ نچوڑ دیا گیا ہے۔ تمام صحابہ کرام بیساختہ اٹھ کر بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوئے کہ انکی کلائیاں کھلی تھیں اور ہتھیلیوں اور کلائیوں پر کپکپی طاری تھی۔ عرض کرنے لگے: ہم اللہ و رسول کی بارگاہ میں رجوع لائے، حضور نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین آئے مجھ سے کہا: کہ آپ اپنی امت کی طرف تشریف لیجایئے کہ انہوں نے نئی باتیں نکالی ہیں۔ ۱۲م

(۳) تقدیر بحر عمیق ہے

۱۳۳۔ **عن** عبداللّٰہ بن جعفر الطیار رضی اللّٰہ تعالی عنہ عن أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجھہ الکریم إنہ خطب الناس یوما فقام الیہ رجل ممن کان شھد معہ الجمل، فقال: یاأمیر المؤمنین أخبر نا عن القدر، فقال: بحر عمیق فلا تلجہ، قال: یا أمیر المؤمنین! أخبرنا عن القدر، قال: سر اللّٰہ فلا تتکلفہ، قال: یا أمیر المؤمنین! أخبرنا عن القدر، قال: أما اذا أبیت فإنہ أمر بین أمرین، لا جبر ولا تفویض، قال: یا أمیر المؤمنین! إن فلانا یقول بالا ستطاعۃ، وھو حاضر، فقال: علیّ بہ، فأقاموہ، فلما رآہ سل سیفہ قدر أربع أصا بع، فقال: الاستطاعۃ تملکھا مع اللّٰہ أو من دون اللّٰہ، و إیاك أن تقول أحد ھما فترتد فأضرب عنقك، قال: فما أقول یا أمیر المؤمنین! قال: قل: أملکھا باللّٰہ الذی إن شآء ملکنیھا۔

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ایک دن خطبہ فرمارہے تھے۔ ایک شخص نے کہ واقعہ جمل مین امیر المؤمنین کے ساتھ تھے کھڑے ہوکر عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں مسئلہ

۱۳۳۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم

تقدیر سے خبر دیجئے، فرمایا: گہرا دریا ہے اس میں قدم نہ رکھ، عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں خبر دیجئے، فرمایا: اللہ کا راز ہے، زبردستی اسکا بوجھ نہ اٹھا، عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں خبر دیجئے، فرمایا: اگر نہیں مانتا تو امر ہے دو امروں کے درمیان، نہ آدمی مجبور محض ہے، نہ اختیار اسکے سپرد ہے۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین! فلاں شخص کہتا ہے: کہ آدمی اپنی قدرت سے کام کرتا ہے اور وہ حضور میں حاضر ہے۔ مولی علی نے فرمایا: میرے سامنے لاؤ، لوگوں نے اسے کھڑا کیا، جب امیر المؤمنین نے اسے دیکھا، تیغ مبارک چار انگل کے قدر نیام سے نکال لی اور فرمایا: کام کی قدرت کا تو خدا کے ساتھ مالک ہے، یا خدا سے جدا مالک ہے؟ اور سنتا ہے، خبردار! ان دونوں میں سے کوئی بات نہ کہنا کہ کافر ہو جائیگا، اور میں تیری گردن ماردوں گا۔ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! پھر میں کیا کہوں؟ فرمایا: یوں کہہ کہ خدا کے دینے سے اختیار رکھتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو مجھے اختیار دے، بے اسکی مشیت کے مجھے کچھ اختیار نہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پس یہی عقیدۂ اہل سنت ہے کہ انسان پتھر کی طرح مجبور محض ہے نہ خود مختار، بلکہ ان دونوں کے بیچ میں ایک حالت ہے۔ جس کی کنہ راز خدا اور ایک نہایت عمیق دریا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بیشمار رضائیں امیر المؤمنین مولی علی پر نازل ہوں کہ دونوں الجھنوں کو دو فقروں میں صاف فرمادیا۔ ایک صاحب نے اسی بارے میں سوال کیا کہ کیا معاصی بھی بے ارادۂ الٰہیہ واقع نہیں ہوتے؟ فرمایا: تو کیا زبردستی کوئی اسکی معصیت کریگا۔ افیعصی قھرا۔ یعنی وہ نہ چاہتا تھا کہ اس سے گناہ ہو مگر اس نے کر ہی لیا۔ تو اسکا ارادہ زبردست پڑا۔ معاذ اللہ، خدا بھی دنیا کے مجازی بادشاہوں کی طرح ہوا کہ ڈاکوؤں، چوروں کا بھتیرا بندوبست کرے پھر بھی ڈاکو اور چور اپنا کام کر ہی گزرتے ہیں۔ حاشا! وہ ملک الملوک بادشاہ حقیقی ہرگز ایسا نہیں کہ بے اسکے حکم اسکی ملک میں ایک ذرہ جنبش کر سکے۔ وہ صاحب کہتے ہیں: فکا نما القمنی حجرا، مولی علی نے یہ جواب دیکر گویا میرے منہ میں پتھر رکھ دیا کہ آگے کچھ کہتے بن ہی نہ پڑا۔

عمر بن عبید معتزلی کہ بندے کے افعال خدا کے ارادے سے نہ جانتا تھا، خود کہتا ہے: کہ مجھے ایسا الزام کسی نے نہ دیا جیسا ایک مجوسی نے دیا جو میرے ساتھ جہاز میں تھا۔ میں نے کہا: تو مسلمان کیوں نہیں ہوتا؟ کہا: خدا نہیں چاہتا، میں نے کہا: خدا تو چاہتا ہے، مگر تجھے

شیطان نہیں چھوڑتے۔ کہا: تو میں شریک غالب کے ساتھ ہوں، اسی ناپاک شناعت کے رد کی طرف مولی علی نے اشارہ فرمایا، کہ وہ نہ چاہے تو کیا کوئی زبردستی اسکی معصیت کرے گا؟ باقی رہا اس مجوسی کا عذر، وہ بعینہ ایسا کہ کوئی بھوکا ہے، بھوک سے دم نکلا جاتا ہے، کھانا سامنے رکھا ہے اور نہیں کھاتا، کہ خدا کا ارادہ نہیں، اس کا ارادہ ہوتا تو میں ضرور کھالیتا۔ اس احمق سے یہ ہی کہا جائے گا کہ خدا کا ارادہ نہ ہونا تو نے کاہے سے جانا؟ اسی سے کہ تو نہیں کھاتا، تو کھانے کا قصد تو کر، دیکھ تو ارادۂ الہیہ سے کھانا ہو جائیگا۔ ایسی اوندھی مت اسی کو آتی ہے جس پر موت سوار ہے غرض مولی علی نے یہ تو اسکا فیصلہ فرمایا کہ جو کچھ ہوتا ہے بے ارادہ الہیہ نہیں ہوسکتا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۷

(۴) سزا اور جزا کیوں

١٣٤ ـ **عن** محمد الباقر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قیل لعلی بن أبی طالب کرم اللّٰہ تعالی وجهه الکریم: اِن ههنا رجلا یتکلم فی المشیئة فقال :یا عبداللّٰہ! خلقك اللّٰہ لما شآء أو شئت ،قال : لما شآء ،قال : فیمیتك اذ ا شاء أو اذا شئت ؟ قال: بل اذا شآء، قال : فید خلك حیث شاء أو حیث شئت ؟ قال ،حیث شاء، قال : واللّٰہ لو قلت غیر هذا لضربت الذی فیه عیناك بسیف، ثم تلا علی ، وما تشاء ون الا ان یشاء اللّٰہ ،هو اهل التقوی و اهل المغفرة ـ

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۸

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مولی علی سے عرض کی گئی: کہ یہاں ایک شخص مشیت میں گفتگو کرتا ہے، مولی علی نے اس سے فرمایا: اے خدا کے بندے! خدا نے تجھے اس لئے پیدا کیا جس لئے اس نے چاہا، یا اس لئے جس لئے تو نے چاہا؟ بولا: جس لئے اس نے چاہا، فرمایا: تجھے جب وہ چاہے بیمار کرتا ہے، یا جب تو چاہے؟ کہا: بلکہ جب وہ چاہے، فرمایا: تجھے اس وقت وفات دے گا جب وہ چاہے یا جب تو چاہے؟ بولا: جب وہ چاہے، فرمایا تو تجھے وہاں بھیجے گا جہاں وہ چاہے یا جہاں تو چاہے؟ بولا۔ جہاں وہ چاہے، فرمایا: خدا کی قسم! تو اسکے سوا کچھ اور کہتا تو یہ جس میں تیری آنکھیں ہیں یعنی تیرا سر تلوار سے مار دیتا۔

١٣٤ـ کنز العمال للمتقی، ۱/ ۰۵ ...

پھر مولی علی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ وہ تقوی کا مستحق اور گناہ عفو فرمانے والا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خلاصہ یہ کہ جو چاہا کیا، اور جو چاہے گا کریگا۔ بناتے وقت تجھ سے مشورہ نہ لیا تھا، بھیجتے وقت بھی نہ لیگا۔ تمام عالم اسکی ملک ہے اور مالک سے دربارۂ ملک سوال نہیں ہوسکتا۔

ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آکر امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے، فرمایا: تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل، عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے، فرمایا: گہرا سمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین مجھے خبر دیجئے۔ فرمایا: اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے، فرمایا:

ان الله خلقك كما شاء او كما شئت ۔ اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا، یا جیسا تو نے چاہا؟ عرض کی: جیسا اس نے چاہا، فرمایا:

فيستعملك كما شاء او كما شئت ، تو تجھ سے کام ویسا لے گا جیسا کہ وہ چاہے، یا جیسا تو چاہے؟ عرض کی: جیسا وہ چاہے، فرمایا:

فيبعثك يوم القيامة كما شاء او كما شئت ؟ تجھے قیامت کے دن جس طرح وہ چاہے اٹھائے گا، یا جس طرح تو چاہے؟ کہا جس طرح وہ چاہے، فرمایا:

ايها السائل! تقول : لاحول ولا قوة الابمن۔ اے سائل! تو کہتا ہے: کہ نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا: اللہ علی عظیم کی ذات سے، فرمایا: تو اس کی تفسیر جانتا ہے؟ عرض کی: امیر المؤمنین کو جو علم اللہ نے دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں، فرمایا:

ان تفسيرها لا يقدر على طاعة الله و لايكون قوة معصية الله فى الامرين جميعا الابالله ۔ اسکی تفسیر یہ ہے کہ نہ طاعت کی طاقت، نہ معصیت کی قوت، دونوں اللہ ہی کے دئے سے ہیں۔ پھر فرمایا:

ايها السائل! الك مع الله مشية او دون الله مشية ؟ فان قلت ان لك دون الله مشية ، فقد اكتفيت بها عن مشية الله و ان زعمت ان لك فوق الله مشيئة فقد

ادعیت مع اللّٰہ شر کا فی مشیتہ۔

اے سائل! تجھے خدا کے ساتھ اپنے کام کا اختیار ہے یا، بے خدا کے؟ اگر تو کہے کہ بے خدا کے تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے ارادۂ الٰہیہ کی کچھ حاجت نہ رکھی جو چاہے خود اپنے ارادے سے کریگا، خدا چاہے یا نہ چاہے۔ اور یہ سمجھے کہ خدا سے اوپر تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے اللہ کے ارادے میں اپنے شریک ہونے کا دعوی کیا۔ پھر فرمایا: ایھا السائل!ان اللّٰہ یشج ویداوی ،فمنہ الداء و منہ الدواء ،اعقلت عن اللّٰہ امرہ۔

اے سائل! بے شک اللہ زخم پہونچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے۔ تو اسی سے مرض ہے اور اسی سے دوا۔ کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا، اس نے عرض کی: ہاں، حاضرین سے فرمایا:

الآن اسلم اخو کم فقو مواو صافحوا

اب تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا۔ کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔ پھر فرمایا:

ان رجلا من القدریۃ لاخذت برقبۃ ثم ازال اجوئھا حتی اقطعھا فانھم یھود ھذہ الا مۃ و نصاراھا و مجوسھا۔

اگر میرے پاس کوئی شخص ہو جو انسان کو اپنے افعال کا خالق جانتا اور تقدیر الٰہی سے وقوع طاعت و معصیت کا انکار کرتا ہو تو میں اس کی گردن پکڑ کر دبوچتا رہوں گا یہاں تک کہ الگ کاٹ دوں۔ اس لئے کہ وہ اس امت کے یہودی، نصرانی، اور مجوسی ہیں۔

یہودی اس لئے فرمایا کہ ان پر خدا کا عذاب ہے اور یہود مغضوب علیھم ہیں اور نصرانی و مجوسی اس لئے فرمایا کہ نصاری تین خدا مانتے ہیں۔ مجوس یزدان اور اہرمن دو خالق مانتے ہیں۔ یہ بیشمار خالقوں پر ایمان لا رہے ہیں کہ ہر جن و انس کو اپنے اپنے افعال کا خالق گا رہے ہیں۔ و العیاذ باللہ رب العالمین ،

یہ اس مسئلہ میں اجمالی کلام ہے۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ کافی ووافی اور صافی وشافی جس سے ہدایت والے ہدایت پائیں گے۔ اور ہدایت اللہ ہی کے ہاتھ۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالیٰ أَعْلَمُ۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۹۹

(۵) تقدیر پر تکیہ کر کے عمل نہ چھوڑیں

۱۳۵۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : کان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فی جنازۃ فأخذ شیئا فجعل ینکت بہ الأرض، فقال ما منکم من أحد الاو قد کتب مقعدہ من النار و مقعدہ من الجنۃ، قالو: یارسول اللّٰہ! أفلا نتکل علی کتابنا و ندع العمل (زاد فی روایۃ) فمن کان من أہل السعادۃ فسیصیر الی أہل السعادۃ ،و من کان من أہل الشقاء فسیصیر الی عمل أہل الشقاوۃ ، قال :إعملو فکل میسر لما خلق لہ ، أما من کان من أہل السعادۃ فییسر لعمل أہل السعادۃ، و أمامن کان من أہل الشقاء فییسر لعمل أہل الشقاوۃ،ثم قرء فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰی وَ اتَّقٰی وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اَلْاٰیۃ ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۰۵

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تشریف فرما تھے، آپ نے ایک لکڑی اٹھا کر زمین کریدنا شروع کی ، پھر فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانا جہنم اور جنت میں لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! تو کیا ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کر کے عمل کرنا نہ چھوڑ دیں؟ ایک روایت میں ہے، جو نیک لوگوں میں ہے وہ عنقریب نیک لوگوں میں ہو جائے گا اور جو بد بختوں میں ہے وہ ان میں سے ہو جائے گا، فرمایا: عمل کرو کہ ہر ایک کیلئے وہ آسان ہے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے، تو جو نیک بخت ہے اس کیلئے نیک بختوں کا کام آسان ہو جاتا ہے۔ اور جو بد بخت ہے اس کیلئے بد بختوں کا عمل آسان ہو جاتا ہے۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

۱۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ۷۳۷/۲ ☆ الصحیح لمسلم ، القدر ، ۳۳۳/۲
الجامع للترمذی، القدر ۳۶/۲ ☆ السنن لابی داؤد ، السنۃ ۱۶ ، القدر ، ۶۴۵/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۰/٤ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۹۷/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۷۰۸/۸ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۱۰/۱۱
التفسیر للبغوی، ۲۵۳/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۹/۶
کنز العمال للمتقی، ۱۵۵۲، ۳٤۲/۱ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۸/۶

تو وہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا، اللہ تعالیٰ سے ڈرا، اور اچھی طرح تصدیق کی۔ الآیہ۔

(۶) تدبیر تقدیر سے ہے

۱۳۶۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلدَّوَاءُ مِنَ الْقَدَرِ یَنْفَعُ مَنْ یَّشَاءُ لِمَا یَشَاءُ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دواء خود بھی تقدیر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے جس دوا سے چاہے نفع پہونچا دیتا ہے۔

۱۳۷۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنہما قال :إن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالی عنہ خرج الی الشام حتی اذا کان بسرغ لقیہ أمراء الأجناد أبو عبیدۃ بن الجراح و أصحابہ فأخبرہ أن الوباء قد وقع بالشام، قال عبد اللّٰہ بن عباس : فقال عمر : أدع لی المھاجرین الأولین فدعاھم فاستشارھم و أخبرھم أن الوباء قد وقع بالشام، فاختلفوا فقال بعضھم: قد خرجت لأمر و لانری أن ترجع عنہ ـو قال بعضھم: معک بقیۃ الناس و أصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم و لا نری أن تقدمھم علی ھذا الوباء ، فقال : ارتفعوا عنی، ثم قال: أدع لی الأنصار فدعوتھم فاستشارھم فسلکوا سبیل المھاجرین و اختلفوا کاختلافھم، فقال: ارتفعوا عنی، ثم قال: أدع من کان ھھنا من مشیخۃ قریش من مھاجرۃ الفتح، فدعوتھم فلم یختلف منھم علیہ رجلان فقالوا: نری أن ترجع بالناس و لا تقدمھم علی ھذا الوباء ، فنادی عمر فی الناس إنی مصبح علی ظھر فاصبحوا علیہ ، قال أبوعبیدۃ : أفرارا من قدر اللّٰہ؟ فقال عمر : لو غیرک قالھا یاأباعبیدۃ! ، نعم ،نفرمن قدر اللّٰہ الی قدر اللّٰہ ، أ رأیت لو کان لک إبل ، ھبطت وادیا لہ عدوتان، إحداھماخصبۃ والاخری جدبۃ، ألیس إن رعیت الخصبۃ رعیتھا بقدر اللّٰہ ، و إن

۱۳۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۳۱/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸۵/۵
کنز العمال للمتقی، ۲۸۰۸۱، ۱۰/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۱/۲
۱۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، الطب، ۸۵۳/۲ ☆ الصحیح لمسلم، السلام، ۲۲۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۳/۵ ☆

رعیت الجدبة رعیتها بقدر اللّٰہ ، قال : فجاء عبد الرحمن بن عوف و کان متغیبا فی بعض حاجته فقال : إن عندی فی ھذا علما ، سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : إِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلا تَقْدِمُوا عَلَیْهِ وَ إِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَ أَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ وَ انْصَرَفَ ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۳

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بقصد شام وادی تبوک میں قریہ سرغ تک پہونچے تو سرداران لشکر ابو عبیدۃ بن الجراح، خالد بن ولید، اور عمرو بن العاص وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم انہیں ملے اور خبردی کہ شام میں وبا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا کرلاؤ۔ چنانچہ انہیں بلا کرلایا گیا۔ آپ نے ان سے مشورہ لیا اور بتایا کہ سرزمین شام میں وبا ہے۔ یہ سن کرلوگوں میں اختلاف واقع ہوگیا۔ بعض حضرات کا کہنا تھا: کہ ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اور اسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں جبکہ بعض حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ منتخب افراد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں۔ لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے، آپ نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر فرمایا: انصار کو بلاؤ، میں انہیں بلا کرلایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا تو وہ بھی مہاجرین کے راستہ پر چلے، ان میں بھی اسی طرح اختلاف ہوگیا جس طرح مہاجرین میں ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا: میرے لئے ان اکابر قریش کو بلاؤ جنھوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی، انہیں بلایا گیا تو ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا، بلکہ متفقہ طور پر کہا: کہ ہماری رائے میں لوگوں کو لے کر لوٹنا چاہئے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی کرنا صحیح نہیں۔ چنانچہ امیر المؤمنین نے منادی کرادی کہ کل میں واپسی کیلئے سوار ہو جاؤ نگا۔ حضرت ابوعبیدہ نے کہا: کیا خدا کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش تمہارے سوا یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی۔ (یعنی تمہارے علم وفضل سے یہ بعید ہے) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں، بھلا بتاؤ تو تمہارے پاس کچھ اونٹ

ہوں، انہیں لیکر کسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز دوسرا خشک، تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ تم شاداب میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے، اور خشک میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اتنے میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے جو اپنی کسی ضرورت سے تشریف لے گئے تھے۔ ارشاد فرمایا: مجھے اس سلسلہ میں ایک حدیث یاد ہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی، کہ جب تم کسی جگہ وبائی بیماری طاعون وغیرہ کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ، اور جہاں تم ہو وہاں ہی وبا آجائے تو پھر وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں: یہ حدیث سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور واپس تشریف لائے۔ ۱۲ام

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی ہاں کہ سب کچھ تقدیر سے ہے پھر آدمی خشک جنگل چھوڑ کر ہرا بھرا چرائی کیلئے اختیار کرتا ہے۔ اس سے تقدیر الہی سے بچنا لازم نہیں آتا۔ یونہی ہمارا اس زمین میں نہ جانا جس میں وبا پھیلی ہے۔ یہ بھی تقدیر سے فرار نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ تدبیر ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ صلاح نیت کے ساتھ عین توکل ہے۔

ہاں بیشک یہ ممنوع و مذموم ہے کہ آدمی ہمہ تن تدبیر میں منہمک ہو جائے اور اسکی درستی میں جا و بے جا، نیک و بد، حلال و حرام کا خیال نہ رکھے۔ یہ بات بیشک اسی سے صادر ہوگی جو تقدیر کو بھول کر تدبیر پر اعتماد کر بیٹھا، شیطان اسے ابھارتا ہے کہ اگر یہ بن پڑی جب تو کار برآری ہے ورنہ مایوسی و ناکامی، ناچار سب این و آں سے غافل ہو کر اسکی تحصیل میں لہو پانی کر دیتا ہے۔ اور ذلت و خواری، خوشامد و چاپلوسی، مکر و دغا بازی جس طرح بن پڑے اسکی راہ لیتا ہے حالانکہ اس حرص سے کچھ نہ ہوگا۔ ہونا وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہے۔ اگر یہ علو ہمت، صدق نیت، پاس عزت، اور لحاظ شریعت ہاتھ سے نہ دیتا رزق کو اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ لیا جب بھی پہونچتا۔ اسکی طمع نے آپ اسکے پاؤں میں تیشہ مارا اور حرص و گناہ کی شامت نے خسر الدنیا و الآخرۃ کا مصداق بنایا۔ اور اگر بالفرض آبرو کھو کر گنہگار ہو کر دو پیسہ پائے بھی تو ایسے مال پر ہزار تف، بئس المطاعم حین الذل تکسبها ÷ القدر منتصب و القدر مخفوض

بری خوراک ہے وہ جسے ذلت کی حالت میں حاصل کرو۔ اور اس کہاوت کی مصداق کہ "ہانڈی تو چڑھ گئی لیکن عزت گھٹ گئی"　　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۴

(۷) تقدیر کا منکر ملعون ہے

۱۳۸۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ، اَلزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ، وَ الْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ ، وَ الْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ فَيُعِزُّ بِذٰلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللّٰهُ وَ يُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللّٰهُ، وَ الْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ ، وَ الْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ، وَ التَّارِكُ لِسُنَّتِي ۔　　　شمائم العنبر ص ۱۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ لوگوں پر میری لعنت کہ اللہ تعالی نے ان پر لعنت فرمائی اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالی کی کتاب میں اپنی رائے سے بڑھانے والا، تقدیر کو جھٹلانے والا، اپنی طاقت وقوت کے بل بوتے پر ذلیلوں کو معزز رکھنے والا، شریفوں کو ذلیل کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی محرمات کو حلال سمجھنے والا، میرے اہلبیت کے بارے میں جن چیزوں کو اللہ تعالی نے حرام کیا ان کو حلال سمجھنے والا، اور میری سنت مؤکدہ کو ہلکا سمجھ کر چھوڑنے والا۔۱۲م

۱۳۸۔ مجمع الزوائد للهيثمي، ۱/۱۷۶　☆　الجامع الصغير للسيوطي، ۲۸۶
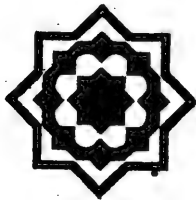
۱۰۔ گناہ صغیرہ وکبیرہ

(۱) گناہ صغیرہ وکبیرہ کی پہچان

۱۳۹۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم: لَا صَغِیْرَةَ مَعَ الْإِصْرَارِ وَلَا كَبِیْرَةَ مَعَ الْإِسْتِغْفَارِ۔

فتاویٰ رضویہ ۹/۲۵۸

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی گناہ بار بار کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا اور کوئی گناہ توبہ کے بعد کبیرہ نہیں رہتا۔ ۱۲م

(۲) جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے

۱۴۰ ۔ **عن** خریم بن فاتك الأسدی قال: صلی النبی صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم الصبح فلما انصرف قام قائما فقال: عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۱۳۴

حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو تشریف فرما ہوکر ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔ یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی، جھوٹے قول سے دور رہو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اسکا کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے۔ ۱۲م

۱۴۱۔ **عن** أبی بکرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم قال: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ، قالوا : بلیٰ ، یا رسول اللّٰہ ،قال: اَلْإِشْرَاكُ

۱۳۹۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/۲۰۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۵۷۰
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۵۰۸ ☆ الدرر المنتثرة للسیوطی، ۱۸۰
۱۴۰۔ السنن لابن ماجة ، الشهادة ۱/۱۷۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۱۲۱
۱۴۱۔ الجامع للترمذی ، الشهادات ۲/۵۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۱۲۱

بِاللّٰهِ، وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ أَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ، قال: فما زال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم يقولها حتى قلنا: ليته سكت۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتادوں، صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، اور جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات بڑے بڑے گناہ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ (خوف زدہ ہوکر) ہم کہنے لگے: کاش سرکار خاموش ہوجاتے۔ فتاویٰ رضویہ ۵/۱۳۴

(۳) جھوٹا گواہ جہنمی ہے

۱۴۲۔ **عن** عبد اللّٰه بن عمر رضى اللّٰه تعالىٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم: لَنْ تَزُوْلَ قَدَ مَاشَاهِدِ الزُّوْرِ حَتّٰى يُوْجِبَ لَهُ النَّارَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی دینے والا اپنے پاؤں ہٹانے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اسکے لئے جہنم واجب کردیتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۵/۱۳۴

(۴) گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے

۱۴۳۔ **عن** النواس بن سمعان الأنصارى رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم: اَلْإِثْمُ مَاحَاكَ فِي صَدْرِكَ۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹۶

۱۴۲۔ السنن لا بن ماجة "الشهادة" ۱/۱۷۳ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳/۲۲۲

۱۴۳۔ المستدرك للحاكم "البيوع"، ۲/۱۴ ☆

(۵) ارتکاب کبائر سے ایمان نہیں جاتا

١٤٤۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : مَامِنْ عَبْدٍ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، ثُمَّ مَاتَ عَلیٰ ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، قُلْتُ : وَاِنْ زَنیٰ وَاِنْ سَرَقَ ، قال: وان زنی وان سرق ، قلت: و ان زنی و ان سرق ، قال: وان زنی وان سرق ، ثلاثا ثم قال فی الرابعة :عَلیٰ رَغْمِ اَنْفِ اَبِی ذَرٍّ ، قَال : فخرج أبو ذر وھو یقول : وإن رغم أنف أبی ذر۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۴

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جو "لاالہ الا اللّٰہ "، پڑھ کر مر جائے مگر جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: چاہے وہ زنا کرے، چاہے وہ چوری کرے، حضور نے فرمایا: خواہ وہ زنا کرے، خواہ وہ چوری کرے، میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے، خواہ وہ چوری کرے، فرمایا: چاہے وہ زنا کرے، چاہے وہ چوری کرے۔ یہ عرض و معروض تین مرتبہ ہوا۔ چوتھی بار میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوذر کی ناک غبار آلود ہونے پر (یعنی خواہ ابوذر کو یہ بات ناپسند ہو لیکن ہے ایسا ہی)۔ حضرت ابوذر غفاری جب بارگاہ رسالت سے واپس تشریف لائے تو کہہ رہے تھے: اگر چہ ابوذر کی ناک غبار آلود ہی کیوں نہ ہو۔ ۱۲م

١٤٥۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : ثَلَاثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ : اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ "، وَلَا نُكَفِّرُهٗ بِذَنْبٍ ، وَلَا نُخْرِجُهٗ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ۔ اظہار الحق الجلی، ۳۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں، جن میں سے ایک بات یہ ہے کہ

١٤٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، اللباس، ۲/ ۸۶۷ ☆ الصحیح لمسلم "الایمان" ۱/ ۶۶
المسند لا حمد بن حنبل " ۵/۱۶۶ ☆ المسند لابی عوانه " ۱/ ۱۹
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۲۸۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۱۷۰
تلخیص المتشابه، ۲/ ۱۰۳ ☆
١٤٥۔ السنن لابی داؤد، الجهاد، ۱/ ۳۴۳ ☆ نصب الرایه للزیلعی ، ۳/ ۳۷۷
کنز العمال للمتقی ، ٤٣٢٢٦، ٥/ ٨١١ ☆

جو شخص کلمہ "لااله الا الله محمد رسول الله،، کہے اسکے بارے میں زبان کو روکو۔ ہم کسی کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہیں کہیں گے۔ اور نہ کسی کو کسی عمل کی وجہ سے خارج کریں گے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ان احادیث میں سے ہے کہ جن میں کلمہ ذکر ہے لیکن مراد وہی تصدیق جمیع ضروریات دین ہے۔

(۶) گناہ سے دل سیاہ ہوجاتا ہے

۱۴۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَأَ خَطِیْئَةً نُکِتَتْ فِی قَلْبِهٖ نُکْتَةٌ سَوْدَآءُ، فَاِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صَقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِیْدَ فِیْهَا حَتّٰی تَعْلُوَ عَلٰی قَلْبِهٖ وَهُوَ" اَلرَّانُ" الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی "کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اسکے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے۔ پس اگر وہ اس سے جدا ہوگیا اور توبہ استغفار کی تو اسکے دل پر صیقل ہو جاتی ہے۔ اور اگر دوبارہ کیا تو اور سیاہی بڑھتی ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چڑھ جاتی ہے۔ اور یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ یوں نہیں بلکہ زنگ چڑھادی ہے انکے دلوں پر ان گناہوں کے سبب کہ وہ کرتے تھے۔ فتاویٰ رضویہ ۱۱/ ۳۰۸

(۷) سب کو ہلاک نہ جانو

۱۴۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عن قال: قال رسول الله صلی الله تعالی

۱۴۶۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/ ۴۶۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/ ۲۲۹
کنز العمال للمتقی، ۱۸۹، ۱۰، ۴/ ۲۱۰ ☆ التفسیر للطبری، ۳۰/ ۶۲
فتح الباری للعسقلانی، ۸/ ۶۹۶ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۹/ ۲۵۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۲۷ ☆ السنن لابن ماجة، ۲/ ۳۲۳
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۹۵ ☆ زاد المسیر لابن الجوزی، ۹/ ۵۶
۱۴۷۔ الصحیح لمسلم، البر، ۲/ ۳۲۹ ☆ السنن لابی داؤد، الادب، ۲/ ۶۸۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۷۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۴۸
شرح السنة للبغوی، ۱۳/ ۱۴۴ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۷۵۹

علیه وسلم :إذَا سَمِعتَ الرّجل يَقولُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهلَكُهُم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی کو یوں کہتے سنے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ ان سب سے ہلاک ہونے والا ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۹۹

۱۴۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلذَّنبُ شُئُومٌ عَلىٰ غَيرِ فَاعِلِهِ اِنْ عَيَّرَهُ اِبتَلىٰ وَ اِن اغتَابَهُ اَثِمَ وَ اِن رَضِيَ بِهِ شَارَكَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: گناہ تو ایک شخص کرتا ہے لیکن اسکا وبال دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ اگر اسکو عار دلائے گا تو یہ بھی اس میں مبتلاء ہوگا۔ اور اگر غیبت کریگا تو گنہگار ہوگا۔ اور اگر راضی ہوگا تو شریک گناہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/۲۸۱

(۸) لواطت گناہ کبیرہ ہے

۱۴۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَلعُونٌ مَن يَّعمَلُ عَمَلَ قَومِ لُوطٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو قوم لوط کا کام کرے۔ فتاوی رضویہ ۳/۱۹۰

(۹) مدح فاسق حرام ہے

۱۵۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَ اهتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرشُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۴۸۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲/۲۴۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۰

۱۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۲۷۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۱۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۲۸۶

۱۵۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۶/۴۰

اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۷۱ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۵۹۵

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور اسکے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۹۳

(۱۰) مؤمن پر لعن طعن حرام ہے

۱۵۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم :لَیسَ المُؤمِنُ بِالطَّعَانِ وَلَااللِّعَانِ وَلَاالفَاحِشِ وَلَا البَذِیِّ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان نہیں ہوتا طعن کرنے والا۔ بہت لعنت کرنے والا۔ بے حیا۔ فحش گو۔

(۱۱) ایذائے مؤمن حرام ہے

۱۵۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ آذٰی مُسلِمًا فَقَدْ آذٰنِی وَمَنْ آذٰنِی فَقَدْ آذَی اللّٰہَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔ فتاوی رضویہ ۵/۸۹۲

(۱۲) مسلمان کی جان و مال حرام

۱۵۳۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : کُلُّ المُسلِمِ عَلَی المُسلِمِ حَرَامٌ مَالُہٗ وَعِرضُہٗ وَدَمُہٗ، حَسبُ امرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یُحَقِّرَ اَخَاہُ المُسلِمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۵۲۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۱/۵۰۴ ☆ البدایة والنہایة لابن کثیر، ۷/۳۴۷
الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۱۰۹ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۲/۱۷۹
۱۵۳۔ الجامع للترمذی، ۲/۱۵ ☆ الصحیح لمسلم، ۲/۳۱۷
السنن لابی داؤد، الادب، ۲/۶۶۹ ☆ السنن لابن ماجة، الفتن، ۲/۲۸۹
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۳ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱/۴۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۴۹۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۹۱

وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ اسکا مال، اسکی آبرو، اسکا خون۔ آدمی کے بد ہونے کو یہ بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۱۲

(۱۳) مسلمان کو گالی دینا جائز نہیں

۱۵٤۔ **عن** عبد اللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: سَبَابُ الْمُسْلِمِ کَالْمُشْرِفِ عَلَی الْهَلَکَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینے والا اسکے مانند ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۴۰

(۱۴) مسلمان کا مال لینا بغیر رضا جائز نہیں

۱۵۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ قال: قال رسو ل اللّٰه رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: لَا یَحِلُّ مَالَ اِمْرَءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کا مال حلال نہیں مگر اسکی جی کی خوشی سے۔

فتاوی رضویہ ۷/۲۸

(۱۵) کسی سے جبراً کچھ لینا جائز نہیں

۱۵٦۔ **عن** سمرة بن جندب رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: عَلَی الْیَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰی تُؤَدِّیَهٗ۔

۱۵٤۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۷۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ٤٦۷

۱۵۵۔ التمهید لابن عبد البر، ۱۰/ ۲۳۱ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۵/ ۲۷۹

۱۵٦۔ الجامع للترمذی، البیوع، ۱/ ۱۵۲ ☆ السنن لابی داؤد، البیوع، ۲/ ۵۰۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۱۳ ☆ السنن لابن ماجة، الصدقات، ۲/ ۱۷۳

فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۲٤۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٦/ ۹۰

شرح السنة للبغوی، ۸/ ۲۲٦ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/ ۵۳

المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/ ۲۵۲ ☆ نصب الرایة، ۳/ ۲۷٦

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز کسی سے لی اس کو واپس کرنا واجب ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۰

(۱۶) دھوکہ دینا مذموم ہے

۱۵۷ـ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: لَیسَ لَنَا مَنْ غَشَّنَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمانوں کی خیر خواہی کے خلاف معاملہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں

فتاوی رضویہ ۷/۹۶

۱۵۸ـ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: لَیسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ مُسْلِمًا اَوْ ضَرَّهٗ اَوْ مَاکَرَہٗ۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان کی بدخواہی کرے، یا اسے ضرر پہونچائے، یا اسے فریب دے۔

فتاوی رضویہ ۷/۹۶

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احادیث اس باب میں حد تواتر پر ہیں اور خود ان امور کی حرمت ضروریات دین سے ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۹۶

(۱۷) رشوت لینا دینا ناجائز ہے

۱۵۹ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل اللہ

۱۵۷ـ الجامع للترمذی، البیوع، ۱/۱۵۷ ☆ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۷۰
السنن لابی داؤد، البیوع، ۲/۴۸۹ ☆ السنن لابن ماجة، التجارات، ۱/۱۶۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵۰ ☆ المستدرك للحاکم، ۲/۹
۱۵۸ـ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۰ ☆
۱۵۹ـ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۹۹ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۲۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۱۶۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/۸

صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : أَلرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشوت دینے اور لینے والے مستحق جہنم ہیں۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۰۲

(۱۸) مجرم کو پناہ دینا جائز نہیں

۱۶۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰی مُحْدِثًا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت اس شخص پر ہے جو کسی شرعی مجرم کو پناہ دے۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۶۹

(۱۹) اسلام میں ضرر رسانی نہیں

۱۶۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ ، مَنْ ضَارَّ ضَارَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اسلام میں) نہ ضرر ہے اور نہ مضرت پہونچانا۔ جس نے نقصان پہونچایا اللہ تعالیٰ اس کو نقصان میں مبتلا کریگا۔ اور جس نے کسی کو مشقت میں مبتلا کیا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۹۳

۱۶۰۔ الصحیح لمسلم، الحج، ۳/ ۱۶۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۸۱

۱۶۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۳۱۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۶/ ۶۹

المستدرک للحاکم، ۲/ ۵۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۸۱

مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/ ۱۱۰ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۰/ ۲۳۰

کنز العمال للمتقی، ۹۴۹۸، ۴/ ۵۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۶/ ۳۲۵

ارواء الغلیل الالبانی، ۳/ ۴۸ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۹/ ۷۶

تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱/ ۴۴۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/ ۵۰۶

(۲۰) کمزور کی مدد نہ کرنا گناہ ہے

۱۶۲۔ عن سهل بن حنيف رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ أُذِلَّ عِنْدَهُ مُؤمِنٌ فَلَمْ يَنْصُرْهُ وَيَقْدِرُ عَلىٰ أَنْ يَّنْصُرَهُ أَذَلَّهُ اللّٰهُ عَلىٰ رُؤُسِ الْاَشْهَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول، ۲۱/۹

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس مؤمن کی تذلیل کی جائے پھر وہ اسکی مدد پر قادر ہونے کے باوجود اسکی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن بر سر عام رسوا کریگا۔ ۱۲م

(۲۱) حسد ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہوتا

۱۶۳۔ عن أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَايَجْتَمِعُ فِى جَوْفِ عَبْدٍ الْإِيْمَانُ وَالْحَسَدُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بندے کے دل میں ایمان اور حسد دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۱/۹

۱۶۴۔ عن أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ قَالَ الْعُشْبَ۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۱/۹

۱۶۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۴۷/۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۸۹/۶
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۶۷/۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۵۴۴/۷
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۱۰/۲ ☆
۱۶۳۔ الدر المنثور للسيوطى، ۱۸۳/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۵۴۶/۳
۱۶۴۔ السنن لابى داؤد، الادب، ۲۷۲/۲ ☆ السنن لابن ماجة، الزهد، ۳۲۰/۲
اتحاف السادة للزبيدى، ۲۹۴/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۸۲/۲
جمع الجوامع للسيوطى، ۳۶۶ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۱۲۴/۶
التاريخ الكبير للبخارى، ۲۷۲/۱ ☆ التفسير للقرطبى، ۲۵۱/۵
الدر المنثور للسيوطى، ۴۱۹/۶ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۲۲۷/۲
كشف الخفاء للعجلونى، ۴۲۶/۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۵۴۷/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد سے بچو کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو، یا سوکھی گھاس کو۔ ۱۲م

۱۶۵۔ **عن** معاویة بن حیدة رضی اللّٰہ تعالی عنه قال : قال: رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : اَلْحَسَدُیُفْسِدُ الْاِیْمَا نَ کَمَا یُفْسِدُ الصِّبْرُ الْعَسَلَ ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد ایمان کو ایسا برباد کردیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو۔ ۱۲م

(۲۲) عیب لگانے والے مستحق جہنم ہیں

۱۶۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : مَنْ ذَکَرَ اِمْرَءً بِشَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ لِیُعِیْبَهٗ بِهٖ حَبِسَهٗ اللّٰهُ فِی نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَاتِیَ بِنِفَاذِ مَا قَالَ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے عیب لگانے کو وہ بات بیان کرے جو اس میں نہیں اللہ تعالیٰ اسے نار جہنم میں قید کریگا۔ یہاں تک کہ اپنے کہے کی سند لائے۔

۱۶۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : اَیُّمَا رَجُلٍ اَشَاعَ عَلٰی رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِکَلِمَةٍ وَهُوَ مِنْهَا بَرِیٌٔ یُشِیْنُهٗ بِهَا فِی الدُّنْیَا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّذِیْبَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یَاتِیَ بِنِفَاذِ مَا قَالَ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں کوئی بات مشہور کی اور وہ اس سے بری ہے جسکا یہ دنیا میں عیب لگا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جب تک اپنی اس بات کا ثبوت نہ پیش کرے اسے آتش دوزخ میں پگھلائے۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷

۱۶۵۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۵۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ٤٢٦

۱۶۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٤/ ۲۱۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۹۹

۱۶۷۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ٥۲۰ ☆

(۲۳) قتل مومن پر اعانت بدتر گناہ ہے

۱۶۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ أَعَانَ عَلیٰ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ کَلِمَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ مَکْتُوبًا بَیْنَ عَیْنَیْهِ آیِسٌ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان کے قتل پر آدھی بات کہہ کر اعانت کرے اللہ تعالیٰ سے اس حالت پر ملے کہ اسکی پیشانی پر لکھا ہو۔ خدا کی رحمت سے ناامید۔

(۲۴) شیطانی وسوسہ

۱۶۹۔ **عن** صفیة بنت حیی رضی الله تعالی عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِی مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ۔

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان انسان کے خون دوڑنے کی رگوں میں گردش کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۱۷

۱۶۸۔ السنن لا بن ماجة، ۱/ ۱۸۸ ☆ السنن الکبری للهیثمی، ۸/ ۲۲
نصب الرایة للزیلعی، ۴/ ۳۲۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۱۶
کنز العمال للمتقی، ۳۹۸۹۵، ۱۵/ ۲۲ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۵/ ۷۴
الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۲۰۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۹۴
تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ۱/ ۱۵۲ ☆ المسند للعقیلی، ۴/ ۳۸۲
تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۴/ ۱۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/ ۱۵۶
الکامل فی الضعفاء لا بن عدی، ۷/ ۲۷۱۵ ☆ مسند الربیع، ۳/ ۳
الموضوعات لا بن الجوزی، ۳/ ۱۰۳ ☆

۱۶۹۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۳۳۷ ☆ السنن للدارمی، ۲/ ۳۲۰
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/ ۲۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴/ ۲۸۲
زاد المسیر لا بن الجوزی، ۹/ ۲۷۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/ ۳۰۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/ ۳۰۵ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۸/ ۵۵۸
البدایة النهایة لا بن کثیر، ۱/ ۵۹ ☆ تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ۲/ ۲۱۲

(۲۵) تصویر حرام ہے

۱۷۰۔ عن عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : كُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ يَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِی جَهَنَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مصور جہنم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کریگا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کریگی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۳/۹

۱۷۱۔ عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۳/۹

۱۷۲۔ عن أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ: وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۳/۹

۱۷۰۔ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۱/۳۰۸
کنز العمال للمتقی، ۹۳۷۸، ۴/۳۷ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/۱۹۸
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۴۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۹۵

۱۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ۲/۸۸۰ ☆ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۷۵ ☆ البدایہ والنہایۃ لابن کثیر، ۶/۱۵۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۲۹ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۷/۲۶۷
مجمع الزوائد للہیثمی، ۵/۲۳۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۴۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳۳ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۱۰/۱۰۸
الترغیب والترہیب للمنذری، ۴/۴۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۹۰

۱۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ۲/۸۸۰ ☆ الصحیح لمسلم۔ اللباس، ۲/۲۰۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے۔ بھلا کوئی چیونٹی۔ یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنادے۔

۱۷۳۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ الَّذِیْنَ یَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُقَالُ لَهُمْ أَحْیُوا مَاخَلَقْتُمْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائینگے۔ ان سے کہا جائیگا یہ صورتیں جو تم نے بنائیں تھیں ان میں جان ڈالو۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول ۹/۱۴۳

۱۷٤۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰی یَنْفُخَ فِیْهَا الرُّوْحَ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی تصویر بنائے تو بیشک اللہ تعالیٰ اسے عذاب کریگا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکیگا۔

۱۷۵۔ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی

۱۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ،التوحید ،۲/ ۱۱۲۸ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۲۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۳۸۳
السنن الکبری للبیهقی ، ۷/ ۲۶۸ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ٤/ ٤۱
۱۷٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، اللباس، ۲/ ۸۸۱ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس، ۲/ ۲۰۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۳۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ٤/ ٤۱٦
الترغیب والترهیب للمنذری ۳/ ٤۳۸ ☆
۱۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۳۳٦ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ٤/ ٤٦
المصنف لا بن ابی مشیبة ، ۱۳/ ۱۹۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ۳۳۹
الدر المنثور للسیوطی ، ٤/ ۷۳ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۳/ ۷
کنز العمال للمتقی ، ۹۳۷۱ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۷/ ۳۸۱

علیه وسلم : يَخرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَومَ القِيَامَةِ لَهُ عَينَانِ يَبْصُرُ بِهِمَا وَاُذُنَانِ يَسمَعَان وَلِسَانٌ يَنطِقُ يَقُولُ اِنِّی وُكِّلتُ بِثَلٰثَةٍ، بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ ، وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَ بِالمُصَوِّرِينَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھنے والی، اور دو کان سننے والے، ایک زبان کلام کرتی ۔ وہ کہے گی میں تین فرقون پر مسلط کی گئی ہوں۔ایک جو اللہ کا شریک بتائے۔دوسرا ہر ظالم ہٹ دھرم۔تیسرا تصویر بنانے والا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۷۶۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ اَشَدَّ اَهلِ النَّارِ عَذَابًا يَومَ القِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًا اَو قَتَلَهُ نَبِیٌّ اَواِمَامٌ جَائِرٌ وَهٰؤلَآءِ المُصَوِّرُونَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک روز قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا۔یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا، یا بادشاہ ظالم، یا ان تصویر بنانے والوں پر۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۷۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله عنه قال:قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَومَ القِيَامَةِ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِيًا اَو قَتَلَهُ نَبِیٌّ اَو رَجُلٌ يُضِلُّ النَّاسَ بِغَيرِ عِلمٍ اَو مُصَوِّرٌ يُصَوِّرُ التَّمَاثِيلَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس پر ہوگا جس نے

۱۷۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ٤٢٦ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۰/ ۲٦٦
مجمع الزوائد للهيثمی، ٥/ ٢٣٦ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ٤/ ١٢٢
كنز العمال للمتقی، ٤٣٨٨٢ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٦١٩٥
۱۷۷۔ كنز العمال للمتقی، ٩٣٦٦، ٣٥/٤ ☆
مجمع الزوائد للهيثمی، ١٨١/١ ☆ التفسير لابن كثير، ١٤٦/١
الدر المنثور للسيوطی، ١/ ٢٣ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٢٦٠/١٠

کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا۔ یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور تصویر ساز پر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِیٌّ اَوْ قَتَلَهٗ اَحَدُ وَالِدَیْهِ وَالْمُصَوِّرُوْ نَ وَعَالِمٌ لَمْ یَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی جہاد میں اسے قتل فرمائے۔ یا جو اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھکر گمراہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۹۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت: قدم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم من سفر و سترت سھوۃ لی بقرام فیہ تماثیل، فلما رآہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تلون وجھہ وقال یا عائشة! اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الَّذِیْنَ یُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے۔ میں نے دروازہ پر ایک تصویر دار پردہ لٹکا دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپکے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۸۔ المسند للعقیلی، ۳/۱۲۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/۳۴۸

کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۹۹، ۱۰/۲۰۸ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۴/۳۶۴

۱۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ۲/۸۸۰ ☆ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۱

(۲۶) جہاں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے

۱۸۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى اللّٰه تعالىٰ عنها قالت : قدم رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل، فلما رأه رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم قام على الباب ولم يدخل فعرفت فى وجهه الكراهية فقلت: يا رسول اللّٰه! اتوب الى اللّٰه والىٰ رسوله ماذا اذنبت؟ فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم : اِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَاخَلَقْتُمْ ،وَقَالَ :اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِى فِيْهِ الصُّوَرُ لَاتَدْخُلُهُ الْمَلاَئِكَةُ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے ملاحظہ فرمایا تو دروازہ پر ہی رک گئے اور اندر تشریف نہیں لائے۔ میں نے آپکے چہرۂ اقدس میں ناگواری کے اثرات دیکھکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اللہ و رسول کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ مجھ سے کیا گناہ ہوا؟ ارشاد فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن سخت عذاب میں ہونگے پھر ان سے کہا جائیگا انکو زندہ کرو جن کو تمنے بنایا تھا۔ اور ارشاد فرمایا۔ جس گھر میں تصویر ہو رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ ۱۲م

۱۸۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى اللّٰه تعالىٰ عنهاقالت: قدم رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل فلما رأه رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم تناول الستر فهتكه وقال: مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے۔ میں نے دروازہ پر ایک پردہ لٹکا لیا

۱۸۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، اللباس ، ۲/ ۸۸۱ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۱

۱۸۱۔ الجامع الصحيح للبخارى ، اللباس ، ۲/ ۸۸۰ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۱

تھا جس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو ہاتھ میں لیکر پھاڑ ڈالا اور ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں تصویر بنانے والے ہونگے

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۸۲۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم : أَتَانِی جِبْرِيْلُ اَمِيْنٌ عَلَيْهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلاَمُ فَقَالَ لِی : مُرْ بِرَاسِ التَّمَاثِيْلِ يُقْطَعُ فَتَصِيْرُ كَهَيْأَةِ الشَّجَرَةِ أَمَرَ بِالسِّتْرِ فَيُقْطَعُ فَيُجْعَلُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَئَانِ هٰذَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضور صورتوں کے بارے میں حکم دیں کہ انکے سر کاٹ دئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں۔ اور تصویروار پردہ کیلئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈالکر پاؤں سے روندی جائیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۸۳۔ **عن** عبد اللّٰه بن عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم : اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلاَمُ قَالَ لِی: اِنَّا لاَنَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلاَ صُوْرَةٌ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھ سے عرض کیا: ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

وفی الباب عن ام المئومنين الصديقة ‘وعن ام المئومنين ميمونة وعن اسامة بن زيد رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم۔

۱۸۴۔ **عن** أمير المئومنين علی كرم اللّٰه تعالیٰ وجهه الكريم قال :قال رسول اللّٰه

۱۸۲۔ الجامع للترمذی الادب، ۲/ ۱۰۴ ☆ السنن لا بی داؤد، اللباس، ۲/ ۵۷۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۰۵ ☆

۱۸۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، مغازی، ۲/ ۵۷۰ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۸۰

۱۸۴۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۸۹ ☆ السنن لا بن ماجة، ۲/ ۲۶۸

صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم :إِنَّ جبرَئِيلَ عَلیہِ الصّلاۃُ والسّلامُ قَالَ لی:إِنَّها ثَلٰثٌ لَم يَلَجُ مَلِكٌ مَادَامَ فِيها وَاحِدٌ مِنهَا كَلْبٌ اَوْجَنَابَةٌ اَوصُورَةُ رُوحٍ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کیا: تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان تین سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت وبرکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا، کتا، یاجنب یا جاندار کی تصویر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۸۵۔ **عن** أبی طلحة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : لَاتَدخُلُ الْمَلائِكَةُ بَيْتًافِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

و فی الباب عن ابن عباس ، وعن ام المؤمنین میمونة ، عن ام المؤمنین الصدیقة ، وعن ابی هریرة ، عن امیر المؤمنین علی ، وعن ابی سعید الخدری، و عن اسامة بن زید ، وعن ابی ایوب الانصاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم،

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

۱۸۶۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : صنعت طعاما فدعوت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم فحاء فرأی تصاویر فرجع فقلت : یارسول اللّٰہ ! مارجعك بأبی وأمی ، قال : اِنَّ فِي الْبَيتِ سِترًا فِيهِ تَصَاوِيرُ وَاِنَّ الْمَلائِكَةَ لَاتَدخُلُ بَيتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے

۱۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، بدء الخلق، ۱/ ۴۵۸ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۰
الجامع للترمذی ، الادب، ۲/ ۱۰۳ ☆ السنن لا بن ماجة ، اللباس ، ۲/ ۲۶۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۹۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۴/ ۱۴۴
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۴/ ۴۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۷/ ۳۱۵
البدایة والنهایة لا بن کثیر ، ۱/ ۵۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۔ ۴/ ۴۴
۱۸۶۔ السنن لا بن ماجة ، الاطعمة ، ۲/ ۲۴۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۳۰

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی۔حضور تشریف لائے لیکن تصویریں دیکھ کر واپس تشریف لیجانے لگے۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر نثار، کس سبب سے حضور واپس ہوئے؟ فرمایا: گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔

(۲۷) تصویر کو مٹانا ضروری ہے

۱۸۷۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت :ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم لم يكن يترك فى بيته شيئا فيه تصاليب الا نقضه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اس کو بے توڑے نہ چھوڑتے۔

۱۸۸۔ **عن** أبى الهياج الأسدى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال لى على: الا أبعثك على مابعثنى عليه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أن لاتدع صورة الا طمستها ولا قبرامشرفا الا سويته۔

حضرت ابوالہیاج اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مامور فرمایا تھا کہ جو تصاویر دیکھو اسے مٹادو اور جو قبر حد شرع سے اونچی پاؤ اسے حد شرع کے برابر کردو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

۱۸۹۔ **عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى جنازة فقال: أَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَا يَدَعُ لَهَا وَثَنًا إِلَّا كَسَرَهُ وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوَّاهُ وَلَا صُورَةً إِلَّا طَمَسَهَا، وَمَنْ عَادَ إِلَىٰ صَنْعَةِ شَيْءٍ مِنْ

۱۸۷۔ الجامع الصحيح للبخارى ، اللباس، ۲/ ۸۸۰ ☆ السنن لابى داؤد ، اللباس ، ۲/ ۵۷۲

۱۸۸۔ الصحيح لمسلم ، الجنائز ، ۱/ ۳۱۲ ☆

۱۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۸۷ ۔ ☆

ھٰذَا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ایک جنازہ میں تشریف فرما تھے کہ ارشاد فرمایا: تم میں کون ایسا ہے جو مدینے جا کر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر کو برابر کر دے اور سب تصویریں مٹا دے۔ پھر فرمایا: جو یہ ساری چیزیں بنائیگا وہ کفر و انکار کریگا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان بنظر ایمان دیکھے کہ صحیح وصریح حدیثوں میں اس پر کیسی سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلا کسی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں تو معظمین دین کی تصویروں کو ان احکام خدا ورسول سے خارج گمان کرنا محض باطل وہم عاطل ہے، بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدت عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے۔ اور خود ابتدائے بت پرستی انہیں تصویرات معظمین سے ہوئی۔ قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورۂ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا:

ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر، یہ پانچ بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بنا کر انکی مجلس میں قائم کیں پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انہیں معبود سمجھ لیا۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

(۲۸) بیت اللہ شریف کی تصاویر مٹائی گئیں

۱۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: دخل النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم البیت فوجد فیہ صورۃ ابراھیم وصورۃ مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام فقال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اَمَا لَھُمْ فَقَدْ سَمِعُوا اَنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری الانبیاء ۱/ ۴۷۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۴۷۷

اور حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تصویریں دیکھیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا ان لوگوں کو کہ اس سے پہلے سن رکھا ہے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جہاں تصویر ہو۔ (پھر بھی باز نہ آئے) ۱۲م

۱۹۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: اِن النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم لما رأی الصور فی البیت لم یدخل حتی أمر بھا فمحیت۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خانۂ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو داخل نہیں ہوئے یہاں تک کہ مٹانے کا حکم دیا تو وہ مٹائی گئیں۔ ۱۲م

۱۹۲۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال:اِن النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم لما رأ ی الصور فی البیت لم یدخل حتی أخرج صورۃ اِبراھیم واسمٰعیل علیھما الصلوٰۃ والسلام۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خانۂ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی تصاویر نکال نہیں دی گئیں۔ ۱۲م

۱۹۳۔ **عن** جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: کان فی الکعبۃ صور فأمر النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم عمر بن الخطاب أن یمحوھا فبل عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ثوبا و محاھا بہ فدخلھا صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم وما فیھا شیء۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے اندر تصاویر مٹانے کا حکم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صادر فرمایا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کپڑا پانی میں بھگو کر انکو مٹا دیا پھر حضور داخل

۱۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، الانبیاء، ۱/۴۷۳ ☆

۱۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، المغازی، ۲/۶۱۴ ☆

۱۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۶۹ ☆

ہوئے تو اس میں کچھ نہ تھا۔

۱۹۴۔ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: وکان عمرقد ترک صورة ابراهیم فلما دخل صلی الله تعالی علیه وسلم رأها فقال: یَا عُمَرُ ! اَلَمْ آمُرْکَ اَنْ لَا تَدَعْ فِیْهَا صُوْرَةً ثُمَّ رَأی صُوْرَةَ مَرْیَمَ فَقَالَ:اُمْحُوْا مَافِیْهَا مِنَ الصُّوَرِ ، قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا یُصَوِّرُوْنَ مَالَایَخْلُقُوْنَ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول،۹/۱۴۶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر چھوڑ دی تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داخل ہوئے اور تصویر دیکھی تو فرمایا: اے عمر! کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ کوئی تصویر نہ چھوڑنا۔ پھر حضرت مریم کی تصویر دیکھی۔ تو فرمایا: جو تصویریں بھی ہیں سب کو مٹادو۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو برباد کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنکو پیدا نہیں کر سکتے۔

۱۹۵۔ **عن** أسامة بن زید رضی الله تعالیٰ عنهما قال :اِن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم دخل الکعبة فامر نی فاتیته بماء فی دلو فجعل یبل الثوب ویضرب به علی الصور و یقول: قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا یُصَوِّرُوْنَ مَالاَ یَخْلُقُوْنَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے تو مجھے حکم دیا۔ میں ایک ڈول میں پانی لیکر حاضر ہوا تو حضور کپڑا تر کر کے تصویروں کو مٹاتے جاتے اور فرماتے: اللہ تعالیٰ اس قوم کو غارت کرے جس نے ایسی چیزوں کی تصویریں بنائیں جن کو پیدا نہیں کر سکتے۔ ۱۲م

۱۹۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اِن المسلمین تجردوا فی الآزر وأخذوا الدلاء فانجر وا علی زمزم یغسلون الکعبة ظهرها وبطنها فلم یدعوا أثرا من المشرکین الا محوه وغسلوه۔

۱۹۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱/ ۱۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/ ۱۷۳
التفسیر للقرطبی ، ۲/ ۱۱۶ ☆ فتح الباری ، للعسقلانی ، ۸/ ۱۷
۱۹۵ ـ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۸/ ۲۹۶ ☆
۱۹۶۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۸/ ☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے۔ زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آئے اور کعبہ کو اندر باہر سے دھویا جاتا۔ یہاں تک کہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹا دیئے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۶

(۲۹) تصویر بنانے والے بدترین مخلوق ہیں

۱۹۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: لما اشتكى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ذكر بعض نسائه كنيسة يقال لها ماريه، وكانت أُم سلمة وأُم حبيبة أتتا أرض الحبشة فذكرتا من حسنها وتصاوير فيها، فرفع رأسه فقال: أُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولٰٓئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علالت کے زمانہ میں بعض ازواج مطہرات نے ماریہ نامی ایک کلیسا کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا: کہ اس کا ظاہری بناؤ سنوار بہت خوب ہے اور اس میں تصویریں ہیں، یہ سنکر حضور نے سر اقدس اٹھایا اور فرمایا: ان لوگوں میں جب کسی نیک آدمی کا انتقال ہو جاتا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے پھر اس میں تصویریں بناتے، یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔۱۲م

۱۹۸۔ **عن** أسلم مولىٰ امير المؤمنين عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه: أنا لاندخل الكنائس التى فيهاهذه الصور۔

حضرت اسلم مولیٰ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم عیسائیوں کے کلیسا میں داخل نہیں ہوتے کہ ان میں یہ تصویریں ہوتی ہیں۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۶

۱۹۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، الصلوة، ۱/ ۶۲ ☆ الصحيح لمسلم، المساجد، ۱/ ۲۰۱

۱۹۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، صلوة، ۱/ ۶۲ ☆

(۳۰) تصویر میں سر ہی اصل ہے

۱۹۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: الصورة الراس فكل شیء ليس له راس فليس بصورة۔　فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۴۸/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سر ہی اصل تصویر ہے تو جس چیز کا سر نہ ہو وہ تصویر نہیں۔۱۲م

۲۰۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم :اَتَانِی جِبۡرَئِيۡلُ قَالَ: اَتَيۡتُكَ الۡبَارِحَةَ فَلَمۡ يَمۡنَعۡنِی اَنۡ اَكُونَ دَخَلۡتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَی الۡبَابِ تَمَاثِيۡلُ وَكَانَ فِی الۡبَيۡتِ قِرَامُ سِتۡرٍ فِيۡهِ تَمَاثِيۡلُ وَكَانَ فِی الۡبَيۡتِ كَلۡبٌ فَمُرۡ بِرَاۡسِ التَّمَاثِيۡلِ الَّذِی عَلٰی بَابِ الۡبَيۡتِ فَيُقۡطَعُ فَيَصِيۡرُ كَهَيۡاَةِ الشَّجَرِ وَمُرۡ بِالسِّتۡرِ فَلۡيُقۡطَعۡ فَلۡيُجۡعَلۡ وِسَادَتَيۡنِ مَنۡبُوۡذَتَيۡنِ تُوۡطَاٰنِ وَمُرۡ بِالۡكَلۡبِ فَلۡيُخۡرَجۡ فَفَعَلَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ۔　فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۵۰/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا: میں گذشتہ رات حاضر ہوا تھا اور مجھے گھر میں داخل ہونے سے ان تصویروں ہی نے باز رکھا جو دروازہ پر تھیں۔ اور گھر میں ایک پردہ پر بھی تصویریں تھیں اور گھر میں ایک کتا بھی تھا۔لہٰذا آپ حکم فرمائیں کہ اس تصویر کا سر کاٹ دیا جائے جو دروازہ پر ہے تاکہ وہ درخت کی شکل پر ہو جائے۔اور پردہ کے بارے میں حکم فرمائیں کہ اسکو کاٹکر دو مسندیں بنالی جائیں تاکہ انکو روندا جاتا رہے۔نیز کتے کو نکالنے کا حکم فرمادیں۔لہٰذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیگر اعضاء وجہ وراس کے معنی میں نہیں اگرچہ مدار حیات ہونے میں مماثل ہوں کہ چہرہ ہی تصویر جاندار میں اصل ہے۔ولہٰذا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا

۱۹۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/ ۳۶۶ ☆

۲۰۰۔ الجامع للترمذی، الادب، ۲/ ۱۰۴ ☆ السنن لابی داؤد اللباس، ۲/ ۵۷۳
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/ ۳۶۵ ☆ السنن للنسائی، الزینة، التصاویر ۲/ ۲۵۵

نام تصویر رکھا۔ اور شک نہیں کہ فقط چہرہ کو تصویر کہتے اور بنانے والے بارہا اس پر اختصار کرتے ہیں ملوک نصاری کہ سکہ میں اپنی تصویر چاہتے ہیں اکثر فقط چہرہ تک رکھتے ہیں اور بیشک عامہ مقاصد تصویر چہرہ سے حاصل ہوتے ہیں۔

تصویر میں حیات آپ تو کسی حالت میں نہیں ہوتی۔ وہ کسی حال میں جملہ اعضائے مدار حیات کا استیعاب نہیں کرتی عکسی میں تو ظاہر ہے کہ اگر پورے قد کی بھی ہو تو صرف ایک سطح بالا کا عکس لائیگی۔ خول میں نصف جسم بھی ہوتا تو عادتا حیات ناممکن ہوتی نہ کہ صرف نصف سطح۔ اور بت میں بھی اندرونی اعضاء مثل دل وجگر وعروق نہیں ہوتے۔ اور ڈاکٹری کی ایک خاص تصویر لیجئے جس میں اندر باہر کے رگ وپٹھے تک دکھائے جاتے ہیں تو رگوں میں خون کہاں سے آئیگا۔ غرض تصویر کسی طرح استیعاب ما بہ الحیات نہیں ہوسکتی۔ فقط فرق حکایت وفہم ناظر کا ہے۔ اور اسکی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتہ دے۔ یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذو التصویر زندہ کو دیکھ رہا ہوں۔ تو وہ تصویر ذی روح کی ہے۔ اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اسکے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں۔ میت وبے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۰

(۳۱) موضع اہانت میں تصویر کا حکم

۲۰۱۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم انه رخص فيما كان يوطأ وكره ما كان منصوبا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روندی جانے والی تصویر کو باقی رکھنے کی رخصت عطا فرمائی لیکن لٹکانے والی تصویروں کو ناجائز ہی فرمایا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۳

۲۰۱۔ اس حدیث کا حوالہ نہیں مل سکا۔۱۲ م☆

۱۱۔ شعب ایمان

(۱) حقوق اللہ وحقوق العباد

۲۰۲۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ ، فَدِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا وَدِيْوَانٌ لَايَعْبَأُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا ۔ فَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِى لَايَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِى لَايَعْبَأُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا ظَلْمَ الْعَبْدُ نَفْسَهٗ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ مِنْ صَوْمِ يَوْمٍ تَرَكَهٗ اَوْ صَلٰوةٍ تَرَكَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ وَتَجَاوَزَ ، وَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِى لَايَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَيْنَهُمُ الْقِصَاصُ لَا مُحَالَةَ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دفتر تین ہیں ۔ ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائیگا ۔ اور دوسرے کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں ۔ اور تیسرے میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیگا ۔ وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائیگا وہ دفتر کفر ہے ۔ اور جس کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنے رب کے معاملہ میں اپنی جان پر ظلم کرنا ہے کہ کسی دن کا روزہ چھوڑ دیا نماز چھوڑ دی ۔ اللہ تعالیٰ چاہیگا تو معاف کردیگا اور درگزر فرمائیگا ۔ اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیگا وہ بندوں کے باہم ایک دوسرے پر ظلم ہیں ۔ انکا بدلہ ضرور ہونا ہے ۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۷

(۲) مسلمان کامل کی علامت

۲۰۳۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى

۲۰۲۔ المستدرك للحاكم، الاهوال، ۴/ ۵۷۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۲۴۰
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۲۶۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۸/ ۵۲۹
كنز العمال للمتقى، ۱۰۳۱۱، ۴/ ۲۳۳ ☆ تاريخ اصفهان لابى نعيم، ۲/ ۲
۲۰۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، الايمان، ۱/ ۶ ☆ السنن لابى داؤد، الجهاد، ۱/ ۳۳۶
الجامع للترمذى، الايمان، ۲/ ۸۷ ☆ الصحيح لمسلم، الايمان، ۱/ ۴۸

اللّٰہ تعالی علیہ وسلم :اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَانَهَی اللّٰهُ عَنْهُ ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ٦٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور حقیقی مہاجر وہ ہے جس نے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔١٢م

(٣) محبت رسول

٢٠٤۔ عن أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : لَايُؤمِنُ أَحَدِ كُم حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ أجْمَعِيْنَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی شخص مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اسکے ماں باپ اولاد اور تمام آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

فتاوی رضویہ ٣/ ٢٤٠

(٤) حیا ایمان کا حصہ ہے

٢٠٥۔ عن أبی هريرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّ سِتُّوْنَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

---

٢٠٣ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/ ٥٥١ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ٢/ ١٦٠
السنن الکبری للبیهقی، ١٠/ ١٨٧ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١/ ٣٥٦
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ٤/ ٣٣٣ ☆ فتح الباری للعسقلانی، / ٥٣
کنز العمال للمتقی، ٧٣٨ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/ ٣٥٣
المستدرك للحاکم، ١/ ١٠ ☆ التفسیر للبغوی، ١/ ٢٧
٢٠٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، الایمان، ١/ ٧ ☆ الصحیح لمسلم، الایمان، ١/ ٤٩
السنن للنسائی، الایمان، ٢/ ٢٣٢ ☆ السنن لا بن ماجة، المقدمة، ١/ ٨
المسند لا حمد بن حنبل، ٣/ ١٧٧ ☆ السنن للدارمی، ٢/ ٣٠٧
شرح السنة للبغوی، ١/ ٥٠ ☆ المستدرك للحاکم، ٢/ ٤٨٦
اتحاف السادة للزبیدی، ٩/ ٥٤٧ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/ ٥٨٦
٢٠٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، الایمان، ١/ ٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١/ ٥١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۲۰۶۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم : اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَاءُ مِنَ النِّفَاقِ ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے اور فحش کلامی نفاق کی علامت۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۱۱
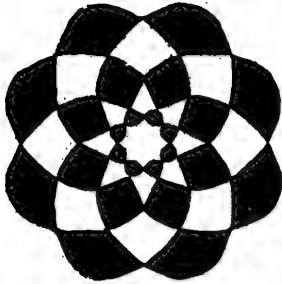
۲۰۶۔المستدرک للحاکم، ۱/ ۵۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۹/ ۵۰۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۸/۱۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۳۸/۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی ۲۳٤/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۹۸/۳
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۳۸/٤ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۲۳٦/۹
شرح السنة للبغوی، ۳۳/۱۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳۳٤/۸

١٢۔ صفات مومن

(١) صفت مومن

٢٠٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُالْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد میں حاضر رہنے کا عادی دیکھو تو اسکے ایمان کے گواہ ہوجاؤ۔ الذلال الانقی ١٥٢

٢٠٨۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: كَرَمُ الْمَرْءِ دِيْنُهٗ وَمُرُوَّتُهٗ عَقْلُهٗ وَحَسَبُهٗ خُلُقُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی کی عزت اسکا دین ہے اور اسکی مروت اسکی عقل ہے اور اسکا حسب اسکا خلق۔ النزلال الانقی ١٦١

(٢) فضیلت مومن

٢٠٩۔ قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اِنّ الله تعالیٰ يقول :عَبْدِی الْمُؤْمِنِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرا مسلمان بندہ مجھے میرے بعض فرشتوں سے زیادہ پیارا ہے۔ فتاوی رضویہ ٩/٧١

٢٠٧۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٣/٦٨ ☆ السنن لا بن ماجة، لزوم المساجد، ١/٥٨
المستدرك للحاكم، ١/٢١٢ ☆ السنن الكبری للبهقی، ٣/٦٦
حلية الاولياء لا بی نعيم، ٨/٣٢٧ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٣/٢١٦
اتحاف السادة للزبيدی، ٣/٣٠ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ١/٩٣
كنزالعمال للمتقی، ٢٠٧٣٨، ٦/٦٥١ ☆ موارد الظمئان للهيثمی، ٣١٠
٢٠٨۔ المستدرك للحاكم، ١/١٢٣ ☆ الدر المنثور للسيوطی ٢/٧٤
كشف الخفاء للعجلونی، ١/١٦١ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ٢/١٢١

٢٠٩۔ اتحاف السادة للزبيدی، ٤/١٩٢ ☆

(۳) لعن طعن کرنے والا مومن کامل نہیں

۲۱۰۔ **عن** عبد اللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال: رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: لَیْسَ الْمُؤمِنُ بِالطَّعَانِ وَلاَ اللَّعَانِ ولَا الْفَحَاشِ وَلاَ الْبَذِیَ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص مؤمن کامل نہیں جو طعنہ زنی کرے۔ بہت لعنت کرے، بیہودگی سے پیش آئے اور بکواس کرے۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۸۶

(۴) مدح مؤمن و مذمت فاجر

۲۱۱۔ **عن** عبد اللّٰه بن عمررضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: اِنّ رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم طاف یوم الفتح علیٰ راحلته یستلم الأرکان بمحجنه فلما خرج لم یجد مناخاً فنزل علیٰ أیدی الرجال ثم قام فخطبهم فحمد الله و أثنی علیه وقال: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عَبِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَتَكَبُّرَ هَا، اَیُّهَا النَّاسُ! رَجُلاَن بَرٌّتَقِیٌّ كَرِیْمٌ عَلَی اللّٰهِ، وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ هَیِّنٌ عَلَی اللّٰهِ، ثُمَّ تَلاَ، یَا اَیُّهَا النَّاسُ ! اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثیٰ، ثُمَّ قَالَ: اَقُوْلُ قَوْلِی هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُاللّٰهَ لِی وَلَكُمْ۔

حضرت عمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنی سواری پر طواف کیا ارکان کعبہ کا بوسہ اپنے عصائے مبارک سے لیتے تھے تو جب باہر تشریف لائے تو سواری کو ٹھہرانے کو جگہ نہ پائی تو لوگوں میں سواری سے اتر گئے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا: اللہ کیلئے حمد جس نے تم سے جاہلیت کا گھمنڈ اور اس کا غرور دور کیا۔ اے لوگو! لوگوں میں دو قسم کے مرد ہیں۔ ایک نیک متقی اللہ کے یہاں عزت والا دوسرا بدکار، بدبخت اللہ کی بارگاہ میں ذلیل۔ پھر یہ آیت پڑھی یاایھا الناس الخ، اے لوگو! ہم نے تم کو مرد وعورت سے پیدا کیا۔ پھر فرمایا: میں یہ بات کہتا ہوں اور اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔ الذلال الانقی

۲۱۰۔ المستدرك للحاكم، الایمان، ۱/۱۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۰۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۶۵ ☆

۲۱۱۔ شرح السنة للبغوی، ۱۳/۱۲۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۴۱۹
الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۸ ☆ الكشاف للزمخشری، ۱۵۸

(۵) مسلمان کی خیر خواہی ضروری ہے

۲۱۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّیٰ یُحِبُّ لِاَ خِیهِ مَا یُحِبُّ لِنَفسِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے، جو اپنے لئے کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۴

(۶) مسلمان بھائی کو حتی الامکان فائدہ پہنچاؤ

۲۱۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَنِ استَطَاعَ مِنکُم اَن یَّنفَعَ أخَاهُ فَلیَنفَعهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچائے تو پہنچائے۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم ۹/۳

(۷) مؤمن ایک مرتبہ ہی دھوکہ کھاتا ہے

۲۱٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا یُلدَغُ المُؤمِنُ مِن جُحرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَینِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ فتاوی رضویہ ۶/۳۹۵

۲۱۲۔ المسند لابی داؤد الطیالسی، ۸/۲٦۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۵۷
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/٤٦۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۷٦
شرح السنة للبغوی، ۱۳/٦۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۵۷۵
کنز العمال للمتقی، ۹٦، ۱/٤۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/۲۹۱
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۳ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۳۳
۲۱۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۷۰، ۱۰/٦۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۷/۳۹۳

(۸) مؤمن شریف، اور کافر دغاباز ہوتا ہے

۲۱۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اَلْمُؤمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن شریف وعظیم اور فاجر دغاباز وکمین ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۷/۴۰۱

(۹) اللہ تعالیٰ سے شرم وحیا کرو

۲۱۶۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: اِسْتَحِی مِنَ اللّٰهِ اِسْتِحْيَاءَكَ مِنْ رَجُلَيْنِ مِنْ صَالِحِی عَشِيْرَتِكَ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے شرم کر جیسی اپنے کنبے کے دو نیک مردوں سے کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۱۷۶

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو کنبے کے دو مردوں سے تشبیہ نہیں۔ نہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سے اتنی ہی حیا چاہئے جتنی دو مردوں سے۔ بلکہ اس مقدار حیا کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کرے تو معاصی سے روکنے کو کافی ہے۔

۲۱۴۔ الجامع الصحيح للبخاری، ۲/ ۹۰۵ ☆ الصحيح لمسلم، ۲/ ۴۱۳
حلية الاولياء لابی نعيم، ۶/ ۱۲۷ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۵/ ۲۱۹
الشفاء للقاضی، ۱/ ۱۷۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۵۳۰
مجمع الزوائد للهيثمی، ۸/ ۹۰ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۲/ ۱۹۷
البدايه والنهاية لابن كثير، ۳/ ۳۱۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۸۳۰، ۱/ ۱۶۶
۲۱۵۔ الجامع للترمذی، البر، ۲/ ۱۸ ☆ السنن لابی داؤد، الادب، ۲/ ۶۶۰
المستدرك للحاكم، الايمان، ۱/ ۴۳ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۱۰/ ۱۹۵
التفسير للقرطبی، ۷/ ۱۸۰ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۵۴۸
۲۱۶۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۹/ ۲۰۷ ☆ التفسير لابن كثير، ۸/ ۳۴
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۶۵ ☆ تاريخ واسط، ۲۳۲

(۱۰) اللہ ورسول کے حق کی حفاظت کرو

۲۱۷۔ **عن** خولة بنت قیس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قالت: قال النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: رُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِیمَا شَاءَتْ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لَیْسَ لَهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا النَّارُ۔

حضرت خول بنت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج اللہ ورسول کے مال میں اپنی خواہشات نفس کے مطابق تصرف کرنے والے کتنے ہیں جنہیں قیامت کے دن آگ کے سوا کچھ نہ ملیگا۔

(۱۱) مؤمن خود اپنے کو ذلت میں نہ ڈالے

۲۱۸۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم اَلْمُؤمِنُ اَنْ یُذِلَّ نَفْسَهُ۔ فتاوی رضویہ ۸/۳۰۲

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مؤمن کو ذلیل ہونے سے منع فرمایا۔

(۱۲) علامت محبت

۲۱۹۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: مَنْ أَحَبَّ شَیْئًا أَکْثَرَ ذِکْرَهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی سے محبت کرتا ہے تو اسکا ذکر زیادہ کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۴۰

۲۲۰۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی

۲۱۷۔ الجامع للترمذی ـ الزھد، ۲/۶۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۳۷۸

۲۱۸۔ السنن لابن ماجہ، الفتن، ۲/۲۹۹ ☆

۲۱۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۲۰

کنز العمال للمتقی، ۱۸۲۹، ۱/۴۲۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۰۷

۲۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۹۴ ☆ السنن لابی داؤد، الادب، ۲/۶۹۹

علیه وسلم : حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ۔ فتاوی رضویہ ۵/۱۳۵

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی چیز سے انتہائی محبت تم کو اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے۔

(۱۳) مومن کو ہر چیز پر اجر ملتا ہے

۲۲۱۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : كُلُّ سُلَامَىٰ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ بَيْنَهُمَا ،وَتُعِينُ الرَّجُلَ عَلىٰ دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْتَرْ فَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ،وَدَلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ ،وَتَمِيطُ الْأَذىٰ عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر جسمانی جوڑوں کے برابر صدقہ کرنا واجب ہے۔تو ہر دن دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا بھی صدقہ ہے۔کسی کی مدد کر کے اسکو سواری پر سوار کرنا بھی صدقہ ہے۔ سواری پر کسی کا سامان لدوا دینا بھی صدقہ ہے۔اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔راستہ بتانا صدقہ ہے۔راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی صدقہ ہے۔

(۱۴) پرورش اہل وعیال پر اجر

۲۲۲۔عن المقدام بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : مَا أَطْعَمْتَ زَوْجَتَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۲۰۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۷٦/۷ ☆ التفسیر لا بن کثیر ۱۸۱/۱
جامع مسانید ابی حنیفۃ ، ۲۳/۱ ☆ مسند ابی حنیفۃ ، ۱٦۸
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۱۷/۳ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۳۰۷/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۲۵/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ٤۱۰
۲۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الجهاد ، ۱/ ٤۱۹ ☆ الصحیح لمسلم ، الزکوۃ ، ۱/ ۳۲۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳۱۲/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱۸۸/٤
شرح السنة للبغوی ، ١٤٥/٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ۲۱۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم اپنی بیوی کو کھلاؤ وہ تمہارے لئے باعث ثواب ہے۔ اور جو اولاد کو کھلاؤ وہ بھی باعث اجر اور جو تم اپنے خادم کو کھلاؤ وہ بھی ثواب کا کام ہے۔

فتاوی رضویہ ۵۰۶/۸

(۱۵) ہر زمانے میں سات مسلمان دنیا میں ضرور رہے

۲۲۳۔ **عن** أمير المؤمنين علي كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: لم يزل علی وجه الدهر سبعة مسلمون فصاعداً فلولا ذلك هلكت الأرض ومن عليها۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ آپنے نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر ہر زمانے میں کم از کم سات مسلمان ضرور رہتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین واہل زمین سب ہلاک ہو جاتے۔

۲۲۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالیٰ عنهما قال: ما خلت الأرض من بعد نوح من سبعة يدفع الله بهم عن أهل الأرض۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد زمین کبھی سات بندگان خدا سے خالی نہ ہوئی جنکے سبب اللہ تعالیٰ اہل زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب صحیح حدیثوں نے ثابت کہ ہر قرن وطبقہ میں روئے زمین پر لا اقل سات مسلمان بندگان مقبول ضرور رہے ہیں اور خود صحیح بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن سے پیدا ہوئے وہ لوگ ہر زمانہ میں ہر قرن میں خیار قرن سے تھے۔ اور آیت قرآنیہ ناطق، کہ کوئی کافر اگر چہ کیسا ہی شریف القوم، بالانسب ہو کسی مسلمان غلام سے بھی خیر و بہتر نہیں ہو سکتا۔ تو واجب ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء وامہات ہر قرن و

۲۲۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۱/۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۶۳۲۱، ۴۱۵/۶
الدر المنثور للسیوطی، ۳۳۷/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۲۶۴/۲
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۳۰۹/۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۸۹/۵
المعجم الكبير للطبرانی، ۲۶۸/۲۰ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۳۰

۲۲۳۔ المصنف لعبد الرزاق، یہ حدیث نہیں ملی۔ ۱۲م

طبقہ میں انہیں بندگان صالح ومقبول سے ہوں۔ ورنہ معاذ اللہ صحیح بخاری شریف میں فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن عظیم میں ارشاد حق جل وعلا کے مخالف ہوگا۔

اقول: والمعنى ان الكافر لايستاهل شرعا ان يطلق عليه انه من خيار القرن لاسيما هناك مسلمون صالحون وان لم يرد الخيرية الا بحسب النسب فافهم۔

یہ دلیل امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی قدس سرہ نے افادہ فرمائی۔

فالله يجزيه الجزاء الجميل۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۵۵

میں کہتا کہوں کہ مراد یہ ہے کہ کافر اس بات کا اہل ہی نہیں کہ اسے بہترین خلائق کہا جائے بالخصوص اس صورت میں کہ وہاں صالح مسلمان بھی موجود ہوں۔ اگر چہ افضلیت سے صرف نسبی افضلیت ہی کیوں نہ مراد ہو۔
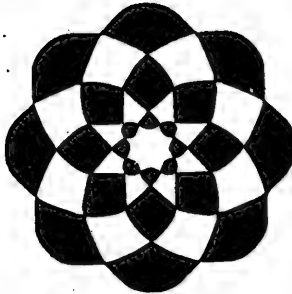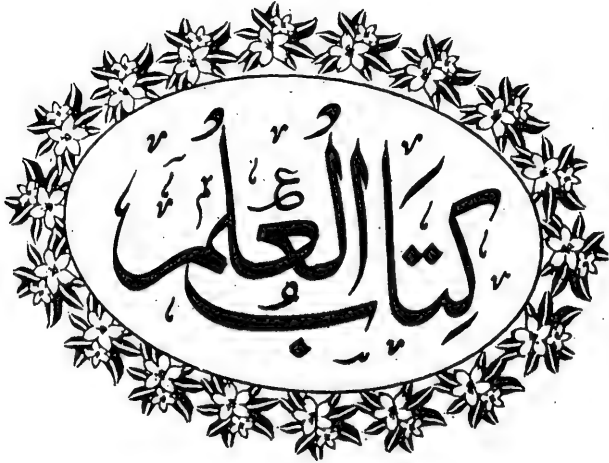
۲۲۴۔ اس حدیث کا حوالہ [illegible] کنز [illegible] میں حضرت کعب احبار کا قول مروی ہے۔ ۱۲م

ابواب

ا۔ ضرورت علم دین

(۱) ہر مسلمان پر علم دین سیکھنا فرض ہے

۲۲۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم :طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ۔

حاشیہ مسند امام اعظم، صفحہ ۱۰۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض عین ہے۔ ۱۲م

(۲) اصل علوم تین ہیں

۲۲۶۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعا لى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ،آيَةٌ مُحْكَمَةٌ اَوْسُنَّةٌ قائمةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ، وَمَا كَانَ سِوىٰ ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۲۵۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ۱۰/ ۲۴۰ ☆ مسند ابى حنيفة ، ۲۰
البداية والنهاية لا بن كثير ، ۱۱/ ۳۲۲ ☆ جامع مسانيد ابى حنيفة ، ۱/ ۲۲
المسند للعقيلى، ۲/ ۵۸ ☆ العلل المتناهية لا بن الجوزى ۱۰/ ۵۴
تذكره الموضوعات للفتنى ، ۵۰۸ ☆ المعجم الصغير للطبرانى ، ۱/ ۱۶
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/ ۱۱۹ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۶۵۱ ، ۱۰/ ۱۳۰
الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۱/ ۹۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۱/ ۶۰
التفسير للقرطبى ، ۸/ ۲۹۵ ☆ تاريخ اصفهان لا بى نعيم ، ۲/ ۵۷
حلية الاولياء لابى نعيم ، ۸/ ۳۲۳ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۶/ ۲۷۸
تاريخ بغداد للخطيب ، ۱۰/ ۳۷۵ ☆ اللآلى المصنوعه للسيوطى ، ۱/ ۱۰۸
كشف الخفا للعجلونى ، ۲/ ۵۶ ☆ الفقيه والمتفقه للخطيب ، ۱/ ۴۳
۲۲۶۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۱/ ۲۲۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۲/ ۲۰۸
كنز العمال للمتقى، ۲۸۶۵۹ ، ۱۰/ ۱۳۲ ☆ جامع بيان العلم لا بن عبد البر ۲/ ۲۳
التفسير لا بن كثير، ۲/ ۱۹۵ ☆ امالى الشجرى ، ۱/ ۵۳
السنن للدار قطنى، ۴/ ۶۸ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: علم تین ہیں، قرآن، حدیث، یا وہ چیز جو وجوب عمل میں انکی ہمسر ہے (گویا اجماع وقیاس کی طرف اشارہ فرماتے ہیں) اور ان کے سوا جو کچھ ہے سب فضول۔

﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کا صریح مفاد ہر مسلمان مرد وعورت پر طلب علم کی فرضیت، تو یہ صادق نہ آئیگا مگر اس علم پر جسکا تعلم فرض عین ہو اور فرض عین نہیں مگر ان علوم کا سیکھنا جنکی طرف انسان بالفعل اپنے دین میں محتاج ہو. انکا اعم واشمل واعلی واکمل واہم واجل علم اصول عقائد ہے جنکے اعتقاد سے آدمی مسلمان سنی المذہب ہوتا ہے اور انکار ومخالفت سے کافر یا بدعتی۔ والعیاذ باللہ تعالی۔ سب سے پہلا فرض آدمی پر اسی کا تعلم ہے اور اسکی طرف احتیاج میں سب یکساں پھر علم مسائل نماز، یعنی اسکے فرائض وشرائط مفسدات جنکے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رمضان آئے تو مسائل صوم، مالک نصاب نامی ہو تو مسائل زکوۃ صاحب استطاعت ہو تو مسائل حج نکاح کیا چاہے تو اسکے متعلق ضروری مسئلے۔ تاجر ہو تو مسائل بیع شرع، مزارع پر مسائل زراعت، موجر ومستاجر پر مسائل اجارہ، وعلی ھذالقیاس، ہر شخص پر اس کی حاجت موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔ اور انہیں میں سے ہیں مسائل حلال وحرام کہ ہر فرد بشر انکا محتاج ہے اور مسائل قلب یعنی فرائض قلبیہ، مثل تواضع واخلاص وتوکل وغیرہا اور انکے طرق تحصیل، اور محرمات باطنیہ تکبر وریا اور عجب وحسد وغیرہا اور انکے معالجات کہ ان کا تعلم بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے، جسطرح بے نماز فاسق وفاجر ومرتکب کبائر ہے یوں ہی بعینہ ریا سے نماز پڑھنے والا انھیں مصیبتوں میں گرفتار ہے نسئل اللہ العفو والعافیۃ۔ تو صرف یہی علوم حدیث میں مراد ہیں وبس۔ غرض اس حدیث میں اسی قدر علم کی نسبت ارشاد ہے۔

ہاں آیات واحادیث دیگر کہ فضیلت علماء وترغیب علم میں وارد، وہاں ان کے سوا اور علوم کثیرہ بھی مراد ہیں، جنکا تعلم فرض کفایہ یا واجب یا مسنون یا مستحب یا اس کے آگے کوئی درجۂ فضیلت وترغیب، اور جو ان سے خارج ہو ہرگز آیات واحادیث میں مراد نہیں ہوسکتا، اور انکا ضابطہ یہ ہے کہ وہ علوم جو آدمی کو اس کے دین میں نافع ہوں خواہ اصالۃ جیسے فقہ وحدیث وتصوف بے تخلیط وتفسیر قرآن بے افراط وتفریط، خواہ وساطۃ مثلا نحو وصرف ومعانی وبیان فی

حدذاتہا امر دینی نہیں مگر فہم قرآن وحدیث کیلئے وسیلہ ہیں۔ اور فقیر غفر اللہ تعالیٰ اس کے لئے عمدہ معیار عرض کرتا ہے مراد متکلم جیسی خود اسکے کلام سے ظاہر ہوتی ہے دوسرے کے بیان سے نہیں ہوسکتی۔

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنھوں نے علم اور علماء کے فضائل عالیہ وجلائل غالیہ ارشاد فرمائے انھیں کی حدیث میں وارد ہے کہ علماء وارث انبیا کے ہیں، انبیا نے درم دینار ترکہ میں نہ چھوڑے علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا، بس ہر علم میں اسی قدر دیکھ لینا کافی ہے کہ آیا یہ وہی عظیم دولت نفیس مال ہے جو انبیا علیہم الصلوۃ والسلام نے اپنے ترکہ میں چھوڑا، جب تو بیشک محمود اور فضائل جلیلہ موعودہ کا مصداق اور اسکے جاننے والے کو لقب عالم ومولوی کا استحقاق ورنہ مذموم وبد ہے، جیسے فلسفہ ونجوم یا لغو وفضول جیسے قافیہ وعروض یا کوئی دنیا کا کام، جیسے نقشہ ومساحت، بہر حال ان فضائل کا مورد نہیں، نہ اس کے صاحب کو عالم کہہ سکیں، ائمہ دین فرماتے ہیں:

جو علم کلام میں مشغول رہا اس کا نام دفتر علماء سے محو ہوجائے، سبحان اللہ جب متاخرین علما کا علم کلام جسکے اصل اصول عقائد سنت واسلام ہیں بوجہ اختلاط فلسفہ وزیادت مزخرفہ مذموم ٹھہرا اور اسکا مشتغل لقب عالم کا مستحق نہ ہوا تو خاص فلسفہ ومنطق فلاسفہ ودیگر خرافات کا کیا ذکر ہے، لہٰذ حکم شرعی ہے کہ اگر کوئی شخص علماء شہر کے لیئے کچھ وصیت کر جائے تو ان فنون کا جاننے والا ہرگز اس میں داخل نہ ہوگا۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ قران وحدیث سے صدہا دلائل اس معنیٰ پر قائم کرسکتا ہے کہ مصداق فضائل صرف علوم دینیہ ہیں وبس، انکے سوا کوئی علم شرع کے نزدیک علم نہ آیات واحادیث میں مراد، اگرچہ عرف ناس میں یا باعتبار لغت علم کہا کریں، ہاں آلات ووسائل کے لیئے حکم مقصود کا ہوتا ہے مگر اس وقت تک کہ وہ بقدر توسل وبقصد توسل سیکھے جائیں اس طور پر وہ بھی مورد فضائل ہیں۔ جیسے نماز کے لئے گھر سے جانے والوں کو حدیث میں فرمایا کہ وہ نماز میں ہیں جب تک نماز کا انتظار کریں نہ یہ کہ انھیں مقصود قرار دے لیں اور ان کے توغل میں عمر گزار دیں، نحوی لغوی ادیب منطقی کہ انھیں علوم کا ہورہے اور مقصود اصلی سے کام نہ رکھے زنہار عالم نہیں کہ جس حیثیت کے صدقہ میں انھیں نام ومقام علم حاصل ہوتا جب وہی نہیں تو یہ اپنی حدذات میں نہ ان خوبیوں

کے مصداق تھے اور نہ قیامت تک ہوں ہاں اسے یہ کہیں گے کہ ایک صنعت جانتا ہے جیسے آہنگر ونجار، اور فلسفی کے لیے یہ مثال بھی ٹھیک نہیں کہ لوہار بڑھی کو ان کا فن دین میں ضرر نہیں پہونچاتا اور فلسفہ تو حرام ومضر اسلام ہے اس میں منہمک رہنے والا لقب جاہل اجہل بلکہ اس سے زائد کا مستحق ہے، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ھیہات ،ھیہات ،اسے علم سے کیا مناسبت، علم وہ ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ترکہ ہے نہ وہ جو کفار یونان کا پس خوردہ، اسی طرح وہ ہیئت جسمیں انکار وجود آسمان وتکذیب گردش سیارات وغیرہ کفریات وامور مخالفہ شرع تعلیم کئے جائیں وہ بھی مثل نجوم حرام وملوم اور ضرورت سے زائد حساب یا جغرافیہ وغیرہما داخل فضولیات ہیں۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کل العلوم سو ی القرآن مشغلۃ = الا الحدیث و الفقہ فی الدین ،

قرآن وحدیث اور فقہ کے علاوہ تمام علوم ایک دنیوی مشغلہ ہیں، یہ مجمل کلام ہے باقی تفصیل مقام کے لئے دفتر طویل درکار جسے منظور ہو احیاء العلوم، طریقۂ محمدیہ، حدیقۂ ندیہ ،درمختار اور ردالمحتار وغیرھا اسفار علماء کی طرف رجوع کرے، وفیما ذکرنا کفایۃ لاھل الدرایہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۷
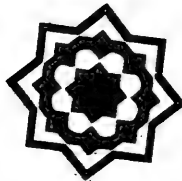
۲۔ فضیلت علم دین

(۱) فضیلت علم

۲۲۷۔ **عن** عبداللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: اَلْعِلْمُ أَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَةِ۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علم عبادت سے افضل ہے۔

۲۲۸۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: اَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عبادت سے بہتر ہے۔

۲۲۹۔ **عن** بعض الصحابہ رضی اللّٰہ تعالی عنہم قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: اَلْعِلْمُ أَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ۔

بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عمل سے افضل ہے۔

۲۳۰۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: اَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْعَمَلِ۔

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عمل سے بہتر ہے۔

۲۲۷۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر، ۱/ ۲۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸٦٥٧، ۱۰/ ۱۳۲
تاریخ بغداد للخطیب، ٤/ ٤٣٦ ☆ کشف الخفا للعجلونی ۲/ ۸۵
۲۲۸۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر، ۱/ ۲۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸٦٦٤، ۱۰/ ۱۳۲
کشف الخفا للعجلونی، ۲/ ۸۵ ☆
۲۲۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۹۳ ☆ کمز العمال للمتقی ۲۸٦٥٨، ۱۰/ ۱۳۱
۲۳۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۹٤٥، ۱۰/ ۱۸۲ ☆

(۲) علم خشیت ربانی کا سبب ہے

۲۳۱ـ **عن** أبی درداء رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَلَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا و لخرجتم اِلَی الصَّعُدَاتِ تُجَارُوْنَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا تَدْرُوْنَ تَنْجُوْنَ أَوْلَا تَنْجُوْنَ ـ

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو چیز میں جانتاہوں اگرتم بھی جان لیتے تو زیادہ روتے اور کم ہنستے اور تم ٹیلوں کی طرف نکل کر اللہ عزوجل سے گڑگڑاتے اور تم کو یہ پتہ نہ چلتا کہ تم نجات پاؤ گے یانہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۵
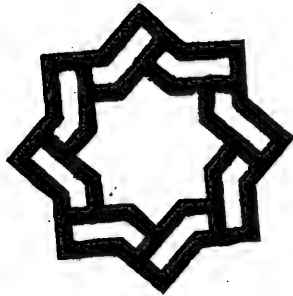
۲۳۱ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۱۸۲ ☆ المستدرک للحاکم، ۴/۳۲۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۵۶ ☆

٣۔ فضیلت علماء

(١) فضائل علماء

٢٣٢۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا يَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علما کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۰

٢٣٣۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا يَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنُ النِّفَاقِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء کے حق کو ہلکا نہ جانیگا مگر کھلا منافق۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۰

٢٣٤۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَيْسَ مِنْ اُمَّتِي مَنْ لَمْ يَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهٗ۔

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بوجہ علم اسکی

٢٣٢۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٠٢/٨　☆　مجمع الزوائد للهیثمی، ١٢٧/١
کنز العمال للمتقی ٤٣٨١٠، ٣٢/١٦　☆　تاریخ بغداد للخطیب، ٦١/١٤
اللآلی المصنوعه للسیوطی، ٧٩/١　☆　تنزیه الشریعة لابن عراق، ٢٠٧/١
٢٣٣۔ کنز العمال للمتقی، ٤٣٨١١، ٣٢/١٦　☆
٢٣٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٢٣/٥　☆　المستدرك للحاكم، الایمان، ١٢٢/١
الترغیب والترهیب للمنذری، ١١٤/١　☆　مجمع الزوائد للهیثمی، ١٢٧/١

تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے، گالی دیتا تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق و فاجر ہے، اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے، اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ فتاوی رضویہ، جلد اول، ۹/۱۴۰

خلاصہ میں ہے۔

من ابغض عالما من غیر سبب ظاھر خیف علیه الکفر ،جسنے کسی عالم سے کسی ظاہری وجہ کے بغیر بغض رکھا اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔

منح الروض الازھر میں ہے۔

الظاھر انه یکفر، ظاہر یہ ہے کہ اس پر حکم کفر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۰

۲۳۵۔ **عن** ابی ھریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم :خَمسٌ مِّنَ العِبَادَةِ ،قِلَّةُ الطَّعَامِ ،وَالقُعُودُ فِی المَسَاجِدِ ،وَالنَّظرُ اِلَی الکَعبَةِ، وَالنَّظرُ اِلَی المُصحَفِ ،وَالنَّظرُ اِلَی العَالِمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں عبادت سے ہیں ،کم کھانا ،مسجد میں بیٹھنا ،کعبہ دیکھنا ،مصحف کو دیکھنا، اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۱۶

۲۳۶۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم :خَمسٌ مِّنَ العِبَادَةِ ،اَلنَّظرُ اِلَی المُصحَفِ، وَالنَّظرُ اِلَی الکَعبَةِ، وَالنَّظرُ اِلَی الوَالِدَینِ ، وَالنَّظرُ فِی زَمزَمَ ، وَھِیَ تَحُطُّ الخَطَایَا، وَالنَّظرُ فِی وَجهِ العَالِمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں عبادت سے ہیں، مصحف کو دیکھنا، کعبہ کو دیکھنا، ماں باپ کو دیکھنا زمزم کے اندر نظر کرنا اور اس سے گناہ اترتے ہیں، اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۱۶

۲۳۵۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲/۱۹۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۴۲
کنز العمال للمتقی، ۴۳۴۹۳، ۱۵/ ۸۸۰ ☆ العلل المتناھیة لا بن الجوزی، ۲/ ۳۴۴
۲۳۶۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۴۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۴۹۴، ۱۵/۸۸۱

۲۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال! قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: فَقِيهٌ وَّاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۷۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین کی سمجھ رکھنے والا ایک شخص (عالم) شیطان پر ایک ہزار عابدوں کے مقابلہ میں زیادہ بھاری ہے۔۱۲م

(۲) علماء وارثین انبیاء ہیں

۲۳۸۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا فَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء وارث انبیاء ہیں، انبیاء نے درہم ودینار ترکہ میں نہ چھوڑے، علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے، جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا۔

(۳) عالم وسلطان عادل کی تعظیم

۲۳۹۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِكْرَامُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامُ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۷۔ الجامع للبخاری، العلم، ۱/۱۶ ☆ السنن لا بن ماجة، المقدمة، ۱/ ۲۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۱۹۶ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۲/ ۱۶٤
اتحاف السادة للزبیدی، ۱/ ۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۶۷۹، ۱۰/ ۱۳۵
کشف الخفا للعجلونی، ۲/ ۲۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ٤/ ٤۱

۲۳۸۔

۲۳۹۔ السنن لا بی داؤد، الادب، ۲/ ٦٦٥ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۸/ ۱٦۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۳۰۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۱۳۳

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مسلمان اور سنی عالم اور عادل بادشاہ کی تعظیم میں اللہ ہی کی تعظیم ہیں۔

(۴) اعزاز علماء وسادات

۲٤٠۔ **عن** میمون بن شبیب رضی الله تعالی عنه :ان عا ئشة رضی الله تعالیٰ عنها مر بها سائل فاعطته کسرة ومر بها رجل علیه ثیا ب وهیئة فاقعد ته فاکل ،فقیل لها ذ لك ، فقالت : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَنْزِلُو النَّاسَ مَنَا زِلَهُمْ ۔

حضرت میمون بن شبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک سائل کا گزر ہوا، اسے ایک ٹکڑا اعطا فرمادیا، پھر ایک شخص خوش لباس شاندار گزرا اسے بیٹھا کر کھانا کھلایا، اس بارے میں ام المومنین سے استفسار ہوا فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے لائق برتاؤ کرو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴۷

۲٤١۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : القی لعلی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم وسادة فقعد علیها وقال:لا یأبی الکرامة اِلا حمار۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کہیں تشریف فرما ہوئے، صاحب خانہ نے حضرت کے لیئے مسند حاضر کی، آپ اس پر رونق افروز ہوئے، اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزت کی بات قبول نہ کریگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ جل وعلا نے علماء وجہلاء کو برابر نہ رکھا تو مسلمانوں پر بھی ان کا امتیاز لازم ہے، اسی باب سے ہے علماء دین کو مجالس میں صدر مقام ومسند اکرام پر جگہ دینا کہ سلفا وخلفا شائع وذائع اور شرعا وعرفا مندوب ومطلوب، ہاں علماء وسادات کو یہ ناجائز وممنوع ہے کہ آپ اپنے

٢٤٠۔ السنن لا بی داؤد ، الادب، ٢/ ٦٦٥ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ٦/ ٢٦٥
کنز العمال للمتقی ، ٥٧١٧، ٣/ ١٠٩ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ، ٨/ ٩
٢٤١۔ مسند الفردوس للدیلمی ، [illegible] ☆ [illegible]ر الفردوس، ٤/ ٢٢١

لیے سب سے امتیاز چاہیں اور اپنے نفس کو اور مسلمانوں سے بڑا جانیں کہ یہ تکبر ہے اور تکبر ملک جبار جلت عظمتہ کے سوا کسی کو لائق نہیں، بندہ کے حق میں گناہ اکبر ہے، الیس فی جھنم مثوی للمتکبرین، کیا جھنم میں نہیں ہے ٹھکانہ تکبر والوں کا، جب سب علماء کے آقا سب سادات کے باپ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہا درجہ کی تواضع فرماتے اور مقام و مجلس و خورش و روش کسی امر میں اپنے بندگان بارگاہ پر امتیاز نہ چاہتے تو دوسرے کی کیا حقیقت ہے، مگر مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ سب سے زائد علماء و سادات کا اعزاز و امتیاز کریں، یہ ایسا ہے کہ کسی شخص کو لوگوں سے اپنے لئے طالب قیام ہونا مکروہ اور لوگوں کا معظم دینی کے لئے قیام مندوب، پھر جب اہل اسلام انکے ساتھ امتیاز خاص کا برتاؤ کریں تو اس کا قبول انہیں ممنوع نہیں۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۷۳

(۵) عالم کی بے ادبی نفاق ہے

۲۴۲۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسو اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا یَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ، ذُو الشَّیْبَةِ فِی الْاِسْلَامِ، وَالْاِمَامُ الْمُقْسِطُ، وَمُعَلِّمُ الْخَیْرِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں جن کے حق کو ہلکا نہ جانیگا مگر منافق کھلا منافق، ازاں جملہ ایک بوڑھا مسلمان دوسرا مسلمان بادشاہ عادل، تیسرا عالم کہ مسلمانوں کو نیک بات بتائے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۹۲

(۶) عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق

۲۴۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ذَنْبُ الْعَالِمِ ذَنْبٌ وَّاحِدٌ وَ ذَنْبُ الْجَاهِلِ ذَنْبَان، قیل: و لم یا رسول اللہ؟ قال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اَلْعَالِمُ یُعَذَّبُ عَلٰی رُکُوْبِه الذَّنْب،

۲۴۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲۰۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱٤

۲۴۳۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲/۲٤۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۷۸٤، ۱۰/۱۵۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲٦٤

وَالْجَاهِلُ عَلٰى رُكُوبِهِ الذَّنْبِ وَ عَلٰى تَرْكِ التَّعَلُّمِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کا گناہ دو۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام، کس لئے؟ فرمایا: عالم پر وبال اسی کا ہے کہ گناہ کیوں کیا۔ اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کا اور دوسرا نہ سیکھنے کا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴۷
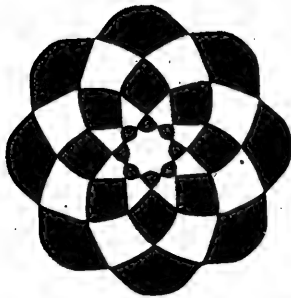
۴۔ فضیلت طلبہ

(۱) طالب علم مجاہد ہے

٢٤٤ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ خَرَجَ فِى طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔

حاشیہ اشعۃ اللمعات ۸۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب علم میں نکلا وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے جب تک گھر واپس نہ آجائے۔۱۲م
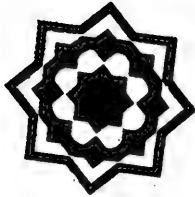
٢٤٤ـ الجامع للترمذى ، باب فضل العلم ، ٢/ ٨٩ ☆ المعجم الصغير للطبرانى ، ١/ ١٣٦
الترغيب والترهيب للمنذرى ، ١/ ١٥ ☆ كنز العمال للمتقى ، ٢٨٨١٩ ، ١٠/ ١٥٨
تاريخ دمشق لابن عساكر ، ١/ ٤٥٢ ☆ تاريخ اصفهان لابى نعيم ، ١/ ١٠٣
تنزيه الشريعه لابن عراق ١/ ٢٧٤

۵۔ تبلیغ وعمل

(۱) تبلیغ دین ضروری ہے

۲۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کَلَّا وَاللّٰہِ ، لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ اَوْ لَیَضْرِبَنَّ اللّٰہُ بِقُلُوْبِ بَعْضِکُمْ عَلیٰ بَعْضٍ ثُمَّ لَیَلْعَنُکُمْ کَمَا لَعَنَھُمْ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں نہیں خدا کی قسم یا تو تم ضرور امر بالمعروف کرو گے ضرور نہی عن المنکر کرو گے۔ یا ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل ایک دوسرے پر مارے گا۔ پھر تم سب پر اپنی لعنت اتاریگا جیسی ان بنی اسرائیل پر اتاری۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/۲۱۶

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ امر ونہی نہ ہر شخص پر فرض نہ ہر حال میں واجب، تو بحال عدم وجوب اسکے ترک پر یہ احکام نہیں بلکہ بعض صور میں شرع ہی اسے ترک کی ترغیب دیگی۔ جیسے جبکہ کوئی فتنہ اشد پیدا ہوتا ہو۔ یوں ہی اگر جانے کہ بے سود ہے کارگر نہ ہوگا۔ تو خواہی نخواہی چھیڑنا ضرور نہیں۔ خصوصاً جبکہ کوئی امر اہم اصلاح پارہا ہو، مثلاً کچھ لوگ حریر کے عادی نماز کی طرف جھکے یا عقائد سنت سیکھنے آتے ہیں اور جب حریر و پابندی وضع میں ایسے منہمک ہیں کہ اس پر اصرار کیجئے تو ہرگز نہ مانیں گے غایت یہ کہ آنا چھوڑ دیں گے، وہ رغبت نماز اور تعلیم عقائد بھی جائیگی تو ایسی حالت میں بقدر تیسر انہیں ہدایت، اور باقی کیلئے انتظار وقت وحالت ترک نہی نہیں بلکہ اسی کی تدبیر وسعی ہے۔

ہاں اگر پیری مریدی کا تعلق ہے اور یہ دل سے ہے تو اب ایسی صورت کا پیدا ہونا جس میں امر ونہی منجر بضرر ہوں ظاہرا نادر ہے۔ ایسے متبوعوں مقتداؤں پیروں پر اس فرض اہم کی اقامت بقدر قدرت ضرور لازم اور اسی میں ان اتباع ومریدوں کے حق سے ادا ہونا ہے۔ جو

۲۴۵۔ السنن لابی داؤد، الملاحم، ۲/۵۹۶ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/۹۳
الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/۲۳۱

باوصف قدرت وعدم مضرت ان کے سیاہ وسفید سے کچھ مطلب نہ رکھے بلکہ ہر حال میں خوش گذران کی ٹھہرائی۔ خواہ یوں کہ خود ہی احکام شرعیہ کی پرواہ نہ رکھتا ہو۔ جیسے آج کل بہت آزاد متصوف، یا کسی دنیوی لحاظ سے پابندئ شرع کو نہ کہتا ہو۔ جیسے درصورت امر ونہی اپنے پلاؤ قورمے یا آؤ بھگت پر خائف ہوتو یہ ضرور پیر غوایت ہے نہ شیخ ہدایت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۱۶/۹

۲۴۶۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال:لما بعث الله تعالىٰ موسىٰ عليه السلام الى فرعون نو دى لن يفعل فلم افعل ؟ قال: فناداه اثنا عشر ملكا من علماء الملائكة ، امض لماامرت به فانا جهدنا ان نعلم هذا فلم نعلمه ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مولیٰ عزوجل نے رسول کرکے فرعون کی طرف بھیجا، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چلے تو ندا ہوئی۔ مگر اے موسیٰ، فرعون ایمان نہ لائے گا۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دل میں کہا، پھر میرے جانے سے کیا فائدہ۔ اس پر بارہ علماء ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے کہا، اے موسیٰ! آپکو جہاں کا حکم ہے جایئے، یہ وہ راز ہے کہ باوصف کوشش آج تک ہم پر بھی نہ کھلا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن آخر نفع بعثت سب نے دیکھ لیا کہ دشمنان خدا ہلاک ہوئے۔ دوستان خدا نے انکی غلامی اور انکے عذاب سے نجات پائی۔ ایک جلسہ میں ستر ہزار ساحر سجدہ میں گر گئے اور ایک زبان بولے۔

آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۰ رَبِّ مُوْسىٰ وَهٰارُوْنَ۔

ہم اس پر ایمان لائے جو رب ہے سارے جہان کا۔ رب ہے موسیٰ و ہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کا۔

فتاوی رضویہ ۱۹۳/۱۱

۲۴۶۔ التفسير للطبرى، ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۵۵۷۴، ۴۷۶/۱۲

(۲) تبلیغ وہدایت پر اجر عظیم

۲٤۷۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم بیشک یہ بات کہ اللہ تعالیٰ تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت فرمادے تو تیرے لئے سرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جہاد کہ اعظم وجوہ ازالہ منکر ہے اسکی تقسیم تین اقسام پر ہے۔ سنانی، لسانی، جنانی یعنی کفر وبدعت فسق کو دل سے برا جاننا، یہ ہر کافر مبتدع وفاسق سے ہے اور ہر مسلمان کہ اسلام پر قائم ہوا سے کرنا ہے۔ مگر جنہوں نے اسلام کو سلام اور اپنے آپکو کفار ومشرکین کا غلام کیا انکی راہ جدا ہے۔ انکا دین غیر دین خدا ہے۔

اور لسانی کہ زبان وقلم سے رد، بحمدہ تعالیٰ خادمان شرع ہمیشہ سے کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو تو دم آخر تک کریں گے، وہابیہ، نیاچرہ، دیوبندیہ، قادیانیہ، روافض غیر مقلدین، ندویہ، آریہ، نصاریٰ وغیرہم کا رد کیا اور اب گاندھویہ سے بھی وہی برسر پیکار ہیں۔ حق کی طرف بلاتے اور باطل کو باطل کر دکھاتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ گروں سے بچاتے ہیں وللہ الحمد، آگے ہدایت رب عزوجل کے ہاتھ ہے۔

رہا جہاد سنانی، تو ہم بارہا ذکر کر چکے ہیں کہ بنصوص قرآن عظیم ہم مسلمانان ہند کو جہاد برپا کرنے کا حکم نہیں، اسکا واجب بتانے والا مسلمانوں کا بدخواہ مبین، بہکانے والے یہاں واقعۂ کربلا پیش کرتے ہیں یہ محض انکا اغوا ہے۔

۲٤۷۔ الجامع الصحيح للبخارى الجهاد، ☆ الصحيح لمسلم، فضائل الصحابه، ۲/۲۷۹
كنز العمال للمتقى، ۲۸۷۱۳، ۱۰/ ۱٤۰ ☆ السنن لابى داؤد، ۳٦٦۱، العلم، ۲/ ۵۱۵
السنن لسعيد بن منصور، ۲٤۷۳، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۳۳۳
شرح معانى الآثار للطحاوى، ۳/ ۲۰۷ ☆

اولاً۔ اس لڑائی میں ہرگز حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے پہل نہ تھی۔ امام نے خبیث کوفیوں کے وعدوں پر قصد فرمایا تھا۔ جب ان غداروں نے بدعہدی کی قصد رجوع فرمایا۔ اور جب سے شروع جنگ تک اسے بار بار احباب واعداء سب پر اظہار فرمایا۔

الف جب حر بن یزید ریاحی تمیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اول بار ہزار سواروں کے ساتھ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزاحم ہوئے۔ امام نے خطبہ فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا بلایا آیا ہوں۔ تمہارے ایلچی اور خطوط آئے کہ تشریف لائیے۔ ہم بے امام ہیں۔ میں آیا۔ اب تم اگر عہد پر قائم ہو تو میں تمہارے شہر میں جلوہ فرما ہوں۔

وان لم تفعلوا او کنتم بمقدمی کارھین انصرفت عنکم الی المکان الذی اقبلت منہ۔

اور اگر تم عہد پر نہ رہو۔ یا میرا تشریف لانا تمہیں ناپسند ہو تو میں جہاں سے آیا وہیں واپس جاؤں۔ وہ خاموش رہے۔

ب پھر بعد نماز عصر خطبہ فرمایا اور آخر میں بھی وہی ارشاد فرمایا کہ۔

ان انتم کرھتمونا انصرفت عنکم۔

اگر تم ہمیں ناپسند رکھتے ہو میں واپس جاؤں۔

حر نے کہا: ہمیں تو حکم ہے کہ آپ سے جدا نہ ہوں جب تک ابن زیاد کے پاس کوفے نہ پہونچا دیں۔

ج امام نے اس پر بھی ہمراہیوں کو معاودت کا حکم دیا۔ وہ بقصد واپسی سوار ہوئے، حر نے واپس نہ ہونے دیا۔

د جب نینوا پہونچے۔ حر کے نام ابن زیاد خبیث کا خط آیا کہ حسین کو پٹ پر میدان میں اتارو جہاں پانی نہ ہو اور یہ میرا ایلچی تمہارے ساتھ رہیگا کہ تم میرا حکم بجالاتے ہو یا نہیں۔ حر نے حضرت امام کو ناپاک خط کا مضمون سنایا اور ایسی ہی جگہ اترنے پر مجبور کیا۔ فدائیان امام سے زہیر بن القین رحمہ اللہ تعالیٰ نے عرض کی: اے ابن رسول اللہ آگے جو لشکر آنے والا ہے وہ ان سے بہت زاید ہے ہمیں اذن دیجئے کہ ان سے لڑیں۔

فرمایا: ما کنت لا بدء ھم با لقتال،

میں ان سے قتال کی پہل کرنے کو نہیں۔

ہ جب خبیث بن طیب یعنی ابن سعد اپنا لشکر لیکر پہونچا۔ حضرت امام سے دریافت کیا۔ کیسے آئے ؟ فرمایا: تمہارے شہر والوں نے بلایا تھا۔

اما اذا کرھو نی فانی انصرف عنھم ،اب کہ میں انہیں نا گوار ہوں تو واپس جاتا ہوں ابن سعد نے یہ ارشاد ابن زیاد کو لکھا، اس خبیث نے نہ مانا، قاتلہ اللہ۔

و شب کو ابن سعد سے خلوت میں گفتگو ہوئی ،اس میں بھی حضرت امام نے فرمایا،

دعونی ارجع الی المکا ن الذی اقبلت منہ، مجھے چھوڑ وکہ میں مدینہ طیبہ واپس جاؤں، ابن سعد نے ابن زیاد کو لکھا، اس بار وہ راضی ہوا تھا کہ شمر مردود خبیث نے باز رکھا۔

ز عین معرکہ میں قتال سے پہلے فرمایا۔

ایھا الناس،اذ کرھتمونی فدعونی انصرف الی مأمنی من الارض،

اے لوگو! جب کہ تم مجھے پسند نہیں کرتے تو چھوڑ و کہ اپنی امن کی جگہ چلا جاؤں۔اشقیاء نے نہ مانا، غرض جب سے برابر قصد عود رہا، مگر ممکن نہ ہوا کہ منظور رب یہی تھا، جنت آراستہ ہو چکی تھی ،اپنے دولھا کا انتظار کر رہی تھی ،وصال محبوب حقیقی کی گھڑی آگئی تھی ،تو ہر گز امام کی طرف سے لڑائی میں پہل نہ تھی ان خبیثوں ہی نے مجبور کیا اب دو صورتیں تھیں ،یا بخوف جان اس پلید کی وہ ملعون بیعت قبول کی جاتی کہ یزید کا حکم ماننا ہوگا ،اگر چہ خلاف قرآن و سنّت ہو، یہ رخصت تھی ثواب کچھ نہ تھا ،قال اللہ تعالیٰ۔

الّا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔

مگر جو مجبور کیا جائے اور اسکا دل ایمان پر برقرار ہو۔

یا جان دیدی جاتی اور وہ ناپاک بیعت نہ کی جاتی ،یہ عزیمت تھی ،اور اس پر ثواب عظیم اور یہ انکی شان رفیع کے شایاں تھی اسی کو اختیار فرمایا۔اسے یہاں سے کیا علاقہ۔

ثانیا۔ بالفرض اس بے سروسامانی میں امام کی طرف سے پہل بھی سہی تو یہاں ایک فرق عظیم ہے، جس سے یہ جاہل غافل۔

فاسقوں پر ازالۂ منکر میں حملہ جائز اگر چہ تنہا ہو اور وہ ہزاروں۔اور سلطان اسلام جس پر اقامت جہاد فرض ہے اسے بھی کافروں سے پہل حرام، جب کہ ان کے مقابلہ کے قابل نہ ہو

ثالثا حضرت امام پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیتے ہوئے شرم چاہیے تھی، کیا امام تو امام انکے غلام، انکے در کے کسی کتے نے بھی معاذ اللہ مشرکوں سے مدد مانگی؟ کیا کسی مشرک کا دامن تھاما؟ کیا کسی مشرک کے پس رو بنے؟ کیا مشرکوں کی جے پکاری؟ کیا مشرکوں سے اتحاد گانٹھا؟ کیا مشرکوں کے حلیف بنے؟ کیا انکی خوشامد کے لیئے شعار اسلام بند کرنے میں کوشاں ہوئے؟ کیا قرآن وحدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کردی۔ وغیرہ وغیرہ شنائع کثیرہ۔

بہتر تن بیس ہزار فجار کا مقابلہ فرمایا: امام کا نام لیتے ہو تو کیا تم میں بہتر مسلمان بھی نہیں؟ جب ۲۳ کرور مشرکین تمہارے ساتھ ہوں گے اس وقت تم میں بہتر مسلمانوں کا عدد پورا ہوگا؟۔

قرآن کو پیٹھ دینے والو! کیوں امام کا نام لیتے ہو؟ اسلام سے الٹے چلنے والو! کیوں مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو؟ دہلی میں فتوی چھاپ دیا کہ اس وقت جہاد واجب ہے، بے سرو سامانی کے جواب کو امام کی نظیر پیش ہوگئی، اور حالت یہ کہ ذرا سی دھوپ سے بچنے کو گنو تیروں کی چھاؤں ڈھونڈ رہے ہیں، کیا تم اپنے فتوے سے نہ صرف تارک فرض و مرتکب حرام بلکہ راضی بہ غلبۂ کفر وذلت اسلام نہ ہوئے، امام کا توکل اللہ پر تھا، تمہارا اعتماد اعداء اللہ پر ہے، یقین جانو اللہ سچا، اللہ کا کلام سچا، ''لَا یَالُوْنَکُمْ خَبَالًا'' مشرکین تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کرینگے، وہ جھوٹا فتوی اور یہ پوچ بھروسہ، اور خادمان شرع پر الٹا غصہ کہ کیوں خاموش رہے؟ کیوں سینہ سپر نہ ہوئے؟، یہ ہے تمہاری خیر خواہی اسلام، یہ ہیں تمہارے دل ساختہ احکام، جن پر نہ شرع شاھد نہ عقل مساعد۔ مسلمان ہونے کا دعوی ہے تو اسلام کے دائرے میں آؤ، تبدیل احکام الرحمن واختراع احکام الشیطان سے ہاتھ اٹھاؤ مشرکین سے اتحاد توڑو، دیوبندیہ وغیرہم مرتدین کا ساتھ چھوڑو، کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پاک تمہیں اپنے سایہ میں لے دنیا نہ ملے دین تو انکے صدقے میں ملے۔ المحجۃ المؤتمنہ ۹۴-۹۷

۲۴۸۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لَاَنْ یَّھْدِیَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی یَدِکَ رَجُلًا خَیْرٌ لَّکَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۴۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۳۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۴

نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک شخص کو تیرے ذریعہ سے ہدایت فرمادے تو یہ تیرے لئے تمام روئے زمین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۳۹

(۳) تبلیغ سامعین کے حال کے مطابق کرو

۲۴۹۔ **عن** عبد اللّٰہ ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم :مَا أَنْتَ مُحَدِّثٌ قَوْمًا حَدِيثًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُوْلُهُمْ اِلَّا كَانَ عَلٰى بَعْضِهِمْ فِتْنَةً۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ باتیں بیان کریگا جن تک انکی عقلیں نہ پہونچیں تو ضرور وہ ان میں کسی پر فتنہ ہونگی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۱۵

(۴) بے عمل عالم کی مثال

۲۵۰۔ **عن** جندب بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم :مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِی يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسِى نَفْسَهُ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِئُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهُ۔

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم اگر اپنے علم پر عمل نہ کرے جب اسکی مثال شمع کی ہے کہ آپ جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔ فتاوی رضویہ ۷/ ۲۷۵

۲۵۱۔ **عن** جندب بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم :مَثَلُ مَنْ يُّعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسِى نَفْسَهُ كَمَثَلِ الْمِصْبَاحِ الَّذِی يُضِئُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهُ۔

حضرت جندب ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۹ ☆

۲۵۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۶۶ ☆

۲۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۶۷ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! جولوگوں کو نیک باتوں کی تعلیم دے اور خود عمل نہ کرے اسکی مثال چراغ کی ہے کہ خود جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔

(۵) ہر صدی میں ایک مجدد

۲۵۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ عَلیٰ رَأسِ كُلِّ مِأةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُها دِينَها۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع یا آخر میں ایسے شخص کو بھیجتا رہیگا جو تجدید واحیاء دین کا فریضہ انجام دیگا۔

(۶) معلّم ومتعلّم کے آداب

۲۵۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : تَواضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ وَتَواضَعُوا لِمَنْ تُعَلِّمُوْنَهٗ وَلَا تَكُوْ نُوا جَبابِرَةَ الْعُلَماءِ فَيَغلِبُ جَهلُكُم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لیئے تواضع کرو اور جسے سکھاتے ہو اس کے لیئے تواضع کرو اور گردن کش عالم نہ بنو کہ تمہارا جہل تم پر غالب ہو جائے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء نے تصریح فرمائی کہ غیر خدا کہ لیئے تواضع حرام ہے فتاوی ہندیہ میں ہے۔

التواضع لغیر اللہ حرام کذا فی الملتقط۔

تو بات وہی ہے کہ انبیاء واولیاء، علماء ومسلمین کے واسطے تواضع اس لئے ہے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں، یہ اللہ کے ولی ہیں، دین الٰہی کے قیم ہیں، یہ ملّت الٰہیہ پر قائم ہیں، تو ملّت تواضع جب وہ نسبت ہے جو انہیں بارگاہ الٰہی میں حاصل، تو یہ تواضع بھی درحقیقت خدا ہی کے لئے ہوئی جیسے صحابۂ کرام واہل بیت عظام کی تعظیم ومحبت بعینہ محبت وتعظیم سید عالم ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ

۲۵۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی ۱/ ۲۰۳ ☆ اتحاف السادہ للزبیدی، ۸/ ۲۷
مجمع الزوائد للهیثمی ۱/ ۱۲۹ ☆

علیہ وسلم۔

تواضع لغیر اللہ کی شکل یہ ہے کہ العیاذ باللہ کسی کافر یا دنیا دار غنی کے لئے اسکے سبب تواضع ہو کہ یہاں وہ نسبت موجود نہیں، یا موجود ہے تو ملحوظ نہیں، اے عزیز، کیا وہ احادیث کثیرہ بشیرہ جن میں صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیئے خشوع وخضوع بجالانا مذکور اس درجہ اشتہار پر نہیں کہ فقیر کو انکے جمع واستیعاب سے غنا ہو۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۵۳۳،۵۳۴

(۷) استاد سے انکساری سے پیش آؤ

۲۵۴۔ **عن** أبی هريرة رضي الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی عليه وسلم: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ، وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُونَ مِنْهُ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو اور ہر علم کے لیئے سکون قرار بھی سیکھو، اور جس سے علم حاصل کرو اس کے سامنے انکساری اختیار کرو۔ ۱۲م

(۸) استاد آقا ہے

۲۵۵۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضي الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی عليه وسلم: مَنْ عَلَّمَ عَبْدًا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ مَوْلَاهُ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شخص کو قرآن کریم کی ایک آیت سیکھائی وہ اسکا آقا ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۰

۲۵۴۔ حلية الاولياء لابی نعيم، ۳۴۲۱۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱/۴۲۰
الترغيب والترهيب، للمنذری، ۱/۱۱۴ ☆ الكامل لابن عدی، ۴/۳۳۶
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱۲۹ ☆ امالی الشجری، ۱/۴۶
۲۵۵۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۸/۱۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱۲۸
فتح الباری للعسقلانی، ۸/۲۴۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۳۸۴، ۱/۵۳۲
تاريخ دمشق لابن عساكر، ۲/۵۶ ☆ تاريخ جرجان للسهمی، ۵۰۵

۲۵۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : من علمنی حرفا فقد صیرنی عبدا ان شاء باع وان شاء اعتق۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جسنے مجھے ایک حرف بھی سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنالیا، اب خواہ وہ مجھے فروخت کرے یا آزاد کردے۔

(۹) کثرت سوال منع ہے

۲۵۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ذَرُوْنِی مَا تَرَکْتُکُمْ ، فَاِنَّمَا ہَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤالِہِمْ وَاخْتِلاَفِہِمْ عَلیٰ أَنْبِیَاءِ ہِمْ فَاِذَانَہَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْہُ وَاِذَاأَمَرْتُکُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بات پر میں نے تم پر تضیق (تنگی) نہ کی اسمیں مجھسے تفتیش نہ کرو، کہ اگلی امتیں اسی بلا سے ہلاک ہوئیں، میں جس بات کو منع کروں اس سے بچو اور جسکا حکم دوں اسے بقدر قدرت بجالاؤ۔

۲۵۸ ۔**عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَیْءٍ

۲۵۶۔

۲۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الاعتصام ، ۲/ ۱۰۸۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الحج ، ۱/ ۴۳۲
السنن لا بن ماجۃ ، المقدمہ ، ۱/ ۲ ☆ الجامع للترمذی ، العلم ، ۲/ ۹۳
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۲۴۷ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۱/ ۳۸۸
التمہید لا بن عبد البر ، ۱/ ۱۴۸ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی ، ۱/ ۱۵۸
اتحاف السادہ للزبیدی ، ۲/ ۵۰ ☆ الدر المنثور ، ۲/ ۳۳۵

۲۵۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الاعتصام ، ۲/ ۱۰۸۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الفضائل ، ۲/ ۲۶۲
السنن لا بی داؤد ، السنۃ ، ۲/ ۲۳۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۱۷۶
المستدرک للحاکم ، ۳/ ۶۲۶ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۶/ ۳۳۵
مشکل الآثار للطحاوی ، ۲۰/ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱/ ۲۶۴

لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْأَلَتِهٖ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مسلمانوں کے بارے میں انکا بڑا گنہگار وہ ہے جو ایسی چیز سے سوال کرے کہ حرام نہ تھی، اس کے سوال کے بعد حرام کردی گئی۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث باعلی ندا منادی کہ قرآن وحدیث میں جن باتوں کا ذکر نہیں، نہ انکی اجازت ثابت، نہ ممانعت وارد، وہ اصل جواز پر ہیں، ورنہ اگر جس چیز کا کتاب و سنت میں ذکر نہ ہو مطلقاً ممنوع و نادرست ٹھہرے تو اس سوال کرنیوالے کی کیا خطا؟ اسکے بغیر پوچھے بھی وہ چیز ناجائز ہی رہتی، بالجملہ یہ قاعدۂ نفیسہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ قرآن وحدیث سے جس چیز کی بھلائی یا برائی ثابت ہو وہ بھلی یا بری ہے، اور جس کی نسبت کوئی ثبوت نہ ہو وہ معاف و جائز ومباح وروا، اس کو حرام وگناہ ونادرست وممنوع کہنا شریعت پر افتراء ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/ ۵۲۷، ۵۵۲

(۱۰) زیادہ قیل وقال سے بچو

۲۵۹۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ کَرِهَ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ، وَکَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بلاوجہ قیل وقال، کثرت سوال، اور مال برباد کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۶/۴۲۲

(۱۱) نااہل کو ذمہ دار نہ بناؤ

۲۶۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله

۲۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الاستقراض، ۱/ ۳۲۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۲۴۹
کنز العمال للمتقی، ۴۴۰۲۸، ۱۶/ ۸۶ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۹۴۳

۲۶۰۔ المستدرک للحاکم، ۴/ ۱۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۶۸۷، ۶/ ۲۵
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۷۹ ☆

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً مِنْ عِصَا بَةٍ وَ فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَرْضَىٰ لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَخَانَ رَسُوْ لَهُ وَخَانَ الْمُؤْ مِنِيْنَ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۴۶/۹

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قریبی رشتہ دار کو حاکم بنایا اور لوگوں میں اس سے زیادہ کوئی شخص حاکم بننے کے لائق ہے تو اسنے اللہ ورسول اور تمام مومنین کی خیانت کی۔۱۲م

(۱۲) حصول علم برائے جاہ ومال مذموم ہے

۲۶۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَنْ أَكَلَ بِالْعِلْمِ طَمَسَ اللّٰهُ عَلیٰ وَجْهِهٖ ، وَرَدَّهٗ عَلیٰ عَقِبَيْهِ و كَانَتِ النَّارُ اَوْلیٰ بِهٖ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲/۹

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم دین کو محض کھانے پینے کا ذریعہ بنایا اللہ تعالی اسکی صورت بدل دیگا اور اسکو خائب وخاسر لوٹائے گا اور وہ مستحق جہنم ٹھرے گا۔۱۲م

(۱۳) فتنوں کے ظہور کے وقت عالم پر علم کا ظاہر کرنا فرض

۲۶۳۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم :إِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْ قَالَ الْبِدَ عُ فَلْيُظْهِرُ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ ،وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب ظاہر ہوں فتنے یا فسادیا بدمذھبیاں اور عالم اپنا علم اس وقت ظاہر نہ کرے تو اسپر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ نہ اسکا فرض قبول کرے اور نہ نفل۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۴۰/۹، ۲۸۶،

۲۶۲۔ الفردوس للدیلمی ، ۶۰۲/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۱۲۳/۳
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۰۱۶ ، ۱۹۳/۱۰ ☆
۲۶۳۔ کنز العمال للمتقی ، ۹۰۳ ، ۱۷۹/۱ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ۹۱۱/۵

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کوئی گمراہ بددین رافضی ہو یا مرزائی وہابی ہو یا دیوبندی وغیرہم خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین مسلمانوں کو بہکائے فتنہ وفساد پیدا کرے تو اسکا دفع اور قلوب مسلمین سے شبہات شیاطین کا رفع فرض اعظم ہے جو اس سے روکتا ہے (یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ یَبْغُوْنَھَا عِوَجًا) میں داخل ہے کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اسمیں کجی چاہتے ہیں۔ مسلمانون پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں اور گمراہ گروں بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں، ان پر فرض ہے کہ روافض ومرزائیہ اور خودان بے دینوں (خلافت کمیٹی والوں) یاجسکا فتنہ اٹھتے دیکھیں سد باب کریں، وعظ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں، اشاعت رسائل کی حاجت ہو اشاعت کروائیں، حسب استطاعت اس فرض عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ جب بدمذہبوں کے دفع نہ کرنے والے پر یہ لعنتیں ہیں تو جو خبیث ان کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب ولعنت اکبر ہوگی، وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ٩/٢٨٦

(١٤) بہت سے عالم غیر فقیہ ہوتے ہیں

٢٦٤ ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: نَضَّرَاللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِی فَوَعَاهَا ثُمَّ بَلَّغَھَا عَنِّی فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَیْرُ فَقِیْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلیٰ مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش وخرم رکھے جس نے میری حدیث سنی اور اسکو خوب یاد کرلیا پھر دوسروں تک پہونچادیا، کیوں کہ بہتیرے وہ ہیں کہ فقہ کے حامل وحافظ وراوی ہیں مگر خود اسکی سمجھ نہیں رکھتے اور بہتیرے حاملان فقہ ان کے پاس فقہ لے جاتے ہیں جو

---

٢٦٤ ـ الجامع للترمذی، العلم، ٢/٩٠ ☆ السنن لابی داؤد، العلم، ٢/٥١٥
المسند لاحمد بن حنبل، ٥/١٨٣ ☆ السنن لابن ماجة المقدمة، ١/٢١
المستدرك للحاكم، ١/٨٧ ☆
اتحاف السادة للزبیدی، ٨/٤٦٤ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢٩١٦٣، ١٠/٢٢٠

ان سے زیادہ اسکی سمجھ رکھتے ہیں۔

و فی الباب عن زید بن ثابت وعن جبیر بن مطعم وعن عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام اجل سلیمان اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم غزیر و فضل کبیر خیال کیجئے۔ جو خود سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد جلیل الشان اور اجلہ ائمہ تابعین اور تمام ائمہ حدیث کے استاذ الاساتذہ ہیں۔ امام ابن حجر مکی شافعی اپنی کتاب خیرات الحسان میں فرماتے ہیں۔ کسی نے ان امام اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ مسائل پوچھے۔ ہمارے امام اعظم، امام الائمہ، مالک الازمہ، سراج الامہ، سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس زمانے میں انہیں امام اعمش سے حدیث پڑھتے تھے اس وقت حاضر مجلس تھے۔ امام اعمش نے وہ مسائل ہمارے امام اعظم سے پوچھے امام نے فوراً جواب دیئے امام اعمش نے کہا یہ جواب آپنے کہاں سے پیدا کئے؟ فرمایا: ان حدیثوں سے جو میں نے خود آپ ہی سے سنی ہیں۔ اور وہ حدیثیں مع سند روایت فرمادیں۔ امام اعمش نے فرمایا:

حسبك ما حدثتك به فی مائة یوم تحدثنی به فی ساعة واحدة ، ما علمت انك تعمل بهذه الاحادیث ، یا معشر الفقهاء انتم الاطباء ونحن الصیادلة ، وانت ایها الرجل اخذت بكلا الطرفین۔

بس کیجئے، جو حدیثیں میں نے آپکو سو دن میں سنائیں آپ گھڑی بھر میں مجھے سنائے دیتے ہیں، مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ ان حدیثوں میں یوں عمل کرتے ہیں اے فقہ والو! تم طبیب ہو اور ہم محدث لوگ عطار ہیں، اور اے ابوحنیفہ! تم نے تو فقہ و حدیث دونوں کنارے لئے۔ والحمد للہ۔

یہ تو یہ، خود ان سے بھی بدرجہا اجل و اعظم انکے استاذ اکرم و اقدم امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے پانچ سو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پایا۔ حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی ، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، ابوہریرہ، انس بن مالک، عبد اللہ بن عمرو، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن زبیر، عمران بن حصین، جریر بن عبد اللہ، مغیرہ بن شعبہ، عدی بن حاتم، امام حسن، اور

امام حسین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم بکثرت اصحاب کرام کے شاگرد اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ ہیں، جنکا پایۂ رفیع حدیث میں ایسا تھا کہ فرماتے۔ بیس سال گزرے ہیں: کسی محدث سے کوئی حدیث میرے کان تک ایسی نہ پہونچی جسکا علم مجھے اس سے زائد نہ ہو ایسے امام والا مقام باآں جلالت شان فرماتے۔

انا لسنا بالفقہا ء ولکنا سمعنا الحدیث فروینا ہ للفقہا ء من اذا علم عمل۔

ہم لوگ فقیہ و مجتہد نہیں ہیں۔ ہمیں مطالب حدیث کی کامل سمجھ نہیں۔ ہم نے حدیثیں سن کر فقیہوں کے آگے روایت کر دی ہیں۔ جو ان پر مطلع ہو کر کارروائی کریں گے۔ نقلہ الذھبی فی تذکرۃ الحفاظ ، مگر آج کل کے ناشخص حضرات کو اپنی یاد و فہم، اپنے دو حرفی نام علم پر وہ اعتماد ہے جو ابلیس لعین کو اپنی اصل آگ پر تھا۔ کہ دو حرف رٹ کر ہر امام امت کے مقابل ''انا خیر منہ'' کی بیٹی گھمانے کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ ولا حول ولا قوۃ الاباللہ علی العظیم۔

(۱۵) صاحب رائے اپنے دل سے فتویٰ لے

۲۶۵۔ **عن** وابصۃ بن معبد الجھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِسْتَفْتِ نَفْسَکَ وَاِنْ اَفْتَاکَ الْمَفْتُوْنَ۔

حضرت وابصہ بن معبد جھنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے دل سے فتویٰ لے خواہ مفتی تجھے کچھ بھی فتویٰ دیتے رہیں۔

۹۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس کے حق میں کثرت رائے کا کچھ اعتبار نہیں۔ بلکہ ذی رائے ہے تو اپنی رائے کا اتباع کرے اگرچہ تمام رائے دہندہ خلاف پر ہوں۔ اور غیر کے لئے بھی یہی ہے جو ان میں افقہ و اعلیٰ و اورع ہو اسکی رائے پر چلے اگرچہ وہ اکیلا اور اسکے خلاف پر کثیر ہوں۔ کما فی معین الاحکام۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۴۸۱

۲۶۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۲۸

(۱۶) لوگوں سے انکے حال کے مطابق کلام کرو

۲۶۶۔ **عن** أمیر المؤ منین علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه قال : حدثوا الناس بما یعرفون، اتحبّون ان یکذبو الله ورسو له۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: لوگوں سے وہ باتیں کہو جنکو وہ پہچانیں۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ لوگ اللہ اوراسکے رسول کی تکذیب کریں۔

۲۶۷۔ **عن** عبد الله بن عباّ س رضی الله تعالیٰ عنهما قال: امرنا ان نکلم الناس علیٰ قدر عقو لهم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ لوگوں سے بقدر انکے عقول کلام کیا کریں۔

۲۶۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله علیه وسلّم : مَا حَدَّثَ أَحَدُکُمْ قَوْمًا بِحَدِیْثٍ لَا یَفْھَمُوْ نَہٗ اِلَّا کَا نَ فِتْنَةً عَلَیْھِمْ۔

حضرت عبداللہ بن عباّس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: تم میں سے کسی نے اگرایسی حدیث قوم کے سامنے بیان کی جسکووہ نہیں سمجھتے تو وہ حدیث ان کے لئے فتنہ ہو جائیگی۔

۲۶۹۔ **عن** عبد الله بن عباّس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: لَا تُحَدِّ ثُوا اُمَّتِی مِنْ أَحَادِیْثِی اِلَّامَا تَحْتَمِلُهٗ عُقُوْ لُھُمْ فَیَکُوْنُ

۲۶۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، العلم، ۱/ ۲۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۲۵
کنز العمال للمتقی، ۲۹۳۱۸، ۱۰/ ۲۴۷ ☆ مسند الفردوس للدیلمی، ۲۶۵۶، ۲/ ۱۲۹
۲۶۷۔ مسند الفردوس للدیلمی، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۵۴۹
کنز العمال للمتقی، ۲۹۲۸۲، ۱۰/ ۲۴۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۴۴۱
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۲۲۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۱
۲۶۸۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/ ۲۵۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۲۶
۲۶۹۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۵/ ۱۷ ☆ زهر الفردوس، ۴/ ۱۷۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/ ۵۵۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۲۸۴، ۱۰/ ۲۴۲
حلیة الاو لیاء لا بی نعیم، ۲/ ۲۸۶ ☆

فِتْنَةً عَلَيْهِمْ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے میری وہی حدیثیں بیان کرو جو انکی عقلیں اٹھا لیں کہ کہیں وہ ان پر فتنہ نہ ہو جائیں۔

۲۷۰۔ **عن** عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعا لیٰ عنھماقال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم:یَا ابْنَ عَبَّاسٍ! لَاتُحَدِّثْ قَوْمًا حَدِيْثًا لَاتَحْتَمِلُهٗ عُقُوْلُهُمْ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عباس لوگوں سے وہ حدیث نہ بیان کرنا جو انکی عقل میں نہ آئے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کے پیش نظر حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ طریقہ تھا کہ بعض احادیث کے ٹکڑے ہر ایک کے سامنے بیان نہیں کرتے بلکہ انکو اہل علم کے سامنے پیش کرتے تھے۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۴

۲۷۱۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما انت بمحدّث قوما لا تبلّغہ عقولھم الا کان لبعضھم فتنۃ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی قوم سے ایسی حدیث بیان کرو گے جس تک انکی عقل نہ پہونچے تو وہ ضرور ان میں سے کسی پر فتنہ ہو جائیگی۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہی وجہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بعض مجالس میں اس بات کو چھپاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج کی رات باری تعالیٰ کا دیدار کیا۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۴

۲۷۰۔ الجامع الکبیر، ۲/ ٤٦٤ ☆

۲۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱/ ۲۹، ۱۹۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٤٧٩

(۱۷) کتابت کے قواعد کی تعلیم

۲۷۲۔ عن عبد الله بن عبّاس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: لَاتَمُدُّوْا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو دراز کر کے نہ لکھو۔

۲۷۳۔ عن معاویة ابی سفیان رضی الله تعالیٰ عنهما انّه کان یکتب بین یدیه صلی الله علیه وسلّم فقال له: اَلْقِ الدَّوَاۃَ وَ حَرِّفِ الْقَلَمَ وَ اَقِمِ الْبَاءَ وَ فَرِّقِ السِّیْنَ وَلَا تُعَوِّرِ الْمِیْمَ وَ حَسِّنِ اللّٰہَ وَمُدَّ الرَّحْمٰنَ وَجَوِّدِ الرَّحِیْمَ۔

کاتب وحی حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر لکھ رہے تھے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاویہ! دوات رکھو اور قلم میں ٹیڑھا قط لگاؤ با کو سیدھا رکھو اور سین کے شوشوں میں فرق کرو۔ میم کو کانا مت کرو۔ اسم جلالت کو خوبصورت لکھو۔ رحمٰن کو دراز کرکے اور میم کو عمدہ کر کے لکھو۔ مالی الجیب بعلوم الغیب، ص ۴۲

(۱۸) علم دین سیکھنے کے لیئے پیر کا دن

۲۷۴۔ عن أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ فَاِنَّهٗ مُیَسَّرٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا: پیر کے دن علم حاصل کرو کہ اس میں آسانی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۹۱/۴

۲۷۵۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلّی

۲۷۲۔ مسند بن شعبان، ☆

۲۷۳۔ مسند الفردوس للدیلمی، ☆

۲۷۴۔ کنز العمال للمتقی، ۲۹۳۴۰، ۲۵۰/۱۰ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۴/۱

۲۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۹۲۶۸، ۲۲۹/۱۰ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۵/۱

الله تعالیٰ علیه وسلّم : أُطْلُبُوا الْعِلْمَ كُلَّ اِثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ فَإِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِمَنْ طَلَبَ، فَاِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ حَاجَةً فَلْيُبَكِّرْ اِلَيْهَا ،فَاِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي اَنْ يُّبَارِكَ لِأُمَّتِي فِي بُكُوْرِهَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو علم حاصل کرو کہ اسمیں طلب کے کیلئے آسانی ہے۔ اور جب تم میں کا کوئی اپنی حاجت کیلئے نکلے تو صبح سویرے نکلے۔ کیوں کہ میں نے اپنے رب عزّ وجل سے اپنی امت کے لئے صبح کے کاموں میں برکت کی دعا کی ہے۔۱۲م

(۱۹) بے علم فتویٰ دینا موجب لعنت ہے

۲۷۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : مَنْ أَفْتىٰ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَعَنَتْهُ مَلآئِكَةُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو بے علم فتویٰ دے آسمانوں اور زمین کے فرشتے اسپر لعنت کرتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۳۹۲

فتاوی رضویہ

(۲۰) بے علم فتویٰ موجب جہنّم

۲۷۷۔ **عن** عبید الله بن ابی جعفر رضی الله تعا لیٰ عنه مرسلا قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : أَجْرَؤُكُمْ عَلَى الْفُتْيَا أَجْرَؤُكُمْ عَلَى النَّارِ۔

حضرت عبید اللہ بن ابی جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو تم میں فتویٰ دینے پر زیادہ جری ہے۔ وہ آتش دوزخ پر زیادہ جرات رکھتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۴/۹۴

۲۷۶۔ السنن لا بی داؤد، العلم، ۲/ ۵۱۵ ☆ الفقيه والمتفقه للخطيب، ۲/ ۱۵۵
الحبائك فی الملائك، ۴۵ ☆ السنن لا بن ماجة، المقدمة، ۱/ ۶
كنز العمال للمتقی، ۱۸ ۲۹۰، ۱۰/ ۱۹۳ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۱/۱۲۶
۲۷۷۔ كنز العمال للمتقی ۲۸۹۶۱، ۱۰/ ۱۸۴ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۵۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۸ ☆ مسند الدارمی، المقدمة، ۱/ ۵۷

۹۔ توسل واستمداد

(۱) توسل برائے استسقاء

۲۸۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه كان اذا قحطوا استسقٰی با لعباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنه قال : أللهم إنا كنا نتوسل إليك بنبينا صلی الله عليه وسلم فتسقنا وإنا نتوسل اليك بعم نبينا فاسقنا قال فيسقون۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۲۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو سیدنا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور یوں عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لیکر آتے تھے تو تو ہمیں سیراب فرماتا۔ اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے محترم چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں ہمیں سیراب فرما۔ تو خوب بارش ہوتی۔ ۱۲م

(۲) توسل

۲۸۱۔ **عن** عثمان بن حنيف رضی الله تعالیٰ عنه قال: إن رجلا ضرير البصر أتی النبی صلی الله عليه وسلم فقال: أدع الله أن يعافينی ، قال: إن شئت دعوت وإن شئت صبرت فهو خير لك ، قال: فادع ، قال: فأمره أن يتوضأ فليحسن وضوئه ويد عو بهٰذه الد عاء ، أللهم إنی أسئلك وأتوجه اليك بنبيك محمدصلی

۲۸۰۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الاستسقاء ، ۱/۱۳۷

۲۸۱۔ الجامع للترمذی ، الدعوات ، ۲/۱۹۷ ☆ السنن لا بن ماجة ، الصلوه ، ۱/۱۰۰
المستدرك للحاكم الدعاء ، ۱/۵۱۹ ☆ دلائل النبوة للبيهقی ، ۴/۱۶۶
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۱/۴۷۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۱۳۸
كنز العمال للمتقی ، ۳۶۰۴۰ ، ۲/۱۸۱ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ، ۹۸۵۲
تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ۲/۹۸ ☆ مشكوة المصابيح للمنذری ، ۲۴۹۰
الاذكار النووية ، ۱۶۷ ☆ التوسل للالبانی ، ۶۸

الله تعالیٰ علیه وسلم ، نبی الرحمة ، إنی توجهت بك إلی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی، أللهم فشفعه فی۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطافرمادے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر چاہو تو دعا کرواور چاہوتو صبر کرو کہ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ عرض کیا: دعا کریں۔ راوی کہتے ہیں حضور نے فرمایا: اچھی طرح وضوکر کے یہ دعا کرو۔ الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں۔ یارسول اللہ! میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو۔ الٰہی انکی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لطف یہ ہے کہ بعض روایات حصن حصین میں "لتقضی لی" بصیغہ معروف واقع ہوا ہے۔ یعنی یارسول اللہ! میں آپکے توسل سے خدا کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ آپ میری حاجت روائی کریں۔

(۲۵) حضور سے توسل اور نماز حاجت

۲۸۲۔ عن أبی أمامة بن سهل بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه : إن رجلا كان یختلف الی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فی حاجة له ، فكان عثمان لا یلتفت الیه ولا ینظر فی حاجته ، فلقی عثمان بن حنیف فشكی ذلك الیه فقال له عثمدان بن حنیف : إئت المیضاة فتوضا ثم ائت المسجد فصل فیه ركعتین ثم قل : أللهم إنی أسئلك و أتوجه الیك بنبینا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،نبی الرحمه ، یا محمد ! إنی أتوجه بك إلی ربی فتقضی لی حاجتی، وتذكر حاجتك و رح حتی أروح معك، فانطلق الرجل فصنع ما قال له ، ثم أتی عثمان بن

۲۸۲۔ المعجم الكبیر للطبرانی، ۹/ ۳۱ ☆ دلائل النبوة للبیهقی،
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۴۷۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی،

عفا ن رضی الله تعالیٰ عنه ، فجاء البواب حتی أخذ بید ہ ، فأدخله علی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فأجلسه معه علی الطنفة، فقال : حاجتك ، فذكر حاجته وقضاها له ثم قال له ، ما ذكرت حاجتك حتی كا ن الساعة وقال : ما كانت لك من حاجة فاذكرها ، ثم اِن الرجل خرج من عند ہ فلقی عثمان بن حنيف ، فقال له: جزاك الله خير ا، ما كان ينظر فی حاجتی ولا يلتفت اِلی حتی كلمته فی ، فقال عثمان بن حبيف : والله ما كلمته ، ولكنی شهدت رسول الله صلی الله وسلم وأتاه ضرير ، فشكی اليه ذهاب بصره ، فقال له النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فتصبر ہ، فقال : يا رسول الله اليس لی قائد وقد شق علی۔ فقال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِئت الميضاة فتوضا ثم صل ركعتين ثم ادع بهذه الدعوات ، قال اِبن حنيف : والله ما تفرقنا ، وطال بنا الحديث حتی دخل علينا الرجل كأنه لم يكن به ضرقط۔

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حاجتمند اپنی حاجت کیلئے امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا، امیر المؤمنین نہ اسکی طرف التفات کرتے نہ اسکی حاجت پر نظر فرماتے ،اسنے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی۔انھوں نے فرمایا: وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر یوں دعا مانگ، الٰہی میں تجھسے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی رحمت کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں، یارسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائے اور اپنی حاجت کا ذکر کر۔ شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں تیرے ساتھ چلوں۔حاجتمند نے یوں ہی کیا، پھر آستانہ خلافت پر حاضر ہوا۔دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المؤمنین کے حضور لے گیا۔امیر المؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا، مطلب پوچھا،عرض مطلب بیان کیا: فوراً روا فرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اسوقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا، پھر فرمایا: جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ھمارے پاس چلے آیا کرو۔یہ شخص وہاں سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف سے ملا اور کہا، اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے، امیر المؤمنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف التفات نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان سے میرے بارے میں عرض کی۔عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے ارشادفرمایا: خدا کی قسم میں نے تو تیرے معاملہ میں امیر المؤمنین سے کچھ نہ کہا۔ مگر ہوا یہ کہ میں نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو دیکھا کہ حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی۔ حضور نے یوں ہی ارشاد فرمایا: کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا کرے۔ خدا کی قسم ہم اٹھنے نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا، گویا کبھی اندھا نہ تھا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایھا المسلمون، حضرات منکرین (توسل) کی غایت دیانت سخت محل افسوس و عبرت، اس حدیث جلیل کی عظمت رفیعہ وجلالت منیعہ اوپر معلوم ہو چکی اور اسمیں ہم اہلسنّت وجماعت کے لیئے جواز استمداد والتجا، وہنگام توسل ندائے محبوبان خدا کا بحمد اللہ کیسا روشن و واضح وبیّن ولائح ثبوت جس سے اہل انکار کو کہیں مفر نہیں۔ اب انکے ایک بڑے عالم مشہور نے باوجود اسقدر دعوی بلند علم وتدین کے اپنے مذہب کی حمایت بے جا میں جس صریح بے باکی وشوخ چشمی کا کام فرمایا ہے انہیں اس سے شرم چاہیئے تھی۔ حضرت نے حصن حصین شریف کا ترجمہ لکھا۔ جب اس حدیث پر آئے اسکی قاہر شوکت عظیم عزت نے جرات نہ کرنے دی کہ نفس متن میں اسپر طعن فرمائیں، اور ادھر پاس مشرب، ناخن بدل، جوش عصبیّت، تاب گسل ناچار حاشیہ کتاب پر یوں ہجوم ہموم کی تسکین فرمائی کہ۔

یک راوی ایں حدیث عثمان بن خالد بن عمر بن عبداللہ متروک الحدیث ست چنانکہ درتقریب موجودست وحدیث راوی متروک الحدیث قابل حجّت نمی شود۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون، انصاف ودیانت کا تو یہ مقتضی تھا کہ جب حق واضح ہو گیا تھا تو تسلیم فرمالیتے۔ ارشاد مفترض الانقیاد حضور پرنور سیّد الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ الامجاد کی طرف رجوع لاتے نہ کہ خواہی نہ خواہی بزور تحریف ایسی صحیح رجیح حدیث کو جسکی اس قدر ائمۂ محدّثین نے یک زبان تصحیح فرمائی۔ معاذ اللہ ساقط ومردود قرار دے دیجئے۔ اور انتقام خدا ومطالبۂ حضور سیّد روز جزا علیہ افضل الصلوٰۃ والثناء کا کچھ خیال نہ کیجئے۔ اب حضرات منکرین کے تمام ذی علموں سے انصاف طلب کہ اس حدیث کا راوی عثمان بن خالد بن عمر بن عبداللہ متروک الحدیث ہے جس سے ابن ماجہ کے سوا کتب ستہ میں کہیں روایت نہیں۔ یا عثمان بن عمر بن فارس عبدی

بصری ثقہ، جو صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرہما جو تمام صحاح کے رجال سے ہیں۔کاش اتنا ہی نظر فرمالیتے کہ جو حدیث کئی صحاح میں مروی اسکا مدار روایت وہ شخص کیوں کر ممکن جو ابن ماجہ کے سوا کسی کے رجال سے نہیں۔وائے بے باکی مشہور ومتداول صحاح کی حدیث جنکے لاکھوں نسخے ہزاروں بلاد میں موجود انکی اسانید میں صاف صاف ''عن عثمان بن عمر'' مکتوب، پھر کیا کہا جائے کہ ابن عمر کا ابن خالد بنالینا کس درجے کی حیاودیانت ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔امام منذری نے ترغیب میں فرمایا،طبرانی نے اس حدیث کی متعدد سندیں ذکر کرکے فرمایا کہ حدیث صحیح ہے۔　فتاویٰ رضویہ ۳/۵۲۹،۵۳۰

(۲۶) غیر خدا سے استمداد

۲۸۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلّم: اِسۡتَعِيۡنُوۡا بِالۡغُدۡوَةِ وَالرَّوۡحَةِ وَشَيۡءٍ مِّنَ الدَّلۡجَةِ۔　برکات الامداد،۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح شام اور رات کے آخر حصہ میں عبادت کر کے مدد حاصل کرو۔۱۲م

۲۸۴۔ **عن** عبد الله بن عبا س رضی الله تعا لیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلّم:اِسۡتَعِيۡنُوۡا بِطَعَامِ السَّحَرِ عَلیٰ صِيَامِ النَّهَارِ وَ بِالۡقَيۡلُوۡلَةِ عَلیٰ قِيَامِ اللَّيۡلِ۔　برکات الامداد صفحہ ۶

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: سحری کے ذریعہ روزے اور قیلولے کے ذریعہ رات کی عبادت پر مدد چاہو۔۱۲م

۲۸۳۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الايمان ، ۱/ ۱۰　☆　السنن للنسائی ، الايمان ، ۲/ ۲۳۳
السنن الكبری للبيهقی ، ۲/ ۱۸　☆　فتح الباری للعسقلانی ، ۱/ ۹۳
التفسير للبغوی ، ۳/ ۲۵۶　☆　التمهيد لابن عبد البر ، ۵/ ۱۲۱
اتحاف السادة للزبيدی ، ۶/ ٤۰٦　☆　المستدرك للحاكم ، ۱/ ۵۸۸
۲۸٤۔ السنن لا بن ماجة ، الصيام ، ۱/ ۱۲۳　☆　المستدرك للحاكم ، ۱/ ۵۸۸
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۲/ ۱۳۸　☆　المعجم الكبير للطبرانی ، ۱۱/ ۱۹۵

۲۸۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : اِستَعِن بِيَمِيْنِكَ عَلیٰ حِفظِكَ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: داہنے ہاتھ کے ذریعہ اپنی حفاظت پرمدد چاہو۔

۲۸۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم:اِستَعِينُوا عَلَی الرِّزْقِ بِالصَّدَقَةِ۔

برکات الامداد صفحہ ٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صدقہ کے ذریعہ رزق کے حصول پرمدد چاہو۔۱۲م

۲۸۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : اِستَعِينُوا عَلَی النِّسَاءِ بِالعُرِیِّ فَاِنَّ اِحدَا هُنَّ اِذَا كَثُرَت ثِيَا بُهَا وَأحسَنَت زِيْنَتُهَا أعجَبَهَا الخُرُوْجِ۔　　برکات الامداد صفحہ ٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: بقدرضرورت لباس کے ذریعہ عورتوں پرمدد چاہو، ورنہ لباس کی کثرت کے وقت انکو زینت کا خیال ہوگا اور باہر گھومنے پھرنے کی خواہش۔۱۲م

۲۸۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال النبیؐ صلی الله تعالیٰ

۲۸۵۔الجامع للترمذی العلم ، ۲/ ۹۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۱/ ۲۵۲
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۳۰۵، ۱۰/ ۲٤٥ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۲۹
الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/ ٦٦ ☆
۲۸٦۔کمز العمال للمتقی ، ۱٥۹٦۱، ٦/ ۳٤۳ ☆ الجامع الصغير للسوطی ، ۱/ ٦٦
۲۸۷۔ المصنف لا بن ابی شيبة ، ۱۷۷۰٥، ☆ تنزيه الشريعة لا بن عراق ، ۲/ ۲۱۳
کنز العمال للمتقی ، ٤٤۹٥۲، ۱٦/ ۳۷۲ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی ، ۱۲۹
اللآلی المصنوعة للسيوطی ، ۲/ ۹۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ٥/ ۱۳۸
الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/ ٦٦ ☆
۲۸۸۔المعجم الکبير للطبرانی ، ۲۰/ ۱۸۲ ☆ المعجم الصغير للطبرانی ، ۲/ ۱٤۹
المسند للعقيلی ، ۲/ ۱۰۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/ ۱۳٥
کمز العمال للمتقی ، ٦۸۰۰، ٥۷/٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۸/ ۱۹٥

علیہ وسلّم: اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى اِنْجَاحِ الْحَوَائِجِ بِالْكِتْمَانِ ـ

برکات الامداد صفحہ ۶

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: حاجتوں کو پوشیدہ رکھ کر انکی کامیابی پر مدد چاہو۔۱۲م

وفی الباب عن عبد اللہ بن عباس ، وعن امیر المؤ منین علی ، وعن امیر المؤ منین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ـ

۲۸۹ـ **عن** عتبة بن غزوان رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : اِذَا اَضَلَّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا وَاَرَادَ عَوْنًا وَهُوَ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا اَنِيْسٌ فَلْيَقُلْ : يَاعِبَادَ اللّٰهِ ! اَعِيْنُوْنِیْ، يَاعِبَادَ اللّٰهِ! اَعِيْنُوْنِیْ، يَاعِبَادَ اللّٰهِ ! اَعِيْنُوْنِیْ، فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا يَرَاهُمْ۔

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا راہ بھولے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ پر ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو چاہیئے یوں پکارے ، اے اللہ کے بندو ! میری مدد کرو، کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا وہ اسکی مدد کریں گے۔

برکات الامداد صفحہ ۱۴　☆　فتاویٰ رضویہ ۵۳۱/۳

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :قد جرب ذلك باليقين۔ بالیقین یہ بات آزمائی ہوئی ہے۔ فاضل علی قاری علامہ میرک سے وہ بعض ثقات سے ناقل۔ ہٰذا حدیث حسن ، یہ حدیث حسن ہے، اور فرمایا: مسافروں کو اسکی ضرورت ہے۔ اور فرمایا: مشائخ کرام قدست اسراہم سے مروی ہوا۔ انه مجرّب قرن به النجح، یہ مجرّب ہے اور مراد ملنی اسکے ساتھ مقرون۔ ذکرہ فی الحرز الثمین۔

اس حدیث میں جن بندگان خدا کو وقت حاجت پکارنے اور انسے مدد مانگنے کا صاف حکم

۲۸۹ـ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱۷/۱۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۳۲/۱۰
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۴۹۸ ، ۷۰۶/۶ ☆

ہے وہ ابدال ہیں کہ ایک قسم ہے اولیاء کرام سے قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم وافاض علینا انوارھم ۔ یہی قول اظہر واشہر ہے۔ کما نصّ علیه فی الحرز الثمین، اور ممکن کہ ملائکہ یا مسلمان صالح جن مراد ہوں۔ وکیف ما کان ،ایسے توسّل وندا کو شرک وحرام اور منافی توکل واخلاص جاننا معاذ اللہ شرع مطہر کو اصلاح دینا ہے۔

تنبیہ:۔یہاں تو حضرات منکرین کے انہیں عالم نے یہ خیال فرما کر کہ معجم طبرانی بلاد ہند میں متداول نہیں۔ بے خوف خطر خاص متن ترجمہ میں اپنے زور علم ودیانت وجوش تقویٰ وامانت کا جلوہ دکھایا۔

فرماتے ہیں۔

اس حدیث کے راویوں میں سے عتبہ ابن غزوان مجہول الحال ہے تقویٰ اور عدالت اسکی معلوم نہیں۔ جیسا کہ کہا ہے تقریب میں کہ نام ایک کتاب کا ہے اسماء الرجال کی کتابوں میں سے۔

اقول: مگر بحمد اللہ آپکا تقویٰ وعدالت تو معلوم کیسا طشت از بام ہے، خدا کی شان، کہاں عتبہ بن غزوان رقاشی کہ طبقہ ثالثہ سے ہیں، جنہیں تقریب میں مجہول الحال اور میزان میں لایعرف کہا، اور کہاں اس حدیث کے راوی حضرت عتبہ بن غزوان بن جابر مزنی بدری کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی جلیل القدر مہاجر ومجاہد غزوۂ بدر ہیں۔ جنکی جلالت شان بدر سے روشن مہر سے ابین۔ رضی الله تعالیٰ عنه وارضاه عنا۔

مترجم صاحب دیباچہ ترجمہ میں معترف کہ حرز ثمین انکے پیش نظر ہے۔ شاید اس حرز میں یہ عبارت تو نہ ہوگی۔

رواه طبرانی عن زید بن علی عن عتبة بن غزوان عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

یا جس تقریب کا آپ نے حوالہ دیا اسمیں خاص برابر کی سطر میں یہ تحریر تو نہ تھی

عتبة بن غزوان بن جابر بن المزنی صحابی جلیل مهاجر بدری مات سنة سبعه عشرة اه ملخصا۔

پھر کون سے ایمان کا مقتضی ہے کہ اپنے مذہب فاسد کی حمایت میں ایسے صحابی رفیع

الشان عظیم المکان کو بزور زبان وزور جنان درجۂ صحابیت سے طبقہ ثالثہ میں لا ڈالئے اور شمس عدالت و بدر جلالت کو معاذ اللہ مردود الروایت ومطعون جہالت بنانے کی بدراہ نکالئے۔

ولکن صدق نبیّنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔

لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ جب تجھے حیا نہیں تو پھر جو چاہے کر۔

مسلمان دیکھیں کہ حضرات منکرین انکار حق واصرار باطل میں کیا کچھ کر گزرے پھر ادعائے حقانیت گویا تمیز کا وضوئے محکم ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

خیر یہ تو حدیثیں تھیں اب شاہ ولی اللہ صاحب کی سنئے اپنے قصیدے اطیب النعم کی شرح میں پہلی بسم اللہ یہ لکھتے ہیں۔ لابد است از استمداد بروح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک سے مدد حاصل کرنا ضروری ہے۔

اور اسی میں ہے۔

بنظر نمی آید مگر آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جائے دست زدن اندوہگین ست در ہر شدتے۔

مجھے تو ہر مصیبت میں ہر پریشان حال کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست تصرف ہی نظر آتا ہے۔

اسی میں ہے۔

بہترین خلق خدا است در خصلت ودر شکل ونافع ترین ایشاں است مردماں را نزدیک ہجوم حوادث جہاں۔

زمانے کے حوادث میں لوگوں کے لئے آپ سے بڑھکر کوئی نافع نہیں۔

اسی میں ہے۔

فصل یازدہم در ابتہال بجناب آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمت فرستد بر تو خدائے تعالیٰ اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود، اے بہترین عطا کنندہ۔

گیارہویں فصل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں ہے، اے بہترین مددگار اور جائے امید اور بہترین عطا کرنے والے، آپ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں۔

اور اسی میں ہے۔

اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود برائے ازالۂ مصیبتے۔

اے بہترین امیدگاہ مصیبتوں کے ازالہ کے لئے۔

اسی میں ہے۔

تو پناہ دہندۂ منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتیکہ بخلاند در دل بدترین چنگلہا را۔

آپ مجھے ہر ایسی مصیبت میں جو دل میں بدترین اضطراب پیدا کرے پناہ دیتے ہیں اور اپنے قصیدۂ ہمزیہ کی شرح میں تو قیامت ہی توڑ گئے، لکھتے ہیں، اگر حالتے کہ ثابت است مادح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقتیکہ احساس کند نارسائی خود را از حقیقت ثنا آنست کہ ندا کند زار و خوار شدہ بشکستگی دل واظہار بیقدری خود با اخلاص در مناجات و پناہ گرفتن بایں طریق، اے رسول خدا، اے بہترین مخلوقات، عطائے ترا می خواہم روز فیصل کردن

مایوسی کے وقت مدح کرنے والے کی آخری حالت میں یہ دعا اور ثنا ہونی چاہئے کہ وہ اپنے کو انتہائی گریہ وزاری اور دلجمعی اور اظہار بے قدری کے ساتھ پناہ حاصل کرتے ہوئے یہ مناجات کرے اور کہے اے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بہترین ذات قیامت کے روز میں آپ کی عطا کا خواستگار ہوں۔

اسی میں ہے۔

وقتیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا۔

جب کوئی کام تاریکی کی گہرائی میں گر جائے تو آپ ہی ہر بلا میں پناہ دیتے ہیں،

اسی میں ہے۔

بسوئے تست آوردن من و بہ تست پناہ گرفتن من و در تست امید داشتن من،

میری جائے پناہ، میری جائے امید اور میرے مرجع آپ ہی ہیں باجملہ بندگان خدا سے توسل کو اخلاص و توکل کے خلاف نہ جانے گا مگر سخت جاہل محروم، یا ضال مکابر ملوم۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۵۳۱،۵۳۲

۲۹۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال: رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم:اِذَا اِنْفَلَتَتْ دَابَّةُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ فَلْيُنَادِ، يَاعِبَادَاللّٰهِ! أَحْبِسُوْا عَلَيَّ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ! أَحْبِسُوْا عَلَيَّ ،فَاِنَّ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ حَاضِرًا سَيَحْبِسُهٗ عَلَيْكُمْ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ جائے تو چاہئے یوں ندا کرے اے خدا کے بندو روک لو، اے خدا کے بندو روک لو، کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اسمیں ہیں جو اسے روک لیں گے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لفظوں کے بعد رحمکم اللہ، اور زیادہ فرماتے ، امام نووی رحمہ اللہ اذکار میں فرماتے ہیں، ہمارے بعض اساتذہ نے کہ عالم کبیر تھے ایسا ہی کیا چھوٹا ہوا جانور فوراً رک گیا۔اور فرماتے ہیں۔

ایک بار ہمارا جانور چھوٹ گیا،لوگ عاجز آ گئے ہاتھ نہ لگا، میں نے یہی کلمہ کہا،فوراً رک گیا،جسکا اس کہنے کے سوا کوئی سبب نہ تھا۔نقله سیدی علی القاری فی الحرز الثمین ۔

فتاویٰ رضویہ ۵۳۱/۳

۲۹۱ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: إنّ لله ملائكة فضلا سوی الحفظة يكتبون ما سقط من ورق الشجر ، فاذا أصابت أحد كم حرجة فی سفر فلينا د، أعينوا عبا د الله رحمكم الله۔ برکات الامداد صفحہ ۱۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے محافظ فرشتوں کے علاوہ ہیں جو درختوں سے گرنے والے پتّوں کو بھی لکھتے رہتے ہیں، لہٰذا تمہیں سفر میں کوئی دشواری لاحق ہو تو بلند آواز سے کہو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے ۔۱۲م

۲۹۰۔ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۱۰/ ۱۳۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ، ۱۰/ ۲۶۷
كنز العمال للمتقی ، ۱۷۴۹۶، ۶/ ۷۰۵ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/ ۳۷
۲۹۱ ۔عمل اليوم والليلة لا بن السنی ، ۵۰۲ ☆ المصنف لابن ابی شيبة ، ۲۹۷۱۲، ۶/ ۹۲

(۲۷) اپنی حاجتیں رحمدل لوگوں سے مانگو

۲۹۲۔ عن أبی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ اِلیٰ ذَوِی الرَّحْمَةِ مِنْ اُمَّتِی تُرْزَقُوْا وَ تُنْجِحُوْافَاِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ :رَحْمَتِی فِی ذَوِی الرَّحْمَةِ مِنْ عِبَادِیْ ، وَلَا تَطْلُبُو ا الْحَوَائِجَ عِنْدَ الْقَاسِیَةِ قُلُوْ بُهُم فَلَا تُرْزَقُوْا وَلَا تُنْجِحُوا فَاِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ : اِنَّ سُخْطِی فِیْهِمْ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مرے رحمدل امتیوں سے حاجتیں مانگو، رزق پاؤگے اور مرادوں کو پہونچوگے، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری رحمت میرے رحمدل بندوں کے پاس ہے، اور سخت دل لوگوں سے اپنی حاجتیں طلب نہ کروکہ رزق ومراد کچھ حاصل نہ ہوگا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری ناراضگی ان کے پاس ہے۔

۲۹۳۔ عن أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : اُطْلُبُو الْفَضْلَ عِنْدَ رُحَمَاءِ مِنْ اُمَّتِی،تَعِیْشُوْا فِی اَکْنَافِهِمْ فَاِنَّ فِیْهِمْ رَحْمَتِی ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے رحمدل امتیوں سے فضل طلب کروکہ انکے دامن میں آرام سے رہوگے کہ میری رحمت انکے پاس ہے۔　　الامن والعلی صفحہ ۷۰

۲۹۴۔ عن أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرّم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلیٰ الله تعالی علیه وسلّم : اُطْلُبُوا الْمَعْرُوْفَ مِنْ رُحَمَاءِ اُمَّتِی تَعِیْشُوْا فِی اَکْنَافِهِمْ ۔

۲۹۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۱، ۶/ ۵۱۸ ☆ میزان الاعتدال، ۱/ ۱۳۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۱۷۳ ☆

۲۹۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۶، ۶/ ۵۱۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۱۷۲
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/ ۱۳۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۱۵۶

۲۹۴۔ المستدرک للحاکم، ٤/ ۳۲۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۱۷۳
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ٤۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۵۶
کنز العمال للمتقی، ۱۲۸۰۷، ٦/ ۵۱۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۱۵٦

امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: میرے رحمدل امتیوں سے بھلائی مانگو ان کی پناہ میں چین کروگے۔

۲۹۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یَقُولُ: اُطْلُبُوا الْفَضْلَ مِنَ الرُّحَمَاءِ مِنْ عِبَادِی تَعِیْشُوْنَ فِی اَکْنَافِہِمْ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے میرے رحمدل بندوں سے فضل مانگو انکی پناہ میں چین سے رہوگے۔

۲۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم: اُطْلُبُوا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْہِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوش رویوں سے مانگو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ع- کہ معنی بود صورت خوب را۔ یہ خوش رو حضرات اولیائے کرام ہیں کہ حسن ازلی جن سے محبت فرماتا ہے۔من کثرت صلوٰتہ باللیل حسن وجھہ با النھار۔

جورات کو کثرت سے عبادت میں مشغول ہوگا دن کو اسکا چہرہ نورانی ہوگا۔

اور جود کامل وسخائے شامل بھی انہیں کا حصہ کہ وقت عطا شگفتہ روئی جس کا ادنی ثمرہ۔

الامن والعلیٰ صفحہ ۱۷۰

امام محقق جلال الملۃ والدین سیوطی فرماتے ہیں۔

الحدیث فی نقدی حسن صحیح۔

۲۹۵۔ مسند العقیلی، ۳/۳ ☆

۲۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۶۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۱۹۴

تاریخ بغداد للخطیب، ۴/۱۸۵ ☆ لسان المیزان لا بن حجر، ۴/۴۱۸

اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۲/۶۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۹۱

یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔

قلت وقوله هذا لا شك حسن صحيح فقد بلغ حد تواتر على رائى ۔

برکات الامداد ۱۱

۲۹۷۔ **عن** أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم : اِبْتَغُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی ڈھونڈو خوش رویوں کے پاس۔

۲۹۸۔ **عن** عبد الله بن جراد رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا ابْتَغَيْتُمُ الْمَعْرُوْفَ فَاطْلُبُوْهُ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم بھلائی چاہو تو خوش رویوں سے چاہو۔

۲۹۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اُطْلُبُوا الْحَاجَاتِ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خوش رویوں کے پاس اپنی حاجتیں طلب کرو۔

۳۰۰۔ **عن** يزيد القسملى رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا طَلَبْتُمُ الْحَاجَاتِ فَاطْلُبُوهَا اِلَى الْحِسَانِ۔

حضرت یزید قسملی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

۲۹۷۔ كنز العمال للمتقى، ۱٦۷۹٦، ٦/ ٥١٦ ☆ اللآلى المصنوعة للسيوطى، ۲/ ٤۲
كشف الخفاء للعجلونى، ۱/ ۱٥۲ ☆

۲۹۸۔ ميزان الاعتدال للذهبى، ۹۸۳٤، ☆ لسان الميزان لا بن حجر، ٦/ ۱۲۲٥
كنز العمال للمتقى، ۱٦۷۹٤، ٦/ ٥۱٦ ☆ الكامل لا بن عدى، ۷/ ۲۸۷

۲۹۹۔ ميزان الاعتدال للذهبى، ۱۷٥۰ ☆ لسان الميزان لا بن حجر ۲/ ۸۰٥
اللآلى المصنوعة للسيوطى، ۲/ ٤۳ ☆

۳۰۰۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۹/ ۹۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۱/ ۱٥۲
المطالب العالية لا بن حجر، ٦٤٠ ☆ اللآلى المصنوعة للسيوطى، ۲/ ٤۲

جب تم حاجتیں طلب کرو تو خوش رویوں سے کرو۔

وفی الباب عن انس بن مالك ، وعن جابر بن عبدا لله، وعن عبد الله بن عمر ، وعن ابی بکرة ، رضی الله تعالیٰ عنهم۔

۳۰۱۔ **عن** أبی خصیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِلْتَمِسُوا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ۔

حضرت ابو خصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوب صورت لوگوں سے چاہو۔

الامن والعلی ۱/۷ برکات الامداد ۹ تا ۱۱

۳۰۲۔ **عن** أبی ربیع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُطْلُبُوا الْأَیَادِیَ عِنْدَ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ ، فَإِنَّ لَهُمْ دَوْلَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت ابو ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نعمتیں مسلمان فقیروں کے پاس طلب کرو کہ روز قیامت انکی دولت ہے۔

الامن والعلی ص ۷

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ احادیث کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیو ں سے استعانت کرنے ، ان سے حاجتیں مانگنے ،ان سے خیر واحسان طلب کرنے کا حکم دیا ، کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے۔ ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، انکے دامن حمایت میں چین کرو گے، ان کے سایۂ عنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔

یا رب! مگر استعانت اور کس چیز کا نام ہے اس سے بڑھکر اور کیا صورت استعانت

۳۰۱۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۶۷۹۶ ، ۵۱۷/۶ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی ۴۲/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۹۸۳ ۳۹۶/۲۲
اتحاف السادة للزبیدی ، ۹۱/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱۵۲/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱۸۸/۵ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۲۲۶/۳۔

۳۰۲۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ۲۹۷/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۶۹، ۸۵/۶

ہوگی۔ پھر حضرات اولیاء سے زیادہ کون سا متی نیک اور رحم دل ہوگا کہ ان سے استعانت شرک ٹھہرا کر غیر سے حاجتیں مانگنے کا حکم دیا جائیگا۔ الحمد للہ حق کا آفتاب بے پردہ و حجاب روشن ہوا مگر وہابیہ ملاعنہ کو خدا نے مارا ہے انہیں اس عیش، چین آرام، خیر، برکت، سایۂ رحمت اور دامن رافت میں حصہ کہاں۔ اسکی طرف مہربان خدا جل وعلا اپنے بندوں اور مہربان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو بلا رہا ہے۔

ع۔ گر برتو حرام ست حرامت بادا۔

گزشتہ صفحات میں،، حدیث اجل واعظم ،یا محمد انی توجهت بك الیٰ ربی" ملاحظہ فرما چکے۔ وہ حدیث صحیح وجلیل ومشہور منجملہ اعظم واکبر احادیث استعانت ہے جس سے ہمیشہ ائمہ دین مسئلہ استعانت مین استدلال فرماتے رہے۔

رہے اقوال علماء اسکا نام لینا تو وہابی صاحبوں کی بڑی حیاداری ہے صدہا قول علمائے اہلسنت وائمہ ملت کے نہ صرف ایک بار بلکہ بارہا۔ نہ صرف ایک آدھ رسالے بلکہ تصانیف کثیرۂ اہل سنت میں ان حضرات کے سامنے پیش ہو چکے۔ دیکھ چکے، سن چکے، جانچ چکے، جنکے جواب سے آج تک عاجز ہیں۔ اور بعونہ تعالیٰ قیامت تک عاجز رہیں گے مگر آنکھوں کے ڈھلے پانی کا علاج کیا کہ اب بھی اقوال علماء کا نام لئے جاتے ہیں۔ یعنی ہزار بار مارا تو مارا، اب کی مارو تو جانیں۔ سبحان اللہ۔ برکات الامداد ۱۲،۱۳
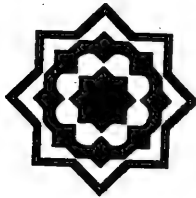
ابواب

۱۔ضرورت طہارت

(۱) طہارت کے بغیر نماز مقبول نہیں

۳۰۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ اَحَدِ کُمْ اِذَا حَدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّأ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حدث لاحق ہو جائے تو اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز اسوقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک تم وضو نہ کرلو۔

۳۰۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوةُ بِغَیْرِ الطُّهُوْرِ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغیر طہارت نماز مقبول نہیں اور خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں۔

۳۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء، ۲۵/۱ ☆ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱۱۹/۱
الجامع للترمذی، الطهارة، ۲/۱ ☆ السنن لابی داؤد، الطهارة، ۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸۸/۲
التمهید لابن عبد البر، ۱۸۰/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۲۹/۱
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۵۴/۱ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱۶۰/۱
۳۰۴۔ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱۱۹/۱ ☆ الجامع للترمذی، الطهارة، ۲/۱
السنن لابن ماجه، الطهارة، ۲۴/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸۲/۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲۵۱/۹ ☆ المسند لابی عوانة، ۲۳۵/۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۴۲۱/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۴/۲

۲۔ احکام آب

(۱) پانی اصل میں طاہر ومطہّر ہے

۳۰۵۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا یَنْجِسُهٗ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلیٰ رِیْحِهٖ وَ طَعْمِهٖ وَلَوْنِهٖ۔

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں بناتی مگر وہ چیز جو پانی کی بو، ذائقہ اور رنگ پر غالب ہوجائے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر پانی پاک کرنے والا ہے سوا اس پانی کے جس کا ذائقہ، بو رنگ مغلوب ہوگیا ہو۔

۳۰۷۔ **عن** راشد بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلّم : اَلْمَاءُ لَا یَنْجِسُهٗ شَیْءٌ اِلَّا مَاغَلَبَ عَلیٰ رِیْحِهٖ اَوْ طَعْمِهٖ اَوْ لَوْنِهٖ۔

حضرت راشد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں بناتی مگر وہ چیز جو پانی کے رنگ، بو، یا ذائقہ پر غالب آجائے۔

۳۰۵۔ الجامع للترمذی، الطهارة، ۱۰/۱ ☆ السنن لابی داؤد، الطهارة، ۱۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۸۶/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۷۳/۵
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۳/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱/۱
المصنف لابن ابی شیبة، ۱۴۲/۱ ☆ السنن لابن ماجه، ۴۰/۱
السنن للدار قطنی، ۳۰/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریذی، ۴۷۸
۳۰۶۔ السنن للدارقطنی، ۲۸/۱ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۹۵/۱
۳۰۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۸/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱/۳
السنن الکبری للبیهقی، ۴/۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۲/۳
السنن للدارقطنی، ۳۰/۱ ☆ التمهید لابن عبدالبر، ۲۳۲/۱

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور صحیح یہ ہے کہ پانی ذی لون ہے، یہی امام فخر الدین رازی وغیرہ کا مختار ہے۔ کلام فقہاء، مسائل آب کثیر و آب مطلق وغیرہما میں ذکر لون متواتر ہے۔ معہذٰا مقرر ہو چکا کہ ابصار عادی دینوی کیلئے مرئی کا ذی لون ہونا شرط ہے۔ بلکہ مرئی نہیں مگر لون وضیا۔ تو پانی بے لون کیوں کر ہو سکتا ہے۔ ولہٰذا ابن کمال پاشا نے اسکے حقیقۃً ذی لون ہونے پر جزم کیا۔ پھر اسکے رنگ میں اختلاف ہوا بعض نے کہا سپید ہے، اور بعض نے پانی کا رنگ سیاہ بتایا اور اس پر حدیث سے سند لائے۔ (امام احمد رضا قدس سرّہ نے دونوں اقوال پر کلام فرماتے ہوئے آخر میں یوں فیصلہ فرمایا۔

اقول : حقیقت امر یہ ہے کہ پانی خالص سیاہ نہیں مگر اسکا رنگ سپید بھی نہیں۔ میلا مائل بیک گونہ سواد خفیف ہے اور وہ صاف سپید چیزوں کے بمقابل آکر کھل جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے سفید کپڑے کا ایک حصہ دھونے اور دودھ میں پانی ملانے کی حالت بیان کی۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۳/۲۴۷ تا ۲۴۵ ملخصا

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۵۴۷ تا ۵۵۱

(۲) بڑے حوض کا پانی بے کھٹک استعمال کرو

۳۰۸۔ **عن** یحی بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن عمر الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرج فی رکب فیھم عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی وردوا حوضا فقال عمرو : یا صاحب الحوض ! ھل ترد حوضك السباع ، فقال عمر بن الخطاب: یاصاحب الحوض! لا تخبر نا فانا نرد علی السباع و ترد علینا۔

حضرت یحیی بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جماعت کے ساتھ ایک حوض کے پاس سے گزرے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتھ تھے۔ حوض والے سے پوچھنے لگے: کیا تیرے حوض میں درندے بھی پانی پیتے ہیں؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: اے حوض والے! ہمیں نہ بتا۔ کہ

۳۰۸۔ مؤطا لمالك ۸ ☆

ہم اور درندے ایک ہی حوض سے باری باری پیتے ہیں اور ہم کو اسکی خبر نہیں ہوتی۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۲۰

۳۰۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: خرج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى بعض أسفاره فسار ليلا ، فمروا علىٰ رجل عند مقراة له ، فقال عمر : يا صاحب المقراة أولغت السباع الليلة فى مقراتك ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يَا صَاحِبَ الْمِقْرَاةِ ! لَا تُخْبِرْهُ ، هٰذَا مُكَلَّفٌ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بِطُوْنِهَا وَلَنَا مَا بَقِيَ شَرَابٌ وَّطَهُوْرٌ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۱۲۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف لے گئے۔ رات کو بھی سفر جاری رہا۔ ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا جو اپنے حوض کے کنارے بیٹھا تھا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: اے حوض والے! یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے حوض میں درندے بھی منہ ڈالتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حوض والے! انکو یہ بات مت بتانا کہ پریشانی کا باعث ہے۔ وہ ان کا حصہ تھا جو اپنے پیٹوں میں بھر کر لے گئے اور ہمارا حصہ وہ ہے جو باقی رہا کہ ہم پئیں اور طہارت حاصل کریں۔ ۱۲ م

(۳) دھوپ سے گرم شدہ پانی استعمال نہ کرو

۳۱۰۔ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضى الله تعالىٰ عنه قال: لا تغتسلوا بماء الشمس فانه يورث البرص۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: دھوپ میں گرم ہوئے پانی سے غسل نہ کرو کہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

۳۱۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها انها سخنت للنبى

۳۰۹۔ السنن للدارقطنى، ۱/۲٦ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۵/۲۳۰

۳۱۰۔ السنن للدار قطنى ۱/۳۹ ☆ نصب الراية للزيلعى، ۱/۱۰۲

۳۱۱۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۱/٦ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۱/۲۰

نصب الراية للزيلعى، ۱/۱۰۲ ☆ الموضوعات لابن الجوزى، ۲/۷۹

تنزية الشريعة لابن عراق ۲/٦۹ ☆ الفوائد المجموعة للشوكانى، ۸

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماء فی الشمس فقال: لَا تَفْعَلِي يَا حُمَيْرَاءُ! فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دھوپ میں پانی گرم کیا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا: اے حمیراء آئندہ ایسا نہ کرنا کیونکہ اس سے برص پیدا ہوتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دھوپ کا گرم پانی مطلقا جائز ہے مگر گرم ملک گرم موسم میں جو پانی سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ سے گرم ہو جائے وہ جب تک ٹھنڈا نہ ہو وے بدن کو کسی طرح نہ پہونچانا چاہیے۔ وضو سے نہ غسل سے نہ پینے سے، یہاں تک کہ جو کپڑا اس سے بھیگا ہو جب تک سرد نہ ہو جائے پہننا مناسب نہیں۔ کہ اس پانی کے پہونچنے سے معاذ اللہ احتمال برص ہے۔ اختلافات اسمیں بکثرت ہیں اور ہم نے اپنی کتاب منتہی الآمال فی الآفاق والاعمال میں ہر اختلاف سے قول اصح وارجح چنا اور مختصر الفاظ میں اسے ذکر کیا۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/۴۶۴، ۴۶۵

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۴۱۲

(۴) عورت و مرد کے بچے پانی کا استعمال

۳۱۲۔ **عن** عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: نهی رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أن تغتسل المرأۃ بفضل الرجل أو یغتسل بفضل المرأۃ۔

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع فرمایا کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے۔

۳۱۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: إن رسو ل اللہ صلی

۳۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۲٤ ☆ السنن للدار قطنی ۱/۱۱۷

مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱/۵۰ ☆

۳۱۳۔ الصحیح لمسلم، الطهارۃ، ۱/۱٤۸ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم کان یغتسل بفضل میمو نة رضی الله تعالیٰ عنها۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرماتے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ نہ تو پہلی حدیث میں نہی تحریمی ہے اور نہ دوسری حدیث ناسخ بلکہ نہی صرف نہی تنزیہی ہے اور فعل بیان جواز کے لئے ہے۔

ملا علی قاری نے بھی مرقات میں سیّد جمال الدین حنفی سے یہی نقل کیا ہے اور لمعات التنقیح میں محدث عبدالحق دھلوی نے بھی یہی جواب دیا ہے کہ نہی تنزیہی ہے، تحریمی نہیں۔ تو دونوں میں کوئی منافات نہیں۔ اس سے پہلے باب میں فرمایا: ایک جواب یہ دیا گیا ہے کہ وہ عزیمت تھی اور یہ رخصت ہے۔ اشعۃ اللمعات میں اسی پر جزم کیا ہے۔ عینی عمدۃ القاری میں فرمایا ہے۔ عورت کے بچے ہوئے پانی سے امام شافعی کے نزدیک مرد کے لئے وضو جائز ہے خواہ اس عورت نے اس پانی کو خلوت میں استعمال کیا ہو یا نہیں۔ بغوی وغیرہ نے فرمایا: اس میں کراہت نہیں کہ صحیح احادیث اس بارے میں موجود ہیں۔

یہی قول مالک، ابوحنیفہ اور جمہور کا ہے۔ ملخصا

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/ ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/ ۲۱۲، ۲۱۳

(۵) جنبی اور حائضہ سے متعلق پانی کے احکام

۳۱۴۔ **عن** الحسن رضی الله تعالیٰ عنه قال : فی الجنب یدخل یده فی الإناء قبل أن یغسلها أو الرجل یقو م من منامه فید خل یده فی الإناء قبل أن یغسلها قال إن شاء تؤ ضا وإن شاء أهراقه۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جنبی بے دھوئے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دے، یا نیند سے بیدار ہونے والا شخص دھونے سے پہلے اپنا

۳۱۴۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۱/ ۸۱

ہاتھ برتن میں داخل کردے تو چاہے تو اس سے وضو کرے اور چاہے تو بہادے۔

۳۱۵۔ **عن** سعید بن مسیب رضی اللہ تعالی عنہ یقول: لا باس بأن یغمس

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں: جنبی اگر ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دے تو اسمیں کچھ حرج نہیں۔

۳۱۶۔ **عن** عائشة اِبنة سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کا ن سعد یامرجاریتہ فتناوله الطهور من الجرة فتغمس یدها فیها، یقال: اِنها حائض ، فیقول: اِن حیضتها لیست فی یدها۔

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد اپنی باندی کو حکم دیتے کہ وہ حوض سے پانی لاکردے، وہ حوض میں جاکر اپنا ہاتھ ڈبوتی، حضرت سعد سے کہا جاتا وہ حائضہ ہے تو آپ فرماتے: اسکا حیض اسکے اختیار کی چیز نہیں ہے۔

۳۱۷۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان أصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ید خلون أیدیهم فی الإناء وهم جنب والنساء وهنّ حیض لایرون بذٰلك باسا ،یعنی قبل أن یغسلوها۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حالت جنابت میں اپنے ہاتھ اور صحابیات حالت حیض میں اپنے ہاتھ بغیر دھوئے پانی میں ڈالنے میں حرج نہیں سمجھتے۔

۳۱۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: الرجل الذی یغتسل من الجنابة فینضح فی اِنا ئه من غسله لا باس به۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص غسل جنابت کرے اور اسکے غسالہ کی چھینٹیں برتن میں گریں تو حرج نہیں۔

۳۱۵۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۸۱/۱
۳۱۶۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۸۱/۱
۳۱۷۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۸۱/۱
۳۱۸۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۷۴/۱

۳۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا يَبُو لَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسمیں غسل بھی کرے گا۔

۳۲۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كنّا نستحبّ أن ناخذ من ماء الغدير و تغتسل به ناحية۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اس چیز کو پسند کرتے تھے کہ تالاب سے پانی لاکر ایک کونے میں جاکر غسل کریں۔

۳۲۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: لاباس بأن يغتسل الرجل بفضل وضوء المراة مالم تكن جنبا أو حائضا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: اسمیں کوئی حرج نہیں کہ مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے جب تک کہ وہ عورت جنبی یا حائضہ نہ ہو۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/ ۱۳۹، ۱۴۰

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/ ۲۷۰

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

راجح و معتمد یہ ہے کہ مکلف پر جس عضو کا دھونا کسی نجاست حکمیہ مثل حدث و جنابت وانقطاع حیض ونفاس کے سبب بالفعل واجب ہے وہ عضو یا اسکا کوئی حصہ اگر چہ ناخن یا ناخن کا کنارہ آب غیر کثیر میں کہ نہ جاری ہے نہ دہ دردہ، بے ضرورت پڑ جانا پانی کو قابل وضو و غسل نہیں رکھتا۔ یعنی پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ خود پاک ہے اور نجاست حکمیہ سے تطہیر نہیں کرسکتا اگر چہ نجاست حقیقیہ اس سے دھو سکتے ہیں۔ یہی صحیح ورجیح ہے۔ عامۂ کتب میں اسکی تصریح ہے۔ اور یہ خود ائمہ ثلاثہ امام اعظم وامام ابو یوسف وامام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منصوص و

۳۱۹۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۱/ ۱۳۱

۳۲۰۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۱/ ۱۳۰

۳۲۱۔ المؤطا لامام محمد، ۱/ ۸۳

مروی آیا۔ اکابر مشائخ مثل امام ابوعبداللہ جرجانی، وامام ابوالحسین قدوری، وامام ملک العلماء ابوبکر کاشانی، وامام فقیہ النفس فخر الدین خاں قاضی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے ائمہ کا مذہب متفق علیہ بتایا۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی ایک تحریر میں اس پر ائمہ ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے سوا چالیس ائمہ وکتب کے نصوص نقل کئے اور بعض علمائے متاخرین رحمھم اللہ تعالیٰ کو جو اسمیں شبھات واقع ہوئے انکے جواب دیئے۔

یہاں فوائد و قیود اور انکے متعلق مسائل ذکر ہیں۔

فائدہ ۱۔ نابالغ اگر چہ ایک دن کم پندرہ برس کا ہو جب کہ آثار بلوغ مثل احتلام و حیض ہنوز شروع نہ ہوئے ہوں۔ اسکا پاک بدن جس پر کوئی نجاست حقیقیہ نہ ہو اگر چہ تمام وکمال آب قلیل میں ڈوب جائے اسے قابلیت وضو سے خارج نہ کر سکے گا۔ (لتنزم الحدث) ناپاک نہ ہونے کی وجہ سے، اگر چہ بحال احتمال نجاست جیسے ناسمجھ بچوں میں ہے بچنا افضل ہے۔ ہاں بنیت قربت سمجھ والا بچہ سے واقع ہو تو مستعمل کر دیگا۔

فائدہ ۲۔ قول بعض پر موت نجاست حکمیہ ہے، اگر میت کا ہاتھ یا پاؤں مثلاً آب قلیل میں قبل غسل پڑ جائے اگر چہ بے نیت غسل تو پانی کو مستعمل کر دیگا کہ زوال نجاست کے لیئے نیت کی حاجت نہیں اگر چہ احیاء پر سے اس فرض کفایہ کے سقوط کو انکی جانب سے وقوع فعل قصدی لازم ہے۔ لھذا اگر میت دریا میں ملے تو جب تک احیاء اپنے قصد سے اسے پانی میں جنبش نہ دیں ان پر سے فرض نہ اتریگا مگر میت کے سب بدن پر پانی گذر گیا تو اسے طہارت حاصل ہوگئی۔ یوں ہی بے غسل دیئے اسپر نماز جنازہ جائز ہے۔ اور خاص غسل میت کی نیت تو احیاء پر بھی ضروری نہیں، اپنا قصدی فعل کافی ہے۔ یہی اس مسئلے میں توفیق و تحقیق ہے۔ اس لیئے ہم نے (مکلف پر جس عضو کا دھونا واجب) کہا نہ مکلف کا عضو کہ میت مکلف نہیں۔

فائدہ ۳۔ عورت ابھی حیض یا نفاس میں ہے خون منقطع نہ ہوا اس حالت میں اگر اسکا ہاتھ یا کوئی عضو پانی میں پڑ جائے مستعمل نہ ہوگا کہ ہنوز اس پر غسل کا حکم نہیں اس لیئے ہم نے بالفعل کی قید ذکر کی۔

فائدہ ۴۔ جس عضو کا جہاں تک پانی میں ڈالنا بضرورت ہوا اتنا معاف ہے۔ پانی کو مستعمل نہ کریگا۔ مثلا

(۱) پانی لگن یا چھوٹے حوض میں ہے کہ دہ در دہ نہیں اور کوئی برتن نہیں جس سے نکال کر وضو کرے تو چلّو لینے کے لیئے اس میں ہاتھ ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا۔

(۲) اسی صورت میں اگر ہاتھ مثلا کہنی یا نصف کلائی ڈال کر چلّو لیا یعنی جس قدر کے ادخال کے چلّو میں حاجت نہ تھی، مستعمل ہوجائیگا کہ زیادت بے ضرورت واقع ہوئی۔

(۳) کوئی یا مٹکے میں کٹورا ڈوب گیا اس کے نکالنے کو جتنا ہاتھ ڈالنا ہوگا مستعمل نہ کریگا اگر چہ بازو تک ہو کہ ضرورت ہے۔

(۴) برتن میں پاؤں پڑ گیا پانی مستعمل ہوگیا کہ اسکی ضرورت نہ تھی۔

(۵) کوئیں یا حوض میں ٹھنڈ لینے کے لئے غوطہ مارا یا صرف ہاتھ پاؤں ڈالا مستعمل ہو گیا کہ ضرورت نہیں ہے۔

(۶) برتن یا حوض میں ہاتھ ڈالا تو تھا چلّو لینے کے لئے پھر اسمیں ہاتھ دھونے کی نیت کر لی مستعمل ہوگیا کہ حوض میں دھونا بضرورت نہ تھا صرف چلّو لینے کی حاجت تھی۔

(۷) کوئیں سے ڈول نکالنے گھسا اور وہاں غسل یا وضو کی نیت کر لی بالاتفاق مستعمل ہوگیا، اگر چہ امام محمد نے ڈول نکالنے کے لئے اجازت دی تھی کہ قصد طہارت کی ضرورت نہ تھی، وقس علیہ۔

(۸) امام ابو یوسف سے روایت معروفہ یہ ہے کہ عضو کا ٹکڑا ڈوب جانے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا جب تک پورا عضو نہ دھلے مثلا انگلیاں پانی میں ڈالیں تو مستعمل نہ ہوگا کف دست کے ڈوبنے سے حکم استعمال دیا جائیگا۔ اور صحیح یہ ہے کہ بے ضرورت کتنا ہی ٹکڑا ہو مستعمل کر دیگا۔ ولھذا ہم نے حکم عام رکھا باقی فوائد ہمارے رسالۂ الطرس المعدل سے ظاہر ہیں۔ اسے قابل وضو بنانے کے دو طریقے ہیں۔

ایک یہ کہ اپنی مقدار سے زائد آب طاہر مطہر میں ملا دیا جائے سب قابل وضو ہو جائیگا دوسرے یہ کہ اس میں طاہر مطہر پانی ڈالتے رہیں یہاں تک کہ اسکا برتن بھر کر ابلے اور بہنا شروع ہوجائے سب طاہر مطہر ہو جائیگا، کہ اس طرح پانی کے ساتھ بہانے سے ناپاک پانی پاک ہوجاتا ہے تو غیر مطہر کا مطہر ہو جانا بدرجہ اولیٰ۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۱۱۱،۱۲۱ ملخصا ☆ فتاوی رضویہ قدیم ۱/۲۶۱، تا ۲۶۴ ملخصا

اس تفصیل سے احادیث و آثار مذکورہ کے معانی و مطالب بخوبی واضح ہو گئے۔۱۲م
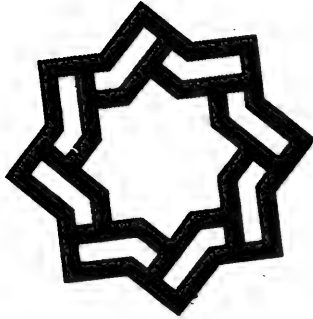
۳۔آداب استنجاء

(۱) بیت الخلاء کے آداب

۳۲۲۔ **عن** أبی أیو ب الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : إِذَا أَتیٰ أَحَدُکُمُ الْغَائِطَ فَلاَ یَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلاَ یُوَلِّهَا ظَهْرَهٗ وَلٰکِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص پاخانے کو جائے تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ ہاں پورب پچھم منہ کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مدینہ طیبہ کا قبلہ جانب جنوب ہے۔لھٰذ شرقا غربا منہ کرنا فرمایا ہمارے بلاد میں جنوبا شمالا ہوگا حدیث میں شمال وجنوب کے کسی حصہ کورو یا پشت کرنے کی اجازت نہ ہوئی اور مشرق اور مغرب کے کسی حصہ کا استثناء نہ فرمایا۔تو دائرہ افق کے صاف چار حصے ظاہر ہوئے جس میں ایک جہت استقبال ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۳۲

(۲) بیت الخلاء جانے کی دعا

۳۲۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم اذا دخل الخلاء قال : اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضو ۱/ ۲۶ ☆ الصحیح لمسلم، الطهارۃ، ۱/ ۱۳۰
السنن لابی داؤد، الطهارۃ، ۱/ ۳ ☆ السنن للنسائی، ۱/ ۵
الجامع للترمذی، الطهارۃ، ۱/ ۲ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارۃ، ۱/ ۲۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۵۱۶ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/ ۱۹۹

۳۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء، ۱/ ۲۶ ☆ الصحیح لمسلم، الحیض، ۱/ ۱۲۳
السنن لابی داؤد، الطهارۃ، ۱/ ۲ ☆ الجامع للترمذی، الطهارۃ، ۱/ ۳
السنن للدارمی، الوضوء ۹۱ ☆ السنن للنسائی، الطهارۃ ۱/ ۵

علیہ وسلم کی یہ عادت مبارکہ تھی جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللھم انی اعوذبک من الخبث و الخبائث، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کافر جن اور جنی سے۔

فتاویٰ رضویہ جلد ۴/۴۵۴

(۴) داہنے ہاتھ سے استنجاء ممنوع ہے

۳۲۴۔ **عن** أبی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَابَالَ أَحَدُكُم فَلَا يَأخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْمَاءِ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ پانی پیتے وقت پانی میں سانس لے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۱/۶۶۱

۳۲۵۔ **عن** أبی قتا دۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُم فَلَا يَتَنَفَّسْ فِی الْمَاءِ وَإِذَا أَتَی الْخَلاءَ فَلَا يَمَسّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۱۶۶

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔ اور جب بھی بیت الخلاء

۲۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۴ ☆ السنن لابن ماجہ الطہارۃ، ۱/۲۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۹۹ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۹۵
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۳۳۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۸۷۷
المسند لابی عوانۃ، ۱/۲۱۶ ☆ عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی، ۱۶/۲۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۹۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۲۹
۳۲۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء، ۱/۲۷ ☆ الصحیح لمسلم، الطہارۃ، ۱/۱۳۱
المسند لاحمد بن حنبل ۵/۳۰۰ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۱۱۲
الصحیح لابن خزیمۃ ۶۸ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۱/۲۵۴
۳۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء ۱/۲۷ ☆ الصحیح لمسلم، الطہارۃ، ۱/۱۳۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۸۳ ☆ الجامع للترمذی، الطہارۃ، ۱/۴
شرح السنۃ للبغوی، ۱۱/۳۷۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۷
السنن للنسائی، ۱/۱۸ ☆ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۱/۱۱
کنز العمال للمتقی ۴۱۲۷۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۲۵۳

جائے تو اپنے عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔

(۴) ڈھیلوں سے استنجاء جائز

۳۲۶۔ **عن** خزیمة بن الثابت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ عله وسلّم : مَنِ اسۡتَطَابَ بِثَلٰثَةِ أَحۡجَارٍ لَيۡسَ فِيهِنَّ رَجِيۡعٌ كُنَّ لَهٗ طُهُوۡرٌ۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۴/۲۷۳

فتاویٰ رضویہ قدیم

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جس نے صفائی کے لئے تین ڈھیلے استعمال کیئے اور اسمیں گوبر نہ ہو ان سے طہارت حاصل ہو جائیگی۔۱۲م

۳۲۷۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت :بال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم فقام عمر خلفه بکوز من الماء فقال: مَاهٰذَا يَا عُمَرُ! فَقَالَ:مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهٖ، قَالَ:مَا أُمِرۡتُ كُلَّمَا بُلۡتُ اَنۡ أَتَوَضَّأَ وَلَوۡفَعَلۡتُ لَكَانَتۡ سُنَّةً۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ پیشاب فرمایا: امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت اقدس میں پانی لیکر کھڑے ہوئے ،فرمایا کیا ہے، عرض کی: استنجے کے لئے پانی۔ فرمایا: مجھ پر واجب نہیں کیا گیا کہ ہر پیشاب کے بعد پانی سے طہارت کروں۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۶۶

(۵) ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجا افضل ہے

۳۲۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنهاقالت : مرن

۳۲۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۸۷

۳۲۷۔ السنن للنسائی ، باب النهی عن مس الذکر، ۱/۵

۳۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ۶/۱۱۳ ☆ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/۵

أزو جکنّ أن یغسلو أثر الغائط و البول فان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم کان یفعله۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کی: اے عورتو! اپنے شوہروں سے کہو کہ پانی سے استنجاء کیا کریں کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ایسا ہی کرتے تھے۔

(۶) کھڑے ہوکر پیشاب ممنوع ہے

۳۲۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم : تَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۶

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: پیشاب سے بچو عام طور پر عذاب اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔۱۲م

۳۳۰ . **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِسْتَنْزِهُوا عَنِ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۶

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: پیشاب سے بچو کہ عموما عذاب قبر اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔۱۲م

۳۳۱۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: مرّ النبی صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۹۔ السنن للدار قطنی ۱/۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۰۲
ارواء الغلیل للالبانی ۱/۳۱۰ ☆ الترغیب والترہیب للمندری ۱/۱۳۹
۳۳۰۔ المستدرک للحاکم ۱/۱۸۳ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۱۲۸
نصب الرایۃ للزیلعی، ۱/۱۲۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۳۱۴
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۱۳۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۳۱۱
۳۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجنائز، ۱/۱۸۲ ☆ الصحیح لمسلم، الطهار ۱/۱۴۱
الجامع للترمذی، الطهارۃ، ۱۱۱ ☆ السنن لابی داؤد، الطهارۃ ۱/۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۲۵ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارۃ، ۱/۲۹
الترغیب و الترہیب للمنذری، ۱/۱۳۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲۵۸
کنز العمال للمتقی، ۲۷۲۸۹، ۹/۵۳۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۳۶۱،

تعالیٰ علیہ وسلّم بقبرین فقال : إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ ، وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيْرٍ ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ عَنِ الْبَوْلِ ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی ایسے گناہ کی وجہ سے نہیں جس سے بچنا کچھ مشکل ہو ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا تھا۔۱۲م

۳۳۲۔ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : من حدّثکم أن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کان یبول قائما فلا تصدّقوہ ، ما کان یبول الا قاعدا۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ جو تم سے بیان کرے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے تھے تو تم اسکی تصدیق نہ کرو، کیونکہ سرکار ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے۔۱۲م

۳۳۳۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت:من حدثکم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ،مابال قائما منذ أنزل علیہ القرآن۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ، جب تم سے کوئی کہے کہ حضور اقدس، اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے تھے تو اسے سچا نہ جاننا۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر جب سے وحی آنا شروع ہوئی کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ فرمایا۔

۳۳۴۔ **عن** بریدة الأسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ

۳۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۱۵۲ ☆ الجامع للترمذی ، الطہارۃ، ۱/۴
السنن لابن ماجہ، ۱/۲۶ ☆ السنن للنسائی، باب البول فی البیت الخ ۱/۶
۳۳۳۔ المستدرک للحاکم ، الطہارۃ، ۱/۱۸۱ ☆ الصحیح لابی عوانۃ، ۱/۱۹۸
۳۳۴۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۷۸۲، ۱۶/۲۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۸۳

تعالیٰ علیه وسلّم : ثَلٰثٌ مِنَ الْجَفَاءِ ، اَنْ يَّبُوْلَ قَائِمًا ، اَوْ يَمْسَحَ جَبْهَتَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلوٰتِهٖ ، اَوْ يَنْفُخَ مِنْ سُجُوْدِهٖ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۷

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں جفاو بے ادبی سے ہیں، یہ کہ آدمی کھڑے ہوکر پیشاب کرے، یا نماز میں اپنی پیشانی سے (مثلاً مٹی یا پسینہ) پونچھے یا سجدہ کرتے وقت زمین پر (مثلاً غبار صاف کرنے کو) پھونکے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تیسیر میں ہے۔ رجاله رجال الصحيح، اس حدیث کے سب راوی ثقہ و معتمد صحیح کے راوی ہیں۔ عمدۃ القاری میں ہے۔ رواہ البزار بسند صحیح، اسے بزار نے بسند صحیح روایت کیا

قال : وقال الترمذی حديث بريدة فی هذا غير محفوظ۔ و قول الترمذی یرد به،

پھر فرمایا: امام ترمذی کا اس حدیث کو غیر محفوظ کہنا اس سے رد ہو جاتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۷

۳۳۵۔ **عن** أمير المؤمنين عمر الفاروق رضی الله تعالىٰ عنه قال: رآنی النبی صلی الله تعالىٰ عليه وسلّم وأنا أبول قائما فقال : يَا عُمَرُ! لَا تَبُلْ قَائِمًا ، فما بُلْتُ قائِمًا بَعْدُ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے مجھے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا: اے عمر، کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔ اس دن سے میں نے کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا۔

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۸

۳۳۶۔ **عن** جابر رضی الله تعالىٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه

۳۳۵۔ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/۴ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۲۶
السنن الکبری للبیهقی، ۱/۱۰۲ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/۱۸۵
اتحاف السادة للزبیدی ۲/۳۳۸ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱/۳۸۷
کنز العمال للمتقی، ۲۷۱۸۹ ، ۹/۵۰۹ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۳۰
۳۳۶۔ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/۲۷ ☆ السنن الکبری ، للبیهقی، ۱/۱۰۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۹۶۷

وسلم أن يبول الرجل قائما۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۴۸

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام خاتم الحفاظ قدس سرہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۷) حضور نے ایک مرتبہ کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا

۳۳۷۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : أتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم سباطة قوم فبال قائما۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ایک گھورے پر تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ائمۂ کرام وعلمائے اعلام رحمهم الله تعالىٰ نے اسکے بہت جواب دیئے ہیں۔

(۱) یہ حدیث ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منسوخ ہے۔ اسکو امام ابوعوانہ نے اپنی صحیح اور ابن شاہین نے کتاب السنۃ میں اختیار فرمایا۔ لیکن اس جواب پر امام عسقلانی اور امام عینی نے جرح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ منسوخ نہیں۔ پھر امام عینی نے فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو دیکھا وہ بیان فرمایا میں کہتا ہوں کہ حضرت حذیفہ کی حدیث کے بارے میں اتنی بات ظاہر ہے کہ یہ آخر عمر کی نہیں۔ اور حضرت صدیقہ حضور کے ان افعال پر بھی مطلع رہیں جو وصال اقدس کے زمانے تک حضور سے صادر ہوئے۔ اور اعتبار آخر فعل کا ہے۔ لہٰذا طریقہ بول میں سرکار کے افعال سے اگر آخر فعل بیٹھ کر پیشاب فرمانا تھا تو بلا شبہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منسوخ قرار دیا جائیگا اور حضرت

۳۳۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، الوضوء، ۱/۳۵ ☆ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۳۳
الجامع للترمذى، الطهارة، ۱/۴ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۲۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۸۴ ☆ السنن لابى داؤد الطهارة، ۱/۴
المسند لابى عوانة، ۱/۱۹۸ ☆

حذیفہ کا مشاہدہ مانع نسخ نہیں ہوسکتا۔

(۲) اس وقت زانوئے اقدس میں زخم تھا۔ بیٹھ نہ سکتے تھے یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انّ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بال قائما من جرح کان بمأ بضہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا کہ حضور کے زانو کے اندرونی حصہ میں زخم تھا۔۱۲م

(۳) وہاں نجاست کے سبب بیٹھنے کی جگہ نہ تھی امام ابوالمنذری نے اسکی ترجی کی۔

(۴) اس میں ڈھال ایسا تھا کہ بیٹھنے کا موقع نہ تھا اسے ابہری وغیرہ نے نقل کیا۔

(۵) اس وقت پشت مبارک میں درد تھا اور عرب کے نزدیک یہ فعل اس سے استشفاء ہے یہ جواب حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل کا ہے۔

اقول و با اللہ التوفیق۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک بار یہ فعل وارد ہوا اور صحیح حدیث سے ثابت کہ روز نزول قرآن کریم سے آخر عمر اقدس تک عادت کریم ہمیشہ بیٹھ ہی کر پیشاب فرمانے کی تھی اور صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو جفاو بے ادبی فرمایا اور متعدد احادیث میں اس سے نہی و ممانعت آئی تو واجب کہ ممنوع ہو، اور انہیں احادیث کو ان پر ترجیح بوجوہ ہو۔

اولاً۔ وہ ایک بار کا واقعہ حال ہے کہ صد گونہ احتمال ہے۔

ثانیاً۔ فعل وقول میں جب تعارض ہو تو قول واجب العمل ہے کہ فعل احتمال خصوصی وغیرہ رکھتا ہے۔

ثالثاً۔ مبیح وحاظر جب متعارض ہوں حاظر مقدم ہے۔

ثم اقول: نفس حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان مقلدان نصرانیت پر رد ہے۔ وہاں کافی بلندی تھی اور نیچے ڈھال، اور زمین گھورے کے سبب نرم کہ کسی طرح چھینٹ آنے کا احتمال نہ تھا، سامنے دیوار تھی اور گھورا فنائے دار میں تھا نہ کہ گذرگاہ پر۔ پس پشت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑا کرلیا تھا۔ اس طرف کا بھی پردہ فرمالیا کہ اس حالت میں پشت اقدس پر بھی نظر

پڑنا پسند نہ آیا، ان احتیاطوں کے ساتھ تمام عمر مبارک میں ایک بار ایسا منقول ہوا۔ کیا یہ نئی روشنی کے مدعی ایسی ہی صورت کے قائل ہیں سبحان اللہ کہاں یہ اور کہاں ان بے ادبوں کے نا مہذب افعال، اور ان پر معاذ اللہ حدیث سے استدلال۔ لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر د،

(پاک لوگوں کے کام کو اپنے اوپر قیاس نہ کرو)

او گماں بردہ کہ من کردم چو او ☆ فرق را کہ بیند آں استیزہ جو

اس نے گمان کیا کہ میں نے اس جیسا عمل کیا، وہ لڑائی ڈھونڈھنے والا فرق کب دیکھ سکتا ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ جدید ۴/۵۹۰ تا ۵۹۷ ملخصا

فتاویٰ رضویہ قدیم ۲/۱۴۸ تا ۱۵۱ ملخصا
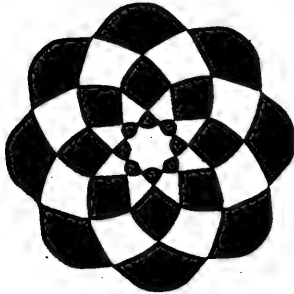
۴۔احکام حیض

(۱) حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھیں

۳۳۸۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا تَقرءُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِنَ الْقُرآن۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حائضہ اور جنبی قرآن کریم کی ایک آیت کی بھی تلاوت نہ کریں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ معلوم رہے کہ قرآن کریم کی وہ آیات جو ذکر وثنا ومناجات ودعا ہوں اگرچہ پوری آیت ہو۔ جیسے آیت الکرسی، متعدد آیات کاملہ۔ جیسے سورۂ حشر کی اخیر تین آیتیں۔ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ، سے آخر سورہ تک۔ بلکہ پوری سورہ، جیسے الحمد شریف، بنیت ذکر ودعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب وحائض ونفساء سب کو جائز ہے اسی لئے کھانے یا سبق کی ابتداء میں، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، کہہ سکتے ہیں اگرچہ یہ ایک آیت مستقلہ ہے کہ اس سے مقصود تبرک واستفتاح ہی ہوتا ہے نہ تلاوت، تو حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن، کہ کسی مہم یا مصیبت پر بہ نیت ذکر ودعا نہ بہ نیت تلاوت پڑھے جاتے ہیں۔ اگر پوری آیت بھی ہوتی تو مضائقہ نہ تھا۔ جس طرح کسی چیز کے گمنے پر عَسیٰ رَبُّنَا اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِنْھَا اِنَّا اِلیٰ رَبِّنَا رَاغِبُوْن۔ کہنا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۱/۹۶۔

۳۳۹۔ عن أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: اقرؤا القرآن ما لم یصب أحدکم جنابۃ فإن أصابہ فلا ولو حرفا واحدا۔

۳۳۸۔ الجامع للترمذی، ۱/۱۹ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲/۴۲
نصب الرایۃ للزیلعی، ۱/۹۵ ☆ المسند للعقیلی، ۱/۹۰
المغنی للعراقی، ۲/۲۴۷ ☆
۳۳۹۔ السنن للدار قطنی، ۱/۱۱۸

امیر المؤمنین مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو جب تک تمہیں نہانے کی حاجت نہ ہو اور جب حاجت غسل ہو تو قرآن کا ایک حرف بھی نہ پڑھو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں جو پارۂ آیت (آیت کا حصہ) ایسا قلیل ہو کہ عرفا اسکے پڑھنے کو قرآن نہ سمجھیں اس سے فرض قرأت یک آیت ادا نہ ہوا تنے کو بہ نیت قرآن پڑھنے میں اختلاف ہے۔ لیکن ممانعت بوجوہ اقوی ہے۔ تصحیحات اسی طرف ہیں۔ امام فقیہ النفس جیسے اکابر اسکے مصححین میں ہیں۔ احتیاط اسی میں ہے۔ اطلاق احادیث اور خاص یہ حدیث اس جزئیہ میں صریح ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۹۹

فتاوی رضویہ قدیم

(۲) حائضہ سے میل جول جائز

۳۴۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كنت اغتسل أنا و النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من إناء واحد و كلا نا جنب و كا ن يامر نى فاتزر فيبا شرنى و أنا حائض و كان يخرج راسه الى و هو معتكف فاغسله وأنا حائض۔

الزمزمہ ۱۰

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے جبکہ ہم جنبی ہوتے۔ جب میں حائضہ ہوتی تو تہبند باندھنے کا حکم فرماتے اور مباشرت فرماتے (ساتھ لیٹتے) اور حالت اعتکاف میں سر میری طرف نکال دیتے میں اسکو دھوتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ ۱۲ م

۳۴۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، الحيض، ۴۴/۱ ☆ الجامع للترمذى، الطهارة، ۱۰/۱
السنن لابى داؤد، الطهارة، ۳۵/۱ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۴۷/۱
الصحيح لمسلم، الحيض، ۱۴۲/۱ ☆ السنن للنسائى، مباشرة، ۴۳/۱

۳۴۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشه الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يدنى راسه الكريم الى وأنا فى بيتى وهومعتكف فى المسجد لاغسله فنقول أنا حائض، فيقول: حَيْضَتُكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ حالت اعتکاف میں سر مبارک کو میری طرف کر دیتے اور میں اپنے حجرہ میں ہوتی تا کہ میں اسکو دھو دوں ۔ میں عرض کرتی میں حائضہ ہوں ۔ ارشاد فرماتے یہ تمہارے بس میں نہیں۔

(۳) حالت حیض میں وطی کا کفارہ

۳۴۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِاَهْلِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص حالت حیض میں اپنی بیوی سے وطی کر بیٹھے تو نصف دینار صدقہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۹

۳۴۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلَّذِي يَأْتِي اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ اَوْ

۳۴۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، الحيض، ۱/۴۳ ☆ الصحيح لمسلم، الحيض، ۱/۱۴۲
الجامع للترمذى، الطهارة، ۱/۵۳ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۴۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۲۶۲ ☆ السنن للنسائى، الحيض، ۱/۵۳
المعجم الكبير للطبرانى، ۲/۱۰۶ ☆ التفسير لابن كثير ۱/۳۲۵
المصنف لابن ابى شيبة ۱/۲۰۲ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۸/۳۲۲
الجامع الكبير، ۲/۷۴۸ ☆

۳۴۲۔ الجامع للترمذى، الطهارة، ۱/۹۱ ☆ السنن لابى داؤد، النكاح، ۱/۲۹۵
السنن للدارمى، ۱۳۲ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۴۷
كنز العمال للمتقى، ۴۴۸۹۷، ۱۶/۳۵۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، [illegible]

۳۴۳۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، [illegible]

بِنِصۡفِ دِیۡنَارٍ۔
فتاوی رضویہ ۲/۲۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو حالت حیض میں اپنی بیوی سے ہم بستر ہو جائے کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔ ۱۲م

۳۴۴۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: إِذَا كَانَ دَمًا أَحۡمَرَ فَدِيۡنَارٌ وَإِنۡ كَانَ دَمًا أَصۡفَرَ فَنِصۡفُ دِيۡنَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب خون سرخ ہو تو ایک دینار صدقہ کرے اور جب پیلا ہو تو نصف دینار۔ ۱۲م

۳۴۵۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنۡ أَتَىٰ اِمۡرَأَتَهُ فِي حَيۡضَتِهَا فَلۡيَتَصَدَّقۡ بِدِيۡنَارٍ، وَمَنۡ أَتَاهَا وَقَدۡ أَدۡبَرَ الدَّمُ عَنۡهَا وَلَمۡ تَغۡتَسِلۡ فَنِصۡفُ دِيۡنَارٍ۔
فتاوی رضویہ ۲/۲۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی بیوی سے حالت حیض میں ہمبستر ہو جائے تو ایک دینار صدقہ کرے۔ اور جس نے ایسے وقت میں جماع کیا کہ خون تو بند ہو چکا تھا لیکن اس نے غسل نہیں کیا تھا تو نصف دینار صدقہ کرے۔ ۱۲م

۳۴۶۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تَصَدَّقۡ بِدِيۡنَارٍ فَإِنۡ لَمۡ تَجِدۡ دِيۡنَارًا فَنِصۡفُ دِيۡنَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ایک دینار صدقہ کرے اور اگر اتنا نہ ہو تو نصف دینار پر ہی

۳۴۴۔ الجامع للترمذی الطہارۃ، ۱/۲۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۲۰
کنز العمال للمتقی، ۴۴۸۹۹، ۱۶/۳۵۴ ☆
۳۴۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۰۲ ☆ المستدرک للحاکم، الطہارۃ، ۱/۱۷۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۶ ☆
۳۴۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۶۳

اکتفا کرے۔ ۱۲م

۳۴۷۔ **عن** عبد الحمید بن زید بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان لعمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه اِمرأة تکره الجماع فکان اذا أراد أن یا تیهااعتلت علیه با لحیض فوقع علیها فاذا هی صادقة فأتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فأمره أن یتصدق بخمس دینار۔

حضرت عبد الحمید بن زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیوی تھیں جو جماع کو پسند نہیں کرتی تھیں۔ چنانچہ جب بھی حضرت عمر جماع کا ارادہ کرتے تو وہ حیض کا بہانہ کر کے چھٹ جاتیں۔ ایک دن انہوں نے مجامعت کر ہی لی تو وہ سچی ثابت ہوئیں۔ یہ حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دینار کا پانچواں حصہ صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ ۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاصل جمع حدیث یہ ٹھہرا کہ جس نے نادانستہ ایسا واقع ہوا اگر آخر حیض میں تھا اور اسی میں حکماً وہ صورت داخل کہ خون دس دن سے کم میں منقطع ہوا اور عورت نے ابھی غسل نہ کیا نہ اس پر کوئی نماز دین ہوئی تو وہ ایک خمس دینار کفارہ دے۔ اور اگر شباب حیض میں تھا تو دو خمس۔ اور جس نے دانستہ ایسا کیا اگر آخر حیض میں تھا نصف دینار دے اور اول میں تھا تو ایک دینار دے۔ ہاں ایک کی طاقت نہ ہو تو نصف ہی دے۔ یہ سب حکم استحبابی ہے۔ واجب نہیں مگر استغفار۔ یہ سب دربارۂ حیض تھا اور اس پر نفاس واضح القیاس۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۲

۳۴۷۔ مرقاۃ شرح المشکوۃ ۲/۱۰۱

السنن للدارمی ، ۱۴۲

۵۔ وضو

(۱) وضو کا مسنون طریقہ

۳٤٨۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : إنه توضأ فغسل وجهه أخذ غرفة من ماء فتمضمض بها واستنشق ثم أخذ غرفة من ماء فجعل بها هكذا أضافها الی یده الأخری فغسل بها وجهه ثم أخذ غرفة من ماء فغسل بها یده الیمنی ثم أخذ غرفة من ماء فغسل بها یده الیسری ثم مسح براسه ثم أخذ غرفة من ماء فرش علی رجله الیمنی حتی غسلها ثم أخذ غرفة أخری فغسل بها رجله الیسری ثم قال : هكذا رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتوضأ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو اپنا چہرہ دھویا اس طرح کہ ایک چلو پانی لیا اس سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے وہی عمل دہرایا۔ اور اسکے ساتھ دوسرے ہاتھ کو ملا کر اپنا چہرہ دھویا۔ پھر پانی کا ایک چلو لیا اور اس سے اپنا دایاں ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور دائیں پاؤں پر چھڑکا یہاں تک کہ اسکو دھولیا۔ پھر دوسرا چلو لیا اور بایاں پاؤں دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا تھا۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۲۶

۳٤٩۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم أنه دعا بکوز من ماء فغسل وجهه و کفیه ثلاثا و تمضمض ثلاثا فأدخل بعض أصابعه فی فیه واستنشق ثلاثا وغسل الکعبین ثلاثا ولحیته تهطل علی صدره ثم حسا حسوة بعد الوضوء ثم قال: أین السائل عن وضوء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كذا كان وضوء نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پانی کا لوٹا منگایا اور اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے اور تین مرتبہ کلی فرمائی اور بعض انگلیاں

۳٤٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء ۱/۲٦
۳٤٩۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۵٨

اپنے منہ میں داخل کیں۔ تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا اور دونوں ٹخنوں تک تین مرتبہ پاؤں دھوئے۔ آپکی داڑھی سینہ تک خوب گھنی تھی پھر آپ نے وضو کے بعد گھونٹ گھونٹ پانی پیا۔ پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح وضو فرماتے تھے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اس امر میں نص نہیں کہ منہ میں انگلی ڈالنا مسواک کا بدل ہے انگلی کبھی منہ سے بلغم وغیرہ اخراج کیلئے بھی ڈالی جاتی ہے۔ اسی کی طرف محقق علی الاطلاق نے لفظ 'ربما' سے اشارہ فرمایا۔ علاوہ ازیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسواک سے شدت سے محبت کرنا معلوم ہے۔ یہ آپ نے ایک مرتبہ اس لئے کیا ہوگا کہ بیان جواز ہو جائے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۰۱

(۲) قیامت میں آثار وضو چمکتے ہونگے

۳۵۰۔ **عن** أبی هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اُمَّتِی يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے آثار کی وجہ سے پنج کلیاں کہلائیں گے۔ تو تم میں سے کوئی شخص اپنی سپیدی کو دراز کرنا چاہے تو وہ ایسا کرے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ وضو مکمل کرنے کی وجہ سے تم ہی پنج کلیاں ہو۔ تو تم میں سے جو شخص چاہتا ہو کہ اپنی پیشانی اور پیروں کی سپیدی زائد کرے تو وہ زائد کرے۔ یعنی

۳۵۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، الوضوء، ۱/۲۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۱۳۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳٦۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/٤۲٥
التفسير لابن كثير، ۳/٤٥ ☆ ارواء الغليل للالبانی ۱/۱۳۳
الترغيب والترهيب للمنذری، ۱/۱٤۹ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٦۲۷۷

میری امت کے چہرے اور چاروں ہاتھ پاؤں روز قیامت وضو کے نور سے روشن و منور ہوں گے۔تو تم میں جس سے ہو سکے اسے چاہئے کہ اپنے اس نور کو زیادہ کرے۔یعنی چہرے کے اطراف میں جو حدیں شرعا مقرر ہیں اس سے کچھ زیادہ دھوئے اور ہاتھ نصف بازو اور پاؤں نصف ساق تک۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۱

(۳) ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی چڑھانا

۳۵۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مضمض و استنشق من غرفۃ و احدۃ۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلی فرمائی۔اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے۔

۳۵۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تؤضأ فغسل یدیہ ثم تمضمض و استنشق من غرفۃ واحدۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے وضو کیا تو اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۲

(۴) وضو میں ایک مرتبہ ہر عضو دھونا

۳۵۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اِنہ توضأ فغسل کل عضو منہ غسلۃ واحدۃ ثم ذکر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یفعلہ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور ہر عضو ایک مرتبہ دھویا۔پھر فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۳۵۱۔ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۱/۳۳
۳۵۲۔ السنن للنسائی، الطہارۃ، ۱/۲۹
۳۵۳۔ المنصف لعبد الرزاق، الطہارۃ، ۱/۴۱

۳۵۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال: توضأ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فأدخل یده فی الإناء فمضمض و استنشق مرة واحدة ثم أدخل یده فصب علی وجهه مرة و صب علی یده مرة مرة و مسح براسه و أُذنیه مرة ثم أخذ ملأ کفه من ماء فرش علی قدمیه و هومتنعل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمایا اوراپناہاتھ برتن میں ڈالکرکلی کی اورناک میں پانی ڈالا ایک مرتبہ پھرطشت میں ہاتھ ڈال کرچہرے پرایک مرتبہ پانی ڈالا اورپھرایک مرتبہ ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنے سراورکانوں کاایک مرتبہ مسح کیا۔پھرایک چلوپانی لیکراپنے قدموں پرڈالا حالانکہ آپ چپل پہنے ہوئے تھے۔

۳۵۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: توضأ النبی صلی الله تعالی علیه وسلم مرةمرة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوکیاایک ایک مرتبہ۔

۳۵۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: الا اخبرکم بوضوء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فتوضأ مرة مرة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:سن لومیں تم کورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضوکاطریقہ بتارہاہوں۔پھرآپ نے ایک ایک مرتبہ وضوفرمایا۔

۳۵۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : توضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فغرف غرفة فتمضمض و استنشق ثم غرف غرفة فغسل یده الیمنی ثم غرف غرفة فغسل ید ہ الیسری ثم مسح برأسه و أُذنیه

۳۵۴۔ کنز العمال للمتقی، الوضوء ۹/۴۵۴

۳۵۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء ۱/۲۷

۳۵۶۔ السنن لابی داؤد الوضوء ۱/۱۸ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱/۱۶

۳۵۷۔ السنن للنسائی، الوضوء ۱/۲۹ ☆

باطنهما بالسبا حتين وظاهرهما بإبهاميه ثم غرف غرفة فغسل رجله اليمنى ثم غرف غرفة فغسل رجله اليسرى۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا؛ تو ایک چلو پانی لیکر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر ایک چلو لیا اور اپنا چہرہ دھویا۔ پھر ایک چلو لیا اور اپنا داہنا ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو لیا اور اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا اور دونوں کانوں کے ظاہری حصہ کا انگوٹھوں اور باطنی کا انگشتان شہادت سے مسح کیا۔ پھر ایک چلو لیا اور اپنا داہنا پاؤں دھویا۔ پھر ایک چلو لیا اور بایاں پاؤں دھویا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہ چلو جس سے چہرہ، ہاتھ اور پیروں کو دھویا اگر وہ سر میں استعمال ہوتا تو وہ سر کو بھی دھودیتا۔ لہٰذا انکا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر مرتبہ مع تجدید کے پانی لیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور اللہ تعالیٰ ابو حاتم پر رحم فرمائے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم حدیث کو اس وقت تک نہیں پہچانتے تھے جب تک کہ اسکو ساٹھ وجوہ سے نہ لکھ لیتے تھے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ واقعات کی روایات میں طریقہ یہ ہے کہ اعم اخص پر محمول کیا جاتا ہے۔ لیکن تصحیح کیلئے اسکے برعکس میں بھی کوئی تعجب نہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۴۵

۳۵۸۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: إن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ غرفة غرفة فقال: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلوٰةً اِلَّا بِه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک چلو سے وضو فرمایا۔ اور فرمایا یہ وضو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وضو کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا۔

۳۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال: توضأ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم واحدة فقال: هٰذَا وُضُوْءٌ مَنْ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَلوٰةً اِلَّا بِه ثُمَّ

۳۵۸۔ كنز العمال للمتقي، ۲۶۸۳۱، ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۲۵۷/۳

۳۵۹۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۳۴/۱ ☆

توضأ ثنتين ثنتين فقال: هٰذَا وُضُوءُ الْقَدْرِ مِنَ الْوُضُوءِ ،وتوضأ ثلاثا ثلاثا و قال: هذا أَسْبَغُ الْوُضُوءِ وَهُوَ وَضُوئِي وَوُضُوءُ خَلِيلِ اللّٰهِ اِبْرَاهِيمَ وَ مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا ثُمَّ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهِ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فُتِحَ لَهٗ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھو کر ارشاد فرمایا: یہ ایسا وضو ہے کہ اسکے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا۔ پھر دو مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا: یہ وضو کی درمیانی مقدار ہے۔ پھر تین تین مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا: یہ کامل واکمل وضو ہے۔ اور فرمایا: یہ وضو میرا اور اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کا ہے۔ تو جس نے اسطرح وضو کیا اور وضو سے فارغ ہو کر کلمہ شہادت پڑھا اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس سے چاہے داخل ہو۔ فتاوی رضویہ ۱/۶۴۸

(۵) وضو میں تین تین بار اعضا دھونا

۳۶۰۔ **عن** عمر و بن شعيب عن ابيه عن جده رضى الله تعالىٰ عنهم قال: اِن رجلا أتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: يا رسول الله ! كيف الطهور ، فدعا بماء فى اِناء فغسل كفه ثلاثا ثم غسل ذراعيه ثلاثا ثم مسح برأسه وأدخل اصبعيه السباحتين فى أُذنيه و مسح باِبهاميه على ظاهر أُذنيه و بالسباحتين باطن أُذنيه ثم غسل رجليه ثلاثا ثلاثا ثم قال: هٰكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا اَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ، اَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ ۔

حضرت عمر بن شعیب سے یہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم، کہ ایک اعرابی نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر وضو کے بارے میں دریافت کیا۔ تو حضور نے ایک برتن میں پانی منگایا اور اپنے ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر چہرہ تین مرتبہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلیوں کو کان میں داخل کیا۔ پھر انگوٹھے سے کان کے ظاہر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلی سے کان کے باطن کا پھر دونوں پاؤں تین تین مرتبہ

۳۶۰۔ السنن لابی داؤد ، الطہارۃ ، ۱/۱۸

دھوئے۔ پھر ارشاد فرمایا: وضو اس طرح ہوتا ہے۔

جس شخص نے اس سے کم یا زیادہ مرتبہ اعضا کو دھویا تو اس نے برا کیا اور حد سے تجاوز کیا۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۳

(۶) وضو بر وضو باعث اجر ہے

۳۶۱۔ **عن** أبی غطیف الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنت عند عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه فلمانودی بالظهر توضأ فصلی ، فلما نودی با لعصر توضأ فقلت له فقال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: مَنْ تَوَضَّأَ عَلیٰ طُهْرٍ کُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ۔

حضرت ابو غطیف ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ جب ظہر کی اذان ہوئی تو آپ نے وضو فرمایا اور نماز پڑھی۔ پھر جب عصر کی اذان ہوئی تو وضو فرمایا۔ میں نے اسکے متعلق آپ سے عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ جس نے وضو پر وضو کیا اسکے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۰۴

۳۶۲۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلْوُضُوْءُ عَلَی الْوُضُوْءِ نُوْرٌ عَلیٰ نُوْرٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو پر وضو نور پر نور ہے۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی حدیث کی نسبت امام عبد العظیم منذری نے کتاب الترغیب اور امام عراقی نے تخریج احادیث احیاء العلوم میں تصریح کردی کہ " لم نقف علیه ،، ہمیں اس پر اطلاع نہیں، حالانکہ یہ مسند رزین میں موجود ہے۔ تیسیر میں ہے۔

حدیث الوضوء علی الوضوء نور علی نور اخرجه رزین ولم یطلع علیه

۳۶۱۔ السنن لابی داؤد، الطهارة، ۱/۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۱۶۳
التفسیر للطبرانی، ۱۶/۷۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/۴۴۹
۳۶۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۲۷۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۲۳٤

العراقی کالمنذری فقالا: لم نقف علیه۔ صفائح اللجین ۲۹

(۷) وضو سے گناہ جھڑتے ہیں

۳۶۳۔ **عن** عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا اسکے گناہ اسکے جسم سے نکلے یہانتک کہ ناخن کے نیچے سے نکلے۔ فتاوی رضویہ جدید ۶۲/۲

۳۶۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان یا مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو اسکے چہرہ سے پانی کے ساتھ ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جسکی طرف اسکی نگاہ پڑی تھی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ، اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو جو گناہ اس نے اپنے ہاتھوں سے کئے وہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے پیر دھوتا ہے تو اسکے پیروں

۳۶۳۔ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱۲۵/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۱۵۱/۱
المسند لابی عوانة، ۲۲۹/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۸٤
۳٦٤۔ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱۲۵/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۳/۲
اتحاف السادة لزبیدی، ۳۷۵/۲ ☆ المسند للعقیلی، ۱۳٤/۳
السنن الکبری لبیهقی، ۸۱/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۲۲/۱
المؤطا لمالک، ۳۲ ☆ التفسیر لابن کثیر ٥٦/۳

کے گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہ سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مفہوم کی احادیث بکثرت مشہور ومعروف ہیں اور اصحاب مشاہدہ اپنی آنکھوں سے وضو کے پانی سے لوگوں کے گناہوں کو دھلتا ہوا دیکھتے ہیں۔اور یہی وجہ ہے کہ اہل شہود کے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا: مستعمل پانی نجاست غلیظہ ہے۔کیونکہ وہ اس پانی کو گندگیوں سے ملوث دیکھتے تھے۔تو ظاہر ہے کہ وہ اسکے علاوہ کیا حکم لگاتے۔

امام شعرانی قدس سرہ النورانی نے میزان الشریعت الکبری میں فرمایا: میں نے سید علی الخواص (جو جلیل القدر شافعی عالم تھے) کو فرماتے سنا۔کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشاہدات اتنے دقیق ہیں جن پر بڑے بڑے صاحبان کشف، اولیاء اللہ ہی مطلع ہوسکتے ہیں۔

فرماتے ہیں: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وضو میں استعمال شدہ پانی دیکھتے تو اس میں جتنے صغائر وکبائر اور مکروہات ہوتے انکو پہچان لیتے تھے۔اسلئے جس پانی کو مکلف نے استعمال کیا ہو اسکے تین درجات آپنے مقرر فرمائے۔

اول: وہ نجاست غلیظہ ہے۔کیونکہ اس امر کا احتمال ہے کہ مکلف نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

دوم: نجاست متوسطہ یعنی خفیفہ،اس لئے کہ احتمال ہے کہ مکلف نے گناہ صغیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

سوم: طاہر غیر مطہر، کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے مکروہ کا ارتکاب کیا ہو۔

لہذا امام اعظم کے یہ تین اقوال گناہوں کے اعتبار سے ہیں۔

انکے بعض مقلدین سمجھ بیٹھے کہ یہ ابوحنیفہ کے تین اقوال ہیں ایک ہی حالت میں۔حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ تین اقوال گناہوں کے اقسام کے اعتبار سے ہیں۔جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

اور اسی کتاب میں ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ اور انکے اصحاب نے نجاست کو مغلظہ اور

مخففہ میں تقسیم کیا ہے۔ کیونکہ معاصی کبائر ہونگے یا صغائر اور میں نے سید علی الخواص کو فرماتے سنا کہ اگر انسان پر کشف ہو جائے تو وہ طہارت میں استعمال کئے جانے والے پانی کو انتہائی گندہ اور بدبودار دیکھیگا۔ اور وہ اس پانی کو اسی طرح استعمال نہ کر سکے گا جیسے اس پانی کو استعمال نہیں کرتا ہے جس میں کتا یا بلی مر گئی ہو۔ میں نے ان سے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ابو حنیفہ اور ابو یوسف اہل کشف سے تھے کیونکہ یہ مستعمل کی نجاست کے قائل تھے۔ تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ ابوحنیفہ اور انکے صاحب بڑے اہل کشف سے تھے۔ جب وہ اس پانی کو دیکھتے جس کو لوگوں نے وضو میں استعمال کیا ہوتا تو وہ پانی میں گرتے ہوئے گناہوں کو پہچان لیتے تھے۔ اور کبائر کے دھوون کو صغائر کے دھوون سے الگ اور ممتاز کر سکتے تھے۔ اور صغائر کے دھوون کو مکروہات سے مکروہات کے دھوون کو خلاف اولی سے ممتاز کر سکتے تھے، اسی طرح جیسے محسوس اشیاء ایک دوسرے سے الگ ممتاز ہوا کرتی ہیں۔

پھر فرمایا: ہمیں یہ روایت پہونچی ہے کہ ایک مرتبہ آپ جامع کوفہ کے طہارت خانہ میں داخل ہوئے۔ تو دیکھا کہ ایک جوان وضو کر رہا ہے اور پانی کے قطرات اس سے ٹپک رہے ہیں۔ تو فرمایا: اے میرے بیٹے! والدین کی نافرمانی سے توبہ کر اس نے فورا کہا: میں نے توبہ کی۔ ایک دوسرے شخص کے پانی کے قطرات دیکھے تو فرمایا: اے میرے بھائی زنا ست توبہ کر۔ اس نے کہا میں نے توبہ کی۔ ایک اور شخص کے وضو کا پانی گرتا ہوا دیکھا تو اس سے فرمایا: شراب نوشی اور فحش گانے بجانے سے توبہ کر اس نے کہا میں نے توبہ کی۔

اسی میں حضرت امام ابوحنیفہ کے بعض مقلدین سے مروی ہے کہ انہوں نے ان وضو خانوں کے پانی سے وضو کو منع کیا ہے جن میں پانی جاری نہ ہو۔ کیونکہ اس میں وضو کرنے والوں کے گناہ بہتے ہیں۔ اور انہوں نے حکم دیا کہ وہ نہروں، کوؤں اور بڑے حوضوں کے پانی سے وضو کریں۔

سید علی الخواص باوجود شافعی المذہب ہونے کے مساجد کے طہارت خانوں میں اکثر اوقات وضو نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ پانی ہم جیسے لوگوں کے جسموں کو صاف نہیں کرتا ہے۔ کیونکہ یہ ان گناہوں سے آلودہ ہے جو اس میں مل گئے ہیں۔ اور وہ گناہوں کے دھوون میں یہ فرق بھی کر لیتے تھے کہ یہ حرام کا ہے یا مکروہ کا یا خلاف اولیٰ کا۔

ایک دن میں انکے ساتھ مدرسۃ الازہر کے وضوخانہ میں گیا تو انہوں نے ارادہ کیا کہ حوض سے استنجاء کریں۔ تو اس کو دیکھکر لوٹ آئے۔ میں نے دریافت کیا کیوں؟۔ فرمایا: کہ میں نے اس میں ایک گناہ کبیرہ کا دھوون دیکھا ہے جس نے اسکو متغیر کر دیا ہے۔ میں نے اس شخص کو بھی دیکھا تھا جو حضرت شیخ سے قبل وضوخانے میں داخل ہوا تھا۔ پھر میں اسکے پیچھے پیچھے گیا اور اس کو حضرت شیخ نے جو کہا تھا اسکی خبر دی۔ اس نے تصدیق کی اور کہا مجھ سے زنا واقع ہوا پھر حضرت شیخ کے ہاتھ پر آ کر تائب ہوا یہ میرا اپنا مشاہدہ ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۶۲ تا ۶۶

(۸) وضو میں بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت

۳۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعو د رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا تَطَهَّرَ أَحَدُكُمْ فَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ يَطْهُرُ جَسَدُهُ كُلُّهُ، فَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالىٰ عَلىٰ طُهُوْرِهٖ لَمْ يَطْهُرْ اِلَّا مَا مَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پاکی حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے تو اسکا پورا جسم پاک ہو جائے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو صرف وہی عضو پاک ہوگا جس پر پانی گزرا۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کو امام بیہقی نے سنن کبری میں انہیں الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ لیکن حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ نیز مجھے یہ بھی علم نہیں کہ حضرت اعمش سے یحیی بن ہاشم کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے یا نہیں۔ اور یحیی متروک الحدیث ہیں۔ ابن عدی نے اسکو وضاع حدیث قرار دیا ہے۔ ابن معین اور صالح نے اسکی تکذیب کی ہے۔ امام نسائی نے متروک کہا ہے۔ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں بھی یہ ہی کہا۔

۳۶۵۔ السنن للدار قطنی، ۱/۷۳ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۴۴
نصب الرایۃ للزیلعی، ۱/۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۳۷۹

لیکن میں کہتا ہوں۔ اس حدیث کے بعض طرق ایسے ہیں جو اس کی کمزوری کو رفع کرتے ہیں۔ اس لئے کہ امام دارقطنی اور امام بیہقی نے خود ہی اسکو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور انہیں دونوں حضرات نے نیز ابوالشیخ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جو اسطرح ہے۔

۳۶۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ وَ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى وُضُوْئِهٖ تَطَهَّرَ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى وُضُوْئِهٖ لَمْ يَطْهُرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور اپنے وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھی تو اسکا پورا جسم پاک ہو گیا۔ اور جس نے وضو کیا لیکن بسم اللہ نہ پڑھی تو وہی اعضا پاک ہونگے جن پر وضو میں پانی بہا ہو۔

۳۶۷۔ **عن** الحسن الضبی الكوفی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ الْوُضُوْءِ طَهُرَ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، فَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ اِلَّا مَا أَصَابَ الْمَاءُ۔

حضرت حسن ضبی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اسکا تمام جسم پاک ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو صرف وہی حصہ پاک ہوگا جس پر پانی گزرا ہو۔

۳۶۸۔ **عن** أبی بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه انه قال: اذا توضأ العبد فذكر اسم الله تعالی طهرٗ جسده كله وإن لم يذكر لم يطهر الا ما أصاب الماء۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بندہ جب وضو

۳۶۶۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۴۴/۱ ☆ السنن للدار قطنی ۷۴/۱
تلخيص الحبير لابن حجر، ۶۷/۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۳۵۲/۲
مشكوة المصابيح للزبيدی، ۴۲۸ ☆
۳۶۷۔ كنز العمال للمتقی، ۲۹۴/۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۷۴/۲
المغنی للعراقی، ۱۳۴/۱ ☆
۳۶۸۔ المصنف لابی ابی شيبة، ۳/۱ ☆

کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اسکا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو صرف وہی حصہ پاک ہوتا ہے جس پر پانی پہونچا ہو۔

۳۶۹۔ **عن** مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا تطہر الرجل وذکر اسم اللہ طہر جسدہ کلہ واذالم یذکر اسم اللہ حین یتوضأ لم یطہر منہ الا مکان الوضوء۔

حضرت مکحول تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص پاکی حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اسکا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے اور جب بوقت وضو اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو صرف وضو کی جگہ پاک ہوتی ہے۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہٰذا ان تمام طرق کی موجودگی میں اس حدیث کو ساقط الاعتبار کہنا محال ہے بلکہ وہ ضعف بھی جاتا رہا جو بعض رواۃ کے حالات کے پیش نظر ہوا تھا۔ نیز مرقات میں اس حدیث کو صراحۃً حسن قرار دیا ہے۔ علامہ زیلعی محدث جمال الدین عبد اللہ شاگرد امام زیلعی فقیہ فخر الدین عثمان شارح کنز، نصب الرایہ میں حدیث " لا وضوء لمن لم یسم اللہ،، کے تحت فرماتے ہیں۔ کہ امام ابو الفرج ابن جوزی حنبلی نے ہم پر حجت قائم کرنے کیلئے فرمایا: محدث کو سینہ سے مصحف کا چھونا جائز نہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۹۲

(۹) وضو کرتے وقت ڈاڑھی میں خلال کرو

۳۷۰۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا توضأ تمضمض و استنشق وأدخل أصابعہ من تحت لحیتہ فخللہا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی وضو فرماتے تو کلی کرتے۔ ناک میں پانی ڈالتے اور اپنی انگلیاں واڑھی کے نیچے سے ڈالکر داڑھی کا خلال فرماتے۔

۳۶۹۔ کنز العمال للمتقی، ۹/۴۵۷

۳۷۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ۵/۴۱۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۲۳۰

(۱۰) وضو کے بعد اعضا پوچھنے کا بیان

۳۷۱۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَشْرِبُوا أَعْيُنَكُمْ مِنَ الْمَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ وَلَا تَنْفُضُوا أَيْدِيَكُمْ فَإِنَّهَا مَرَاوِحُ الشَّيْطَانِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کرتے ہوئے کچھ پانی اپنی آنکھوں کو پلاؤ اور اپنے ہاتھوں کو نہ پونچھو کہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔

(۱۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں ہاتھ پونچھنے کی ممانعت صریح طور پر ہے لیکن حدیث ضعیف ومنکر ہے۔ ابن حبان نے اسے "الضعفاء" میں ذکر کیا۔ اسکی سند میں بختری راوی ضعیف ومتروک ہے "تقریب"، ابو حاتم نے بختری کو ضعیف قرار دیا۔ اور دیگر محدثین نے اسے ترک کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اسطرح کی بیس احادیث روایت کیں جن میں اکثر منکر ہیں اور یہ حدیث بھی انہی میں سے ہے عراقی کہتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے ابن صلاح امام نووی نے کہا ہمیں اسکی اصل نہیں ملی۔

۳۷۲۔ **عن** أم المؤمنین میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: إن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أتی بمندیل فلم یمسہ وجعل یفعل بالماء ھکذا یعنی ینفضہ۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رومال پیش کیا گیا تو آپ نے اسے چھوا بھی نہیں اور پانی کو اس طرح کرنے لگے یعنی نچوڑنے لگے۔

۳۷۳۔ **عن** أُم المؤمنین میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: وضعت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسلا یغتسل بہ من الجنابۃ فأکفأ الإناء علی یدہ الیمنی فغسلھا مرتین او ثلاثا ثم صب علیٰ فرجہ فغسل فرجہ بشمالہ ثم ضرب یدہ

۳۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۶/۹ ☆

۳۷۲۔ الصحیح لمسلم، الطھارۃ، ۱۴۷/۱ ☆

۳۷۳۔ السنن لابی داؤد، الطھارۃ، ۳۲/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، الغسل ۴۰/۱

الارض فغسلها ثم تمضمض واستنشق و غسل وجهه و يديه ثم صب علیٰ رأسه وجسده ثم تنحي ناحية فغسل رجليه فناولته المنديل فلم يأخذه وجعل ينفض الماء عن جسده فذكرته ذالك لإبراهيم فقال كانوا لايرون بأسا بالمنديل ولكن كانوا يكرهون العادة۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل جنابت کیلئے پانی رکھا تو حضور نے اسکو اپنے داہنے ہاتھ پر انڈیلا پھر دو مرتبہ یا تین مرتبہ اسکو دھویا پھر اپنی شرم گاہ پر پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے استنجاء کیا پھر اس ہاتھ کو زمین پر رگڑا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا پھر سر اور تمام جسم پر پانی بہایا پھر اس مقام سے جدا ہو کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے میں نے تولیہ پیش کی تو حضور نے اسکو نہیں لیا اور اپنے جسم اطہر سے پانی پوچھنے لگے راوی کہتے ہیں میں نے اس کا تذکرہ حضرت ابراہیم سے کیا تو آپ نے فرمایا: تولیہ سے پوچھنے میں صحابہ کرام کوئی حرج نہیں جانتے تھے البتہ عادت بنانا ناپسند فرماتے۔۱۲م

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو غسل کے بعد اعضا سے پانی پونچھا ہے اکثر اوقات کپڑے سے اور بعض اوقات ہاتھوں سے لیکن پونچھنا دونوں صورتوں میں پایا گیا لہٰذا احادیث مذکورہ میں تاویلات کی چنداں ضرورت نہیں بلکہ وہ تاویلات باطل ہیں۔

۳۷٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما أنه كره أن يمسح بالمنديل من الوضوء ولم يكرهه اذا اغتسل من الجنابة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کے بعد رومال سے جسم خشک کرنے کو مکروہ قرار دیا، غسل جنابت کے بعد نہیں۔

﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حلیہ میں اس کی توجیہ یہ کی گئی کہ وضو کی تری تولی جائے گی اور غسل کیلئے منقول نہیں لیکن میں کہتا ہوں اعضاء کا پونچھنا اس بنیاد پر مکروہ نہیں قرار دیا جاسکتا کہ تری تولی جائے گی کیونکہ اس سے قبل

۳۷٤۔ المصنف لعبد الرزاق، الطهارة، ۱۸۲/۱

یہ بات واضح ہو چکی ہیکہ بار ہا حضور نے اعضاء کو پونچھا اور کبھی چھوڑا تو یہ دلیل کراہت نہیں بلکہ دلیل سنیت ہے۔ اور اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے تو ہم کہیں گے کہ جو روایت وضو کے بارے میں ہے وہی غسل کیلئے بھی قرار دی جاسکتی ہے اور یہ بات قیاس جلی بلکہ دلالۃ النص سے ثابت ہے کیونکہ غسل وضو کی طرح نیکی ہے چنانچہ اگر وضو کا پانی تولا جائے گا تو غسل کا بھی تولا جائے گا بلکہ غسل کا پانی اس کے زیادہ لائق ہے کہ یہ طہارت کبری ہے اور اسکا پانی بھی زیادہ ہوتا ہے۔

میرے نزدیک حبر الامت حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مکروہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپنے دیکھا کہ غسل میں رومال سے منع کرنے میں حرج ہے لہذا منع نہیں فرمایا جیسا کہ پہلے معلوم ہوا۔ بالجملہ تحقیق مسئلہ وہی ہے کراہت اصلا نہیں۔ ہاں حاجت نہ ہو تو عادت نہ ڈالے اور پونچھے بھی تو حتی الوسع کچھ نم باقی رکھنا افضل ہے ایسا ہی کتب فتاوی میں مصرح ہے مزید تفصیل اس طرح احادیث میں وارد۔

۳۷۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِثَوْبٍ نَظِيفٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ،وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَهُوَ أَفْضَلُ، لأَنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ سَائِرِ الْأَعْمَالِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو وضو کرکے پاکیزہ کپڑے سے پونچھ لے تو کچھ حرج نہیں اور جو ایسا نہ کرے تو بہتر ہے اس لئے کہ قیامت کے دن آب وضو بھی سب اعمال کے ساتھ تولا جائے گا۔

﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ان حضرات کا استدلال درست نہیں جنہوں نے وضو کے بعد اعضا کے پونچھنے کو مکروہ لکھا ہے کیونکہ اس حدیث میں جہاں وضو کی تری تولے جانے کی صراحت ہے وہیں کراہت کی نفی بھی واضح طور پر موجود ہے کیونکہ رومال کا وضو کے بعد استعمال کرنا خلاف مستحب ہے اور مستحب کی خلاف ورزی مکروہ تنزیہی نہیں جیسا کہ بحر وشامی میں اسکی تحقیق ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۳۹

۳۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ۹/۳۰۷

۳۷۶۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كان لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرقة ينشف بها بعد الوضوء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رومال رکھتے کہ وضو کے بعد اعضاء مقدسہ اس سے صاف فرماتے

۳۷۷۔ **عن** معاذبن جبل رضى الله تعالىٰ عنه قال: رأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب وضو فرماتے تو اپنے آنچل سے روئے مبارک صاف فرماتے

۳۷۸۔ **عن** سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ قال: إن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ فقلب جبة صوف كانت عليه فمسح بها وجهه۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا پھر اس اونی کرتے سے جسکو آپ زیب تن فرمائے ہوئے الٹ کر اس سے چہرۂ اقدس پونچھا۔

﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث اگرچہ ضعیف ہیں مگر تعدد طرق سے انکا ضعف دور ہو گیا نیز حلیہ میں فرمایا گیا کہ جب فضائل میں حدیث ضعیف بالاجماع مقبول ہے تو اباحت میں بدرجہ اولیٰ مقبول ہوگی۔ اسکے علاوہ ایک حدیث حسن قولی بھی موجود ہے۔

۳۷۹۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَا بَأْسَ بِالْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کے بعد رومال میں کچھ حرج نہیں۔

۳۷۷۔ الجامع للترمذى، الطهارة، ۹/۱
۳۷۸۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۳۷/۱
۳۷۹۔ كتاب الآثار لمحمد،

﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابوالمحاسن محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب الالمام فی آداب دخول الحمام میں اس حدیث کو روایت کر کے فرماتے ہیں۔ ھذا الاسناد لا بأس بہ ۔یعنی اس سند میں کوئی حرج نہیں حلیہ میں فرمایا گیا کہ امام ترمذی نے فرمایا اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی چیز سند صحیح سے ثابت نہیں انکے اس قول کا یہ مطلب نہیں کہ حدیث حسن یا اسکے قریب ہی کوئی حدیث موجود نہیں اور ہمارے اس مقصد کا ثبوت حدیث صحیح پر موقوف نہیں بلکہ حدیث صحیح کی طرح حسن سے بھی ثابت ہو جاتا ہے۔

امام اجل ابراہیم نخعی سے اس باب میں استفتاء ہوا کہ آدمی وضو کر کے کپڑے سے منھ پونچھے فرمایا: کچھ حرج نہیں پھر فرمایا بھلا دیکھو تو اگر ٹھنڈی رات میں نہائے تو کیا یوں ہی کھڑا رہیگا یہاں تک کہ بدن خشک ہو جائے۔امام محمد نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں ہمارے نزدیک اس میں کچھ حرج نہیں اور یہ ہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے یہاں سے یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ وضو وغسل دونوں کا ایک حکم ہے بلکہ بسا اوقات غسل میں بہ نسبت وضو کے کپڑے سے بدن خصوصا سر پونچھنے کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے اور اگر تجربۂ صحیحہ یا خبر طبیب حاذق مسلم مستور سے معلوم ہو کہ نہ پونچھنا ضرر شدید کا باعث ہوگا جب تو صاف کر لینا واجب ہو جائے گا۔اگر چہ وضو میں اگر چہ بہ نہایت مبالغہ کہ تری کا نام نہ رہے۔حلیہ میں ہے کہ اگر پونچھنے کی حاجت ہو تو حاجت کے مطابق مستحب یا واجب ہونے مین اختلاف مناسب نہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۴۱

۳۸۰۔ **عن** أم المؤمنین میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا أنہا أتت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخرقۃ بعد الغسل فلم یردھا وجعل ینفض الماء بیدہ۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت ایک کپڑا لیکر حاضر ہوئیں جب سرکار غسل سے فارغ ہوئے تو حضور نے وہ کپڑا نہ لیا اور ہاتھ سے پانی جھاڑا۔

۳۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱/۴۱

﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس سے کراہت ثابت نہیں ہوتی کہ یہ معین واقعہ ہے اس میں عموم نہیں۔

امام نووی نے اسکی متعدد تاویلیں کی ہیں۔

(۱) ممکن ہے کہ وہ کپڑا میلا تھا پسند نہ فرمایا۔ امام نووی نے یہ وجہ شرح مہذب میں بیان فرمائی۔

اقول: یہ وجہ بعید ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاج مقدس کی کمال نظافت، لطافت اور پاکیزگی جانتے ہوئے میلا رومال پیش کر دیا ہو۔ ہاں البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ سردی وغیرہ کی وجہ سے انہوں نے گمان کیا ہو کہ حضور کو رومال کی حاجت ہے اور انہیں صرف میلا رومال ملا وہی لاکر پیش کر دیا۔

(۲) ممکن ہے کہ نماز کی جلدی تھی اس لئے نہ لیا۔

(۳) ممکن ہے کہ اپنے رب عزوجل کے حضور تواضع کیلئے ایسا کیا ہو۔

اقول: یعنی رومال سے بدن صاف کرنا ارباب تنعم کی عادت ہے اور ہاتھ سے پانی پونچھ ڈالنا مساکین کا طریقہ ہے۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواضعا طریقہ مساکین پر اکتفاء فرمایا۔

ملا علی قاری نے مرقات میں فرمایا: ممکن ہے وقت گرم تھا۔ اور اس وقت بقائے تری ہی مطلوب تھی۔

بلکہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کپڑا پیش کرنا ظاہرا اسی طرف ناظر کہ ایسا ہوتا تھا مگر اس وقت کسی خاص وجہ سے قبول نہ فرمایا۔

بالجملہ اس قدر میں شک نہیں کہ ترک احیانا دلیل کراہت نہیں ہوسکتا۔ بلکہ وہ تتمۂ دلیل سنیت ہوتا ہے۔ اور احسن تاویلات حدیث وہ ہے جو امام اجل ابراہیم نخعی استاذ الاساتذہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے افادہ فرمائی۔ کہ سلف کرام کپڑے سے پونچھنے میں حرج نہ جانتے مگر اسکی عادت ڈالنا پسند نہ فرماتے کہ وہ باب ترفہ وتنعم (خوشحالی اور دولت مندی کی علامت) سے ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۴۲

(۱۱) وضو میں دونوں پاؤں دھونا فرض ہیں

۳۸۱ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: دخل عليّ على يعنى ابن أبى طالب وقد أهراق الماء فدعا بوضوء فأتيناه بتور فيه ماء حتى وضعناه بين يديه فقال لى يا ابن عباس! ألا أريك كيف كان يتوضأ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قلت: بلى، قال: فأصغى الإناء علىٰ يديه فغسلها ثم أدخل يديه اليمنى فأفرغ بها على الأخرى ثم غسل كفيه ثم تمضمض واستنثر ثم أدخل يده فى الإناء جميعا فأخذ بهما حفنة من ماء فضرب بها على وجهه ثم ألقم إبهاميه ما أقبل من أذنيه ثم الثانية ثم الثالثة مثل ذلك ثم أخذ بكفه اليمنى قبضة من ماء فصبها على ناصيته فتركها تستن على وجهه ثم غسل ذراعيه الى المرفقين ثلاثا ثلاثا ثم مسح رأسه وظهور أذنيه ثم أدخل يديه جميعا فأخذ حفنة من ماء فضرب بها على رجله وفيها النعل ففتل بها ثم الأخرى مثل ذالك قال قلت: و فى النعلين قال: وفى النعلين قال: قلت وفى النعلين، قال وفى النعلين، قال: قلت وفى النعلين، قال: وفى النعلين۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشاب سے فارغ ہو کر تشریف لائے اور وضو کیلئے پانی منگایا۔ میں ایک چھوٹے برتن میں پانی لیکر آیا اور آپکے سامنے رکھ دیا تو مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو فرماتے تھے۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ پھر آپ نے اس لوٹے سے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسکو دھویا۔ پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی بہایا۔ پھر دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالکر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنے چہرہ پر چھپاکا مارا۔ پھر دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے اندر سامنے کے رخ پر پھیرا۔ پھر دوسری بار اور تیسری بار ایسا ہی کیا۔ پھر داہنے ہاتھ سے ایک چلو پانی پیشانی پر ڈالا اور اسکو چھوڑ دیا چہرہ پر بہتا ہوا۔ پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین تین بار دھوئے پھر سر اور کانوں کی پشت پر مسح کیا۔ پھر دونوں ہاتھ پانی میں ڈالکر ایک چلو بھر لیا اور اپنے پاؤں پر مارا اور پاؤں میں چپل

۳۸۱ـ السنن لابى داؤد، الطهارة

پہنے تھے۔ پھر دوسرے پاؤں پر اسی طرح مارا۔ میں نے کہا: جوتا پہنے پہنے، آپ نے فرمایا: جوتا پہنے پہنے، میں نے کہا: جوتا پہنے پہنے۔ آپ نے فرمایا: جوتا پہنے پہنے۔

﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وضو میں پاؤں دھونے پر اجماع ہے۔

۳۸۲۔ **عن** الربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: أتانی اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسألنی عن ھذا الحدیث، یعنی حدیثھا الذی ذکرت أن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ وغسل رجلیہ فقال اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: اِن الناس أبو اِلا الغسل ولا أجد فی کتاب اللہ تعالیٰ اِلا المسح۔

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر اس حدیث کے بارے میں پوچھا جسکی وہ روایت کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دونوں پاؤں دھوئے حضرت ابن عباس نے فرمایا: لوگ دھونے کے علاوہ کسی چیز کو مانتے ہی نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں صرف مسح پاتا ہوں۔

﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے لئے خود حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فرمان حجت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پاؤں دھونے کے علاوہ کسی چیز کو مانتے ہی نہیں۔ اور حق جماعت کے ساتھ ہے پھر یہ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول مذکور کے خلاف ان سے ایک دوسرا قول ثابت۔

۳۸۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما أنہ قرأھا و أرجلکم بالنصب۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وارجلکم کو نصب کے ساتھ پڑھا۔

۳۸۲۔ السنن لابن ماجہ، ۳۶/۱

۳۸۳۔ التفسیر لابن جریر

﴿۲۰﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

گویا حضرت ابن عباس نے فرمایا: کہ میں نے پاؤں دھونے کی طرف رجوع کرلیا ہے۔

۳۸٤۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: لم أر أحدا یمسح علی القدمین۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو پاؤں پر مسح کرتے نہیں دیکھا۔

﴿۲۱﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خاص شاگرد ہیں تو لازمی بات ہے کہ حضرت عطاء کا قول حضرت ابن عباس کے رجوع پر دلالت کررہا ہے لہٰذا حضرت ابن عباس سے اس مسئلہ میں رجوع ثابت ہوگیا جیسے متعہ کے بارے میں آپنے رجوع کرلیا تھا اسی طرح ان تمام حضرات سے رجوع ثابت ہے جن سے مسح کا قول نقل کیا گیا ہے اور وہ مختصر سا گروہ ہے تو پاؤں کے دھونے پر اجماع کے منعقد ہونے میں کوئی شک نہیں جیسا کہ جلیل القدر کبیر الشان تابعی حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: واللہ الھادی۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۱۲،۲۱۳

(۱۲)وضو میں اسراف نہ کرو

۳۸۵۔**عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم مر بسعد وھو یتوضأ فقال: مَا هٰذَا السَّرَفُ ؟ فقال: افی الوضوء اسراف ؟ قال: نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلیٰ نَهْرٍ جَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۳۸٤۔ التفسیر لابن جریر، ٦/٧٢

۳۸٥۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی کراهیة التعدی فی الوضوء ۱/۳٤

تلخیص لابن حجر، ۱/۱۰۱ ☆ ارواء العلیل، للالبانی، ۱/۱۷۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد کے پاس سے گزرے جب کہ وہ وضو کررہے تھے۔ارشادفرمایا: یہ اسراف کیسا؟ عرض کیا۔کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے۔فرمایا: ہاں، اگرچہ تم نہر رواں پر بیٹھے وضو کررہے ہو۔

۳۸۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: رأی رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یتوضأ فقال :لَاتَسْرِفْ لَاتَسْرِفْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اسراف نہ کر اسراف نہ کر۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۱

۳۸۷۔ **عن** اِبن شہاب الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: رأی رسو ل للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یتوضأ فقال: یَا عَبْدَ اللّٰہِ ! لَاتَسْرِفْ، قال: یانبی اللہ ! افی الوضوء اسراف؟ قال: نَعَمْ وَفِی کُلِّ شَیْءٍ اِسْرَافٍ۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے اللہ کے بندے اسراف مت کر۔انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: ہاں اور ہر شئی میں اسراف کو دخل ہے۔

۳۸۸۔ **عن** أبی نعامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمع اِبنہ یزید یقول : أللھم اِنی أسئلك القصر الأ بیض عن یمین الجنۃ اذا أدخلتھا ، قال: یابنی ! سل اللہ الجنۃ و تعوذ بہ من النار فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقو ل:اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِی ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ یَّعْتَدُوْنَ فِی الطُّھُوْرِ وَ الدُّعَاءِ۔

۳۸۶۔ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۱/۳۴ ☆

۳۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۹/۳۲۵ ☆

۳۸۸۔ السنن لابی داؤد ، الطہارۃ، ۱/۱۳ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۱۹۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۷۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۳۷۰
التفسیر للبغوی، ۲۴۱ ☆

حضرت ابونعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کی داہنی جانب والا سفید محل مانگ رہا ہوں جبکہ تو مجھے جنت میں داخل فرمائے۔ آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ بیشک عنقریب اس امت میں وہ لوگ ہونگے کہ طہارت اور دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے۔

۳۸۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لاخیر فی صب الکثیر فی الوضوء وإنہ من الشیطان۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وضو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر نہیں۔ اور وہ شیطان کی طرف سے ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۳۲

﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نفی خیر اپنے معنی لغوی پر اگرچہ مباح سے بھی ممکن کہ جب طرفین برابر ہیں تو کسی میں نہ خیر نہ شر۔

مگر نظر دقیق 'لیس بخیر، اور لا خیر فیہ، میں فرق کرتی ہے مباح ضرور نہ خیر نہ شر مگر اسکے فعل پر مواخذہ نہیں اور مواخذہ نہ ہونا خود خیر کثیر و نفع عظیم ہے۔ تو لا خیر فیہ، کا وہیں اطلاق ہوگا جہاں شر حاصل ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۳۳

(۱۳) وضو میں وسوسہ شیطان کی طرف سے ہے

۳۹۰۔ **عن** أُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَیْطَانًا یُقَالُ لَهٗ وَلَهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۸۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۷/۹ ☆ تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۱۲/۲

الکامل لابن عدی، ۳۸۲/۳ ☆

۳۹۰۔ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۳٤/۱ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱۹۷/۱

تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/... ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۸۸/۷

وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک وضو کیلئے ایک شیطان ہے جسکا نام ولہان ہے تو پانی کے وسواس سے بچو۔
فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۲

(۱۴) وضو کے بعد رومالی پر چھینٹے دینا

۳۹۱۔ **عن** أسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما عن ابيه قال: ان جبرئيل عليه السلا م أتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى أول ما أوحى اليه فأراه الوضوء والصلوٰة، فلما فرغ من الوضو ء أخذ غرفة من ماء فنضح بها فرجه ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلی وحی لیکر حاضر ہوئے۔ تو وضو کر کے اور نماز پڑھ کے دکھائی۔ جب وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو پانی لیکر رومالی پر چھڑ کا۔ ۱۲م
فتاوی رضویہ ۲/۲۱۴

۳۹۲۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: جَاءَ نِى جِبْرَئِيلُ فَقَالَ : يَا مَحَمَّدُ ! اِذَا تَوَضَّأتَ فَانْتَضِحْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! صلی اللہ علیک وسلم، جب آپ وضو کریں تو چھینٹا دے لیا کریں۔

۳۹۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عَشْرٌمِنَ الْفِطْرَةِ، قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللُّحىٰ

۳۹۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۴۱۰ ☆ السنن لابن ماجه، ۱/۳٦
۳۹۲۔ الجامع للترمذى، الطهارة، ۱/ ۹ ☆ العلل المتناهية، ۱/۳۵٦
۳۹۳۔ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱/ ۱۲۹ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۱/۱۹۵
السنن لابن ماجه، ۱/ ۲۵ ☆ السنن للدار قطنى، ۱/۹۵
السنن الكبرى للبيهقى، ۱/ ۳٦ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/۱۲۷
المسند لابى عوانة، ۱/ ۱۹۱ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ۱/۲۹۷
شرح السنة للبغوى، ۱/ ۳۹۸ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲/۳۵۰
الدر المنثور للسيوطى، ۰/ ۱۱۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۷۲۳۴، ٦/٦۵٤
نصب الراية للزيلعى، [illegible]

وَالسِّوَاکُ وَاِسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحلقُ العانة وَاِنْتِقَاصُ الْمَاءِ ، قَالَ زَکَرِیَّا: قال مصعب : ونسیت العاشرة اِلا أن تکون المضمضة

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں قدیم زمانہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں۔لبیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، وضو وغسل میں پانی سونگھ کراوپر چڑھانا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ (یعنی جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے) دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال مونڈنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا، راوی حضرت زکریا نے کہا کہ حضرت مصعب اس حدیث کی بابت فرماتے کہ میں دسویں چیز بھول گیا۔شاید کلی ہو۔

﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام قاضی عیاض پھر امام نووی قدس سرہما نے استظہار فرمایا کہ غالبا دسویں ختنہ ہو کہ دوسری حدیث میں ختنہ بھی خصال فطرت سے شمار کرایا۔

۳۹۴۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ، اَلْاِخْتِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ و تَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت قدیمہ سے ہیں۔ختنہ اور استرہ لینا۔لبیں اور ناخن ترشوانا اور بغل کے بال دور کرنا۔

﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک حدیث میں کلی کو بھی خصال فطرت سے گنا ہے۔

۳۹۵۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَالْاِنْتِضَاحُ بِالْمَاءِ وَ

۳۹۴۔ الصحیح لمسلم ، الطھارة، ۱۲۹/۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱۴۹/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۳۲، ۶۵۴/۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۹/۲
المصنف لابن ابی شیبة، ۱۹۵/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، [illegible]
۳۹۵۔ السنن لابی داؤد ، الطھارة، [illegible] المسند لاحمد بن حنبل، [illegible]

الإختتان۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک انبیائے کرام کی سنت قدیمہ سے کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، رومال پر چھینٹا دینا اور ختنہ کرانا ہے۔

﴿۲۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرمگاہ پر پانی ڈالنے کی علماء نے دو تفسیریں کی ہیں۔ ایک استنجاء، دوسرے وہی چھینٹا، اسکی موید یہی روایت ہے کہ اس میں بجائے "انتقاص الماء" لفظ "الانتضاح" آیا ہے۔ جمہور علماء نے فرمایا: انتضاح وہی چھینٹا ہے۔

اور یہاں سے ظاہر ہوا کہ یہ چھینٹا خاص اہل وسوسہ کیلئے نہیں بلکہ سب کیلئے سنت ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے وسوسہ کو کیا علاقہ۔ قال تبارك و تعالیٰ ان عبادی لیس لك علیهم سلطان "

بے شک میرے بندوں پر تیرا غلبہ اور تسلط نہیں ہوسکتا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۷۶

۳۹۶۔ **عن** سفيان بن الحكم أو الحكم بن سفيان الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه و سلم اذا بال يتوضأ و ينتضح ۔

حضرت سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پیشاب فرماتے تو وضو فرماتے اور شرمگاہ اقدس پر چھینٹا دیتے۔

۳۹۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: توضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه و سلم فنضح فرجه۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرما کر ستر مبارک پر چھینٹا دیا۔

۳۹۶۔ السنن لابی داؤد، الطهارة، ۱/۲۲

۳۹۷۔ السنن لا[illegible] الطهارة، [illegible]

۳۹۸۔ **عن** زید بن حارثة رضی الله تعالیٰ قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عَلَّمَنِی جِبْرَئِیلُ علیهِ السَّلاَ مُ الْوُضُوءَ وَأَمَرَنِی اَنْ اَنْضَحَ تَحتَ ثَوبِی لِمَا یَخْرُجُ مِنَ الْبَوْلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے وضو کی تعلیم دی اور بتایا کہ زیر جامہ پانی چھڑکوں اس خدشہ کو ختم کرنے کیلئے کہ وضو کے بعد کوئی قطرہ نکلا ہو۔

۳۹۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: جَاءَ نِی جِبْرَئِیلُ عَلَیهِ السَّلاَمُ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم حاضر ہوئے تو عرض کیا: یارسول اللہ! آپ جب وضو فرمائیں تو چھنٹا دے لیا کریں۔

﴿۲۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جبرئیل علیہ السلام کا اپنی صورت مثالیہ کے ستر پر پانی چھڑکنا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور طریقہ وضو عرض کرنے کیلئے تھا اور حضور کا فعل اقدس تعلیم امت کیلئے۔

معہذا اس میں اقویا کیلئے جن کو برودت مثانہ کا عارضہ نہ ہوایک نفع اور بھی ہے کہ شرمگاہ پر سرد پانی پڑنے سے اس میں تکاثف واستمساک پیدا ہوکر قطرہ موقوف ہو جاتا ہے۔ کما ارشد الیه حدیث زید رضی الله تعالیٰ عنه۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۷۸

۴۰۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: اذا وجدت شیأ من البلة فانضحه ما یلیه من ثوبك بالماء ثم قل هو من الماء قال حماد: قال لی سعید بن جبیر: انضحه بالماء ثم اذاوجدته فقل هو من الماء، قال محمد: ولهذا

۳۹۸۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۳۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۴۲۹
السلسلة الصحیحة للالبانی ۲/۵۲۰ ☆

۳۹۹۔ الجامع للترمذی، الطهارة، ۱/۹ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۳۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۴۲۹ ☆

۴۰۰۔ کتاب الآثار لمحمد،

نا خذ اذا کان کثر ذالك من الانسان وهو قول أبی حنیفة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تری پاؤتو شرمگاہ اور وہاں کے کپڑے پر چھینٹا دے لیا کرو پھر شبہ گزرے تو خیال کرو کہ پانی کا اثر ہے۔ امام حماد نے فرمایا: کہ ایسا ہی سعید بن جبیر نے مجھ سے فرمایا: امام محمد فرماتے ہیں ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ جب آدمی کو شبہ زیادہ ہوا کرے تو یہی طریقہ برتے۔ اور یہی قول امام اعظم کا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ فتاوی رضویہ ۱/۷۷۸

﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہاں اولا: یہ ملحوظ رہے کہ مقصود نفی وسوسہ ہے نہ ابطال حقیقت، تو جسے قطرہ اترنے کا یقین ہو جائے وہ پانی پر حوالہ نہیں کرسکتا۔ یونہی جسے معاذ اللہ سلسل البول کا عارضہ ہو اسے یہ چھینٹا مفید نہیں بلکہ بسا اوقات مضر ہے کہ پانی کی تری سے نجاست بڑھ جائے گی۔

ثانیا: سفید کپڑا پانی پڑنے سے بدن پر چپکنے سے بے حجابی لاتا ہے۔ اس کا خیال فرض ہے۔

ثالثا: یہ حیلہ اسی وقت تک نافع ہے کہ چھڑکا ہوا پانی خشک نہ ہوگیا ہو۔ ورنہ اس پر حوالہ نہیں کرسکیں گے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۷۸

(۱۵) کامل طہارت کے بعد نماز کی فضیلت

۴۰۱۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَامِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْمُ فِی صَلٰوتِهٖ فَيَعْلَمُ مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَايَا لَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ۔

حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں جو کامل وضو کرکے پھر نماز کیلئے کھڑا ہو اور نماز میں پڑھی جانے والی چیزیں جانتا ہو مگر اس حال میں واپس ہو جیسے آج ہی گناہوں سے پاک اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا کہ گناہ کا شائبہ تک نہیں۔

۴۰۱۔ المستدرك للحاكم، ۲/۳۹۹ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۱۵۷

۴۰۲۔ **عن** عمر بن علية رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ (اِلىٰ ان قال) فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ وَ مَجَّدَهُ بِالَّذِى هُوَ لَهُ اَهْلٌ وَ فَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ تَعَالىٰ اِلَّا اِنْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ۔

حضرت عمر بن علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بندہ جب وضو کرے اور ہاتھوں کو دھوئے تو گناہ اسکے ہاتھوں سے جھڑتے ہیں (یہاں تک کہ فرمایا) پھر اس نے کھڑے ہوکر نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور بڑائی بیان کی جو اسکی شان کے لائق ہے اور اسکا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہا مگر وہ اس حال میں واپس ہوا جیسے آج ہی بے گناہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

۴۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۶۹۹۵، ۲۸۸/۹

٦_ تیمّم
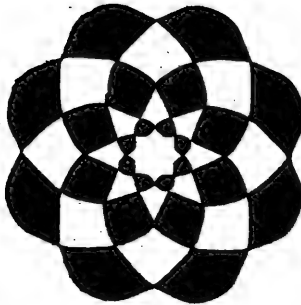
(١) آیت تیمّم کا واقعۂ نزول

٤٠٣_ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى بعض أسفاره حتى اذا كنا با لبيد اء أو بذا ت الجيش انقطع عقدى ، فأقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على التماسه وأقام الناس معه ، وليسوا على ماء وليس معهم ماء ، فأتى الناس الى أبى بكر الصديق فقالوا : ألا ترى ماصنعت عائشة ، أقامت برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس ليسوا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فجاء أبو بكر و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم واضع راسه على فخذ ى قد نام فقال : حبست رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس ليسو ا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فقالت عائشة : فعاتبنى أبو بكر وقال ما شاء الله تعالىٰ أن يقول وجعل يطعننى بيده فى خاصرتى فلا يمنعنى من التحرك إلا مكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم علىٰ فخذى ، فقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين أصبح على غيرماء فأنزل الله تعالىٰ عز وجل آية التيمم فتيمموا فقال أُسيد بن حضير ، ما هى بأول بر كتكم يا ال أبى بكر قالت: فبعثنا البعير الذى كنت عليه أصبنا العقد تحته۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے۔تو جب ہم مقام بیداء میں یا ذات جیش میں پہونچے تو میرا ہار گم ہوگیا۔تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ہار کو تلاش کرنے کیلئے قیام فرمایا تو ساتھ کے تمام صحابہ کرام بھی وہیں ٹھہر گئے ۔اس وقت نہ لوگوں کے پاس پانی تھا اور نہ اس مقام پر پانی کا کہیں پتہ ونشاں ۔لوگ پریشان ہو کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کیا کر رکھا ہے کہ سرکار اور تمام لوگوں کو اس حال میں روک رکھا ہے کہ نہ یہاں کہیں

٤٠٣_ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ١/ ١٦٠ ☆ الجامع الصحيح للبخارى، التيمم ، ٤٨/١

المسند ...

پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس۔ تو حضرت ابوبکر صدیق میرے پاس اس وقت آئے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھے آرام فرماتے تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے اے عائشہ! تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روک رکھا ہے اور لوگ پریشان ہیں کہ نہ انکے پاس پانی ہے اور نہ یہاں کہیں پانی کا پتہ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: مجھے جو کچھ بھی کہہ سکتے تھے سخت سست کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچے مارے میرے زانو پر سرکار کا سر تھا اس لئے میں ہل نہ سکی۔ سرکار صبح کے وقت بیدار ہوئے اس حال میں کہ پانی نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ چنانچہ سب نے تیمم کر کے نماز پڑھی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے آل ابی بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (بلکہ اس جیسی دوسری تمہارے صدقے میں پہلے بھی حاصل ہو چکی ہیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھر جب ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا تو اسکے نیچے ہار مل گیا۔ ۱۲م

(۲) تیمّم میں دو فرض ہیں

۴۰۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمم ایک ضرب چہرے کیلئے ہے اور ایک ضرب کہنیوں تک کلائیوں کیلئے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۴۴

۴۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَتَانِ، ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْیَدَیْنِ الی الْمِرْفَقَیْنِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمم دو ضربیں ہیں۔ ایک ضرب چہرے کیلئے اور دوسری ضرب ہاتھوں کے لئے کہنیوں تک۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۴۴

۴۰۴۔ السنن للدار قطنی، ۱/۱۸۱ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۱/۱۵۱
المستدرک للحاکم، الطهارة، ۱/۲۸۸ ☆
۴۰۵۔ المستدرک للحاکم، الطهارة، ۱/۲۸۸ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۱۸

٤٠٦۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ اِلَى الْاَرْضِ وَتَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے یہ کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتے پھر پھونک دیتے پھر ان سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرتے۔

٤٠٧۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمم کیلئے دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۴۴

(۳) مٹی سے پاکی حاصل کرو

٤٠٨۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تَمَسَّحُوا بِالْاَرْضِ فَاِنَّهَا بِكُمْ بَرَّةٌ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: زمین سے مسح کرو۔۔ کیونکہ یہ تمہارے ساتھ نیک سلوک کرنے والی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۶۳

٤٠٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، التیمم، ۱/۵۰ ☆ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۱/۴۳
الجامع للترمذی، الطہارۃ ۱/۲۱ ☆ السنن لابی داؤد الطہارۃ ۱/۴۷
الصحیح لمسلم، الطہارۃ، ۱/۱۶۱ ☆
٤٠٧۔ کشف الاستار عن زوائد البزار، ۱/۱۵۹ ☆
٤٠٨۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۴۸ ☆

۷۔ نواقض وضو

(۱) ریح خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

۴۰۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا وُضُوءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِیْحٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو آواز ریح یا ہوا کی بو سے ہے۔

۴۱۰۔ **عن** عبد اللہ بن زیدبن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:شکی الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل یخیل الیہ انہ یجد الشیء فی الصلوٰۃ قال: لَاتَنْصَرِفْ حَتّٰی تَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ تَجِدَ رِیْحًا۔

حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! میں نماز میں محسوس کرتا ہوں کہ کچھ خارج ہوا۔ آپ نے فرمایا: تو اس وقت تک نماز کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ تو آواز سنے یا ہوا کی بو آئے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۷۳

(۲) اونگھنے کے بعد وضو مستحب

۴۱۱۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:اِذَا نَعِسَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَلْیَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اونگھے تو چاہئے کہ وضو کرے۔ شمائم العنبر ۸

۴۰۹۔ الجامع للترمذی، الطہارۃ، ۱۱۱ ☆ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۱/۳۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۷۱ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۲۱۷
شرح السنۃ للبغوی، ۱/۳۹۷ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۱۱۷
الصحیح لابن خزیمۃ، ۲۷ ☆ السنن للنسائی، الطہارۃ، ۱/۲۰
۴۱۰۔ الصحیح لمسلم، الطہارۃ، ۱/۱۵۸ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳/۴۱۴
۴۱۱۔ جزء القرأۃ للبخاری، ☆

(۳) شرمگاہ چھونے کے بعد وضو مستحب

۴۱۲۔ **عن** زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا مَسَّ أَحَدُ كُم فَرجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو چاہیے کہ وضو کرے۔

شمائم العنبر ۸

(۴) ریح کے شبہ سے وضو نہیں جاتا

۴۱۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ الشَّيطَانَ لَيَأتِيَ أَحَدَ كُم وَهُوَ فِي صَلوٰتِهِ فَيَاخُذُ بِشَعرَةٍ مِنْ دُبُرِهٖ فَيَمُدُّ هَا فَيَرٰى اَنَّهُ قَدْ أَحدَثَ فَلاَ يَنْصَرِ فْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوتًا اَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔ پھر وہ اسکی دبر کا کوئی بال کھینچتا ہے تو اسکو محسوس ہوتا ہے کہ وہ بے وضو ہوگیا ہے حالانکہ ایسا نہیں تو اگر کسی کے ساتھ یہ معاملہ ہو تو وہ نماز نہ توڑے تاوقتیکہ آواز یا بدبو محسوس نہ کرے۔

۴۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن عبا س رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قا ل: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: يَأتِي أَحَدَكُمُ الشَّيطَانُ فِي الصَّلوٰةِ فَيَنفُخُ فِي مِقعَدَتِهٖ فَيُخَيِّلُ اَنَّهُ أَحدَثَ وَلَم يُحدِثْ، فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ فَلاَ يَنصَرِفْ حَتّٰى يَسمَعَ صَوتًا اَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس نماز میں شیطان آتا ہے اور مقعد میں پھونک مارتا ہے۔ تو خیال ہوتا ہے کہ بے وضو ہوگیا حالانکہ ایسا نہیں۔ تو اگر کسی کو یہ معاملہ پیش آئے تو وہ نماز

۴۱۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء ۱/ ۳۰ ☆ الصحیح لمسلم، الطہارۃ، ۱۵۸/۱
فتح الباری لعسقلانی، ۲۳۸/۱ ☆ السنن للنسائی، الوضو من الریح ۱۰/ ۲۰
الصحیح لابن خزیمۃ ۲۵ ☆ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۳۹/۱
المسند لابی عوانۃ، ۲۶۷/۱ ☆ السنن الکبری للبیہقی ۵۴/۲

نہ توڑے تاوقتیکہ آواز یا بو محسوس نہ کرے۔

۴۱۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ خُیِّلَ لَهُ فِی صَلوتِہٖ اَنَّہٗ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا یَنْصَرِفَنَّ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو نماز میں یہ خیال آئے کہ وہ بے وضو ہو گیا ہے تو جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے نماز نہ توڑے۔

۴۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعو د رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان الشیطان یطیف باحدکم فی الصلوۃ لیقطع علیہ صلوتہ فاذا اعیا ہ ان ینصرف نفخ فی دبرہ یریہ انہ قد احدث فلا ینصرفن احدکم حتی یجد ریحا او یسمع صوتا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو شیطان اسکے گرد چکر لگاتا ہے تاکہ اسکی نماز خراب کردے۔ جب تھک جاتا ہے تو اسکی دبر میں پھونک مارتا ہے تاکہ اسکو بے وضو ہونے کا وہم ہو جائے۔ تو تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز اس وقت تک نہ توڑے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو نہ پائے۔

۴۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعو د رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان الشیطان یطیف بأحدکم حتی یاتی أحدکم وھو فی الصلوۃ فینفخ فی دبرہ و یبل اِحلیلہ ثم یقو ل : قد أحدثت فلا ینصرفن أحدکم حتی یجد ریحا و یسمع صوتا ویجد بللا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شیطان تم میں سے کسی کے گرد چکر لگاتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز میں آتا ہے اور اسکی دبر میں پھونک مارتا ہے اور اسکے ذکر کے سوراخ کو تر کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے تو بے وضو ہو گیا۔ تو تم اپنی نماز اس وقت تک نہ توڑنا جب تک آواز نہ سن لو یا بو نہ سونگھ لو۔ یا تری نہ پاؤ۔

۴۱۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۴۱/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴/۹

۴۱۶۔ المنصف لعبد الرزاق، ۱۴۱/۱

۴۱۷۔ مصنف لعبد الرزاق، ۱۴۱/۱

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ شیطان نماز میں دھوکا دینے کیلئے کبھی انسان کی شرمگاہ پر آگے سے تھوکتا ہے کہ اس سے قطرہ آنے کا گمان ہوتا ہے۔ کبھی پیچھے پھونکتا ہے یا بال کھینچتا ہے کہ ریح خارج ہونے کا خیال گزرتا ہے۔ اس پر حکم ہوا کہ نماز سے نہ پھرو جب تک تری یا آواز یا بو نہ پاؤ۔ یعنی جب تک وقوع حدث پر یقین نہ ہووے۔

ہمارے امام اعظم کے شاگرد جلیل سیدنا حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: اذاشك في الحدث فانه لا يجب عليه الوضوء حتى يستيقن استيقانا يقدر ان يحلف عليه

ترمذی شریف ۱/۱۲

جب حدث میں شک ہو تو وضو واجب نہیں یہاں تک کہ یقین کامل ہو کہ قسم کھا سکے۔ یعنی یقین ایسا درکار ہے جس پر قسم کھا سکے کہ ضرور حدث ہوا۔ اور جب قسم کھاتے ہچکچائے تو معلوم ہوا کہ معلوم نہیں مشکوک ہے۔ اور شک کا اعتبار نہیں کہ طہارت پر یقین تھا۔ اور یقین شک سے نہیں جاتا۔ اسی لئے سنت ہوا کہ وضو کے بعد ایک چھینٹا رومالی یا تہبند ہو تو اسکے اندرونی حصہ پر جو بدن کے قریب ہے دے لیا کرے۔ پھر اگر قطرہ کا شبہ ہو تو خیال کرلیں کہ پانی جو چھڑکا تھا اسکا اثر ہے۔

(۵) شیطانی وسوسہ سے وضو نہیں ٹوٹتا

۴۱۸۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ: إِنَّكَ أَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ إِنَّكَ كَذَبْتَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کے پاس آکر شیطان وسوسہ ڈالے کہ تیرا وضو جاتا رہا تو فوراً جواب دے کہ تو جھوٹا ہے۔ (اور اگر مثلاً نماز میں ہے تو دل ہی میں کہے)۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مطلب وہی ہے کہ وسوسہ کی طرف التفات نہ کرے اور سیدھا جواب دے کہ خبیث تو

۴۱۸۔ المستدرك للحاكم، ۱/۱۳۴ [illegible] للهيثمي، ۷۲

جھوٹا ہے۔

اقول: حالتیں تین ہوتی ہیں۔

(۱) یہ کہ عدو کا وسوسہ مان لیا۔ اس پر عمل کیا۔ یہ تو اس ملعون کی عین مراد ہے اور جب یہ ماننے لگا تو وہ کیا ایک ہی بار وسوسہ ڈال کر تھک رہے گا۔ حاشا۔ وہ ملعون آٹھ پہر اسکی تاک میں ہے۔ جتنا جتنا یہ مانتا جائیگا وہ اس کا سلسلہ بڑھاتا جائیگا۔ یہاں تک کہ نتیجہ یہ ہوگا کہ دو دو پہر کامل دریا میں غوطے لگا کر بھی یہ ہی گمان ہوگا کہ سر نہ دھلا۔

(۲) یہ کہ اسکی مانے تو نہیں مگر اسکے ساتھ بحث و نزاع میں مصروف ہو جائے۔ یہ بھی اسکے مقصد ناپاک کا حصول ہے کہ اسکی غرض تو یہ ہی تھی کہ یہ اپنی عبادت سے غافل ہو کر کسی دوسرے جھگڑے میں پڑ جائے اور پھر اس حیص بیص میں پڑ کر ممکن ہے کہ خبیث غالب آئے اور صورت ثانیہ صورت اولی کی طرف عود کر جائے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

(۳) لہذا نجات اسی تیسری صورت میں ہے جو ہمارے نبی کریم حکیم علیم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم نے تعلیم فرمائی۔ کو فوراً اتنا کہکر الگ ہو جاؤ کہ خبیث تو جھوٹا ہے۔ یعنی یہ نہیں کہ صرف اس معنی کا تصور کر لیا۔ کہ یہ کافی نہ ہوگا۔ بلکہ دل میں جمالے کہ ملعون تو جھوٹا ہے۔ یعنی پھر اسکی طرف التفات اور اس سے بحث کی کیا حاجت۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۰

۴۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِی بَطْنِهٖ شَيْئاً فَاَشْکَلَ عَلَيْهِ، أَخَرَجَ مِنْهُ شَیْءٌ اَمْ لَا، فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْيَجِدَ رِيْحًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑ بڑ محسوس کرے اور اسکو شک ہو کہ آیا اس سے کوئی چیز خارج ہوئی یا نہیں۔ تو وہ مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو

۴۱۸۔ المستدرك للحاكم، ۱۳۴/۱ ☆ موارد الظمئان للهيثمی، ۷۳

۴۱۹۔ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱۵۸/۱ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۱۱۷/۱

الصحيح لابن خزيمة، ۲۸۲۴ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۱۲۷/۱

فتح الباری للعسقلانی ۲۳۸/۱ ☆

محسوس نہ کرے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۲/۷۷

(۶) سجدہ میں نیند ناقض وضو نہیں

۴۲۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَيْسَ عَلَى مَنْ نَامَ سَاجِدًا وُضُوءٌ حَتّٰى يَضْطَجِعَ فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سجدہ میں سو گیا اس پر وضو نہیں جب تک کہ لیٹ نہ جائے۔ کیونکہ جب لیٹے گا تو جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔

۴۲۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یسجد و ینام وینفخ ثم یقوم فیصلی ولا یتوضأ فقلت له صلیت ولم تتوضأ وقد نمت فقال: اِنَّمَا الْوُضُوءُ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا، فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ میں سو جاتے یہاں تک کہ خراٹوں کی آواز سنائی دیتی اس کے باوجود کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور وضو نہیں فرماتے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہیں فرمایا کہ ابھی سو رہے تھے۔ فرمایا: وضو تو اس پر لازم ہے جو لیٹ کر سوئیگا اسکے جوڑ ڈھیلے ہو جائیں گے۔

۴۲۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا يَجِبُ الْوُضُوءُ عَلٰى مَنْ نَامَ جَالِسًا اَوْ قَائِمًا اَوْ سَاجِدًا حَتّٰى يَضْطَجِعَ جَنْبُهُ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر وضو واجب نہیں جو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر یا سجدہ کی

۴۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۵۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱/۱۳۲

۴۲۱۔ السنن لابی داؤد، الطهارة، ۱/۲۷ ☆

۴۲۲۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۱۲۲ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱/۴۴

حالت میں سوئے۔ جب تک کہ وہ اپنا پہلو زمین پر رکھ دے۔ کیونکہ جب وہ لیٹے گا تو اسکے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔

٤٢٣۔ **عن** عمربن شعب عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَیسَ عَلیٰ مَنْ نَامَ قَائِمًا اَوْ قَاعِدًا وُضُوءٌ حتّی یَضْطَجِعَ جَنْبُهٗ اِلَی الْاَرْضِ۔

حضرت عمر بن شعب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر وضو واجب نہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر سویا جب تک کہ وہ اپنا پہلو زمین سے ملا کر نہ لیٹے۔

٤٢٤۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنت جالسا فی مسجد المدینة اخفق فاحتضننی رجل من خلفی فا لتفت فاذا أنا بالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت: یا رسول الله !وجب علی وضو ء؟ قال: لَا حتّٰی تَضَع جَنْبُكَ عَلَی الْاَرْضِ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا نیند کے غلبہ سے ڈول رہا تھا کہ پیچھے سے آ کر مجھے کسی نے گود میں لے لیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا مجھ پر وضو واجب ہو گیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک تم اپنا پہلو زمین پر نہ رکھو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن ہمام صاحب فتح القدیر نے متعدد روایات نقل کر کے فرمایا: کہ ہماری نقل کردہ احادیث میں اگر غور کریں تو یہ حدیث بھی حسن کے درجہ سے کم نہ ہوگی۔ غنیہ میں ہے کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ راوی کا ضعف اگر غفلت کے باعث ہو نہ کہ فسق کی وجہ سے تو یہ ضعف متابعت سے ختم ہو جاتا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۰۷

٤٢٣۔ الکامل لابن عدی، ٤٦٨/٢ ☆ فتح القدیر لابن الهمام، ٤٥/١

٤٢٤۔ السنن الکبری للبیهقی، الطهارة، ١٢٠/١ ☆

۴۲۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِذَا نَامَ الْعَبْدُ فِي سُجُودِهِ يُبَاهِي اللّٰهُ تَعَالیٰ بِهٖ مَلآئِكَةَ فَيَقُولُ: اُنْظُرُوا اِلیٰ عَبْدِی، رُوْحُهٗ عِنْدَهٗ وَجَسَدُهٗ فِی طَاعَتِی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ سجدہ میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فخریہ فرماتا ہے۔ میرے بندہ کو دیکھو اسکی روح تو اسکے پاس ہے اور اسکا جسم میری اطاعت میں مصروف ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ بندہ کا جسم اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اسی وقت ہوگا جبکہ اسکا وضو باقی ہو ۔صاحب اسرار نے اس حدیث کو مشہور قرار دیا ہے۔نیز یہ کہ چستی باقی رہے اور یہ اسی وقت ہوگا جبکہ سجدہ مسنون ہیئت پر ہو اس طرح کہ پیٹ رانوں سے الگ ہو اور دونوں بانہیں زمین پر نہ ہوں۔ اگر ایسا نہ ہوا تو چستی باقی نہیں رہیگی اور ساجد ایک طرف کو لڑھک جائے گا۔تو اس صورت میں نیند ناقض وضو قرار دی جائے گی۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۳۸۴

(۷) حضور کی نیند ناقض وضو نہیں

۴۲۶۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول

۴۲۵۔

۴۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء، ۱۵۴/۱ ☆ الصحیح لمسلم، صلاۃ المسافرین ۲۶۱/۱
الجامع للترمذی، ۴۸/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۱۹۰۰، ۴۰۷/۱۱
المسند لاحمد بن حنبل ۱۰۴/۲ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۴۹، ۳۰/۱
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۳۵/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴۵۰/۱
مشکل الآثار للطحاوی، ۳۵۳/۴ ☆ الشفاء للقاضی عیاض، ۱۸۹/۱
التمهید لابن عبد البر، ۲۰۸/۵ ☆ الشمائل للترمذی، ۱۴۴
الاستذکار لابن عبد البر ۹۹/۱ ☆
المصنف لعبد الرزاق، ۳۸۶۴، ۴۵۰/۲ ☆ موارد الظمآن، ۲۱۲۴

الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکو علمائے کرام نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں شمار کیا۔

لیکن میرے نزدیک یہ خصوصیت امت کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہے۔ کیونکہ انبیاء کرام میں سے تو ہر نبی ورسول کی یہ ہی شان ہے۔

(۸) انبیائے کرام کی نیند ناقض وضو نہیں

۴۲۷۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلْاَنْبِيَاءُ تَنَامُ اَعْيُنُهُمْ وَ لَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام کی آنکھیں سوتی ہیں اور انکے دل نہیں سوتے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں یہ سوال باقی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ اکابر امت میں سے کسی اور کو بھی یہ اعزاز حاصل ہے۔

تو اس سلسلہ میں علامہ بحر العلوم ارکان اربعہ (ص، ۸) میں فرماتے ہیں: اگر کسی شخص نے یہ کہا: کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبعین میں آپکی اتباع کے باعث کچھ حضرات ایسے گزرے ہیں کہ نیند سے انکا دل غافل نہیں ہوتا صرف انکی آنکھیں غافل ہوتی ہیں۔ جیسے حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جو اولیاء کرام اس رتبہ تک پہونچے اگرچہ غوث اعظم کے مرتبہ کو نہ پہونچے تو ایسے شخص کا قول صحت وصواب سے بعید نہ ہوگا۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۲۸

۴۲۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، المناقب ۱/ ۵۰۴، ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۲۲۴۸، ۱۱/ ۴۷۷

۸۔ مسواک

(۱) مسواک کا بیان

۴۲۸۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :طَیِّبُوا اَفْوَاهَکُمْ بِالسِّوَاكِ فَاِنَّهَا طُرُقُ الْقُرآن

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منہ مسواک کے ذریعہ صاف کرو کہ یہ قرآن کا راستہ ہیں۔

(۲) مسواک کی اہمیت

۴۲۹۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دخل بیته بدأ بالسواك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کاشانۂ اقدس میں تشریف لاتے تو پہلے مسواک فرماتے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔ لاجل السلا م علی اهله فان السلا م اسم شریف فاستعمل السواك للاتیان به ۔ یہ مسواک اپنے اہل پاک پر سلام فرمانے کیلئے تھی کہ سلام معظم نام ہے تو اسکے اداکو مسواک فرماتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۰

(۳) مسواک کی تاکید

۴۳۰۔ **عن** عبد الله بن حنظلة بن أبی عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أمر الوضوء عند کل صلوة فلما شق ذالك علیه أمر

۴۲۸۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۲۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۵۲، ۱/۶۰۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲۸ ☆

۴۲۹۔ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۲۸ ☆ السنن لابی داؤد، الطهارة، ۱/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۴ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۲۵۱

۴۳۰۔ السنن لابی داؤد، الطهارة، ۱/۷ ☆

بالسواك لكل صلوة۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی نے ہر نماز کیلئے جدید وضو کا حکم فرمایا: لیکن جب حضور نے اس میں دشواری محسوس کی تو ہر نماز کیلئے مسواک کا حکم فرمایا۔

۴۳۱۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيَّ۔ شمائم العنبر ۷

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے مسواک کا حکم اتنا زیادہ ملا کہ مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں فرض نہ قرار دے دیا جائے۔

(۴) وضو کے شروع میں مسواک سنت ہے

۴۳۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجع فتوسك ثم قام فصلى۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب لوٹے (رفع حاجت وغیرہ سے) پھر مسواک کی پھر وضو فرمایا۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

۴۳۳۔ **عن** اُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لا يرقد من ليل ولا نهار فيستيقظ اِلا توسك قبل أن يتوضأ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خواہ دن میں بیدار ہوتے یا رات میں مگر وضو سے قبل مسواک فرماتے تھے۔

۴۳۱۔ مسند لاحمد بن حنبل، ۴۹۰/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۶۶/۱

۴۳۲۔ الصحيح لمسلم، باب السواك، ۱۲۷/۱

۴۳۳۔ السنن لابى داؤد الطهارة، باب الطهارة، ۸/۱

(۵) مسواک ضرور کرے خواہ انگلی سے

۴۳۴۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کا ن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا توضأ تمضمض واستنشق ثلاثا وأدخل إصبعه فی فمه۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے تین مرتبہ اور اپنی انگلی اپنے منہ میں ڈالتے تھے۔

۴۳۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه انه اذا توضأیسوك فاه بإصبعه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ وضو فرماتے تو اپنے منہ میں انگلی سے مسواک فرماتے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو افعال بطور استمرار کرتے تھے انکی کیا حیثیت ہے۔ میں نے اس پر ایک مستقل رسالہ لکھا جسکا نام " التاج المکلل فی انارة مدلول کان یفعل "رکھا۔

اقول: باللہ التوفیق۔

اولاً: یہ معلوم ہو کہ دربارۂ مسواک کلمات علماء مختلف ہیں کہ سنت ہے یا مستحب۔
عامۂ متون میں سنت ہونے کی تصریح فرمائی، اور اسی پر اکثر ہیں۔ لیکن ہدایہ اور اختیار میں استحباب کو اصح اور تبیین وخیر مطلوب میں صحیح بتایا: فتح میں اسی کو حق ٹھہرایا۔ حلیہ و بحر نے اسی کا اتباع کیا۔

اقول: جب تصحیح مختلف ہو تو متون پر عمل لازم ہے۔ کما نصوا علیہ۔ بلکہ ہمارے صاحب مذہب کے تلمیذ جلیل، امام الفقہاء والمحدثین امام الاولیاء عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۴۳۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۸۰/۶

۴۳۵۔ کتاب الطہور لابی عبید،

نے فرمایا: اگر کسی بستی کے لوگ سنیت مسواک کے ترک پر اتفاق کرلیں تو ہم ان سے اس طرح جہاد کریں جیسا مرتدوں سے کرتے ہیں۔تاکہ لوگ اس سنت کے ترک پر جرأت نہ کریں۔نیز احادیث متواترہ اسکی تاکید اور اس میں قولاً وفعلاً اہتمام شدید پر ناطق، جن سے کتب احادیث مملو ہیں۔ بلکہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس پر مواظبت و مداومت گویا ضروریات وبدیہیات سے ہے۔ ہر شخص کہ احوال قدسیہ پر مطلع ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس پر مداومت فرمانا جانتا ہے۔

ثانیاً: سنت کو مواظبت درکار۔اب ہم وضو میں کلی کے وقت احادیث کو دیکھتے ہیں تو ہرگز اس وقت مسواک پر مواظبت ثابت نہیں ہوتی۔خود امام محقق علی الاطلاق کو اسکا اعتراف ہے اور اسی بنا پر قول استحباب اختیار فرمایا۔بلکہ مواظبت تو در کنار چوبیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صفت وضو قولاً وفعلاً نقل فرمائی۔

(۱) امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی
(۲) امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی
(۳) عبد اللہ بن عباس
(۴) عبد اللہ بن زید بن عاصم
(۵) ابو مالک اشعری
(۶) وائل بن حجر
(۷) مغیرہ بن شعبہ
(۸) ابو بکرہ نفیع بن الحارث
(۹) نضیر بن مالک حضرمی
(۱۰) مقدام بن معدی کرب
(۱۱) ابو ہریرہ
(۱۲) ابو امامہ باہلی
(۱۳) انس بن مالک
(۱۴) ابو ایوب انصاری
(۱۵) کعب بن عمرو یامی
(۱۶) عبد اللہ بن ابی اوفیٰ
(۱۷) براء بن عازب
(۱۸) قیس بن عائذ
(۱۹) ام المؤمنین صدیقہ
(۲۰) ربیع بنت معوذ بن عفراء
(۲۱) عبد اللہ بن انیس
(۲۲) عبد اللہ بن عمرو بن عاص
(۲۳) امیر معاویہ
(۲۴) رجل من الصحابۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اول کے بیس علامہ محدث حلبی نے غنیہ میں ذکر کئے۔اسکے بعد دو امام محقق علی الاطلاق

نے زیادہ فرمائے۔ اخیر کے دو اس فقیر غفرلہ القدیر نے بڑھائے۔ **فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۱۳**

انکے پچیسویں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں مگر ان سے خود انکے وضو کی صفت مروی اگرچہ وہ بھی حکم مرفوع میں ہے۔

ان پچیسوں صحابہ کی بہت کثیر التعداد حدیثیں اس وقت فقیر کے پیش نظر ہیں۔ ان میں کہیں وضو یا کلی کرنے میں مسواک فرمانے کا اصلاً ذکر نہیں۔ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ وضو زبان سے بتایا انہوں نے مسواک کا ذکر نہ کیا۔ جنہوں نے اس لئے وضو کر کے دکھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ مسنونہ بتائیں انہوں نے مسواک نہ کی۔ علی الخصوص امیر المؤمنین ذو النورین و امیر المؤمنین مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ دونوں حضرات سے بوجوہ کثیرہ بارہا بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو کر کے دکھانا مروی ہوا۔ کسی بار میں مسواک کا ذکر نہیں۔

بلکہ صدہا احادیث متعلق وضو و مسواک اس وقت سامنے ہیں کسی ایک حدیث صحیح صریح سے اصلاً مسواک کیلئے وقت مضمضہ یا داخل ہونے کا پتہ نہیں چلتا۔

جن بعض احادیث سے اشتباہ ہوا ان سے دفع شبہ کریں وہ احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

حدیث اول۔

۴۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۴۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجمعة، ۱/۱۲۲ ☆ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۲۸
الجامع للترمذی، الطهارة، ۱/۵ ☆ السنن لابی داؤد الطهارة، ۱/۷
السنن للنسائی، باب الرخصة فی السواك بالشئی الخ، ۱/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۳۵
السنن لابن ماجه الطهارة، ۱/۲۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/۲۸۰
المسند لاحمد بن حنبل ۱/۲۲۱ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۸/۱۹۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۲۲۱ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۱۹۱
[illegible] المنثور للسیوطی، ۱/۱۱۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۸/۳۸۶
فتح [illegible] للعسقلانی، ۲/۴۷۴ ☆ الترغیب الترهیب للمنذری، ۱/۱۶۴
[illegible] ☆ ۱/۴۲۱ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۱۰۸
شرح [illegible] للطحاوی ۱/[illegible] ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۱۰۸
[illegible]

علیہ وسلم: لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلیٰ اُمَّتِی لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ صَلٰوۃٍ اَوْ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائیگی تو میں انکو ہر نماز کے ساتھ یا ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

وفی الباب عن زید بن خالدوعن ام المؤمنین زینب بنت جحش ،وعن ام المؤمنین ام حبیبة ، وعن انس بن مالك ، وعن العباس بن مطلب ، وعن تمام بن العباس ، وعن تمام بن قثم ، وعن امیر المؤمنین علی المرتضی ، وعن ابن عبا س ، وعن ابن عمر، وعن مکحول ، وعن حسان بن عطیة رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین۔

۴۳۷۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلیٰ اُمَّتِی لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ اَوْ عِنْدَ کُلِّ وُضُوْءٍ۔

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خیال نہ ہوتو میں انکو ہر وضو کے ساتھ یا ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق صاحب فتح القدیر نے یہ حدیث نقل کرکے فرمایا کہ مسواک کے وضو میں ہونے پر صرف یہ ہی دلالت کرتی ہے اور اس سے آخری بات جو مفہوم ہوتی ہے وہ ندب ہے۔

اور یہ صرف استحباب کا مستلزم ہے۔ کیونکہ کسی چیز کا مستحب قرار دینے کیلئے صرف اتنا کافی ہے جبکہ سنت میں مواظبت لازمی چیز ہے۔

۴۳۷۔ السنن الکبری للهیثمی ، ۲۳۵ ☆ شرح معانی الآثر للطحاوی، ۳۴/۱

المصنف لابن ابی شیبة ۱۶۸/۱ ☆ الکامل لابن عدی ، ۳۸۲/۳

احادیث میں یہاں مشہور و مستفیض ذکر نماز ہے۔ یعنی (لفظ کل صلوۃ) یا (مع کل صلوۃ) اور ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک نماز سے اتصال بھی ثابت نہ ہوا بلکہ حقیقی اصلا کسی کا قول نہیں حتی کہ شافعیہ جو اسے سنن نماز سے مانتے ہیں۔ تو بعض روایات میں (عند کل وضوء) آنے سے داخل وضو ہونا کیونکر رنگ ثبوت پائے گا۔

تو 'عند' اس لئے نہیں کہ اپنے مدخول کو موصوف کا ظرف بنائے اور وہ اس میں واقع ہو۔ اسکا مفاد تو صرف قرب اور حضور ہے خواہ حسی ہو یا معنوی۔ تو 'زید عند الدار' اس وقت نہیں کہا جاتا جب زید گھر کے اندر ہو بلکہ اس وقت کہا جاتا ہے جب وہ گھر کے قریب ہو۔ اور جو قرب مفہوم ہے وہ عرفی ہے حقیقی نہیں۔ اور اس میں کافی گنجائش ہے۔

مثلاً " عند سدرة المنتهى عندها جنة المأوى۔ جب سدرہ چھٹے آسمان پر ہے جیسا کہ حدیث مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی منقول ہے۔ اور جنت آسمانوں کے اوپر ہے۔ لہٰذا حقیقت ظرفیہ نماز میں معقول نہیں اور جیسا کہ آپ نے جان لیا کہ 'عند' کا مفہوم بھی نہیں (ورنہ حقیقت ظرفیہ کی صورت میں نماز میں اور مسجد میں مسواک کرنا جائز و مباح ہوگا۔ حالانکہ مسجد میں ہرگز جائز نہیں کہ اس کے ذریعہ نجس رطوبتوں سے مسجد کے ملوث ہونے کا پورا پورا خطرہ موجود ہے۔

نیز (عند الوضوء) میں خصوصیت وقت مضمضہ بھی نہیں۔ تو حدیث اگر بوجہ عدم افادۂ مواظبت سنت ثابت نہ کریگی تو بوجہ عدم تعیین وقت استحباب عند المضمضہ بھی نہ بتائے گی۔ فافہم۔

حدیث دوم

۴۳۸۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ خَرَجَتْ خَطَایَاهُ وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ وَ تَمَضْمَضَ وَ تَشَوَّصَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ خَرَجَتْ خَطَایَا سَمْعِهٖ وَ بَصَرِهٖ وَلِسَانِهٖ وَاِذَا غَسَلَ ذِرَاعَیْهِ وَقَدَمَیْهِ كَانَ كَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۴۳۸۔ کنز العمال [illegible] ۲۱۹/۹

وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اپنے دونوں پیر دھوتا ہے تو اسکے گناہ نکل جاتے ہیں اور وہ جب اپنا چہرہ دھوتا ہے اور کلی کرتا ہے اور دانت مانجھتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے تو اسکے کانوں، ہاتھوں، اور زبان کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے اور دونوں قدم دھوتا ہے تو ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے گویا آج ہی پیدا ہوا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں ''شوص'' سے مسواک پر استدلال کیا جاتا ہے۔

''شوص'' کے معنی دھونا اور پاک کرنا ہیں۔ کمافی الصحاح۔ امام رازی فرماتے ہیں۔ الشوص الغسل و التنظیف، قاموس میں ہے ہاتھ سے ملنا اور مسواک کرنا۔ داڑھ اور پیٹ کا درد، دھونا اور صاف کرنا۔

نیز اس حدیث میں افعال بترتیب نہیں تو ممکن کہ مسواک سب سے پہلے ہو۔ اور یہ ہی حدیث کہ امام احمد نے بسند حسن مرتبا روایت کی اس میں ذکر 'شوص' نہیں اسکے الفاظ یہ ہیں۔

۴۳۹۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : أَيُّمَا رَجُلٍ قَامَ اِلَى وُضُوئِهٖ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ نَزَلَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مِنْ كَفَّيْهِ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ نَزَلَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مِنْ لِسَانِهٖ وَشَفَتَيْهِ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرِجْلَهُ اِلَى الْكَعْبَيْنِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ كَهَيْاَةِ يَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نماز کے ارادے سے وضو کو اٹھے پھر ہاتھ دھوئے تو ہاتھ کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ نکل جائیں، پھر جب کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور صاف کرے تو زبان ولب کے سارے گناہ پہلی بوند کے ساتھ ٹپک جائیں، پھر جب منہ دھوئے تو آنکھ اور کان کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ اتر جائیں، پھر جب کہنیوں تک

۴۳۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳۸۶/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۶۴/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۵۴/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۴۷۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۲۰/۱

ہاتھ اور گٹوں تک پاؤں دھوئے تو سب گناہوں سے ایسا خالص ہو جائے جیسا اس دن تھا جبکہ پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

بہر حال خاص کلی کے وقت مسواک کرنا اس سے بھی ثابت نہ ہوا۔

حدیث سوم

۴۴۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أن رجلا من الأنصار من بنی عمرو بن عوف قال: یا رسول الله ! انك رغبتنا فی السواك فهل دون ذالك من شئ قال : اِصْبَعُكَ سِوَاكٌ عِنْدَ وُضُوئِكَ تَمُرُّ بِهَا عَلٰی أَسْنَانِكَ، إِنَّهُ لَا عَمَلَ لِمَنْ لَا نِیَّةَ لَهٗ وَلَا أَجْرَ لِمَنْ خَشْیَةَ لَهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے بنو عمرو بن عوف کے ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے مسواک کی بہت رغبت دلائی ہے۔ تو کیا اس سے کم درجہ کی بھی کوئی چیز ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہاری انگلی تمہاری مسواک ہے اس سے دانتوں کو رگڑ لیا کرو۔ جسکی نیت نہ ہو اسکا عمل نہیں اور جس میں خشیت الٰہی نہ ہو اسکا اجر نہیں۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً : یہ حدیث ضعیف ہے۔ لما تری من الجهالة فی سنده وقد ضعفه البیهقی۔

ثانیاً وثالثاً: لفظ 'عند وضوئك' میں مباحث ہیں کہ گزرے۔

حدیث چہارم

۴۴۱۔ **عن** حسان بن عطیة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْإِیْمَانِ وَالسِّوَاكُ شَطْرُ الْوُضُوْءِ۔

حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۴۴۰۔ نصب الرایة للزیلعی، ۱۰/۱

۴۴۱۔ الجامع للترمذی ☆ الدر المنثور للسیوطی ۱۱۴/۱

شرح السنة للبغوی، ۴۰۲/۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ۱۷۰/۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضوایمان کا حصہ ہے اور مسواک وضو کا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مرسل ہے۔ اس حدیث کا مطلب ہے ایمان بے وضو کامل نہیں اور وضو بے مسواک۔ اس سے مسواک کا داخل وضو ہونا ثابت نہیں ہوتا جس طرح وضو داخل ایمان نہیں۔ ہاں وجہ تکمیل ہونا مفہوم ہوتا ہے۔ وہ ہر سنت کیلئے حاصل ہے۔ قبلیہ ہو یا بعدیہ۔ جس طرح صبح وظہر کی سنتیں فرضوں کی مکمل ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جب محقق ہوگیا کہ مسواک سنت ہے اور ہمارے علماء اسے سنت وضو مانتے ہیں۔ اور شافعیہ کے ساتھ اپنا خلاف یونہی نقل فرماتے ہیں کہ انکے نزدیک سنت نماز ہے اور ہمارے نزدیک سنت وضو ہے۔

اور متون مذہب قاطبہ یک زبان تصریح فرمارہے ہیں کہ مسواک سنن وضو سے ہے تو اس سے عدول کی کیا وجہ ہے۔ سنت شی قبلیہ ہوتی ہے یا بعدیہ یا داخلہ۔ جیسے رکوع میں تسویہ ظہر۔ مگر روشن بیانوں سے ثابت ہوا کہ مسواک وضو کی سنت داخلہ نہیں۔

اور وضو کرتے میں مسواک فرمانے پر مداومت درکنار اصلا ثبوت ہی نہیں۔ اور سنت بعدیہ نہ کوئی مانتا ہے نہ اسکا محل ہے کہ مسواک سے خون نکلے تو وضو بھی جائے۔ لاجرم ثابت ہوا کہ سنت قبلیہ ہے اور یہی مطلوب تھا۔ اور خود حدیث صحیح اسکی طرف ناظر اور حدیث سنن ابی داؤد اس میں نص ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۰ تا ۶۱۹

فتاوی رضویہ قدیم ۱/ملخصا

(۶) مسواک سے وضو مکمل کرو

۴۴۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ فَلْیَسْتَكْ، فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَرَءَ فِی صَلٰوتِہٖ وَضَعَ مَلِكٌ فَاہُ عَلٰی فِیْہِ وِلَا یَخْرُجُ مِنْ فِیْہِ شَیْءٌ اِلَّادَخَلَ فَمَ الْمَلِكِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۴۴۲۔ کنز العمال لمتقی ۹/۳۱۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۲

جمع الجوامع للسیوطی، ☆ ۲۲۹۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہو تو چاہیئے کہ مسواک کرے۔ کیونکہ جب وہ اپنی نماز میں قرأت کرتا ہے۔ تو فرشتہ اپنا منھ اسکے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اسکے منہ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔

(۷) فرشتوں کو کھانے کے ریزوں سے اذیت ہوتی ہے

۴۴۳۔ **عن** أبی أیو ب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَيْسَ شَیْءٌ أَشَدَّ عَلَی الْمَلَكَيْنِ مِنْ اَنْ يَّرَيَا بَيْنَ أَسْنَانِ صَاحِبِهِمَا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّی۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھتا دیکھیں اور اسکے دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہوں۔

وفی الباب عن علی المرتضی ، وعن عبد اللہ بن جعفر الطیار ، عن الزہری مرسلا ، وعن علی المرتضی موقوفا، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

۴۴۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۴/۲۲۴　الحبائک فی اخبار الملائک للسیوطی، ۸۵
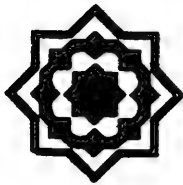
۹۔ غسل

(۱) طریقۂ غسل

٤٤٤۔ **عن** أبی جعفر قال لی جابر : أتانی اِبن عمك یعرض بالحسن بن محمد بن الحنیفة رضی الله تعالیٰ عنهم قال: کیف الغسل من الجنابة فقلت : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یاخذ ثلث أکف فیفضیها علی رأسه ثم یفیض علی سائر جسده فقال لی الحسن : اِنی رجل کثیر الشعر فقلت : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أکثر منك شعرا۔

حضرت ابوجعفر سے روایت ہے کہ مجھ سے جابر نے کہا کہ تمہارے چچازاد میرے پاس آئے تھے۔ انکا اشارہ حسن بن محمد بن حنیفہ کی طرف تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ غسل جنابت کس طرح ہوتا ہے میں نے کہا: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین چلو پانی لیکر اپنے سر پر بہاتے تھے پھر باقی جسم پر پانی بہاتے تھے۔ تو حسن نے کہا: میرے بال گھنے ہیں۔ اس پر میں نے ان سے کہا: حضور کے بال تم سے زیادہ گھنے تھے۔

٤٤٥۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهماقال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اغتسل من جنابة صب علی رأسه ثلث حفنات من ماء فقال له الحسن بن محمد : اِن شعری کثیر ، قال: جابر : فقلت له: یا اِبن أخی ! کان شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أکثر من شعرك و أطیب۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب جنابت کا غسل فرماتے تو تین لپ پانی سر پہ بہاتے۔ تو ان سے حسن بن محمد نے کہا: میرے بال تو زیادہ ہیں۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے میرے بھتیجے! حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک تجھ سے زیادہ اور تجھ سے اچھے تھے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ اس امر کی تصریح ہے کہ محمد بذات خود جابر اور حسن کی گفتگو کے وقت موجود نہ تھے۔

٤٤٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الغسل ، ۳۹/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۳۷۸/۲

٤٤٥۔ الصحیح لمسلم، الطهارۃ، ۱۴۹/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی ۱۷۶/۱

جابر نے ان سے یہ گفتگو نقل کی ہے۔ بخلاف حدیث الباب، اور کلام میں کچھ فرق بھی ہے۔ بلکہ کہنے والے خود امام جعفر ہی ہیں۔ یا وہ جس نے ان میں سے کہا اور باقی نے تسلیم کیا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۴

٤٤٦۔ **عن** اُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلوة ثم يدخل اصابعه فى الماء فيخلل بها اصول الشعر ثم يصب على رأسه ثلث غرف بيده ثم يفيض الماء على جلده كله۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنابت سے غسل فرماتے تو ہاتھوں سے شروع کرتے اور دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں بھگو کر ان سے بالوں کا خلال فرماتے۔ پھر آپ اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر پانی تمام جسم پر بہاتے۔

٤٤٧۔ **عن** شريح بن عبيد رضى الله تعالىٰ عنه قال: أفتانى جبير بن نفير عن الغسل من الجنابة ان ثوبان حدثهم انهم استفتوا النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عن ذالك فقال: أما الرجل فلينثر رأسه فليغتسله حتى يبلغ أُصول الشعر، وأما المرأة فلا عليها أن لا تنقضه لتغرف على رأسها ثلث غرفات يكفيها۔

حضرت شریح بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جبیر بن نفیر نے جنابت سے غسل کے بارے میں بتایا کہ حضرت ثوبان نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے حدیث بیان کی کہ صحابہ کرام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنابت کے بارے میں استفتاء کیا۔ تو حضور نے فرمایا: مرد پر لازم ہے کہ وہ اپنے سر کے بال کھولے اور انکو خوب دھوئے یہاں

٤٤٦۔ الجامع الصحيح للبخارى، الغسل، ۱/۳۹ ☆ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱/۱٤۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۰۷ ☆ اتحاف السادة لزبيدى، ۲/۳۷۷
شرح السنة للبغوى، ۲/۱۰ ☆ السنن للدارمى قطنى، ۱/۱۱۳

٤٤۷۔ السنن لابى داؤد، الطهاره، ۱/۳٤ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٤۳۰٦
نصب الرايه للزيلعى، ۱/۸۰ ☆

تک کہ ہر بال کی جڑ تک پانی بہ جائے، اور عورت پر اپنا جوڑا کھولنا لازم نہیں۔ البتہ اسکو چاہئے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ اسکے لئے اتنا ہی کافی ہے۔
فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۴۹

(۲) عورتوں کے غسل کا طریقہ

۴۴۸۔ **عن** أم المؤمنين أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قلت يا رسول الله ! انی امرأة اشد ضفر رأسي افانقضه بغسل الجنابة قال: لَا، اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِيَ عَلیٰ رَأسِكِ ثَلٰثَ حَثِيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تَفِيضِی عَلیٰ سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ اَوْ قَالَ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا: یارسول اللہ! میں سر گندھواتی ہوں۔ تو کیا نہانے میں کھول دیا کروں۔ فرمایا: سر پر تین لپ پانی ڈالکر پورے جسم پر پانی بہالیا کرو یہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔

۴۴۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يتوضأ وضوءه للصلوة ثم يفيض علی رأسه ثلث مرار ونحن نفيض علی رؤسنا خمسا من اجل الضفر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل سے پہلے نماز کا سا وضو فرماتے پھر سر اقدس پر تین بار پانی بہاتے اور ہم بیبیاں سر گندھے ہوئے کی وجہ سے سروں پر پانچ بار پانی بہاتیں۔

۴۵۰۔ **عن** عبد بن عمير رضی الله تعالیٰ عنه قال:بلغ عائشة رضی الله تعالیٰ

۴۴۸۔ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/ ۲۹ ☆ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/ ۱۴۹
السنن الكبری للبيهقی، ۱/ ۱۷۸ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/ ۳۰۱
۴۴۹۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/ ۳۲ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی ۱۸۹
المعجم الكبير للطبرانی، ۱۷/ ۱۰۵ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/ ۳۱۳
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/ ۲۷۴ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ۷/ ۳۲۶
كنز العمال للمتقی، ۲۱۳۳۱، ۱/ ۲۷۴ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ۷/ ۳۲۶
۴۵۰۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/ ۱۵۰ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/ ۳۱۵

عنها ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یامر النساء اذا اغتسلن ان ینقضن رؤسهن فقالت : یا عجبا لابن عمر هذا : یامر النساء اذا اغتسلن ان ینقضن رؤسهن ، أفلا یامر هن أن یحلقن رؤسهن ، لقد کنت اغتسل أنا و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اِناء واحد وما أزید علی أن أفرغ علی رؤسی ثلاث أفراغات۔

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عورتوں کو حکم دے رہے ہیں کہ جب وہ غسل کریں تو اپنے سر کھولیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ سنکر فرمایا: مجھے تعجب ہے ابن عمر پر۔ کہ غسل کے وقت وہ عورتوں کو اپنا سر کھولنے کا حکم دے رہے ہیں۔ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ عورتوں کو سر منڈانے کا حکم دیں۔ پھر فرماتی ہیں۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے اور میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتی (یعنی اپنے بال مبارک نہ کھولتیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۲۸

(۳) غسل کے پانی کی مقدار

۴۵۱۔ **عن** أبی جعفر رضی الله تعالیٰ عنه قال : تمارینا فی الغسل عند جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما فقال جابر : یکفی من الغسل من الجنابة صاع من ماء قلنا: ما یکفی صاع ولا صاعان قال جابر: قد کان یکفی من کان خیرا منکم وأکثر شعرا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے ہمارے درمیان غسل کی بابت بحث چھڑ گئی۔ تو حضرت جابر نے فرمایا: غسل جنابت کیلئے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ہم نے کہا: نہ ایک صاع کافی ہے اور نہ دو صاع۔ تو حضرت جابر نے فرمایا: یہ مقدار انکو تو کافی تھی جو تم سے بہتر تھے اور جنکے بال تم سے زیادہ تھے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۴۵۲۔ **عن** أبی اسحاق حدثنا أبو جعفر أنه کان عند جابر بن عبد الله هو

۴۵۱۔ السنن للنسائی، باب ذکر القدر الذی یکتفی، الخ، ۲۹/۱
۴۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، الغسل، ۳۹/۱

و أبو ہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ، وعندہ قوم فسألہ عن الغسل فقال یکفیك صاع فقال رجل : ما یکفینی ، فقال جابر : کان یکفی من ہو أوفی منك شعرا وخیرا منك ثم أمّنا فی ثوب۔

حضرت ابواسحاق سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت ابوجعفر نے حدیث بیان کی۔انکے پاس کچھ اور لوگ بھی تھے۔انہوں نے آپ سے غسل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تمہیں ایک صاع کافی ہے۔تو ایک شخص نے کہا: مجھے ایک صاع کافی نہیں۔تو آپنے فرمایا: ایک صاع انکوتو کافی تھا جنکے بال بھی تم سے زیادہ تھے۔پھر انہوں نے ایک کپڑا پہن کر ہماری امامت فرمائی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عمدۃ القاری میں فرمایا کہ مسند ابی اسحاق بن راہویہ میں ہے کہ سائل خود حضرت ابوجعفر ہی تھے۔اور قال رجل سے مراد حسن ابن محمد بن علی بن ابی طالب تھے جنکے والد ابن الحنفیہ کے نام سے مشہور تھے یہ ہی بات قسطلانی نے بھی کہی ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۴

(۴) غسل اور وضو کے پانی کی مقدار

۴۵۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد ویتوضأ بالمد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مد تک غسل فرماتے تھے،اور ایک مد پانی سے وضو فرماتے تھے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاع ایک پیمانہ ہے چار مد کا۔اور مد کہ اسی کو من بھی کہتے ہیں۔ہمارے نزدیک دو رطل ہے۔اور ایک رطل شرعی یہاں کے روپے سے چھتیس روپے بھر۔کہ رطل بیس استار ہے اور استار ساڑھے چار مثقال اور مثقال ساڑھے چار ماشہ۔اور انگریزی روپیہ سوا گیارہ ماشہ۔یعنی

۴۵۳۔ الجامع اسلصحیح للبخاری ، الوضوء، ۱/۳۳ ☆ السنن الکبری للھیثمی، ۱/۱۹۴
شرح السنۃ للبغوی ، ۲/۵۱ ☆ المسند لابی عوانۃ، ۱/۲۳۳
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/۴۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۴/۵۷

ڈھائی مثقال۔ تو رطل شرعی کہ نوے مثقال ہوا۔ ڈھائی پر تقسیم کئے سے چھتیں آئے تو صاع کہ ہمارے نزدیک آٹھ رطل ہے۔ دوسو اٹھاسی روپے بھر ہوا۔ رام پور کے سیر سے کہ چھیانوے روپے بھر کا ہے پورا تین سیر ہوا اور مد تین پاؤ۔

امام ابو یوسف اور ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک ثلث رطل کا ہے۔ اور اس پر اجماع ہے کہ چار مد کا ایک صاع ہے۔ تو انکے نزدیک مد ایک رطل اور ایک ثلث رطل ہوا یعنی رامپوری سیر سے آدھا سیر اور صاع دو سیر کا ہوا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۹ ۵۷

۴۵۴۔ **عن** عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتوضأ بالمد و يغتسل بالصّاع۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور ایک صاع پانی سے غسل۔

۴۵۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : كان رسول الله صلى تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ من مد فيسبغ الوضوء وعسىٰ ان يفضل منه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد پانی سے خوب اچھی طرح وضو فرمالیتے تھے اور قریب تھا کہ کچھ پانی بچ بھی رہتا۔

۴۵۶۔ **عن** أبى أمامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ بنصف مد۔

۴۵۴۔ السنن لابی داؤد، الطهارة ۱/۱۳ ☆ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۴۹
الجامع للترمذى الطهارة، ۱/۹ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۲۴
السنن للنسائى، الطهارة، ۱/۴۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱/۱۹۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۱۲۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۷/۹۶
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/۲۱۱ ☆ المسند لابى عوانة، ۱/۲۳۳
اتحاف السادة لزبيدى، ۴/۵۵ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۲/۵۰

۴۵۵۔ شرح معانى الآثار للطحاوى، وزن الصاع، ۱/۳۷۶
اتحاف السادة للزبيدى ۴/۵۵

۴۵۶۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/۲۱۹

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نصف مد سے وضو فرمایا۔

۴۵۷۔ **عن** أم عمارة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم توضأ فاتی باناء فیہ ماء قدر ثلثی المد۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمانا چاہا تو ایک برتن حاضر لایا گیا جس میں دو تہائی مد کی مقدار میں پانی تھا۔

۴۵۸۔ **عن** أم عمارة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم توضأ فاتی بماء فی اناء قدر ثلثی المد۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمانا چاہا تو ایک برتن میں جو دو تہائی مد کی مقدار تھا پانی حاضر کیا گیا۔

۴۵۹۔ **عن** عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه رأى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ بثلث مد۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک تہائی مد سے وضو فرمایا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احادیث سے ثابت ہے کہ وضو میں عادت کریمہ تثلیث تھی۔ یعنی ہر عضو تین بار دھونا۔ اور کبھی دو بار بھی دھوتے اور کبھی ایک بار دھونے پر بھی قناعت فرمائی۔ غالبا جب ایک ایک بار اعضاء کریمہ دھوئے تو تہائی مد پانی خرچ ہوا۔ دو بار میں دو تہائی۔ اور تین بار دھونے میں پورا خرچ ہوتا تھا۔

اگر کوئی یہ کہنے لگے کہ ام عمارہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تہائی مد سے وضو فرمایا۔

اس میں تو صرف یہ ہے کہ آپ کے پاس برتن میں دو تہائی مد پانی لایا گیا۔ تو اسکا جواب

۴۵۷۔ السنن لابی داؤد، الطہارۃ ۱۳/۱
۴۵۸۔ السنن للنسائی، الطہارۃ ۲۴/۱
۴۵۹۔ المستدرک للحاکم، الطہارۃ

یہ ہے کہ انکی غرض اس سے صرف اس مقدار کا بیان ہے جو وضو کیلئے کافی ہے۔ ورنہ پانی کی مقدار اور برتن کا ذکر بے فائدہ ہوگا۔ علاوہ ازیں انہوں نے یہ بھی ذکر نہیں کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیادہ پانی طلب فرمایا۔ اس لئے سیاق کلام سے معلوم ہوا کہ آپ نے اسی پانی پر اکتفاء فرمایا۔

بالجملہ وضو میں کم سے کم تہائی مد اور زیادہ سے زیادہ ایک مد کی حدیثیں آئی ہیں۔ البتہ ایک حدیث انکے خلاف ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۲

٤٦٠ـ **عن** ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : وضأت رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الاناء نحو من ھذا الاناء وھی تشیر الی رکوۃ تاخذ مدا او ثلثا۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عضراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس برتن کی طرح کے برتن سے وضو کرایا۔ انہوں نے چمڑے کے ایک چھوٹے برتن کی طرف اشارہ کیا جس میں ایک مد۔ یا ایک مد اور تہائی مد پانی آسکتا تھا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن سے وضو فرمایا جس میں ایک مد۔ یا سوا مد۔ اور دوسری روایت میں ایک مد اور تہائی مد یا صرف ایک مد پانی تھا۔ تو یہ مقدار مشکوک ہے اور شک سے زیادت ثابت نہیں ہوتی۔

٤٦١ـ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یتوضأ بمکوك ویغتسل بخمسۃ مکاکی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو فرماتے اور پانچ مکوک سے غسل فرماتے تھے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مکوک تین کیلہ ہے اور کیلہ نصف صاع ہے۔ تو مکوک ڈیڑھ صاع ہوا اور ایک صاع کو بھی کہتے ہیں۔ بعض علماء نے حدیث میں یہی مراد لی ہے۔ تو وضو کیلئے چار مد ہو جائیں گے۔

٤٦٠ـ السنن لسعید بن منصور ، ☆

٤٦١ـ السنن للنسائی الطہارۃ

مگر راجح یہ ہے کہ یہاں مکوک سے مد مراد ہے۔ جیسا کہ خود انہیں کی دیگر روایات میں تصریح ہے

و الروایات تفسر بعضھا بعضا۔

امام طحاوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ یہ احتمال ہے کہ مکوک سے مراد مد ہی ہو کیونکہ وہ مد کو مکوک کہتے تھے۔ نہایہ بن اثیر جزری میں ہے، مکوک سے مراد مد ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ صاع ہے اور پہلا زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں مکوک کی تفسیر مد سے کی گئی ہے۔ اور مکوک ایک پیمانہ ہے جسکی مقدار مختلف شہروں میں لوگوں کے عرف کے باعث مختلف ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۳

اب رہا غسل تو اس میں کمی کی جانب یہ حدیث ہے۔

۴۶۲۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها انها كانت تغتسل هی وا لنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی إناء واحد یسع ثلثة أمداد أو قریبا من ذالك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایسے برتن سے غسل کرتے جس میں تین مد یا اسکے قریب پانی آتا تھا۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکے ایک معنی یہ ہوتے ہیں کہ دونوں کا غسل اسی تین مد سے ہو جاتا تھا۔ تو ایک غسل کو ڈیڑھ مد ہی رہا۔ مگر علماء نے اسے بعید جانکر تین توجیہیں کی ہیں۔

توجیہ اول: یہ کہ ہر ایک کے جداگانہ غسل کا بیان ہے۔ کہ حضور اسی ایک برتن سے جو تین مد کی قدر تھا غسل فرما لیتے اور اسی طرح میں بھی۔

امام قاضی عیاض نے فرمایا:

اگر اس توجیہ پر یوں اعتراض کیا جائے کہ اس طرح انکا قول "فی اناء واحد" ضائع ہو جائیگا۔ کیونکہ انکی مراد اس سے یہ ہی ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھے ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتی تھیں۔ جیسا کہ خود انہوں نے دوسری روایت میں اسکی

۴۶۲۔ الصحیح لمسلم، الطہارۃ،

صراحت کرتے ہوئے فرمایا۔

میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کرتے تھے اور ہم دونوں کے ہاتھ اس برتن میں پڑتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ برتن میرے اور آپکے درمیان ہوتا تھا۔ آپ مجھ سے سبقت کی کوشش فرماتے تھے اور میں کہتی تھی میرے لئے چھوڑیئے۔

نیز ایک روایت میں ہے کہ ایک ہی برتن سے آپ مجھ سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور میں آپ سے۔ آپ مجھ سے فرماتے: میرے لئے چھوڑ دو اور میں آپ سے عرض کرتی میرے لئے چھوڑیئے۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ان کا یہ مقصد نہیں کہ وہ جب بھی غسل کرتی تھیں تو یہی کلمات ادا کرتی تھیں۔ کیونکہ انکا قول یہ بھی ہے کہ یہ برتن انکو کافی ہو جاتا تھا۔ اس سے زیادہ کا مطالبہ نہیں فرماتے۔ اور میں بھی غسل کرتے وقت ایسا ہی کرتی تھی۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۵۸۵

توجیہ دوم: یہاں مد سے مراد صاع ہے۔ تا کہ اس حدیث سے مطابقت ہو جائے۔ جس میں لفظ ''فرق'' مذکور ہے جو تین صاع کا ہوتا ہے۔

لیکن یہ توجیہ اس بات کی محتاج ہے کہ مد بمعنی صاع زبان عرب میں آتا ہو۔ اور اس میں سخت تامل ہے۔ صحاح وصراح ومختار وقاموس وتاج العروس لغات عرب اور مجمع البحار ونہایہ ومختصر السیوطی لغات حدیث اور طلبۃ الطلبۃ ومصباح المنیر لغات فقہ میں فقیر نے اسکا پتہ نہ پایا۔ اور بالفرض شاذ و نادر ورود ہو بھی تو اس پر حمل تجویز بے قرینہ کچھ معتبر نہیں۔

توجیہ سوم: اس حدیث میں زیادہ کا انکار نہیں۔ حضور اور ام المؤمنین معا تین مد سے نہاتے ہوں۔ جب پانی ختم ہو چکا ہو اور زیادہ فرمالیا ہو۔

یہ توجیہ بھی بعید ہے کہ اس تقدیر پر ذکر مقدار عبث و بیکار ہوا جاتا ہے۔ تو قریب تر وہی توجیہ اول ہے۔ فتاویٰ رضویہ جدید ۱/ ۵۸۵

۴۶۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغتسل من اناء واحد ھو الفرق من الجنابۃ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت فرماتے تھے اور وہ "فرق" تھا۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

"فرق" میں اختلاف ہے۔ اکثر تین صاع کہتے ہیں اور بعض دو صاع۔ مسلم کی روایت ہے کہ حضرت سفیان نے کہا کہ "فرق" تین صاع ہے۔ امام طحاوی نے یہ ہی صراحت کی۔ امام نووی نے فرمایا: جمہور کا یہ ہی قول ہے۔ عینی وغیرہ نے کہا کہ دو صاع۔ نجم الدین نسفی نے طلبۃ الطلبۃ میں فرمایا: فرق، میں سولہ رطل آتے ہیں۔ نہایہ ابن اثیر اور صحاح جوہری میں یہ ہی ہے۔

شرح غریبین میں ہے کہ یہ بارہ مد کا ہوتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا میں نے امام احمد بن حنبل کو کہتے سنا۔ کہ فرق سولہ رطل ہوتا ہے حافظ نے فتح میں ابو عبد اللہ سے اس بات پر اتفاق نقل کیا اور اس پر بھی کہ یہ تین صاع ہوتا ہے۔ اور کہا: شاید انکی مراد اتفاق سے اہل سنت کا اتفاق ہے۔ پھر فرماتے ہیں: مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس میں کوئی مخالفت نہیں کہ سولہ رطل کے عراق میں دو صاع ہوتے ہیں۔ اور حجاز میں تین صاع۔

امام نووی اس حدیث سے یہ جواب دیتے ہیں کہ پورے "فرق" سے تنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غسل فرمانا مراد نہیں۔ کہ یہ ہی حدیث بخاری میں یوں ہے۔

۴۶۴۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كنت اغتسل انا و النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اناء واحد من قدح يقال له الفرق۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے نہاتے وہ ایک قدح تھا جسے فرق کہتے ہیں۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اجتماع میں نص نہیں جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا، لہذا اس پر جزم نہیں کرنا چاہیئے کہ انفراد مراد نہیں، امام طحاوی فرماتے ہیں کہ حدیث میں صرف برتن کا ذکر ہے کہ اس ظرف سے نہاتے، بھرا ہوا نہ ہونا مذکور نہیں۔

اقول: صرف برتن کا ذکر قلیل الجدوی ہے، اس سے ظاہر مفاد وہی مقدار آپکا ارشاد ہے خصوصاً

۴۶۴۔ الجامع الصحيح للبخارى، الغسل ۳۹/۱

حدیث لیث وسفیان میں لفظ ''فی'' سے تعبیر کہ ایک قدح میں غسل فرماتے'' اذ من المعلوم ان المراد لیس الظرفیه ''اور حدیث مالک میں لفظ، واحد کی زیادت ، اذ من المعلوم ان لیس المراد نفی الغسل من غیره قط۔

بہر حال اس قدر ضرور ہے کہ حدیث اس معنی میں نص صریح نہیں زیادت کی صریح نص اسی قدر ہے جو حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گزرا کہ پانچ مد سے غسل فرماتے۔ اور پھر بھی اکثر واشہر وہی وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع ہے۔ اور حدیث کے ارشادات قولیہ تو خاص اسی طرف ہیں۔

٤٦٥۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يُجْزِئُ مِنَ الْغُسْلِ الصَّاعُ وَالْوُضُوءِ الْمُدُّ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غسل میں ایک صاع اور وضو میں ایک مد کفایت کرتا ہے۔

٤٦٦۔ **عن** عقیل بن أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يُجْزِئُ مِنَ الْوُضُوءِ مُدٌّ وَمِنَ الْغُسْلِ صَاعٌ۔

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع کافی ہے

٤٦٧۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :يُجْزِئُ فِي الْوُضُوءِ مُدٌّ وَفِي الْغُسْلِ صَاعٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع کفایت کرتا ہے۔

٤٦٨۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

٤٦٥۔ السنن الکبری للبیهقی، ١٩٥/١ ☆ المستدرك للحاکم، ١٦١/١

٤٦٦۔ السنن لابن ماجه، الطهارة ٢٤/١ ☆

٤٦٧۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢١٩/١ ☆

٤٦٨۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٦٢/٣ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :يَكْفِي أَحَدَكُمْ مُدٌّ مِنَ الْوُضُوءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ایک شخص کے وضو کو ایک مد کافی ہے۔

۴۶۹۔ **عن** أم سعد بنت زيد بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْوُضُوءُ مُدٌّ وَالْغُسْلُ صَاعٌ ۔

حضرت ام سعد بنت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع ہے۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب یہاں چند امر تنقیح طلب ہیں۔

امر اول: صاع اور مد باعتبار وزن مراد ہیں یعنی دو اور آٹھ رطل وزن کا پانی ہو۔ کہ رامپور کے سیر سے وضو میں تین پاؤ اور غسل میں تین سیر پانی ہوا، اور امام ابو یوسف وائمہ ثلثہ کے طور پر وضو میں آدھ سیر اور غسل میں دو سیر۔ اور جانب کمی وضو میں پونے تین چھٹانک سے بھی کم اور غسل میں ڈیڑھ ہی سیر۔

یا باعتبار کیل وپیمانہ، یعنی اتنا پانی کہ ناج کے پیمانہ اور مد یا صاع کو بھر دے۔ ظاہر ہے کہ پانی ناج سے بھاری ہے۔ تو پیمانہ بھر پانی اس پیمانے کے رطلوں سے وزن میں زائد ہوگا۔

کلمات ائمہ میں معنی دوم کی تصریح ہے اور اسی طرف بعض روایات احادیث ناظر۔

امام عینی عمدۃ القاری شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔

باب الغسل بالصاع ای بالماء قدر ملأ الصاع ۔

ایک صاع سے غسل کا بیان یعنی ایک صاع پانی کی مقدار۔

امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں۔

المراد من الروایتین ان الاغتسال وقع بملأ الصاع من الماء۔

دونوں روایتوں سے مراد یہ ہے کہ غسل پانی کا ایک صاع بھر کر برتن سے ہوا۔

امام احمد قسطلانی ارشاد الساری میں فرماتے ہیں۔

۴۶۹۔ السنن لابن ماجہ ، الطہارۃ ، ۲۴/۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ۱۴۴/۱

ای بالماء الذی قدر ملأ الصاع ۔

یعنی وہ پانی جو ایک صاع بھر مقدار میں ہوتا تھا۔

نیز عمدۃ القاری میں حدیث طحاوی مجاہد سے بایں الفاظ ذکر کی۔

۴۷۰۔ عن مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخل عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها فاستسقی بعضنا فأتی بعس ، قالت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها : كان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يغتسل بملأ هذا ، قال مجاهد : فحزرته فيما احزر ثمانية أرطال ، تسعة أرطال ، عشرة أرطال، قال : وأخرجه النسائی فقال : حزرته ثمانية ارطال۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم میں سے کسی نے پانی مانگا تو ایک برتن میں پیش کیا گیا۔ ام المؤمنین نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو بھر کر غسل فرماتے تھے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں۔ میں نے اسکا اندازہ لگایا تو وہ آٹھ رطل، نو رطل، دس رطل تھا۔ امام نسائی نے اسکو ذکر کر کے فرمایا: میں نے اسکا اندازہ آٹھ رطل یقینی طور پر لگایا۔

اقول: ظاہر ہے کہ پیمانے ناج کیلئے ہوتے ہیں۔ پانی مکیل نہیں کہ اسکے لئے کوئی مد وصاع جدا موضوع ہوں۔ بلکہ ہمارے علماء نے تصریح کی ہے کہ یہ قیمت والی چیز ہے تو یہ نہ مکیل ہے نہ موزون۔ تو اندازہ نہ بتایا گیا مگر انہیں مد وصاع سے جو ناج کیلئے تھے۔ اور کسی برتن سے پانی کا اندازہ بتایا جائے تو اس سے یہ مفہوم ہوگا کہ اس بھر پانی۔ نہ یہ کہ اس برتن میں جتنا ناج آئے اسکے وزن کے برابر پانی۔

امر دوم: غسل میں کہ ایک صاع بھر پانی ہے اس سے مراد مع اس وضو کے ہے جو غسل میں کیا جاتا ہے۔ یا وضو سے جدا۔

امام اجل طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے معنی دوم پر تخصیص فرمائی۔ اور وہ جو اکثر احادیث میں ایک صاع اور حدیث انس میں پانچ مد ہے اس میں یہ تطبیق دی کہ ایک مد کا اور ایک صاع بقیہ غسل کا۔ یوں غسل میں پانچ مد ہوئے۔

۴۷۰۔ عمدة القاری لب[illegible] ۱۹۲/۳

امر سوم: یہ صاع کسی ناج کا تھا۔ظاہر ہے کہ ناج ہلکے بھاری ہوتے ہیں۔جس پیانے میں تین سیر جو آئیں گے گیہوں تین سیر سے زیادہ آئیں گے۔اور ماش اور بھی زاید۔

ابوشجاع ثلجی نے صدقۂ فطر میں ماش یا مسور کا پیمانہ لیا کہ انکے دانے یکساں ہوتے ہیں۔ تو انکا کیل ووزن برابر ہوگا بخلاف گندم یا جو کہ ان میں بعض کے دانے ہلکے اور بعض کے بھاری ہوتے ہیں۔تو دوقسم کے گیہوں اگر چہ ایک ہی پیانے سے لیں وزن میں مختلف ہوسکتے ہیں،اور اسی طرح جو۔

ظاہر ہے کہ صاع اس ناج کا تھا جو اس زمان برکت نشان میں عام طعام تھا۔اور معلوم ہے کہ وہاں عام طعام جو تھا۔گیہوں کی کثرت زمانۂ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔

۴۷۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما کثر الطعام فی زمن معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جعلوہ مدین من حنطۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گندم کا استعمال عام ہوا تو علماء نے صدقۂ فطر کی مقدار گندم سے دومد مقرر کی۔

۴۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لم یکن الصدقۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا التمر والزبیب والشعیر ولم تکن الحنطۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں زکوۃ کھجور، منقی اور جو سے ہی دی جاتی تھی۔گیہوں اس وقت عام مروج نہیں تھا۔

۴۷۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان طعامنا یومئذ الشعیر۔

۴۷۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، صدقۃ الفطر ۳۷۲/۱

۴۷۲۔ الصحیح لابن خزیمۃ، ۴۵/۴

۴۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، صدقۃ الفطر ۲۰۴/۱

۴۸۴

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا کھانا جو تھا۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور اس سے قطع نظر بھی ہو تو شک نہیں کہ مدوصاع کا اطلاق مدوصاع شعیر کو شامل۔ تو اس پر عمل ضرور اتباع حدیث کی حد میں داخل۔ فقیر نے ۲۷ ماہ مبارک رمضان ۱۳۲۷ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جو ٹھیک چار رطل کا پیمانہ تھا اس میں گیہوں برابر ہموار سطح بھر کر تولے تو ثمن رطل کم پانچ رطل آئے۔

یعنی ایک سو چوالیس روپے بھر جو کی جگہ ایک سو چھتر روپے آٹھ آنے بھر گیہوں۔ کہ بریلی کے سیر سے اٹھنی بھر اوپر پونے دو سیر ہوئے۔ یہ محفوظ رکھنا چاہئے کہ صدقہ فطر و کفارات وفدیہ صوم وصلوۃ میں اسی انداز سے گیہوں ادا کرنا احوط وانفع للفقراء ہے۔ اگر چہ اصل مذہب پر بریلی کی تول سے چھ روپے بھر کم ڈیڑھ سیر گیہوں ہیں۔ پھر اسی پیمانے میں پانی بھر کر وزن کیا تو دو سو چودہ روپے بھر ایک دوانی کم آیا کہ کچھ کم چھ رطل ہوا۔ تو تنہا وضو کا پانی رامپوری سیر سے تقریباً آدھ پاؤ ایک سیر ہوا۔ اور باقی پانی غسل کا قریب ساڑھے چار سیر کے۔ اور مجموع غسل کا چھٹانک اوپر ساڑھے پانسیر سے کچھ زیادہ۔

یہ بحمد اللہ تعالیٰ قریب قیاس ہے بخلاف اسکے کہ اگر تنقیحات مذکورہ نہ مانی جائیں تو مجموع غسل کا پانی صرف تین سیر رہتا ہے۔ اور امام ابو یوسف کے طور پر دو ہی سیر۔ اسی میں وضو، اسی میں غسل، اور ہر عضو پر پانی کا تین تین بار بہنا۔ یہ سخت دشوار بلکہ بہت دور از کار ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۵ تا ۵۹۵

(۵) حالت جنابت میں ہر بال کے نیچے ناپاکی

۴۷۴۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: ان تحت كل شعرة جنابة، ثم قال: ومن ثم عاديت رأسي، من ثم عاديت رأسي۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۸۵

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ ہر بال کی جڑ میں نجاست حکمی ہے۔ پھر فرمایا: اسی لئے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی۔ اسی لئے میں نے

۴۷۵۔ السنن لابی داؤد الطہارۃ، ۱/۳۳ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۸/۳۳۷

اپنے سر سے دشمنی کرلی۔۱۲م

(۶) تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو تو غسل کرے

٤٧٥ـ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: سئل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الرجل يجد البلل ولا يتذكر احتلاما ، قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يغتسل ، وعن الرجل الذى يرى انه قد احتلم ولا يجد بللا قال: لَا غُسُلَ عَلَيۡهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو تری تو دیکھے لیکن اسکو احتلام یاد نہ ہو۔تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ غسل کریگا۔اور اس شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو سمجھتا ہو کہ اسکو احتلام ہوا اور وہ تری محسوس نہ کرے تو آپ نے فرمایا: اس پر غسل نہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۸۸

(۷) عورت کو احتلام یاد ہو تو غسل کرے

٤٧٦ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : لما سألته أم سليم رضى الله تعالىٰ عنها يا رسول الله ! إن الله لا يستحيى من الحق فهل على المرأة من غسل اذا احتلمت ، قال : نَعَمۡ إِذَا رَأَتِ الۡمَاءَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا، یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں فرماتا۔کیا احتلام کی صورت میں عورت پر بھی غسل ہے جبکہ وہ قطعی طور پر پانی دیکھے۔

٤٧٦ـ الجامع الصحيح للبخارى، الغسل، ٤٢/١ ☆ الصحيح لمسلم، الطهارة
الجامع للترمذى ، الطهارة ☆ السنن للنسائى، ٢٩٢/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٩٢/٢ ☆ السنن لابن ماجه،
المصنف لعبد الرزاق، ١٠٩٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ١٦٨/١
المؤطا لمالك، ☆ السنن الكبرى للهيثمى، ٢٦٧/١
مشكوة المصابيح ☆ مجمع الزوائد، للهيثمى، ١٦٨/١
ارواء الغليل للالبانى ١٦٢/١ ☆ بدائع المنن للساعاتى، ١٠٢
تجريد التمهيد لابن عبد البر، ٦٥٨ ☆

حضور نے ارشاد فرمایا: ہاں جب بھی تری دیکھے۔

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں دیکھنے سے مراد آنکھ سے دیکھنا مراد نہیں بلکہ رویت علمیہ اور ظن غالب مراد ہے۔ یہ ہی چیز علم فقہ میں معروف ہے اور خروج ہی انزال میں مظنون ہوتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ منی کا نہ دیکھنا اور اس کو نہ چھونا اس ظن کے منافی نہیں۔ اہل لغت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ علم اور رویت حقیقی طور پر علم کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۴۲

(۸) مؤمن حقیقت میں ناپاک نہیں ہوتا

۴۷۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقیه وهو جنب قال: فانحنیت فاغتسلت ثم جئت فقال: أَیْنَ کُنْتَ أَوْ أَیْنَ ذَهَبْتَ، قلت: انی کنت جنبا، قال: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَایَنْجَسُ۔

فتاوی رضویہ جدید ۴/۳۵۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میری حالت جنابت میں ملاقات ہوئی تو میں موقع پا کر آہستہ سے کھسک آیا اور غسل کر کے واپس خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا: کہاں تھے۔ میں نے عرض کیا: میں جنبی تھا۔ فرمایا: مومن درحقیقت کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

(۹) تطہیر نجاست

۴۷۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِی السَّمَنِ فَإِنْ کَانَ جَامِدًا فَأَلْقُوهَا وَمَاحَوْلَهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر جمے ہوئے گھی میں چوہیا گر جائے تو چوہیا اور اسکے آس پاس کا گھی نکال کر پھینک دو۔

فتاوی افریقہ ۱۰۸

۴۷۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۱۹

۴۷۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَیُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چمڑا پکانے سے پاک ہو جاتا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۷۳/۳

ابواب

ا۔اوقات نماز

(۱) نماز وقت پر ادا کرو

۴۸۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلاثٌ لَا تُؤَخِّرْ هُنَّ، اَلصَّلٰوۃُ اِذَا اَتَتْ، وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ ، وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا کُفُوًا۔

حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں دیر نہ کرو۔نماز جب اسکا وقت آ جائے۔ جنازہ جس وقت حاضر ہو۔اورزن بے شوہر جب اسکا کفو ملے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰

فتاوی رضویہ ۵/ ۱۳۸

(۲) نماز کے وقت کی حفاظت کرو

۴۸۱۔ **عن** حنظلة الکاتب رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: مَنْ حَافَظَ عَلَی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ رُکُوعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَمَوَاقِیْتِهِنَّ وَعَلِمَ أَنَّهُنَّ حَقٌّ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوْ قَالَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ اَوْ قَالَ حُرِّمَ عَلَی النَّارِ۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۳۷۷

حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔جو شخص ان پانچوں نمازوں کی انکے رکوع وسجود واوقات پر محافظت کرے اور یقین جانے کہ وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہیں جنت میں جائے۔یا فرمایا: جنت اسکے لئے واجب ہو جائے۔یا فرمایا: دوزخ اس پر حرام ہو جائے۔

۴۸۰۔ الجامع للترمذی ، الصلوٰۃ ، ۱/ ۲۴ ☆ السنن لابن ماجه ، الجنائز ، ۱/ ۵۲
المستدرک للحاکم ، ۲/ ۱۶۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۷۰۸۱
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۵/ ۲۵۲ ☆ المغنی للعراقی ، ۲/ ۱۷
۴۸۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ۱۶۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱/ ۲۸۸
العلل المتناهیة لابن الجوزی ، ۴۲۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱/ ۲۴۷

(۳) نماز کے وقت کی حفاظت محبوب عمل

٤٨٢ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای العمل احب الی الله تعالیٰ ، قال: اَلصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ پیارا کونسا عمل ہے۔فرمایا: نماز اسکے وقت پر ادا کرنا۔

٤٨٣ـ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل فقال: یا رسول الله ! ای شیء احب الی الله تعالیٰ فی الاسلام قال : اَلصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا ، وَمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَلَا دِيْنَ لَهٗ، وَالصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اسلام میں کیا چیز سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے۔فرمایا: نماز وقت پر پڑھنی۔ جس نے نماز چھوڑی اسکے لئے دین نہ رہا۔نماز دین کا ستون ہے۔

٤٨٤ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثٌ مَنْ حَفِظَهُنَّ فَهُوَ وَلِيٌّ حَقًّا وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ فَهُوَ عَدُوٌّ حَقًّا ، اَلصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ وَالْجَنَابَةُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں کہ جو انکی حفاظت کرے وہ سچا ولی ہے۔اور جو انہیں ضائع کرے وہ پکا دشمن۔نماز،روزے،اور غسل جنابت۔

٤٨٢ـ الجامع الصحیح للبخاری ، المواقیت، ٧٦/١ ☆ المسند للدارمی، ١٤٤
الجامع للترمذی ☆ المسند للدارمی، ١٤٤
السنن للنسائی، فضل الصلوة المواقیتها ، ٧١/١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ١٧٦/٢
٤٨٣ـ الترغیب و الترهیب للمنذری ٣٨٥/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢٩٢/١
کنز العمال للمتقی، ٢١٦١٨ ☆ السنن للنسائی، الصلوٰة ٨٨/١
٤٨٤ـ کنز العمال للمتقی، ٤٣٢٢١ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ٢٩٥/١
مجمع الزوائد للهیثمی [illegible] ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ٢٠٦/١

۴۸۵۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه کتب الی عماله اِن أهم أمركم عندی الصلوة فمن حفظها و حافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها فهو ما سواها أضيع۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عاملوں کو فرمان بھیجے کہ تمہارے کاموں میں مجھے زیادہ فکر نماز کی ہے ۔ جو اسے حفظ اور اس پر محافظت کرے اس نے اپنے دین کی حفاظت کرلی ۔ اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اور کاموں کو زیادہ ترک کریگا۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۸۰

(۴) اوقات نماز

۴۸۶ ۔**عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: سأل رجل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم عن مواقيت الصلوة ، فقال : صل معی، صلی الظهر حين زاغت الشمس، والعصر حين كان فی كل شیء مثله ،والمغرب حين غابت الشمس، والعشاء حين غاب الشفق ، قال: ثم صلی الظهر حين كان فی الانسان مثله والعصر حين كان فی الانسان مثليه والمغرب حين كان قبيل غيبوبة الشفق ، قال: عبد الله بن الحارث ثم قالفی العشاء ازی ثلث الليل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اوقات نماز معلوم کئے تو حضور نے فرمایا: میرے ساتھ نماز پڑھ، چنانچہ حضور نے ظہر کی نماز سورج ڈھلنے پر پڑھی اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے کے بعد۔ اور مغرب کی غروب آفتاب کے وقت۔ اور عشا کی شفق غائب ہونے پر۔ پھر دوسرے دن ایک مثل سایہ ہونے پر ظہر پڑھی ۔ دو مثل پر عصر ادا کی۔ شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے مغرب پڑھی حضرت عبداللہ بن حارث کہتے ہیں پھر فرمایا: مجھے خیال ہے کہ عشا تہائی رات گزرنے پر پڑھی۔ ۱۲م

۴۸۵۔ الموطا لمالک،

۴۸۶۔ السنن للنسائی، المواقیت ۱/۸۸ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۸۸

۴۸۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سائلا سأل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم یرد علیہ شیئا حتی امر بلالا فاقام للفجر حین انشق الفجر فصلی حین کان الرجل لایعرف وجہ صاحبہ او ان الرجل لا یعرف من الی جنبہ ثم امر بلالا فاقام الظھر حین زالت الشمس حتی قال القائل انتصف النھار وھو اعلم، ثم امر بلالا فاقام العصر والشمس بیضاء مرتفعۃ، وامر بلالا فاقام المغرب حین غابت الشمس، وامر بلالا فاقام العشاء حین غابت الشفق، فلما کان من الغد صلی الفجر وانصرف، فقلنا اطلعت الشمس فاقام الظھر فی وقت العصر الذی کان قبلہ وصلی العصر وقد اصفرت الشمس او قال امسی وصلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء الی ثلث اللیل ثم قال: اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ، الصَّلٰوۃُ فِیْمَا بَیْنَ ھٰذَیْنِ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک صاحب نے نماز کے اوقات پوچھے۔حضور نے کچھ جواب نہیں دیا۔یہاںتک کہ حضرت بلال کو صبح صادق کے وقت اذان کا حکم دیا۔اور نماز پڑھی جبکہ اتنا اندھیرا تھا کہ آدمی برابروالے کے چہرہ کو صاف نہیں دیکھ پارہا تھا۔یا برابروالے کو اچھی طرح نہیں پہچان پاتا۔پھر حضرت بلال کو ظہر کی اذان کا حکم دیا جبکہ سورج ڈھل چکا تھا اور نماز پڑھی یہاںتک کہ کہنے والے نے کہا ابھی تو دوپہر ہوئی ہے حالانکہ حضور خوب جانتے تھے کہ کیا وقت ہوا ہے۔پھر حضرت بلال کو عصر کی اذان کا حکم ملا جبکہ سورج خوب چمک رہا تھا اور عصر کی نماز پڑھی۔پھر حکم ملا مغرب کی اذان کا جب سورج غروب ہوا اور نماز ادا کی۔پھر عشا کی اذان کا حکم ملا جب شفق غائب ہوگئی اور نماز ادا کی۔جب دوسرا دن آیا تو فجر کی نماز پڑھی۔۔جب واپس ہوئے تو ہم کہنے لگے کیا سورج نکل آیا۔اور ظہر کی نماز کل کے عصر کے وقت میں پڑھی۔اور عصر کی نماز جب سورج خوب زرد ہوگیا تھا یہاںتک کہ ہم بولے شام ہوگئی۔مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے پڑھی۔اور عشا کی نماز تہائی رات کے گزر جانے پر۔پھر فرمایا: کہاں ہے نماز کے اوقات پوچھنے والا شخص؟ ان اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے۔۱۲م

۴۸۷۔ السنن لابی داؤد، المواقیت ۱/۵۷ ☆ الصحیح لمسلم، الصلوٰۃ ۱/۲۲۳
السنن للنسائی، الصلوۃ ۱/۹۰ ☆

٤٨٨۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَالَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتِ الْعَصْرِ مَا تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ يَطْلَعُ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَامْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلَعُ بَيْنَ قَرْنَى الشَّيْطَانِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور ایک مثل سایہ تک رہتا ہے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آ جائے۔ اور عصر کا وقت جب تک سورج پیلا نہ ہو جائے۔ مغرب کا وقت جب تک شفق غائب نہ ہو۔ عشا کا وقت درمیانی رات کے نصف تک۔ فجر کا وقت صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک۔ جب سورج طلوع ہو تو نماز سے رک جائے کہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ ٢/٣٤٥

٤٨٩۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: وقت الظهر الی العصر ووقت العصر الی المغرب ووقت المغرب الی العشا والعشاء الی الفجر۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت عصر تک اور عصر کا مغرب تک اور مغرب کا عشا تک اور عشا کا فجر تک ہے۔

فتاوی رضویہ ٢/٣٨٥

٤٩٠۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: وَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مَالَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَالَمْ يَطْلَعْ قَرْنُ الشَّمْسِ۔

٤٨٨۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ١/٢٢٣

٤٨٩۔ کنز العمال لعلی المتقی، ٢١٧٣٣، ٨/٣٥

٤٩٠۔ المسند لاحمد بن حنبل ٢/٢١٠ ☆ الصحیح لمسلم، ٢٢١

السنن لابی داؤد، الصلوۃ ١/٥٨ ☆ السنن للنسائی، المواقیت، ٩

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کی نماز کا وقت عصر شروع ہونے تک ہے۔ اور عصر کا سورج کے زرد ہونے تک، اور مغرب کا شفق غائب ہونے تک۔ عشاء کا نصف رات تک اور فجر کا جب تک سورج طلوع نہ ہو۔ ۱۲م　جدالممتار ۱/۱۹۲

۴۹۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلاً وَّآخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ، وَآخِرُ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِين يدخل وَقْتُهَا، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتَ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلَعُ الْفَجْرُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلَعُ الشَّمْسُ۔　فتاوی رضویہ ۲/۶۲۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نماز کے اوقات کی ابتداء اور انتہاء ہے۔ تو ظہر کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہو کر عصر کا وقت آنے تک رہتا ہے۔ اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک، اور مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شفق غائب ہونے تک، اور عشا کا وقت شفق کے غائب ہونے سے نصف شب تک، اور فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک۔ ۱۲م

۴۹۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اَمَّنِی جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلّٰی بِیَ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ، وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ، وَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ، وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَی الصَّائِمِ، وَصَلّٰی بِیَ الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ، وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَيْهِ، وَصَلّٰی الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ حِيْنَ مَضٰی ثُلُثُ اللَّيْلِ وَ صَلّٰی بِیَ الْغَدَاةَ عِنْدَمَا اَسْفَرَ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! اَلْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

۴۹۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۸۸

وَهٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دومرتبہ باب بیت اللہ کے پاس میری امامت فرمائی۔ تو ظہر کی نماز سورج کے زوال کے وقت پڑھائی۔ اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے پر۔ اور مغرب کی افطار کے وقت۔ اور عشا کی شفق غاب ہونے پر اور فجر کی سحری کے اختتام پر پھر دوسرے دن ظہر کی نماز ایک مثل پر اور عصر کی دو مثل پر اور مغرب کی وہی افطار کے وقت اور عشاء تہائی رات گزرنے پر۔ اور فجر کی خوب روشن کرکے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا: یا رسول اللہ! نمازوں کے اوقات ان کے درمیان ہیں۔ اور یہ اوقات آپ سے قبل انبیاء کرام کیلئے بھی متعین تھے۔

۴۹۳۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَمَّنِی جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلٰوةِ فِي الظُّهْرِ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، وَ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ قَامَتْ قَائِمَةٌ، وَ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ أَمَّنِی فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَصَلَّى الظُّهْرَ وَفَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلُهُ، وَ صَلَّى الْعَصْرَ وَالْفَيْءُ قَامَتَانِ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ، وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَطْلُعَ ثُمَّ قَالَ: اَلصَّلٰوةُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

فتاوی رضویہ ۳/۶۲۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میری امامت فرمائی ظہر کی نماز میں جب سورج ڈھل گیا۔ اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے پر۔ اور مغرب کی غروب آفتاب کے وقت، اور عشا کی شفق ڈوبنے پر۔ اور صبح کی صبح صادق پر۔ پھر دوسرے دن امامت فرمائی تو ظہر کی نماز ایک مثل سایہ پر پڑھی۔ اور عصر کی دو مثل سایہ پر۔ اور مغرب کی سورج غروب ہونے پر۔ اور عشا کی تہائی رات گزرنے پر۔ اور صبح کی سورج طلوع ہونے کے قریب، پھر کہا: نماز کے اوقات ان وقتوں کے درمیان ہیں۔ ۱۲م

۴۹۳۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۸۸/۱　السنن للنسائی، المواقیت، ۸۹/۱

۴۹۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان جبرئیل علیہ السلام اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعلمہ مواقیت الصلوۃ فتقدم جبرئیل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی الظہر حین زالت الشمس و اتاہ حین کان الظل مثل شخصہ فصنع کما صنع فتقدم جبرئیل و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلفہ و الناس خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی العصر، ثم أتاہ جبرئیل علیہ السلا م حین وجبت الشمس فتقدم جبرئیل علیہ الصلوۃوالسلام و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلفہ والنا س خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی المغرب، ثم أتاہ حین غابت الشفق فتقدم جبرئیل علیہ السلام ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی الغداۃ، ثم أتاہ الیوم الثانی حین کان ظل الرجل مثل شخصہ فصنع مثل ما صنع بالأمس فصلی الظہر، ثم أتاہ حین کا ن ظل الرجل مثل شخصیہ فصنع مثل ما صنع بالأمس فصلی العصر ثم أتاہ حین وجبت الشمس فصنع کما صنع بالأمس فصلی المغرب فنمنا ثم قمنا ثم نمنا ثم قمنا فأتاہ فصنع کما صنع بالأمس فصلی العشاء ثم أتاہ حین امتد الفجر والصبح والنجوم باقیۃ مشتبکۃ فصنع کما صنع بالأمس فصلی الغداۃ ثم قال: مَا بَیْنَ ھَا تَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ وَقْتٌ ۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۴۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اوقات نماز بتانے آئے۔تو حضرت جبرئیل آگے کھڑے ہوئے اور حضور پیچھے اور بقیہ تمام لوگ حضور کی اقتدا میں لہذا سورج ڈھلنے پر ظہر کی نماز پڑھائی اور جب سایہ ایک مثل ہوا تو پہلی مرتبہ کے مطابق حضرت جبرئیل آگے کھڑے ہوئے اور حضور پیچھے اور باقی لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔اور عصر کی نماز پڑھائی۔پھر غروب آفتاب کے وقت ایسا ہی ہوا کہ سب لوگ حضور کی اقتدا میں تھے اور حضور

۴۹۴۔ السنن للنسائی، المواقیت، ۱/۸۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۱۲
المعجم الاوسط للطبرانی، ۲/۱۹۲ ☆ المستدرک للحاکم، المواقیت، ۱/۱۹۶
الموطا لمالک،

حضرت جبریل کے پیچھے۔اور نماز مغرب پڑھائی۔پھر شفق غائب ہونے پر عشا کی نماز اسی طرح پڑھائی۔پھر صبح صادق کے وقت فجر کی نماز میں بھی ایسا ہی ہوا۔پھر دوسرے دن سایہ ایک مثل ہونے پر ظہر کی نماز مثل سابق پڑھی۔اور دو مثل سایہ ہونے پر دوسرے دن عصر اسی طرح پڑھی۔پھر آفتاب غروب ہونے پر گذشتہ کل کی طرح نماز مغرب ادا کی۔پھر ہم لوگ سو گئے۔پھر جاگے۔پھر سو گئے۔پھر جاگے تو تشریف لائے اور کل کی طرح کیا اور نماز عشا پڑھائی۔پھر جب صافی پھیل گئی اتنی کہ ستارے باقی تھے اور آپس میں گتھے ہوئے تو کل کی طرح کیا اور فجر کی نماز پڑھائی۔پھر فرمایا: ان نمازوں کے درمیان وقت ہے۔۱۲م

(۵) وقت فجر

۴۹۵۔ **عن** زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال: تسحر نامع رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قمنا الی الصلوة، قلت کم کان قدر ما بینهما؟ قال: خمسین آیة۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز فجر کیلئے کھڑے ہو گئے۔میں نے کہا: بیچ میں کتنا فاصلہ دیا۔فرمایا: پچاس آیت پڑھنے کا۔

۴۹۶۔ **عن** قتادة عن أنس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وزید بن ثابت تسحرار فلما فرغا من سحور هما قام نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی الصلوة فصلی قلت لانس : کم کان فراغهما من سحوهما و دخولهما فی الصلوة قال: قدر ما یقرء الرجل خمسین آیة۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن

۴۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصوم ۲۵۷/۱ ☆ الصحیح لمسلم، الصیام، ۳۵۰/۱
الجامع للترمذی، الصوم ۸۸/۱ ☆ السنن للنسائی الصوم، ۳۰۴/۱
السنن لابن ماجه ۱۲۳/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۱۸۲/۵
۴۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ۱۵۲/۱ ☆ السنن للنسائی، الصوم ۳۰۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۰/۳

ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری تناول فرمائی۔ جب فارغ ہوئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کیلئے کھڑے ہوگئے۔ اور نماز پڑھ لی۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں داخل ہونے میں کتنا فصل ہوا۔ کہا اس قدر کہ آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ اندازہ وہ ہے کہ عام امت کو اسے اختیار کرنا جائز نہیں۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اس لئے اختیار فرمایا کہ رب العزت جل وعلا نے حضور کو وقت حقیقی کی اطلاع فرمائی تھی۔ اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین میں خطا سے معصوم تھے۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۶۰

(۶) نماز فجر میں تاخیر افضل ہے

۴۹۷۔ **عن** داؤد بن یزید الأودی عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان علی بن ابی طالب یصلی بنا الفجر و نحن نترأ الی الشمس مخافة ان تکون قد طلعت۔

حضرت داؤد بن یزید اودی سے وہ اپنے والد اودی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں نماز فجر پڑھاتے اور ہم دیکھتے آفتاب کی جانب کہ کہیں نکل تو نہیں آیا۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۷۱

(۷) نماز فجر روشن کر کے پڑھو

۴۹۸۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله

۴۹۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۰۶

۴۹۸۔ الجامع للترمذی، الصلوة ۱/۲۲ ☆ السنن لابی داؤد الصلوة ۱/۶۱
المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱۴۲ ☆ السنن للنسائی، المواقیت، ۱/۹۴
السنن الکبری للبیهقی، ۱/۴۵۷ ☆ المسند للدارمی، ۱۴۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۲۹۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۸
نصب الرایة للزیلعی، ۱/۲۳۵ ☆ میزان الاعتدال، ۱۰۸۰
لسان المیزان لابن حجر، ۱/۱۴۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی ۱۹۲۷۴، ۷/۳۶۲
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۵۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۳۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۳۱۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۸۲

تعالىٰ عليه وسلم : أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صبح کی نماز خوب روشن کر کے پڑھو کہ اس میں اجر زیادہ ہے۔

٤٩٩۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :فَكُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب فجر کو روشن کرو گے اجر زیادہ ملیگا۔

٥٠٠۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :كُلَّمَا أَصْبَحْتُمْ بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأُجُوْرِكُمْ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب نماز فجر روشن کر کے پڑھو گے تو تمہارے ثواب میں اضافہ ہوگا۔

٥٠١۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لبلال: يَا بِلَالُ ! نَادِ الصَّلٰوةَ الصُّبْحِ حَتّٰى يَبْصُرَ الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ مِنَ الْإِسْفَارِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے ارشادفرمایا: اے بلال! فجر کی اذان اس وقت دیا کرو لوگ جب تیر گرنے کی جگہ دیکھ لیا کریں روشنی کی وجہ سے۔

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ یہ بات اس وقت حاصل ہوگی جب صبح خوب روشن ہو جائے اور جب اذان ایسے وقت میں ہوگی تو نماز تو اس سے بھی زیادہ روشنی میں ہوگی۔

٥٠٢۔ **عن** إبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه قال: ما اجتمع اصحاب

٤٩٩۔ مجعم الكبير للطبراني، ٢٤٩/٤

٥٠٠۔ الصحيح لابن حبان ٢٦٣ ☆

٥٠١۔ المعجم الكبير للطبراني، ٢٤٩/٤ ☆

٥٠٢۔ الصحيح لابن خزيمة ☆ شرح معاني الآثار للطحاوي، ١٠٩/١

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی شی کما اجتمعوا علی التنویر۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے ایسا کسی چیز پر اتفاق نہ کیا جیسا فجر کے روشن کر کے پڑھنے پر۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث صحیحین سے ثابت کہ نماز فجر اول وقت میں پڑھنا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریف کے خلاف تھا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزدلفہ میں حضور کے مغرب کو بوقت عشا اور فجر کو اول وقت پڑھنے کی نسبت فرمایا: ان ھاتین الصلاتین حولتا عن وقتیھما فی ھذا المکان۔ یعنی یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئیں اس مکان میں۔ بخاری و مسلم کی دوسری روایت میں بھی صلی الفجر قبل وقتھا بغلس۔ صبح کی نماز پڑھی قبل اسکے وقت کے تاریکی میں۔ اور قبل وقت سے قبل از طلوع فجر مراد نہیں کہ یہ خلاف اجماع ہے۔ معہذا احادیث بخاری سے ثابت کہ فجر طالع ہو چکی تھی تو بالضرور قبل از وقت معہود مقصود ہے۔ وہو المطلوب

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس حدیث کے راوی ہیں حضر و سفر میں ملازمت والا سے مشرف رہے یہاں تک کہ لوگ انہیں اہل بیت نبوت سے گمان کرتے اور انکے لئے استیذان معاف تھا۔ کل ذلک ثابت بالاحادیث، تو انکا یہ فرمانا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ دیکھا کہ کسی نماز کو غیر وقت پر پڑھا ہو سوا ان دو نمازوں کے۔ اس مضمون کا اور مؤید و موکد ہے۔ اور حکمت فقہی اس باب میں یہ ہے کہ اسفار میں تکثیر جماعت ہے جو شارع کو مطلوب و محبوب، اور تغلیس میں تقلیل اور لوگوں کو مشقت میں ڈالنا اور یہ دونوں ناپسند و مکروہ۔ اسی لئے امام کو تخفیف صلوۃ اور کبیر و ضعیف و مریض و حاجت مند کی مراعات کا حکم فرمایا: سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت میں قرأت طویل پڑھی۔ لوگ شاکی ہوئے۔ ارشاد ہوا۔ یا معاذ! افتان انت، یا معاذ! افتان انت، قالہ ثلثاً اور اول وقت نماز کی افضلیت اگر مطلقا تسلیم بھی کر لی جائے۔ تاہم دفع مفاسد جلب مصالح سے اہم واقدم ہے۔ آخر نہ دیکھا کہ تطویل قرأت پر عتاب ہوا حالانکہ قرآن کریم جس قدر بھی پڑھا جائے احسن و افضل ہی ہے۔ معہذا نماز فجر کے بعد تا بہ اشراق ذکر الٰہی میں بیٹھنا

مستحب ہے اور یہ امر اسفار میں آسان اور تغلیس کے ساتھ دشوار ہے۔

اب رہا یہ کہ حد اسفار کیا ہے۔ بدائع الصنائع اور سراج وہاج سے ثابت کہ وقت فجر کے دو حصہ کئے جائیں۔ حصہ اول تغلیس اور آخر میں اسفار ہے۔ امام حلوانی، قاضی امام علی نسفی وغیرہما عامہ مشائخ فرماتے ہیں کہ ایسے وقت شروع کرے کہ نماز بقرأت مسنونہ ترتیل و اطمینان کے ساتھ پڑھ لے۔ بعدہ نسیان حدث پر متنبہ ہوتو وضو کر کے پھر اسی طرح پڑھ سکے اور ہنوز آفتاب طلوع نہ کرے۔ بعض کہتے ہیں کہ نہایت تاخیر چاہئے کہ فساد موہوم ہے اور اسفار مستحب۔

مستحب کو موہوم کیلئے نہ چھوڑیں گے مگر ایسے وقت تک تاخیر کہ طلوع کا اندیشہ ہو جائے بالاجماع مکروہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۳۹، ۴۴۰

(۸) ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھو

۵۰۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ تعالی عنه قال: كنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فی سفر فاراد المؤذن ان یؤذن للظهر فقال البنی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أبرِدْ ، ثم اراد ان یؤذن فقال له : أبرِدْ ، حتى سا وى ظل التلو ل ، فقال النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ مؤذن نے ظہر کی اذان دینی چاہی فرمایا: وقت ٹھنڈا کر۔ کچھ دیر کے بعد پھر انہوں نے اذان دینے کا قصد کیا۔ پھر فرمایا: وقت ٹھنڈا کر، کچھ دیر کے بعد انہوں نے پھر ارادہ کیا۔ فرمایا: ٹھنڈا کر۔ یہانتک کہ ٹیلوں کا سایہ انکے برابر آگیا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے تو اس میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

۵۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، المواقیت، ۱/۸۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، الصلوة ۱/۴۳۸ نصب الراية للزيلعی، ۱/۲۲۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۲۶۴۰، ۸/۲۱۹

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ ٹھیک دوپہر خصوصا موسم گرما کہ وہی زمانہ ابراد ہے ٹیلوں کا سایہ اصلانہیں ہوتا۔ بہت دیر کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔

امام اجل ابوزکریا نووی شافعی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں۔

التلول منطحة غير منتصبة و لا يصير لها فئ فى العادة الا بعد زوال الشمس بكثير

ٹیلے زمین پر پھیلے ہوتے ہیں نہ بلند۔ عادۃ انکا سایہ نہیں پڑتا مگر سورج ڈھلنے کے بہت دیر بعد۔

امام ابن اثیر جزری شافعی نہایہ میں فرماتے ہیں۔

هى منبطحة لا يظهر لها ظل الا ذهب اكثر وقت الظهر۔

ٹیلے پست ہوتے ہیں۔ انکے لئے سایہ ظاہر ہی نہیں ہوتا مگر جب ظہر کا اکثر وقت جاتا رہے۔

جب خود ائمہ شافعیہ کی شہادت سے ثابت اور نیز مشاہدہ وعقل وقواعد علم ظل شاہد کہ ٹیلوں کے سایہ کی ابتدا زوال سے بہت دیر کے بعد ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ سایہ ٹیلوں کے برابر اس وقت پہونچے گا جب بلند چیزوں کا سایہ ایک مثل سے بہت گذر جائیگا۔ اس وقت تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرمیوں میں ظہر ٹھنڈی کرنے کا حکم فرمایا: اور اسکے بعد مؤذن کو اجازت عطا ہوئی۔ تو بلاشبہ دوسرے مثل میں وقت ظہر باقی رہنا ثابت ہوا۔ جیسا کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے۔

یہ دلیل ساطع بحمد اللہ تعالیٰ لاجواب تھی یہاں ملاجی (میاں نذیر حسین غیر مقلد) حالت اضطراب میں فرماگئے کہ مساوی کہنا راوی یعنی سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سایہ ٹیلوں کو ظاہر ہے کہ تخمینا اور تقریبا ہے نہ بایں طور پر کہ گز رکھ کر ناپ لیا تھا۔

کیوں، حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو گز رکھ کہ نہ ناپا یوں ہی تخمینا مساوات بتادی، مگر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گز رکھ کر ناپ لینا آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا۔

آخر دخول وقت عصر یوں ہی تو معلوم ہوگا کہ اس مقدار کو پہنچ جائے اس کا علم بے ناپے کیوں کر

ہوا بلکہ یہاں تو غالباً دو ناپوں کی ضرورت ہے ایک وقت نصف نہار سے سایہ اصلی کی مقدار ناپے دوسرے اس وقت سایہ بعد ظل اصلی مقدار مطلوب پہنچا یا نہیں، جب انہوں نے ایک ناپ نہ کی یونہی تخمیناً فرمادیا تو انہوں نے دوناپیں کاہے کو کی ہونگی۔ یونہی تخمیناً فرمادیا ہوگا کہ عصر کا اول وقت داخل ہوگیا۔

جیسے آپ وہاں احتمال نکالا چاہتے ہیں کہ واقع میں مساوی نہ ہوا ہوگا اور ظہر ایک مثل کے اندر ہوئی یہاں بھی وہی احتمال پیدا رہے گا کہ واقع میں وقت عصر نہ آیا تھا۔ ظہر اپنے ہی وقت پر ہوئی۔

یہ کیا حیاداری ومکابرہ ہے کہ جابجا جوبا میں خود اختیار کرتے جاؤ دوسرا کرے تو آنکھیں دکھاؤ۔ تحریف نصوص بتاؤ۔ اس تحکم کی کوئی حد ہے۔

فتاوی رضویہ ٢/٣٦١، ٣٦٣

٥٠٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم انه قال : إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گرمی سخت ہو تو ظہر کو ٹھنڈا کرو کہ شدت گرمی وسعت دم دوزخ سے ہے۔

٥٠٥۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا كان الحر ابر د بالصلوٰة و اذا كان البرد عجل۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

٥٠٤۔ الجامع الصحيح للبخاری، المواقيت، ١/٧٦ ☆ الصحيح لمسلم، ١/٢٢٤
الجامع للترمذی، الصلوة ٢٢١ ☆ السنن لابی داؤد، ١/٥٨
المسند لاحمد بن حنبل ٢/٢٦٦ ☆ السنن لابن ماجه الصلوة ١/٤٩
السنن الكبرى للبيهقی، ١/٤٣٧ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ١/١٣٧
نصب الراية للزيعلی، ١/٢٤٥ ☆ المعجم الصغير للطبرانی ١/١٣٧
الترغيب و الترهيب للمنذری، ٤/٣١٦ ☆ شرح السنة للبغوی ٢/٢٠٤
٥٠٥۔ الجامع الصحيح للبخاری، المواقيت الصلوة ١/٧٦ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ٥/٧
السنن للنسائی، تعجيل الظهر فی البرد، ١/٥٨ ☆

وسلم جب گرمی ہوتی نماز ٹھنڈی کرتے اور جب سردی ہوتی تعجیل فرماتے۔

۵۰۶۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذن موذن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظہر فقال : أَبرِدْ ، او قال : اِنتَظِرْ اِنتَظِرْ و قال : شِدَّةُ الحَرِّ مِنْ فَيحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اِشْتَدَّ الحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلوٰةِ، حتی رأينا فئى التلول۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن نے اذان ظہر دینا چاہی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھنڈا کر، ٹھنڈا کر۔ یا فرمایا: انتظار کر انتظار کر۔ اور فرمایا۔ گرمی کی سختی جہنم کی وسعت نفس سے ہے۔ تو جب گرمی زائد ہو تو نماز ٹھنڈی کرو یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۴۳

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب یہاں سے مبلغ تاخیر کا اندازہ کرنا چاہیئے کہ مؤذن نے تین بار اذان کا ارادہ کیا اور ہر دفعہ ابراد کا حکم ہوا۔ اور یقیناً معلوم ہے کہ ہر دو ارادوں میں اس قدر فاصلہ ضرور تھا جسکو ابراد کہہ سکیں۔ اور وہ وقت بہ نسبت پہلے وقت کے ٹھنڈا ہو۔ ورنہ لازم آئے کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاذ اللہ تعمیل حکم نہ کی۔ اور اذان میں یہ تاخیر ہوئی تو نماز تو اور دیر میں ہوئی ہوگی۔

علماء فرماتے ہیں۔ ٹیلے غالبا بسیط اور پھیلے ہوئے ہوتے ہیں کہ انکا سایہ دوپہر کے بہت بعد ظاہر ہوتا ہے بخلاف اشیاء مستطیلہ مانند مناروں دیواروں وغیرہما۔

امام احمد بن خطیب قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں۔ ٹیلوں کا سایہ ظاہر نہیں ہوتا مگر جب اکثر وقت ظہر کا جاتا رہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۴۳

۵۰۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان قدر صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظہر فی الصیف ثلثۃ اقدام الی خمسۃ اقدام۔

۵۰۶۔ السنن الکبری للبیہقی، الصلوۃ، ۱/۴۳۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۶۴۰

۵۰۷۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱/۵۸ ☆ السنن للنسائی، الصلوۃ ۱/۵۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گرمی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ظہر کی مقدار تین قدم سے پانچ قدم تک تھی۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جب سایہ ہر چیز کا اسکے ساتویں حصہ کے تین یا پانچ مثل ہو جاتا تھا تو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے۔ اور معلوم ہے کہ حرمین شریفین زاد ھما اللہ شرفا و تعظیما میں گرمی کے موسم میں اس قدر سایہ نہایت دیر سے واقع ہوگا۔ کہ وہاں سایہ اصلی اس موسم میں نہایت قلت پر ہوتا ہے۔ بعض اوقات میں انگل دو انگل سے زائد نہیں پڑتا۔ اور مکہ معظمہ میں تو بعض اوقات یعنی جب آفتاب سمت الراس پر گزرے مطلقا نہیں ہوتا۔ یہ بات وہاں اس وقت ہوتی ہے جب آفتاب ہشتم جوزا یا بست و دوم سرطان پر ہو۔ یعنی ۳۰ مئی اور ۲۴ جولائی۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۴۳

۵۰۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَمَّنِی جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلّٰی بِیَ الظُّھْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاکِ۔

فتاوی رضویہ۔ ۲/۴۴۴

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والتسلیم دو مرتبہ بیت اللہ شریف کے پاس میرے امام ہوئے تو ظہر کی نماز مجھے اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور سایہ تسمہ کے برابر ہوگیا۔۱۲م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاحب بحر الرائق نے مبسوط سے نقل کیا۔ جان لو کہ زوال کے وقت ہر چیز کا سایہ ہوتا ہے۔ مگر سال کے سب سے طویل دن میں مکہ اور مدینہ میں سایہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان دنوں سورج چاروں دیواروں پر پڑ رہا ہوتا ہے۔

اقول: یوں لگتا ہے کہ صاحب مبسوط نے سایہ نہ ہونے سے مراد سایہ تھوڑا ہونا لیا ہے۔ ورنہ

۵۰۸۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ ۵۶/۱

مدینہ طیبہ کا عرض "الہ" ہے جو میل کلی سے ایک درجہ اور تینتیس دقیقہ زائد ہے۔تو وہاں سایہ کیسے معدوم ہوسکتا ہے۔اور مکہ کا عرض "کام" ہے جو میل اعظم سے ایک درجہ اور سینتالیس دقیقہ کم ہے۔اس لئے سب سے طویل دن میں وہاں سایہ معدوم نہیں ہوتا بلکہ جنوبی طرف ہوتا ہے۔معدوم ہونے کا وقت وہ ہے جو ہم ذکر کر آئے ہیں (یعنی جب آفتاب سمت الرأس پر گزرے۔)

اور حد ابراد فعل شریف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے باحادیث سیدنا ابو ذر غفاری وسیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما معلوم ہوچکی۔مگر سایہ کا حال اختلاف بلاد سے مختلف ہوتا ہے۔اور فقہ میں اسکی یہ حد ذکر کی گئی کہ سایہ سایہ میں مسجد تک چلا آئے۔فی الدر المختار، وتاخیر الصیف بحیث یمشی فیٔ الظل۔

اور اسی طرح ایک حدیث میں وارد ہوا۔اور بحر الرائق میں ہے کہ قبل اسکے کہ سایہ ایک مثل کو پہونچے ادا کرے۔ حیث قال: وحده ان یصلی قبل المثل۔

شاید یہ اس پر مبنی ہے کہ انتہائے وقت ظہر میں علماء مختلف ہیں۔امام کے نزدیک دو مثل اور صاحبین کے نزدیک ایک مثل معتبر ہے۔تو بہتر یہ ہے کہ ایک مثل تک ہوجائے۔ورنہ ھدایہ میں تصریح کرتے ہیں کہ ظہر میں ابراد کا حکم ہے۔اور حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں جب سایہ ایک مثل کو پہونچتا ہے عین اشتداد گرمی کا وقت ہوتا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۳۴

(۹) ظہر کا آخری اور عصر کا ابتدائی وقت

۵۰۹۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی بالظہر حین زالت الشمس وکان الفیٔ قدر الشراك ثم صلی العصر حین کان الفی قدر الشراك وظل الرجل۔

حاشیہ مرقاۃ المفاتیح ۶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور سورج ڈھلنے پر ظہر کی نماز پڑھائی۔جبکہ سایہ اصلی تسمہ کے برابر تھا۔

۵۰۹۔ ن ــــــــــــ ۹۱/۱

پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ اصلی تسمہ کے برابر ہو کر مزید ایک مثل ہو چکا تھا۔۱۲م

(۱۰) عصر میں تاخیر افضل ہے

۵۱۰۔ **عن** زیاد بن عبد اللہ النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا جلوسا مع علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم فی المسجد الاعظم بالکوفۃ فجاء المؤذن فقال: یا امیر المؤمنین ! فقال: اجلس فجلس ثم عاد فقال لہ ذالک ، فقال کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم ھذا الکلب یعلمنا السنۃ فقام علی فصلی بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا الی المکان الذی کنا فیہ جلوسا فجثونا للرکب لنزول الشمس للغروب نترأھا۔

حضرت زیاد بن عبد اللہ نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کوفہ کی جامع مسجد میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس بیٹھے تھے۔مؤذن آیا اور عرض کی: یا امیر المؤمنین! (یعنی نماز عصر کو تشریف لے چلئے) امیر المؤمنین نے فرمایا: بیٹھو وہ بیٹھ گیا۔ پھر دوبارہ حاضر ہوا اور وہی عرض کی۔مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے۔بعدہ مولی علی کھڑے ہوئے اور ہمیں عصر پڑھائی۔پھر ہم نماز کا سلام پھیر کر مسجد میں جہاں بیٹھے تھے وہیں آئے تو گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر سورج کو دیکھنے لگے۔اس لئے کہ وہ ڈوبنے کے لئے اتر گیا تھا۔

۵۱۱۔ **عن** زھیر بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلیت مع الرصافی العصر ثم انطلقت الی مسجد الامام فاخر العصر حتی خفت فوات الوقت ، ثم انطلقت الی مسجد سفیان فاذا ھو لم یصل العصر فقلت رحم اللہ ابا حنیفۃ ما اخرھا مثل ما اخر سفیان۔

حضرت زہیر بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رصافی کے ساتھ نماز عصر پڑھ کر مسجد امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گیا حضرت امام نے عصر میں اتنی تاخیر فرمائی کہ مجھے خوف ہوا کہ وقت جاتا رہیگا۔پھر میں مسجد امام سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گیا تو

۵۱۰۔ المستدرک للحاکم، الصلوۃ ۱/۱۹۲

۵۱۱۔ مسند الفردوس للدیلمی،

دیکھوں کہ انہوں نے ابھی نماز پڑھی بھی نہیں ہے۔ میں نے کہا ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحمت ہو، انہوں نے اتنی تاخیر کی بھی نہیں جتنی حضرت سفیان نے کی۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۷۱

(۱۱) وقت مغرب

۵۱۲۔ **عن** عبد الرحمٰن النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صلی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ باصحابہ صلوۃ المغرب فقام اصحابہ یتراؤن الشمس ،فقال:ما تنظرون ، قالوا : ننظر اغابت الشمس فقال عبد اللہ : ھذا واللہ الذی ل ا الہ الا ھو ،وقت ھذہ الصلو ۃ۔　　فتاوی رضویہ ۲/

حضرت عبدالرحمٰن نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اصحاب کو مغرب کی نماز پڑھائی تو آپکے ساتھی کھڑے ہوکر سورج کو دیکھنے لگے۔ آپ نے فرمایا: کیا دیکھ رہے ہو؟ بولے ہم دیکھ رہے ہیں کہ کیا سورج غروب ہو چکا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسم اس اللہ تعالیٰ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں، اس نماز کا یہی وقت ہے۔ ۱۲م

(۱۲) مزدلفہ میں مغرب وعشا جمع کرکے پڑھے

۵۱۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی صلوۃ لغیر میقاتھا الا صلوتین جمع بین المغرب والعشاء وصلی الفجر قبل میقاتھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز اسکے غیر وقت میں پڑھی ہو۔ مگر دو نمازیں کہ ایک ان میں سے مغرب ہے جسے عشا کے وقت مزدلفہ میں پڑھا تھا۔ اور وہاں فجر بھی روز کے معمولی وقت سے پیشتر تاریکی میں پڑھی۔

۵۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رأیت رسول اللہ

۵۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، 　المواقیت　۹۲۱

۵۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱/۲۲۸　☆　السنن لابی داؤد، المناسک، ۱/۲۶۷

۵۱۴۔ الصحیح لمسلم، الحج، ۱/۴۱۷　☆　المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۸۴

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی صلوۃ الا لمیقاتھا الا صلو تین صلوۃ المغرب والعشاء یجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معین اوقات ہی میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ہاں البتہ دو نمازیں یعنی مغرب وعشا جمع کیں اور فجر کی نماز معمول سے پہلے کچھ اندھیرے میں پڑھی۔۱۲م

۵۱۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: ما جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قط فی السفر الامرۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی سفر میں مغرب وعشا ملا کر نہ پڑھی سوا ایک بار کے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ وہ ایک بار وہی سفر حجۃ الوداع ہے کہ شب نہم ذی الحجہ مزدلفہ میں جمع فرمائی جس پر سب کا اتفاق ہے۔ اس حدیث کی سند جید ہے۔ قتیبہ تو قتیبہ ہیں ثقہ ثبت رجال ستہ سے اور عبداللہ بن نافع ثقہ صحیح الکتاب رجال صحیح مسلم اور سلیمان بن ابی یحیی لاباس بہ، ابن حبان نے انہیں ثقات تابعی میں شمار کیا۔ ابو مودود عبدالعزیز بن ابی سلیمان مدنی ہذلی مقبول ہیں کما فی التقریب، حافظ الشان نے تہذیب التہذیب میں فرمایا:

سلیمان بن ابی یحیٰ حجازی روی عن ابی ھریرۃ وابن عمرو عنہ ابن عجلان وداؤد بن قیس وابو مودود و عبد العزیز بن أبی سلیمان، قال ابو حاتم ما بحدیثہ بأس، وذکرہ ابن حبان فی الثقات روی لہ ابو داؤد حدیثا واحدا فی الجمع بین المغرب والعشاء۔

ثم اقول: بعد نظافت سند مثل حدیث کا روایت ایوب عن نافع عن ابن عمر بلفظ لم یر ابن عمر جمع بینھما۔ قط الا تلک اللیلۃ، مروی ہونا کچھ مضر نہیں۔ اگر یہاں نافع نقل ابن عمر اور وہاں ابن عمر فعل سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روایت کریں کیا منافات ہے

۵۱۵۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ ۱۷۱/۱

خصوصاً یروی عن ایوب معضل ہے اور معضل ملا جی کے نزدیک محض مردود ومہمل اور وہ بھی بصیغۂ مجہول کہ غالباً مشیر ضعف ہے۔ تو ایسی تعلیق حدیث مسند متصل کے کب معارض ہو سکتی ہے

فتاوی رضویہ ۲/۳۹۳

(۱۳) عرفات ومزدلفہ کے علاوہ جمع بین الصلوتین گناہ کبیرہ

۵۱٦۔ قال محمد رضى الله تعالىٰ عنه بلغنا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضى الله تعالىٰ عنه أنه كتب فى الآفاق، ينهاهم أن يجمعوا بين الصلوة وأخبرهم ان الجمع بين الصلوتين فى وقت واحد كبيرة من الكبائر أخبرنا بذالك الثقات عن العلاء بن الحارث عن مكحول۔

سیدنا حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث پہونچی کہ امیر المؤمنین امام العادلین ناطق بالحق والصواب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام آفاق میں فرمان واجب الاذعان نافذ فرمائے۔ کہ کوئی شخص ایک وقت میں دو نمازیں نہ جمع کرنے پائے اور ان میں ارشاد فرمایا: ایک وقت میں دو نمازیں ملانا گناہ کبیرہ ہے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد للہ، امام عادل فارق الحق والباطل نے حق واضح فرمایا۔ اور انکے فرمانوں پر کہیں سے انکار نہ آنے نے گویا مسئلہ درجہ اجماع تک مترقی کیا۔

اقول: یہ حدیث بھی ہمارے اصول پر حسن جید حجت ہے۔ علاء بن الحارث تابعی صدوق فقیہ رجال صحیح مسلم وسنن اربعہ سے ہیں۔

نیز علاء کا مختلط ہونا ہمارے نزدیک مضر نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ یہ روایت اس اختلاط سے بعد لی گئی ہے۔ کیونکہ شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر کتاب الصلوۃ باب الشہید میں احمد کی روایت ذکر کی ہے جسکا ایک راوی عطاء بن سائب ہے اور عطاء بن سائب کا مختلط ہونا سب کو معلوم ہے۔ مگر ابن ہمام نے کہا مجھے امید ہے کہ حماد بن سلمہ نے یہ روایت عطاء کے اختلاط میں مبتلاء ہونے سے پہلے اس سے اخذ کی ہوگی۔ پھر اسکی دلیل بیان کی کہ اگر ابہام پایا بھی جائے تو حسن کے درجے سے کم نہیں۔

۵۱٦۔ الموطا لمحمد، الجمع بين الصلوتين ☆۱۳۲

اور امام مکحول ثقہ فقیہ حافظ جلیل القدر بھی رجال مسلم واربعہ سے ہیں۔

نیز مرسل ہمارے اور جمہور کے نزدیک حجت ہے۔رہا امام محمد کے اساتذہ کا مبہم ہونا، تو مبہم کی توثیق ہمارے نزدیک مقبول ہے۔ جیسا کہ مسلم وغیرہ میں ہے۔خصوصا جب توثیق کر نے والی امام محمد جیسی ہستی ہو۔

اور اس سے قطع نظر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ متعدد اسنادوں سے مروی ہونے کی وجہ سے اسکی یہ خامی دور ہوگئی ہے۔فتح المغیث میں مقلوب کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشائخ بخاری میں احمد بن عدی سے مروی ہے کہ میں نے متعدد مشائخ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا ہے ابن عدی کے واسطے سے یہ بات خطیب نے بھی اپنی تاریخ میں ذکر کی ہے اور دیگر علماء نے بھی اور ابن عدی کے اساتذہ کا مبہم ہونا مضر نہیں کیونکہ انکی تعداد اتنی ہے کہ اسکی وجہ سے وہ مجہول نہیں رہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۹۲/۵

فتاوی رضویہ قدیم ۳۹۴/۲

۵۱۷۔ **عن** أبی قتادة العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت قرأة کتاب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،ثلث من الکبائر الجمع بین الصلوتین و الفرار من الزحف و النھبة۔

حضرت ابو قتادہ عدوی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا شقہ دفرمان سنا کہ تین باتیں کبیرہ گناہوں سے ہیں۔دو نمازیں جمع کرنا۔جہاد میں کفار کے مقابلہ سے بھاگنا۔اور کسی کا مال لوٹ لینا۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اعلی درجہ کی صحیح ہے۔اسکے سب رجال اسمعیل بن ابراہیم ابن علیہ سے آخر تک ائمہ ثقات عدول رجال صحیح مسلم سے ہیں۔ وللہ الحمد۔

طیفہ: حدیث مؤطا کے جواب میں تو ملاجی کو وہی انکا عذر معمولی عارض ہوا کہ منع کرنا عمر کا حالت اقامت میں بلا عذر تھا۔

۵۱۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۷۶۵، ۲۴۶/۸ ☆

اقول: اگر ہر جگہ ایسی ہی تخصیص تراش لینے کا دروازہ کھلے تو تمام احکام شرعیہ سے بے قیدوں کو سہل چھٹی ملے۔ جہاں چاہیں کہدیں یہ حکم خاص فلاں لوگوں کیلئے ہے۔ حدیث صحیحین کو تین طرح رد کرنا چاہا۔

اول: انکار جمع اس سے بطور مفہوم نکلتا ہے اور حنفیہ قائل مفہوم نہیں۔ اس جواب کی حکایت خود اسکے رد میں کفایت ہے۔ اس سے اگر بطور مفہوم نکلتی ہے تو مزدلفہ کی جمع۔ کہ مابعد الا ہمارے نزدیک مسکوت عنہ ہے۔ انکار جمع تو اسکا صریح منطوق ومدلول مطابقی ومنصوص عبارۃ النص ہے

اقول: اولاً۔ اسکی نسبت اگر بعض اجلۂ شافعیہ کے قلم سے براہ بشریت لفظ مفہوم نکل گیا۔ ملا مدعی اجتہاد وحرمت تقلید ابوحنیفہ وشافعی کو کیا لائق تھا کہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم رد کرنے کیلئے ایسی بدیہی غلطی میں ایک متاخر مقلد کی تقلید جامد کرتے۔ شاید رد احادیث صحیحہ میں یہ شرک صریح جائز وصحیح ہوگا۔ اب نہ اس میں شائبہ نصرانیت ہے نہ " اتخذوا احبار ھم و رھبانھم اربابا من دون اللہ " کی آفت۔ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون۔

ثانیاً: بفرض غلط مفہوم ہی سہی اب یہ نا مسلم کہ حنفیہ اس کے قائل نہیں۔ صرف عبارات شارع غیر متعلقہ بعقوبات میں اسکی نفی کرتے ہیں۔ کلام صحابہ ومن بعد ھم من العلماء میں مفہوم مخالف بے خلاف مرعی ومعتبر۔ کمانص علیہ فی تحریر الاصول والنھر الفائق والدر المختار وغیرھا من الاسفار، قد ذکر نا نصوصھا، فی رسالتنا القطوف الدانیۃ لمن احسن الجماعۃ الثانیہ۔ ۱۳۱۳ھ

دوم: ایک رامپوری ملا سے نقل کیا کہ ابن مسعود سے مسند ابی یعلی میں روایت یہ بھی ہے کہ "کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یجمع بین الصلوتین فی السفر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازیں جمع کرتے تھے۔ تو ضرور ہے کہ حدیث صحیحین کو حالت نزول منزل اور روایت ابی یعلی کو حالت سیر پر عمل کریں۔ یہ مذہب امام مالک کی طرف عود کر جائیگا۔

اقول: اولاً۔ ملاجی خود ہی اسی بحث میں کہہ چکے ہو کہ شاہ صاحب نے مسند ابی یعلی کو طبقہ ثالثہ میں جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح، حسن، غریب، معروف، منکر، شاذ، مقلوب موجود ہیں ٹھہرایا ہے۔ پھر خود ہی اس طبقے کی کتاب کو کہا کہ اس کتاب کی حدیث بدوں تصحیح کسی محدث

کے یا پیش کرنے سند کے کیونکر تسلیم کی جاوے۔یہ کتاب اس طبقے کی ہے جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح اور سقیم مخلط ہیں۔یہ کیا دھرم ہے کہ اوروں پر منہ آؤ اور اپنے لئے ایک رامپوری ملا کی تقلید سے حلال بتاؤ۔اتخذ وا احبار ھم ورھبانھم

ثانیا: ملاجی، کسی ذی علم سے التجا کرو تو وہ تمہیں صریح ومجمل اور متعین ومحتمل کا فرق سکھائے۔ حدیث صحیحین انکار جمع حقیقی میں نص صریح ہے اور روایت ابی یعلی حقیقی جمع کا اصلاً پتہ نہیں دیتی ۔بلکہ احادیث جمع صوری میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیثیں صاف صاف جمع صوری بتارہی ہیں۔تمہاری ذی ہوشی کہ نص ومحتمل کو لاکر اختلاف محامل سے راہ توفیق ڈھونڈتے ہو۔

لطیفہ اقول: ملاجی کا اضطراب قابل تماشہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہیں راوی جمع ٹھہرا کر عدد رواۃ پندرہ بتاتے ہیں۔کہیں نافی سمجھ کر چودہ۔صدر کلام میں جہاں راویان جمع گنائے صاف صاف کہا ابن مسعود فی احدی الروایتین ،اب رامپوری ملا کی تقلید سے وہ احدی الروایتین بھی گئی۔ابن مسعود خاصے مثبتان جمع ٹھہر گئے۔

سوم: جسے ملاجی بہت ہی علق نفیس سمجھے ہوئے ہیں۔ان دو کو عربی میں بولے تھے۔یہاں چمک چمک کر اردو میں چہک رہے ہیں کہ۔

> اگر کہو جس جمع کو ابن مسعود نے نہیں دیکھا وہ درست نہیں تو تم پر یہ پہاڑ مصیبت کا ٹوٹیگا کہ جمع بین الظہر اور عصر کو عرفات میں کیوں درست کہتے ہو باوجود یکہ اس قول ابن مسعود سے تو نفی جمع فی العرفات کی بھی مفہوم ہوتی ہے۔پس جو تم جواب رکھتے ہو اسی کو ہماری طرف سے سمجھو یعنی اگر کہو نہ ذکر کرنا ابن مسعود کا جمع فی العرفات کو بنا بر شہرت عرفات کے تھا تو ہم کہینگے کہ جمع فی السفر بھی قرن صحابہ میں مشہور تھی۔کیونکہ چودہ صحابی سوا ابن مسعود کے اسکے ناقل ہیں۔تو اسی واسطے ابن مسعود نے اسکا استثناء نہ کیا۔اوراب محتمل نفی کا جمع بلا عذر ہوگی۔اور اگر کہو کہ جمع فی العرفات بالقائنہ معلوم ہوتی ہے تو ہم کو کون مانع ہے مقائسہ سے۔وعلی ہذا القیاس جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا ہے۔

معیار الحق مصنفہ میاں نذیر حسین ملاجی

اس جواب کو ملاجی نے گل سرسبد بنا کر سب سے اول ذکر کیا۔ان دو کی تو امام نووی وسلام اللہ

رامپوری کی طرف نسبت کی۔ مگراسے بہت پسند کر کے بلانقل ونسبت اپنے نامہ اعمال میں ثبت رکھا حالانکہ یہ بھی کلام امام نووی میں مذکور اور فتح الباری وغیرہ میں ماثور تھا۔ شہرت جمع عرفات سے جوجواب امام محقق علی الاطلاق محمد بن الہمام وغیرہ علماء اعلام حنفیہ کرام نے افادہ فرمایا۔ اس کا نفیس وجلیل مطلب ملاجی کی فہم تنگ میں اصلا نہ دھنسا۔ اجتہاد کے نشہ میں ادعائے باطل شہرت جمع سفر کا آوازہ کسا، اب فقیر غفرلہ القدیر سے تحقیق حق سنئے۔

اولا: فاقول وبحول ربی اصول۔ ملاجی جواب علماء کا یہ مطلب سمجھے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھیں تو تین نمازیں غیروقت میں۔ مگر ذکر دو کیں۔ مغرب و صبح مزدلفہ، اور تیسری یعنی عصر عرفہ کو بوجہ شہرت ذکر نہ فرمایا: جس پر آپ نے یہ کہنے کی گنجائش سمجھی کہ یونہی جمع سفر بھی بوجہ شہرت ترک کی۔ اس ادعائے باطل کالفافہ تو بحمد اللہ اوپر کھل چکا کہ شہرت درکنار نفس ثبوت کے لالے پڑے ہیں۔

حضرت نے چودہ صحابہ کرام کا نام لیا پھر آپ ہی دس سے دست بردار ہوئے۔ چار باقی ماندہ میں دو کی روایتیں نری بےعلاقہ اتر گئیں۔ رہے دو، وہاں بعونہ تعالی وہ قاہر جواب پائے کہ جی ہی جانتا ہوگا۔

اگر بالفرض دو سے ثبوت ہو بھی جاتا تو کیا صرف دو کی روایت قرن صحابہ میں شہرت ہے۔ مگر یہاں تو کلام علماء کا وہ مطلب ہی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے صرف انہیں دو نمازوں عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ کا غیروقت میں پڑھنا ثابت۔ انہیں دو کو ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے دیکھا۔ انہیں دو کو صلاتین کہہ کر یہاں ارشاد فرمایا۔ اگرچہ تفصیل میں بوجہ شہرت عامہ تامہ ایک کا نام لیا۔ صرف ذکر مغرب پر اقتصار فرمایا۔ ایسا اکتفا کلام صحیح میں شائع۔

قال عزوجل۔

وجعل لکم سرابیل تقیکم الحر۔

اور تمہارے لئے لباس بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں۔

خود انہیں نمازوں کے بارے میں امام سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم کا ارشاد دیکھئے۔ کہ پوچھا گیا۔ کیا عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سفر میں کوئی نماز جمع کرتے تھے۔

فرمایا: لا الا بجمع، نہ مگر مزدلفہ میں، کما قدمنا عن سنن النسائی، یہاں بھی کہہ دیجیو کہ جمع سفر کو شہرۃ چھوڑ دیا ہے۔

اور سنئے، امام ترمذی اپنی صحیح میں فرماتے ہیں۔

العمل علی هذا عند اهل العلم ان لا یجمع بین الصلاتین الا فی السفر او بعرفة۔

اہل علم کے یہاں عمل اسی پر ہے کہ بغیر سفر اور یوم عرفہ دو نمازیں جمع نہ کریں۔

امام ترمذی نے صرف نماز عرفہ کا استثناء کیا نماز مزدلفہ کو چھوڑ دیا۔ تو ہے یہ کہ دونوں جمعین متلازم ہیں اور ایک کا ذکر دوسری کا یقینا مذکر۔ خصوصاً نماز عرفہ کہ اظہر واشہر۔ تو مزدلفہ کا ذکر دونوں کا ذکر ہے، غرض ان 'صلاتین' کی دوسری نماز ظہر عرفہ ہے نہ فجر نحر۔ وہ مسئلہ جداگانہ کا افادہ ہے۔ کہ دو نمازیں تو غیر وقت میں پڑھیں اور فجر وقت معمول سے پیشتر تاریکی میں، اور بلا شبہ اجماع امت ہے کہ فجر حقیقۃً وقت سے پہلے نہ تھی، نہ ہرگز کہیں کبھی اس کا جواز اور خود اسی حدیث ابو مسعود کے الفاظ مسلم کے یہاں بروایت جریر عن الاعمش، قال قبل وقتها بغلس اس پر شاہد، اگر رات میں پڑھی جاتی تو ذکر غلس کے کیا معنی تھے۔

صحیح بخاری میں تو تصریح صریح ہے کہ فجر بعد طلوع فجر پڑھی۔

۵۱۸۔ عن عبدالرحمن بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال خرجت مع عبدالله الی مکة ثم قدمنا جمعا فصلی الصلاتین کل صلوة وحدها بأذان و إقامة و العشاء بینها ثم صلی الفجر حین طلع الفجر۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ گیا۔ پھر ہم مزدلفہ آئے تو آپ نے دو نمازیں جمع کیں ایک ہی اذان واقامت سے۔ درمیان میں رات کا کھانا کھایا۔ پھر طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔ ۱۲م

۵۱۹۔ عن عبد الرحمن بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه یقول: حج عبد الله فاتینا

۵۱۸۔

۵۱۹۔ الجامع للبخاری المناسک، ۲۲۸/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، المناسک، ۲۲۷/۱

المزدلفة حين الاذان بالعتمة اوقريبا من ذالك فامر رجلا فاذن واقام ثم صلى المغرب وصلى بعد ها ركعتين ثم دعا بعشائه فتعشى ثم صلى العشاء ركعتين فلما طلع الفجر قال ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لايصلى هذه الساعة الا هذه الصلوة فى هذا المكان من هذا اليو م۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج ادا فرمایا پھر ہم مزدلفہ آئے جب عشا کی اذان کا وقت ہو چکا تھا یا قریب تھا۔ایک شخص کو اذان واقامت کا حکم دیا اور نماز مغرب ادا کی اور بعد کی دو رکعتیں بھی۔ پھر شام کا کھانا منگا کر تناول فرمایا: پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں جب صبح صادق ہوئی تو فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز فجر کے علاوہ اس دن اور اس مقام کے سوا کبھی نماز فجر اتنے اول وقت میں نہیں پڑھتے تھے۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یہ بھی اجماع موافق ومخالف ہے کہ عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ حقیقۃً غیر وقت میں پڑھیں۔تو فجر نحر ومغرب مزدلفہ کا حکم یقیناً مختلف ہے۔ہاں عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ متحد الحکم اور غیر وقت میں پڑھنے کے حقیقی معنی انہیں کے ساتھ خاص۔اور جب تک حقیقت بنتی ہو مجاز کی طرف عدول جائز نہیں۔نہ جمع بین الحقیقۃ والمجاز ممکن۔ خصوصا ملاجی کے نزدیک تو جب تک مانع قطعی موجود نہ ہو ظاہر پر حمل واجب۔

اور شک نہیں کہ بے وقت پڑھنے سے ظاہر متبادر وہی معنی ہیں جو ان عصر ومغرب میں حاصل نہ وہ کہ فجر میں واقع۔تو واجب ہوا کہ جملہ 'صلی الفجر 'ان ''صلوتین'' کا بیان نہ ہو بلکہ یہ جملہ مستقلہ ہے اور صلوتین سے وہی عصر ومغرب مراد۔تو ان میں اصلا ہرگز کسی کا ذکر متروک نہیں۔ہاں تفصیل میں پتے کیلئے ایک ہی کا نام لیا بوجہ کمال اشتہار۔دوسری کا ذکر مطوی کیا۔

بحمد اللہ یہ معنی ہیں جواب علماء کے جس سے ملاجی کی فہم بے مس اور ناحق آنچہ انساں می کند کی ہوس۔ملاجی! اب اس برابری کے بڑے بول کی خبریں کہئے کہ جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا سمجھئے۔خدا کی شان۔ع،اوگماں بردہ کہ من کردم چو او ☆ فرق را کے بیند آں استیزہ جو

فائدہ: یہ معنی نفیس فیض فتاح علیم جل مجدہ سے قلب فقیر پر القا ہوئے۔ پھر ارکان اربعہ ملک العلماء بحر العلوم قدس سرہ مطالعہ میں آئی دیکھا تو بعینہ یہی معنی افادہ فرمائے ہیں۔ والحمد للہ علی حسن التفهیم۔

ثانیا: اقول و باللہ التوفیق۔ اگر نظر تتبع کو جولاں دیجئے تو بعونہ تعالیٰ واضح ہو کہ یہ جواب علماء محض تنزلی تھا۔ ورنہ اسی حدیث میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمع عرفات بھی ذکر فرما چکے۔ یہ حدیث سنن نسائی کتاب المناسک باب الجمع بین الظہر والعصر بعرفہ میں یوں ہے۔

۵۲۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی الصلوة لوقتها الا بجمع فی مزدلفة وعرفات۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز اس کے وقت ہی میں پڑھتے تھے مگر مزدلفہ اور عرفات میں۔ ۱۲م

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ملا جی! اب کہئے: مصیبت کا پہاڑ کس پر ٹوٹا؟ ملا جی! ابھی آپکی نازک چھاتی پر دلی کی پہاڑی آتی ہے۔ سخت جانی کے آسرے پر سانس باقی ہو تو سر بچایئے کہ عنقریب مکہ کا پہاڑ ابو قبیس آتا ہے۔ ملا جی! دعوی اجتہاد پر ادھار کھائے پھرتے ہو اور علم حدیث کی ہوا نہ لگی احادیث مرویہ بالمعنی صحیحین وغرہما صحاح وسنن، مسانید ومعاجیم، جوامع واجزاء وغیرہا میں دیکھئے صدہا مثالیں اس کی پایئے گا کہ ایک ہی حدیث کو رواۃ بالمعنی کس کس متنوع طور سے روایت کرتے ہیں۔ کوئی ایک ٹکڑا کوئی دوسرا کوئی کسی طرح، کوئی کسی طرح۔ جمع طرق سے پوری بات کا پتہ چلتا ہے۔

ولہذا امام الشان ابو حاتم رازی معاصر امام بخاری فرماتے ہیں جب تک حدیث کو ساٹھ وجہ سے نہ لکھتے اسکی حقیقت نہ پہچانتے۔

یہاں بھی مخرج " اعمش بن عمارة عن عبد الرحمن عن عبد الله " ہے۔ اعمش کے بعد حدیث منتشر ہوئی۔ ان سے حفص بن غیاث، ابو معاویہ، ابو عوانہ، عبد الواحد بن زیاد، جریر سفین، داؤد، شعبہ وغیرہم اجلہ نے روایت کی۔

۵۲۰۔ السنن للنسائی، المناسک، ۴۴/۲

یہ روایتیں الفاظ و اطوار، بسط و اختصار، اور ذکر و اقتصار میں طرق شتی پر آئیں۔ کسی میں مغرب و فجر کا ذکر ہے۔ ظہر عرفہ مذکور نہیں۔ کروایۃ الصحیحین، کسی میں ظہر عرفہ و مغرب کا بیان ہے فجر مزدلفہ ماثور نہیں۔ کروایۃ النسائی۔ کسی میں صرف مغرب کا تذکرہ ہے ظہر فجر و صیغہ ما رأیت، وغیرہ کچھ مسطور نہیں کحدیث النسائی۔

۵۲۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع بین المغرب و العشاء بجمع۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب و عشاء کو مزدلفہ میں جمع کیا۔

﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اکثر میں نماز فجر پیش از وقت مذکور ہے "وھو بطریق کل ماذکر نا من رواۃ الاعمش ما خلا جریر" کسی میں لفظ بغلس مفید واقع و مصرح مرام کی تصریح ہے۔ کما مر لمسلم من حدیث الضبی،

ان تنوعات سے نہ وہ حدیثیں متعدد ہو جائیں گی۔ نہ ایک طریق دوسرے کا نافی و منافی ہوگا بلکہ ان کے اجتماع سے جو حاصل ہو وہ حدیث تام قرار پائے گا۔ اب خواہ یہ اختلاف رواۃ اعمش کی روایت بالمعنی سے ناشی ہوا، خواہ خود اعمش نے مختلف اوقات میں مختلف طور پر روایت بالمعنی کی اور ہر راوی نے اپنی مسموع پہونچائی۔ چاہے یہ تنویع اعمش نے خود کی۔ چاہے عمارہ یا عبد الرحمن سے ہوئی اور وہ سب اعمش کو پہونچی۔ خواہ اصل منتہائے سند سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوقات عدیدہ میں حسب حاجت مختلف طوروں پر ارشاد فرمائی۔

مثلاً، شب مزدلفہ راہ مزدلفہ میں یا وہاں پہونچکر آج کی مغرب و فجر کا مسئلہ ارشاد کرنے کیلئے صرف انہیں دو کا ذکر فرمایا۔ عصر تو سب کے سامنے ابھی جمع کر چکے تھے اس کے بیان کی حاجت کیا تھی۔ دوسرے وقت جمع بین الصلاتین کا مسئلہ پیش ہوا وہاں ذکر فجر کی حاجت نہ تھی۔ عصر عرفہ اور مغرب مزدلفہ کے ذکر پر قناعت کی کہ سوا ان دو نمازوں کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی جمع نہ فرمائی۔ اور کسی وقت مغرب و عشائے مزدلفہ کا ذکر ہوا کہ ان

۵۲۱۔ السنن للنسائی، باب الجمع بین المغرب و العشاء بالمزدلفة ۱/۷۰

میں سنت کیا ہے؟ اس وقت یہ پچھلی حدیث مختصر افادہ فرمائی۔

ثم اقول: لطف یہ کہ یہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مخرج مروی صحیح بخاری وسنن نسائی سے سیدنا امام محمد نے آثار مرویہ کتاب الحج میں بسند صحیح وجلیل جس کے سب رواۃ اجلۂ ثقات وائمۂ ثبات ورجال صحیحین بلکہ صحاح ستہ سے ہے۔ یوں روایت فرمائی۔

۵۲۲۔ **عن** علقمة بن قيس رضی الله تعالىٰ عنه قال : كان عبد الله بن مسعود رضی الله تعالىٰ عنه يقول : لا جمع بين الصلوتين الا بعرفة الظهر والعصر۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔ جمع بین الصلوتین جائز نہیں مگر عرفہ میں ظہر وعصر

﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیوں ملاجی! اب یہاں کہہ دینا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فقط جمع عرفات دیکھی ۔جمع مزدلفہ خارج رہی۔ حالانکہ ہرگز نہ اس سے اعراض نہ اس پر اعتراض بلکہ ہر محل وموقع کلام میں وہاں کی قدر حاجت پر اقتصار ہے یہاں مسافر کے جمع بین الظہر والعصر کا ذکر ہوگا اس پر فرمایا: کہ ان میں جمع صرف روز عرفہ عرفات میں ہے۔ اسکے سوا نا جائز۔ ولہذا الصلوتین، معرف بلام فرمایا جس میں اصل عہد ہے۔

ملاجی! کتب احادیث آنکھ کھول کر دیکھو۔ روایات بالمعنی کے یہ ہی انداز آتے ہیں۔ خصوصا امام بخاری تو خود اپنی جامع صحیح میں اس کے عادی ہیں۔ حدیث کو ابواب مختلفہ میں بقدر حاجت پارہ پارہ کرکے لاتے ہیں۔ اس سے ایک پارہ دوسرے کو رد نہیں کرتا۔ بلکہ وہ مجموعی کامل حدیث ٹھہرتی ہے۔

پس بحمد اللہ تعالیٰ واضح وآشکارا ہوا کہ یہ حدیث بھی تمام وکمال یوں ہے۔

میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو نمازیں جمع فرمائی ہوں۔ کبھی کوئی نماز اپنے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد پڑھی ہو مگر صرف دو۔ عصر عرفہ وقت ظہر میں۔ اور مغرب مزدلفہ وقت عشاء میں۔ اور اس دن فجر کو بھی وقت مسنون معمول قبل سے طلوع فجر کے بعد ہی تاریکی میں پڑھ لیا تھا۔ اس دن کے سوا کبھی ایسا نہ کیا۔

۵۲۲۔ السنن للنسائی

الحمد لله کہ آفتاب حق وصواب بے پردہ حجاب رابعۃ النہار پر پہونچا۔اب اس حدیث نسائی جامع ذکر عرفہ ومزدلفہ پر ملاجی نے بکمال مکابرہ جو چوٹیں کی ہیں ان کی خدمت گزاری کیجئے اور ماہ صفیا پناہ رسالہ کو باذنہ تعالیٰ شب تمام کا مژدہ دیجئے۔واللہ المعین وبہ نستعین۔

لطیفہ: یارب جہل جاہلین سے تیری پناہ۔ملاجی تو رد احادیث وجرح ثقات وقدح صحاح کے دھنی ہیں۔عمل بالحدیث کے ادعائی راج میں انہیں مکابروں کی دیواریں چنی ہیں۔حدیث صحیح نسائی شریف کو دیکھا کہ انہیں مصیبت کا پہاڑ توڑ یگی۔حضرت کے گل سرسبد کو گل تہ گل خن بنا چھوڑ یگی۔لہٰذا نیام حیا سے تیغ ادا نکالی اور احادیث صحاح میں تکمیل مضمون" فریقا تکذبون و فریقا تقتلون ،، کی یوں بنا ڈالی۔

حدیث نسائی کی نامقبول اور مجروح اور متروک ہے۔دو راوی اسکے مجروح ہیں۔ایک سلیمان بن ارقم کہ اسکی توثیق کسی نے نہیں کی۔بلکہ ضعیف کہا اسکو تقریب میں،سلیمان بن ارقم ضعیف،اور ایک خالد بن مخلد کہ یہ شخص رافضی تھا اور صاحب احادیث افراد کا،کہا تقریب میں خالدبن مخلد صدوق متشیع وله افراد۔" معیار الحق مصنفہ میاں نذیر حسین ملاجی"

اقول: اولا۔وہی ملاجی کی قدیمی سفاہت،تشیع ورفض کے فرق سے جہالت۔

ثانیا: صحیحین سے وہی پرانی عداوت،خالد بن مخلد نہ صرف نسائی بلکہ بخاری ومسلم وغیرہما جملہ صحاح ستہ کے رجال سے ہیں۔امام بخاری کے استاد،اور مسلم وغیرہ کے استاذ الاستاذ۔

ثالثا: ملاجی! تم نے تو علم حدیث کی الف،ب،بھی نہ پڑھی۔اور ادعائے اجتہاد کی یوں بے وقت چڑھی۔ذرا کسی پڑھے لکھے سے ضعیف ومتشیع،صاحب افراد ومتروک الحدیث میں فرق سیکھو۔متشیع وصاحب افراد ہونا تو اصلا موجب ضعف نہیں۔صحیحین دیکھئے۔انکے رواۃ میں کتنے متشیع موجود ہیں۔اور "له افراد ،،والوں کی کیا گنتی۔جبکہ ہم حواشی فصل اول میں بکثرت له اوهام يهم ، ربما وهم ، يخطى ، يخطى كثير ا ، كثير الخطاء ، كثير الغلط ، وغیرہا والے ذکر کر آئے۔رہا ضعیف،اس میں اور متروک میں بھی زمین آسمان کا بل ہے۔ضعیف کی حدیث معتبر ومکتوب اور متابعت وشواہد میں مقبول ومطلوب ہے۔بخلاف متروک،

اس معنی اور اسکے متعلقات کی تحقیقات جلیلہ فقیر غفرلہ القدیر کے رسالہ۔ الهاد الكاف فی حكم الضعاف ۱۳۱۳ھ میں مطالعہ کیجئے۔ اور سر دست اپنی مبلغ علم تقریب ہی دیکھئے کہ ضعیف درجہ ثانیہ او رمتروک اسکے دو پایہ نیچے درجہ عاشرہ میں ہے۔ خود بعض ضعفا رجال شیخین میں اگر چہ متابعۃ یا یوں بھی واقع جس سے انکار نا متروک ہونا واضح۔

رابعاً: یہ سب کلام ملاجی کی غیبی بولی، عیبی احکام مان کر تھا۔ حضرت کی اندرونی حالت دیکھئے تو پھر حسب عادت جو رواۃ حدیث بے نسب و نسبت پائے ان میں جہاں تحریف و تصرف کا موقع ملا وہی تبدیل کا رنگ لائے۔ سند میں تھا "عن شعبة عن سليمان"

اب ملاجی اپنی مبلغ علم تقریب کھول کر بیٹھے۔ رواۃ نسائی میں شعبہ نام کا کوئی نہ ملا جس پر تقریب میں کچھ بھی جرح کی ہو۔ لہذا وہاں بس نہ چلا۔ سلیمان کو دیکھیں تو پہلی بسم اللہ یہ ہی سلیمان بن ارقم ضعیف نظر پڑا۔ حکم جڑ دیا کہ سند میں وہی مراد اور حدیث مردود۔

ملاجی! اپنے دھرم کی قسم سچ بتانا، یہ جبروتی حکم آپ نے کس دلیل سے جمایا۔ کیا اسی کا نام محدثی ہے۔ سچے ہو تو برہان لاؤ۔ ورنہ کذب و عیب رجم بالغیب پر ایمان۔ قل هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين۔

حق طلباں و حق نیوش کو اوپر معلوم ہو چکا کہ مخرج حدیث "اعمش عن عمارة عبد الرحمن عن عبد اللہ" ہے بخاری، مسلم، ابو داؤد، اور نسائی وغیرہم سب کے یہاں حدیث عمارۃ بطریق اعمش ہی مذکور، صحیحین کی تین سندیں بطریق "حفص بن غياث و ابی معاوية و جرير كلهم عن الاعمش عن عمارة" صدر کلام میں۔ ایک سند نسائی بطریق "داؤد عن الاعمش عن عمارة"، اسکے بعد سن چکے، پنجم نسائی کتاب الصلوۃ میں ہے "اخبر نا قتيبة ثنا سفين نا الاعمش عن عمارة الخ"، ششم مناسک باب الوقت الذی يصلی فيه الصبح بالمزدلفة اخبرنا محمد بن العلاء ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن عمارة الخ، ہفتم سنن ابی داؤد حدثنا مسدد ان عبد الواحد بن زياد و ابا عوانة و ابا معاوية حدثوهم عن الاعمش عن عمارة بن عمير الخ"۔

یہ امام اعمش امام اجل ثقہ ثبت حجت حافظ ضابط کبیر القدر جلیل الفخر اجلہ ائمہ تابعین و رجال صحاح ستہ سے ہیں۔ جنکی وثاقت عدالت جلالت آفتاب نیمروز سے روشن تر۔ انکا اسم

مبارک سلیمان ہے۔ وہی یہاں مراد۔ کاش تضعیف ابن ارقم دیکھ پانے کی خوشی ملاجی کی آنکھیں بند نہ کردیتی تو آگے سوجھتا کہ دنیا میں ایک یہ ہی سلیمان نہیں۔ دو ورق لوٹتے تو اسی تقریب میں تھا۔

سلیمان بن مهران الاعمش ثقة عارف بالقراءة ورع۔

سلیمان بن مہران اعمش ثقہ ہیں۔ حافظ ہیں۔ قرأت کو جاننے والے ہیں اور متقی ہیں۔

بن حضرات کا جوش تمیز اس حد تک پہونچا ہو ان سے کیا کہا جائے کہ ان سلیمان سے راوی بھی آپ نے دیکھا کون ہیں۔ امیر المؤمنین فی الحدیث۔

امام شعبہ بن الحجاج جنہیں التزام تھا کہ ضعیف لوگوں سے روایت نہ کریں گے۔ جسکی تفصیل فقیر کے رسالہ منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین ۱۳۰۱ھ میں مذکور۔ وہ اور ابن ارقم سے روایت، مگر ناواقفوں سے ان باتوں کی کیا شکایت۔

خامساً: حضرت کو اپنی پرانی مشق صاف کرنے کو اسی طرح کا ایک اور نام ہاتھ لگا۔ یعنی خالد۔

امام نسائی نے فرمایا تھا: اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد عن شعبة، بے دھڑک حکم لگادیا۔ کہ یہاں اس سے مراد خالد بن مخلد رافضی ہے۔

ملاجی! پانچ پیسے کی شیرینی تو ہم بھی چڑھائیں گے اگر ثبوت دو کہ یہاں خالد سے یہ شخص مراد ہے۔ ملاجی! تم کیا جانو کہ ائمہ محدثین کس حالت میں اپنے شیخ کے مجرد نام بے ذکر ممیز پر اکتفا کرتے ہیں۔

ملاجی! صحابہ کرام میں عبداللہ کتنے بکثرت ہیں۔ خصوصا عبادلہ خمسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پھر کیا وجہ کہ جب بصری "عن عبد الله" کہیں تو عبد الله بن عمرو بن العاص، مفہوم ہونگے اور کوئی کہے تو عبداللہ بن مسعود، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

پھر رواۃ مابعد میں تو عبداللہ صدہا ہیں۔ مگر جب سوید کہیں حدثنا عبداللہ، تو خواہ مخواہ ابن المبارک ہیں۔ محمدین کا شمار کون کرسکتا ہے۔ مگر جب بندار کہیں عن محمد عن شعبۃ، تو غندر کے سوا کسی طرف ذہن نہ جائیگا۔ وعلی هذا القياس۔ صدہا مثالیں ہیں جنہیں ادنی خدام، حدیث جانتے پہچانتے سمجھتے ہیں۔

ملا جی! یہ خالد امام اجل ثقہ ثبت حافظ جلیل الشان خالد بن حارث بصری ہیں۔ کہ امام شعبہ بن الحجاج بصری کے خلص تلامذہ اور امام اسمٰعیل بن مسعود بصری کے اجل اساتذہ اور رجال صحاح ستہ سے ہیں۔

اسمٰعیل بن مسعود کو ان سے اور انہیں شعبہ سے اکثار روایت بدرجہ غایت ہے۔

اسی سنن نسائی میں اسمٰعیل کی بیسوں روایات ان سے موجود، ان میں بہت خاص اسی طریق سے ہیں۔ کہ اسمٰعیل خالد بن حارث سے اور خالد شعبہ بن الحجاج سے۔ ان میں بہت جگہ خود اسمٰعیل نے نسب خالد مصرحا بیان کیا ہے۔ بہت جگہ انہوں نے حسب عادت مطلق چھوڑا اور امام نسائی نے واضح فرمادیا ہے۔ بہت جگہ سابق ولاحق بیانوں کے اعتماد پر یونہی مطلق باقی رکھا ہے۔

میں آپکا حجاب ناواقفی توڑنے کو ہر قسم کی مصرح روایات سے بہ نشان کتاب و باب کچھ حاضر کروں۔

طریق شعبۃ:

(۱) کتاب الافتتاح باب التطبیق ،اخبرنا اسمعیل بن محمد بن مسعود حدثنا خالد بن الحارث عن شعبة عن سلیمان۔

(۲) کتاب الطهارة باب النضح ،اخبرنا اسمعیل بن محمد بن مسعود حدثنا خالد بن الحارث عن شعبة ،

(۳) کتاب المواقیت باب الرخصة فی الصلوة بعد العصر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد بن الحارث عن شعبة ،

(٤) کتاب الامامة باب الجماعة اذا کانوا اثنین ، اخبرنا اسمعیل بن مسعو د ثنا خالد بن الحارث عن شعبة،

(٥) کتاب السهو باب التحری ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث عن شعبة ،

تصریح اسمعیل سوی مامر:

(٦) کتاب الامامة باب الرخصة للامام فی التطویل ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث ـ

(۷) کتاب قیام اللیل باب وقت رکعتی الفجر، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۸) کتاب الزکوۃ باب عطیة المرأة بغیر اذن زوجها، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۹) کتاب المزارعة باب احادیث النهی عن کری الارض بالثلث والربع،اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۱۰) کتاب القسامة والقود باب عقل الاصابع، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

تصریح النسائی،،

(۱۱) کتاب الحیض باب مضاجعة الحیض فی ثیاب حیضها ،اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد هوبن الحارث۔

(۱۲) کتاب السهو باب اذا قیل للرجل هل صلیت، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ومحمد بن عبد الاعلی قالوا حدثنا خالد هو ابن الحارث۔

(۱۳) کتاب الصیام باب التقدم قبل شهر رمضان ،اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالدهوا بن الحارث۔

(۱۴) کتاب المزارعة باب احادیث النهی عن کری الارض بالثلث والربع،اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد وهوابن الحارث۔

(۱۵) کتاب الاشربة باب الترخیص فی انتباذ البسر، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالدیعنی ابن الحارث۔

کیوں ملاجی! یہ کیا دین و دیانت ہے کہ حدیثیں رد کرنے کو ایسے جھوٹے فقرے بناؤ اور بے تکان جزم کرتے ہوئے پلک تک نہ جھپکاؤ وہ تو خدا نے خیر کرلی کہ امام نسائی نے اسمعیل بن مسعود کہہ دیا تھا۔ کہیں نرا اسمعیل ہوتا تو ملاجی کو کہتے کیا لگتا۔ کہ یہ حدیث تم اہل سنت کے نزدیک سخت مردود کہ اسکی سند میں اسمعیل دہلوی موجود ہے۔

ملاجی! صرف ایک مسئلہ میں اول تا آخر اتنی خرافات، علم حدیث کی کھلی کھلی باتوں سے یہ جاہلانا مخالفات۔ اگر دیدہ ودانستہ ہیں تو شکایت کیا کہ اخفائے حق تلبیع باطل، تلبیس عامی، اور اغوائے جاہل طوائف ضالہ کا ہمیشہ داب رہا ہے۔ اور اگر خود حضرت کی

حدیث دانی اتنی ہے تو خدارا، خدا و رسول سے حیا کیجئے۔ اپنے دین دھرم پر دیا کیجئے۔ یہ منہ اور اجتہاد کی لپک، یہ لیاقت اور مجتہدین پر ہمک، عمر وفا کرے تو آٹھ دس برس کسی ذی علم مقلد کی کفش برداری کیجئے، حدیث کے متون شروح واصول ورجال کی کتابیں سمجھ کر پڑھ لیجئے، اور یہ نہ شرمایئے کہ بوڑھے طوطوں کے پڑھنے پر لوگ ہنستے ہیں، ہنسنے دو ہنستے ہی گھر بستے ہیں۔ اگر علم مل گیا تو عین سعادت، یا طلب میں مر گئے تو جب بھی شہادت، بشرط صحت ایمان وحسن نیت، و الله الهادی لقلب اخبت،

الحمد للہ، مہر حق منجلی ہوا، اور آفتاب صواب متجلی، جن جن احادیث سے جمع بین الصلوتین کا ثبوت نہ سہل ثبوت بلکہ قطعی ثبوت زعم کیا گیا تھا واضح ہوا کہ ان میں ایک حرف مثبت مقال نہیں۔ مذہب حنفی اثبات صوری ونفی حقیقی دونوں میں بے دلیل بتادیا تھا۔ روشن ہوا کہ قرآن وحدیث اسی کے موافق، دلائل ساطعہ اسی پر ناطق، جن میں ردوانکار کی اصلا مجال نہیں۔

اور بعونہ تعالیٰ بطفیل مسئلہ وہ تازہ مجہلہ، کہنہ مشغلہ، ادعائے عمل بالحدیث کا اشغلہ، اسکا بھرم بھی من مانتا کھلا کہ ہوا سے غرض، ہوس سے کام، اور اتباع حدیث کا نام بدنام۔ پرانے پرانے، حد کے سیانے۔ جب اپنی سخن پروری پر آئیں صحیح حدیثوں کو مردود بتائیں، ثقہ ائمہ کو مطعون بتائیں۔ بخاری ومسلم پس پشت ڈالیں، انکے رواۃ و اسانید میں شاخسانے نکالیں۔ ہزار چھل کریں سو ہزار پیچ جیسے بنے صحیح حدیثیں بیچ۔ امام مالک وامام شافعی کی تقلید حرام، نہ فقط حرام کہ شرک کا پیغام۔ مگر جب حنفیہ کے مقابل دم پر بنے، مجتہد چھوڑ کر مقلدوں کی تقلید سے گاڑھی چھنے۔ اب ایک ایک شافعی مالکی کو جھک جھک کر سلام، اس کے پاؤں پکڑ اسکا دامن تھام یہ بڑا پیشوا وہ بھاری امام۔ ان میں جس کا کلام کہیں ہاتھ لگ گیا اگرچہ کیسا ہی ضعیف، کتنا ہی خطا بس خضر مل گئے، غنچے کھل گئے، اندر کے جی کے کواڑ کھل گئے سب کوفت سوخت کے غبار دھل گئے۔ وحی مل گئی ایمان لے آئے، اسی سے حنفیہ پر حجت لائے۔ اب خبردار کوئی پیچھے نہ پڑو، احبار ورہبان کی آیت نہ پڑھو۔

چھٹکارے کی گھڑی بچاؤ کا وقت ہے۔ شرک بلا سے ہو، اب مکت ہے۔

مسلمانو! حضرت کے یہ انداز دیکھے بھالے، اپنا ایمان بچائے سنبھالے۔ فریب میں نہ آنا یہ زہر درجام ہیں دھوکا نہ کھانا سبزہ زیر دام ہیں۔ بے مہاروں کی چال ہر حال بری ہے۔ تقلید

سے بری ائمہ سے بری ہے۔ بے راہ روی کا دھیان نہ لانا، چادر سے زیادہ پاؤں نہ پھیلانا۔ اتباع ائمہ راہ ہدی ہے، راہ ہدی کا والی خدا ہے۔ للہ الحمد و لی الھدایۃ منہ البدایۃ و الیہ النھایۃ۔

خلاصۃ الکلام وحسن الختام

الحمدللہ، سخن اپنے درۂ اقصی کو پہونچا۔ اب ملخص کلام وحاصل مرام چند باتیں یاد رکھیئے۔

اولا: جمع صوری بدلائل صحیحہ روشن ثبوت سے بے پردۂ حجاب اور اسکا انکار انکار آفتاب

ثانیا: کسی حدیث صحیح میں جمع تقدیم کا نام کو بھی اصلا پتہ نہیں، اسکی نسبت ادعائے قطعی ثبوت محض نسج العنکبوت۔

ثالثا: جمع تاخیر میں بھی کوئی حدیث صحیح صریح جیسا کہ ادعا کیا جاتا ہے ہرگز موجود نہیں۔ یا ضعاف ومناکیر ہیں یا محض بے علاقہ یا صاف محتمل، اور محتملات سے ہوس اثبات مہمل ومختل۔

رابعا: جب جمع صوری پر ثبوت مفسر متعین نا قابل تاویل قائم، تو محتملات خصوصا حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اسی کی طرف رجوع لازم۔ کہ قاعدہ ارجاع محتمل بہ متعین ہے نہ عکس، کہ سراسر نکس۔

خامسا: نماز بعد شہادتیں اہم فرائض واعظم ارکان اسلام ہے، اور اس میں رعایت وقت کی فرضیت اظہر ضروریات دین سے جسے مسلمانوں کا ایک ایک بچہ جانتا ہے۔ یو ہیں اوقات خمسہ غایت شہرت واستفاضہ پر بالغ حد تواتر ہیں۔ اگر حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت سفر میں جس کی ضرورت ہمیشہ ہر زمانہ میں ہر شخص کو رہی اور رہتی ہے، چار نمازوں کیلئے اوقات مشہورہ معلومہ معروفہ کے سوا قولا یا فعلا کوئی اور حکم عطا فرمایا ہوتا تو واجب تھا کہ جس شہرت جلیلہ کے ساتھ اوقات خمسہ منقول ہوئے اسی طرح یہ نیا وقت بھی نقل کیا جاتا۔ آخر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فعل کسی خلوت میں نہ کیا غزوۂ تبوک میں ہزارہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب سعادت مآب تھے۔ اگر حضور جمع فرماتے بلا شبہ وہ سب کے سب دیکھتے اور کثرت رواۃ سے اسے بھی مشہور کر چھوڑتے۔ یہ کیا کہ ایسی عظیم بات ایسے جلیل فرض کے ایسے ضروری لازم میں ایسی صریح تبدیل ایسے جمع کثیر کے سامنے واقع ہو

اور اسے یہی ایک دوراوی روایت فرمائیں۔

توبلاشبہ یہی جمع صوری فرمائی جس میں نہ وقت بدلا، نہ کسی حکم میں تغیر نے راہ پائی کہ اسکے اشتہار پر دواعی متوفر ہوتے نظر انصاف صاف ہوتو صرف ایک یہی کلام تمام دلائل خلاف کوبس ہے۔ کہ جب باوصف توفردوائی نقل احاد ہے تولاجرم جمع صوری پرمحمول کہ توفرمہجور، اور بالفرض کوئی روایت مفسرہ ناقابل تاویل ملے تو متروک العمل کہ ایسی جگہ احاد رہنا عقل سے دور سادسا: نمازوں کیلئے تعیین وتخصیص اوقات آیات قرآن عظیم واحادیث حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قطعی الثبوت ہے۔ اگر کہیں اسکا خلاف مانئیے تووہ بھی ویسا ہی قطعی چاہئے جیسے عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ کا اجماعی مسئلہ، ورنہ یقینی کے مقابل ظنی مضمحل۔

سابعا: بالفرض اگرمثل منع دلائل جمع بھی قابل سماع تسلیم کیجئے تاہم ترجیح منع کو ہے کہ جب حاضر ومبیح مجتمع ہوں توحاضر مقدم ہے۔

ثامنا۔ جانب جمع صرف نقل فعل ہے، قول اگر ہے توجمع صوری میں، جانب منع دلائل قولیہ وفعلیہ دونوں موجوداور قول فعل پرمرجح تومجموع قول وفعل محض نقل فعل پربدرجہ اولی۔

تاسعا: افقہیت راوی اور مرجح منع ہے کہ ابن عمروانس میں کسی کو فقاہت جلیلہ عبد اللہ بن مسعود تک رسائی نہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

یہ وہی ابن مسعود ہیں جنکی نسبت حدیث میں ہے۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمسكوا بعهد ابن ام عبد

ام عبد کے عہد کولازم پکڑو،

مرقاۃ میں ہے۔ اسی لئے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ انکی روایت وقول کو خلفائے اربعہ کے بعد سب صحابہ کے قول پرترجیح دیتے ہیں۔

یہ وہی ابن مسعود ہین جنہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سررسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے۔

۵۲۳۔ **عن** حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان اشبه الناس دلا و سمتاوهديا

۵۲۳۔ الجامع للترمذی باب مناقب عبد الله بن مسعود ۲/۲۲۲

برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عبد الله بن مسعود۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک چال، ڈھال اور روش میں سب سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

یہ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

٥٢٤۔ کنیف ملیٔ علما۔

ایک گٹھری ہیں علم سے بھری ہوئی۔

نہایت یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

٥٢٥۔ رضیت لامتی ما رضی لها ابن ام عبد۔

میں نے اپنی امت کیلئے پسند فرمالیا جو کچھ عبد اللہ بن مسعود اسکے لئے پسند کرے۔

لاجرم ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد وہ جناب تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے علم وفقاہت میں زائد ہیں۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے۔

هو عندا ائمتنا افقه الصحابة بعد الخلفاء الاربعة۔

ہمارے ائمہ کے نزدیک ابن مسعود خلفاء اربعہ کے بعد سب سے زیادہ فقیہ ہیں۔

عاشراً: اگر بالفرض براہین منع وادلہ جمع کانٹے کی تول برابر ہی سہی۔ تاہم منع ہی کو ترجیح رہے گی کہ اس میں احتیاط زائد ہے۔ اگر عند اللہ جمع درست بھی ہوئی تو ایک جائز بات ہے۔ جسکے ترک میں بالاجماع گناہ نہیں بلکہ بالاتفاق اسکا ترک ہی افضل ہے۔ اور اگر عند اللہ نادرست ہے تو جمع تاخیر میں نماز دانستہ قضا کرنی ہوگی۔ اور جمع تقدیم میں سرے سے ادا ہی نہ ہوگی۔ فرض گردن پر رہے گا۔ تو ایسی بات جسکا ایک پہلو خلاف اولی اور دوسری جانب گناہ کبیرہ ہو تو عاقل کا کام یہ ہی ہے کہ اس سے احتراز کرے۔

یہاں جو ملا جی ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر لکھ گئے ہیں کہ۔

٥٢٤۔ المستدرك للحاكم، معارفة الصحابة، ۳۱۸/۳

٥٢٥۔ المستدرك للحاكم، معارفة الصحابة، ۳۱۷/۳

تشکیک مذکور اس صورت میں جاری ہوتی ہے جس میں طرفین کا مذہب مدلل بدلائل ہو
اور صورت اختلاف کی ہو حالانکہ مسئلہ جمع میں مانعین کا دعوی بلا دلیل ہے اور نا جائز کہنا انکا خلاف
ہے اختلاف نہیں۔ پس اگر صحت میں عمل مدلل بدلائل کے قول بلا دلیل شک ڈال دیا کرے تو
سینکڑوں اعمال باطل ہو جائیں اور حق و باطل میں کچھ تمیز نہ رہے۔"

معیار حق مصنفہ ملاجی

ان جھوٹی بالاخوانیوں، سینہ زوری کی لن ترانیوں کا کچا چٹھا بعونہ تعالی سب کھل چکا۔ مگر حیا کا بھلا ہو جس کے آسرے جیتے ہیں، یونہی تو آفتاب پر خاک اڑا کر اندھوں کو سمجھا دیا کرتے ہیں کہ حنفیہ کا مذہب بے دلیل و خلاف حدیث ہے۔

خدا کی شان قرآن عظیم و احادیث رسول کریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی ان قاہر دلیلوں کو جنہیں سن کر جگر تک دھمک پہونچی ہوگی بے دلیل ٹھہراؤ۔ اور اپنے ضعیف و بے ثبوت قول کو قطعی یقینی مدلل بتاؤ۔ اور عمل بالحدیث و دین و دیانت کا نام لیتے نہ شرماؤ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آدمیاں گم شدند ملک گرفت اجتہاد

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے یہ چند اوراق کہ بنظر احقاق حق لکھے۔ مولی عزوجل اپنے کرم سے قبول فرمائے۔ شر حساد و شامت ذنوب سے محفوظ رکھے۔ وجہ ثبات و استقامت مقلدین کرام بنائے۔ یہ امید تو ان شاء اللہ القریب المجیب نقد وقت ہے۔ مگر دشمنان حنفیت کو ہدایت ملنے، عناد حنفیہ کی راہ نہ چلنے کی طرف سے یاس سخت ہے۔ کہ کھلے مکابروں میں جن صاحبوں کی یہ ہمتیں بڑھی ہیں۔ یہ مشقیں چڑھی ہیں۔ انہیں آئندہ ایسی اور ان سے بڑھ کر اور ہزار ہٹ دھرمیاں کرتے کیا لگتا ہے۔ تحریف، تعصب، مکابرے اور تحکم کا کیا علاج ہے۔ سوا اسکے کہ شر شریران سے اپنے رب عزوجل کی پناہ لوں اور بتوسل روح اکرم امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اس سے عرض کروں۔

رب انی اعوذبك من همزات الشياطين و اعوذ بك رب ان يحضرون و صلى الله تعالى على الهادى الامين الامان المامون محمد و آله و صحبه الكرام و الذين هم بهديهم يهتدون۔

الحمد للہ کہ یہ مبارک رسالہ، نفیس عجالہ یازدہم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۳ ہجریہ علی صاحبھا افضل الصلوۃ و التحیۃ کو تمام اور بلحاظ تاریخ حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوتین، نام ہوا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم و صلى الله تعالىٰ على سيد المرسلين محمد و آله و صحبه اجمعين ۔ آمين۔ سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك ، و الله سبحانه و تعالىٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم و احكم ۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۴۱۴

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۹۲ تا ۳۱۳ ملخصا

(۱۴) بحالت سفر ایک نماز آخر وقت اور دوسری اول وقت میں پڑھنا

۵۲۶۔ **عن** نافع وعبد الله بن و اقد رضى الله تعالىٰ عنهما ان مؤذن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : الصلوة ، قال : سر ، حتى اذا كان ، قبل غيوب الشفق نزل ، فصلى المغرب ، ثم انتظر حتى غاب الشفق فصلى العشاء ، ثم قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان أعجل به أمر صنع مثل الذى صنعت فسار فى ذلك اليوم و الليلة ميسرة ثلث۔

حضرت نافع وحضرت عبد اللہ بن واقد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے نماز کا تقاضا کیا۔ فرمایا: چلو، یہاں تک کہ شفق ڈوبنے سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی۔ پھر انتظار فرمایا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی۔ اس وقت عشاء پڑھی۔ پھر فرمایا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جیسا میں نے کیا۔ حضرت ابن عمر نے اس دن رات میں تین رات دن کی راہ قطع کی۔ ۱۲م

۵۲۷۔ **عن** نافع رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرجت مع عبد الله ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما فى سفر يريد ارضاله ،فاتاه آت فقال : ان صفية بنت ابى عبيد لما

۵۲۶۔ السنن لابی داؤد، الجمع بین الصلوتین، ۱۷۱/۱۰

۵۲۷۔ السنن للنسائی، المواقیت، ۹۹/۱

بها ، فانظر ان تدركها فخرج سرعا و معه رجل من قريش يسايره ، و غابت الشمس فلم يصل الصلوة ، و كان عهدى به و هو يحافظ على الصلوة فلما ابطأ قلت : الصلوة ، يرحمك الله ، فالتفت الى و مضى ، حتى اذا كان فى آخر الشفق نزل فصلى المغرب، ثم اقام العشاء و قد توارى الشفق فصلى بنا، ثم أقبل علينا فقال : اِن رسول اللهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا أعجل به السير صنع هكذا ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک سفر میں گیا جبکہ وہ اپنی ایک زمین دیکھنے تشریف لے گئے تھے۔کسی نے آکر کہا: آپکی زوجہ صفیہ بنت ابی عبید اپنے حال میں مشغول ہیں۔شاید ہی آپ انہیں زندہ پائیں۔یہ سن کر بہ سرعت چلے اور انکے ساتھ ایک مرد قریشی تھا۔سورج ڈوب گیا اور نماز نہ پڑھی۔اور میں نے ہمیشہ انکی یہ ہی عادت پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے تھے۔جب دیر لگائی تو میں نے عرض کیا: نماز، خدا آپ پر رحم فرمائے۔میری طرف پھر کر دیکھا اور آگے روانہ ہوئے ۔جب شفق کا اخیر حصہ رہا اتر کر مغرب پڑھی۔پھر عشاء کی تکبیر اس حال میں کہی کہ شفق ڈوب چکی تھی۔اس وقت عشاء پڑھائی۔پھر ہماری طرف منہ کر کے کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے۔۱۲م

۵۲۸۔ **عن** نافع رضى الله تعالىٰ عنه قال: اقبلنا مع ابن عمر من مكة حتى اذا كان ببعض الطريق استصرخ على زوجته فقيل له : انها في الموت ،فاسرع السيرو كان اذا نودى بالمغرب نزل مكانه فصلى فلما كان تلك الليلة نودى بالمغرب فسار حتى امسينا ، فظننا أنه نسى فقلنا: الصلوة ، فسار حتى اذا كان الشفق قرب أن يغيب نزل فصلى المغرب ، و غاب الشفق فصلى العشاء ، ثم أقبل علينا فقال : هكذا كنا نصنع مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جد بناالسير۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مکہ سے واپس ہوئے تو راستہ ہی میں تھے کہ انکو انکی بیوی حضرت صفیہ

۵۲۸۔ السنن للنسائی، المواقیت، ۱/۷۰ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۲

السنن للدار قطنی، ۱/۳۹۴ ☆

بنت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ موت کے قریب ہیں تو آپ نے سفر تیز کردیا۔ انکی عادت کریمہ یہ تھی کہ جب مغرب کی اذان ہوتی تو نماز کے لئے فوراً اترتے ۔لیکن اس رات اذان کے بعد بھی سفر جاری رکھا یہاں تک کہ رات آ گئی ۔ہم سمجھے کہ شاید نماز کے بارے میں بھول گئے ۔لہذا یاد دلانے کی غرض سے ہم نے کہا: نماز، لیکن پھر بھی سفر جاری رکھا یہاں تک کہ جب شفق ڈوبنے کے قریب ہوئی تو سواری سے اترے اور مغرب پڑھی ،اور شفق ڈوب گئی تو عشاء پڑھی ، پھر ہماری طرف منہ کر کے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب سفر میں جلدی ہوتی۔

۵۲۹۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا عجلہ السیر فی السفر یؤخر صلوۃ المغرب حتی یجمع بینہا و بین العشاء ، قال: سالم و کان عبداللہ یفعلہ اذا عجلہ السیر ، و یقیم المغرب فیصلیہا رکعتین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز اتنی مؤخر کردیتے کہ مغرب اور عشاء کی ساتھ ساتھ پڑھتے ۔حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی جب سفر میں جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے ۔کہ مغرب کی اقامت کہہ کر تین رکعتیں پڑھ لیتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر ٹھہرتے ۔پھر عشاء کی اقامت کہہ کر دو رکعتیں پڑھتے ۔۱۲م

۵۳۰۔ عن أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر یؤخر الظہر و یقدم العصر و یؤخر المغرب و یقدم العشاء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ظہر کو دیر فرماتے اور عصر کو اول وقت پڑھتے ،مغرب کی تاخیر فرماتے

۵۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصلوۃ ۱/۱۴۹ ☆ المسند للشافعی، ۳۸۷

۵۳۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۲

عشاء کو اول وقت پڑھتے۔

۵۳۱۔ **عن** سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان صفیۃ بنت ابی عبید کانت تحتہ فکتبت الیہ ، وھو فی زراعتہ لہ ، انی فی آخر یوم من ایام الدنیا و اول یوم من الاخرۃ ، فرکب فاسرع السیر الیھا ، حتی اذا حانت صلوۃ الظھر قال لہ المؤذن ، الصلوۃ یا ابا عبد الرحمٰن افلم یلتفت ، حتی اذا کان بین الصلوتین نزل ،فقال ؛ اقم ، فاذا سلمت فاقم ، فصلی ثم رکب حتی اذا غابت الشمس ، قال لہ المؤذن : الصلوۃ ،فقال: کفعلک فی صلوۃ الظھر والعصر ، ثم سار حتی اذا اشتبکت النجوم نزل ، ثم قا ل للمؤذن :اقم ،فاذاسلمت فاقم ،فصلی ثم انصرف فالتفت الینا فقال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا حَضَرَ اَحَدَ کُمُ الْاَمْرُ الَّذِی یَخَافُ فَوْتَہٗ فَلْیُصَلِّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ ۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے والد کو خط لکھا کہ اب میرا دم واپسیں ہے جب آپ اپنے کھیت پر تشریف فرما تھے ۔تو آپ نہایت تیز چلے ۔ یہاں تک کہ جب ظہر کا وقت قریب ہوا تو مؤذن نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن !نماز، آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی ۔ یہاں تک کہ جب دونوں نمازوں کے درمیان کا وقت قریب آیا تو اترے ،فرمایا: اقامت کہواور جب میں سلام پھیروں تو عصر کی اقامت کہنا ، پھر عصر کی نماز پڑھ کر سوار ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا ،مؤذن نے پھر عرض کیا: نماز، فرمایا: جیسے تو نے ظہر وعصر میں کیا ، پھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب تارے خوب کھل آئے تو سواری سے اترے ، پھر مؤذن سے فرمایا: اقامت کہہ ،اور جب میں سلام پھیر کر فارغ ہو جاؤں تو عشاء کے لئے اقامت کہنا ، چنانچہ آپ نماز سے فارغ ہوکر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی کام پیش آئے اور اسکے فوت ہونے کا خوف ہو تو اس طرح نماز پڑھے ۔۱۲م

۵۳۲۔ عن عمربن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان علیاً کان اذا سافر

۵۳۱۔ السنن للنسائی، باب الوقت الذی یجمع فیہ المسافر ، الخ ۶۸/۱

۵۳۲۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ ۱۷۳/۱

سار بعد ما تغرب الشمس حتی تکاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی المغرب ثم یدعو بعشائه فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل و یقول هکذا کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصنع۔

حضرت عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک امیر المؤمنین مولی المسلمین سیدنا حضرت علی، مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی جب سفر فرماتے، سورج ڈوبنے پر چلتے رہتے یہاں تک کہ قریب تھا کہ تاریکی ہو جائے پھر اتر کر مغرب پڑھتے۔ پھر کھانا منگا کر تناول فرماتے۔ پھر عشاء پڑھکر کوچ کرتے اور کہتے اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

امام عینی نے فرمایا: لا بأس به، اسکی سند میں کوئی نقص نہیں۔

۵۳۳۔ **عن** أبی عثمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: و فدت انا و سعد بن مالك و نحن فبادر للحج، فکنا نجمع بین الظهر والعصر نقدم من هذه و نؤخر من هذه، ونجمع بین المغرب والعشاء نقدم من هذه ونؤخر من هذه حتی قدمنا مکة۔

حضرت ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے ارادے سے نکلے۔ تو حج کی جلدی میں مکہ معظمہ تک ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو یوں جمع کرتے گئے کہ ظہر ومغرب دیر کر کے پڑھتے اور عصر وعشاء جلد۔

۵۳۴۔ **عن** عبد الرحمٰن بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال: صحبت عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فی حجه فکان یؤخر الظهر و یعجل العصر، و یؤخر المغرب و یعجل العشاء، و لیسفر لصلوٰة الغداة۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کو گیا، تو میں نے آپ کا طریقہ مبارکہ دیکھا کہ ظہر میں تاخیر فرماتے اور عصر میں جلدی، مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی، اور صبح روشن کر کے۔

۵۳۳۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۴

۵۳۴۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۴

پڑھتے۔

﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے ارشادات سے نماز فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت، ظہرین عرفہ وعشائین مزدلفہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔

قرآن عظیم واحادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ یہی مذہب ہے حضرت ناطق بالحق والصواب، موافق الرائے بالوحی والکتاب امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم وحضرت سیدنا سعد بن وقاص احد العشرۃ المبشرۃ، وحضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود من اجل فقہاء الصحابۃ البررۃ، وحضرت سیدنا وابن سیدنا عبد اللہ بن عمر فاروق، وحضرت سیدتنا ام المؤمنین الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اعاظم صحابہ کرام کا۔

وخلیفہ راشد امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز وامام سالم بن عبد اللہ بن عمر، وامام علقمہ بن قیس، وامام اسود بن یزید نخعی وامام حسن بصری، وامام ابن سیدین، وامام ابراہیم نخعی، امام مکحول شامی، وامام جابر بن زید، وامام عمر بن دینار، وامام حماد بن ابی سلیمان، وامام اجل ابو حنیفہ اجلہ ائمہ تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وامام سفیان ثوری، امام لیث بن سعد، امام قاضی الشرق والغرب ابو یوسف، وامام ابو عبد اللہ محمد الشیبانی، وامام زفر بن الہذیل، وامام حسن بن زیاد، وامام دار الہجرۃ عالم المدینہ مالک بن انس فی روایۃ ابن قاسم اکابر تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وامام عبد الرحمٰن بن قاسم عتقی تلمیذ امام مالک، وامام عیسی بن ابان، وامام ابو جعفر احمد بن سلامہ مصری وغیرہم ائمہ دین، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

تحقیق مقام یہ ہے کہ جمع بین الصلوتین (یعنی دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا) دو قسم ہیں۔

۱۔ **جمع فعلی**: جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں۔

کہ واقع میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع مگر ادا میں مل جائیں۔ جیسے۔ ظہر اپنے آخر وقت میں پڑھی کہ اسکے ختم پر وقت عصر آگیا اب فوراً عصر اول وقت پڑھ لی۔ ہوئیں تو دونوں

اپنے اپنے وقت پر اور فعلا وصورۃ مل گئیں۔ اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اس وقت پڑھی۔ ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی عشا کا وقت ہوگیا وہ پڑھ لی۔ ایسا ملانا بعذر مرض وضرورت سفر بلاشبہ جائز ہے۔ ہمارے علماء کرام بھی اسکی رخصت دیتے ہیں

۲۔ جمع وقتی: جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں۔

یعنی بمعنی مصطلح قائلان جمع کہ جو معنی جمع انکا مذہب ہے وہ حقیقۃ اسی صورت میں ہے۔ ورنہ جمع اپنے اصل معنی پر دونوں جگہ حقیقی ہے کما لا یخفی۔

اور اسی لحاظ سے جمع فعلی کو صوری کہتے ہیں ورنہ حقیقۃ فرائض میں یہ جمع بھی جمع صوری ہی ہے۔ ان میں تداخل محال تو جب ملیں گے صورۃ ملیں گے۔ اور معنی جدا فافھم فانہ نفیس جدا اس جمع کے یہ معنی ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے جس کی دو صورتیں ہیں

جمع تقدیم

کہ وقت کی نماز مثلا ظہر یا مغرب پڑھ کر اسکے ساتھ ہی متصل بلا فصل پچھلے وقت کی نماز مثلا عصر یا عشا پیشگی پڑھ لیں۔

جمع تاخیر

کہ پہلی نماز مثلا ظہر یا مغرب کو باوصف قدرت واختیار قصدا اٹھا رکھیں کہ جب اسکا وقت نکل جائے گا۔ پچھلی نماز مثلا عصر یا عشا کے وقت میں پڑھ کر اس کے بعد متصل خواہ منفصلا اس وقت کی نماز ادا کریں گے۔

یہ دونوں صورتیں بحالت اختیار صرف حجاج کرام کو صرف حج میں صرف عصر اور مغرب مزدلفہ میں جائز ہے۔ اول میں جمع تقدیم اور دوم میں جمع تاخیر عام ازیں کہ وہ مسافر ہوں یا خاص ساکنان مکہ ومنٰی وغیرھا مواضع قربانی کہ وہ بوجہ نسک ہے نہ بوجہ سفر، اور بحالت اضطرار وعدم قدرت سفر حضر، یا ظہر عصر وغیرھا کی تخصیص نہیں جتنی نمازوں تک مشغولی جہاد، یا شدت مرض یا غشی وغیرہا کے سبب قدرت نہ ملے ناچار سب مؤخر رہیں گی۔ اور وقت قدرت بحالت عدم سقوط ادا کی جائیں گی۔ جس طرح حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے غزوۂ خندق میں ظہر وعصر ومغرب عشا کے وقت پڑھیں۔ انکے سوا

کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی صورت جمع وقتی کی اصلا اجازت نہیں۔ اگر جمع تقدیم کریگا نماز اخیر محض باطل و نا کارہ جائے گی۔ جب اسکا وقت آئے گا فرض ہوگی۔ نہ پڑھیگا ذمہ پر رہے گی۔ اور جمع تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا۔ عمداً نماز قضا کردینے والا ٹھہرے گا۔ اگرچہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اتر جائے گا۔

یہ تفصیل مذہب مہذب ہے اور اسی پر دلائل قرآن وحدیث ناطق بلکہ توقیت صلوۃ کا مسئلہ متفق علیہا ہے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ نماز کو دانستہ قضا کردینا بلاشبہ حرام، تو جس طرح صبح یا عشا قصدا نہ پڑھنی کہ ظہر یا فجر کے وقت پڑھ لیں گے حرام قطعی ہے یوں ہی ظہر یا مغرب قصدا نہ پڑھنی کہ عصر یا عشا کے وقت ادا کریں گے حرام ہونا لازم۔ اور وقت سے پہلے تو حرمت درکنار نماز ہی بیکار۔

جیسے کوئی آدھی رات سے صبح کی نماز یا پہر دن چڑھے سے ظہر پڑھ رکھے قطعا نہ ہوگی۔ یونہی جو ظہر کے وقت عصر یا مغرب کے وقت عشا نبٹالے اس کا بھی نہ ہونا واجب۔

احادیث میں کہ حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سے جمع منقول اس میں صراحتاً وہی جمع صوری مذکور، یا مجمل ومحتمل اسی صریح مفصل پر محمول۔ جمع حقیقی کے باب میں اصلاً کوئی حدیث صحیح صریح مفسر وارد نہیں جمع تقدیم تو اس قابل بھی نہیں کہ اس پر کسی حدیث صحیح کا نام لیا جائے۔ جمع تاخیر میں احادیث کثیرہ کے خلاف دو حدیثیں ایسی آئیں جن سے بادی النظر میں دھوکا ہو۔ مگر عند التحقیق جب احادیث متنوعہ کو جمع کر کے نظر انصاف کی جائے فوراً حق ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ بھی وجوبا یا امکانا اسی جمع صوری کی خبر دے رہی ہے۔ غرض جمع وقتی پر شرع مطہرہ سے کوئی دلیل واجب القبول اصلاً قائم نہیں بلکہ بکثرت صحیح حدیثیں اور قرآن عظیم کی متعدد آیتیں اور اصول شرع کی واضح دلیلیں اس کی نفی پر حجت مبین، یہ اجمال کلام و دلائل مذہب ہے۔

اس مسئلہ میں ہمارے زمانے کے امام لامذہباں، مجتہد نامقلداں، مخترع طرز نوی مبتدع آزادروی، میاں نذیر حسین صاحب دہلوی، ہداہ اللہ الی الصراط السوی نے کتاب عجب العجاب معیار الحق کے آخر میں اپنی چلتی حد بھر کا کلام مشبع کیا، مباحث مسئلہ میں اگلے پچھلے، مالکیوں، شافعیوں وغیرہم کا الٹا پلٹا، الجھا سلجھا، جیسا کلام حنفیہ کے خلاف جہاں کہیں ملا سب

جمع کرلیا، اور کھلے خزانے، احادیث صحاح کورد فرمانے، رواۃ صحیحین کو مردود بتانے، بخاری و مسلم کی صدہا حدیثوں کو واہیات بتانے، محدثی کا بھرم، عمل بالحدیث کا دھرم دن دہاڑے دھڑی دھڑی کرکے لٹانے میں رنگ رنگ سے اپنی نئی ابکار افکار کو جلوہ دیا۔

تو بعون قدیم اس تحریر عدیم التحریر، حائز ہر غث و یابس ونقیر وقطمیر کے رد میں تمام مساعی نو و کہن کا جواب، اور ملاجی کے ادعائے باطل عمل بالحدیث ولیاقت اجتہاد وعلم حدیث کے روئے نہانی سے کشف حجاب، بعض علمائے عصر وعظمائے وقت غفر اللہ تعالیٰ لنا و له و شکر فی انتصارنا الحق سعینا و سعیه نے ملاجی پر تعقبات کثیرہ بسیطہ کئے مگران شاء الله العزیز الکریم و لا حول و لا قوہ الا بالله العلی العزیز ، یہ افاضات تازہ چیزے دیگر ہوں گے جنہیں دیکھ کر ہر مصنف حق پسند بے ساختہ پکار اٹھے۔ کہ

کم ترك الاول للآخر۔

بہت سی چیزیں پہلوں نے پچھلوں کیلئے چھوڑ دی ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید، ۵/۱۶۰۔۱۶۴

حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جمع صوری کا ثبوت اصلا محل کلام نہیں اور وہی مذہب مہذب ائمہ حنفی ہے اس میں صاف صریح جلیل وصحیح احادیث مروی، مگر ملاجی تو انکار آفتاب کے عادی، بکمال شوخ چشمی بے نقط سنادی، کہ کوئی حدیث صحیح ایسی نہیں جس سے ثابت ہو کہ آنحضرت جمع صوری سفر میں کیا کرتے تھے۔

(معیار الحق مصنفہ نذیر حسین ملاجی)

بہت اچھا ذرا نگاہ روبرو۔

ہم نے گذشتہ اوراق میں متعدد احادیث اس معنی کے ثبوت میں نقل کیں اسی کی طرف امام احمد رضا قدس سرہ اشارہ کررہے ہیں اور پھر ان احادیث کے طرق اسانید مجملا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "مرتب" حدیث جلیل وعظیم سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ اس جناب سے مشہور مستفیض ہے۔ جسے امام بخاری وابوداؤد ونسائی نے اپنی صحاح امام عیسی بن ابان نے کتاب الحج علی اہل مدینہ، امام طحاوی نے شرح معانی الآثار، ذہلی نے زہریات، اور اسمعیل نے مستخرج صحیح بخاری میں بطرق عدیدہ کثیرہ روایت کیا۔

☆ بخاری، اسماعیل اور ذہلی نے لیث بن سعد کے طریقے سے یونس سے۔انہوں نے زہری سے روایت کی ہے۔

☆ نسائی نے یزید بن زریع اور نضر بن شمیل کے دو طریقوں سے کثیر بن قاروندا سے روایت کی ہے۔

یہ دونوں یعنی زہری اور کثیر بن قاروندا سالم سے راوی ہیں۔

☆ نسائی نے قتیبہ سے۔طحاوی نے ابو عامر عقدی سے اور فقیہ امام عیسی بن ابان، کے حج میں یہ تینوں حضرات عطاف سے روایت کرتے ہیں۔

☆ ابوداؤد نے فضیل بن غزوانی اور عبداللہ بن علاء سے روایت کی۔

☆ ابوداؤد نے ہی عیسی سے،نسائی نے ولید سے،طحاوی نے بشر بن بکر سے۔

یہ تینوں یعنی عیسی،ولید بشر بن بکر جابر سے روایت کرتے ہیں۔

☆ طحاوی نے اسامہ بن زید سے روایت کی۔

یہ پانچوں یعنی عطاف، فضیل بن غزوان،عبداللہ بن العلاء، جابر،اور اسامہ بن زید نافع سے راوی ہیں۔

☆ ابوداؤد عبداللہ بن واقد سے راوی۔

☆ طحاوی اسماعیل بن عبدالرحمٰن سے راوی۔

یہ چاروں یعنی سالم، نافع،عبداللہ بن واقد،اور اسمعیل بن عبدالرحمٰن،سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ناقل ہیں۔

ان طرق عدیدہ کثیرہ نیز دیگر طرق واسانید صحابہ کرام سے متعدد احادیث گذشتہ اوراق میں نقل ہوئیں۔اب امام احمد رضا قدس سرہ کے بعض افادات اور ملاجی کی خرافات پر چند لطائف ملاحظہ ہوں۔

﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمدللہ، جمع صوری کا طریقہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وحضرت مولی علی، وعبداللہ بن مسعود، وسعد بن مالک وعبداللہ بن عمر وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روشن وجہ پر ثابت ہوا۔اور امام لامذہباں کا وہ جبروتی ادعا کہ اس میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔اور

اس سے بڑھ کر یہ بانگ بے معنی کہ۔

''یہ روایات جن سے جمع صوری کرنی ابن عمر کی واضح ہوتی ہے سب واہیات اور مردود ،اور شاذ ومنا کیر ہیں۔ معیا الحق''

اور بشدت حیا یہ خاص جھو دوافتراء کہ

''ابن عمر نے اس کیفیت سے ہرگز نمازیں جمع نہیں کیں جیسا کہ ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔معیار الحق''

اپنی سزائے کردار کو پہونچا۔اب ایضاح مرام وازاحت اوہام کو چند افادات کا استعمال کیجئے۔

افادۂ اولیٰ :لا مذہب ملا کو جب کہ انکار جمع صوری میں چاند پر خاک اڑانی تھی۔اور احادیث مذکور صحاح مشہورہ میں موجود ومتداول ،تو بے رد صحاح چارۂ کار کیا تھا۔لہذا بایں پیرانہ سالی،حضرت کے رقص جمالی ملاحظہ ہوں۔

لطیفہ ا:ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث جلیل وعظیم کے پہلے طریق صحیح مروی سنن ابی داوٗد کو محمد بن فضیل کے سبب ضعیف کہا۔

اقول:

اولا:یہ بھی شرم نہ آئی کہ یہ محمد بن فضیل صحیح بخاری وصحیح مسلم کے رجال سے ہے۔

ثانیا:امام ابن معین جیسے شخص نے ابن فضیل کو ثقہ،امام احمد نے حسن الحدیث،امام نسائی نے لاباٗس (اس میں کوئی نقص نہیں) کہا،امام احمد نے اس سے روایت کی اور وہ جسے ثقہ نہیں جانتے اس سے روایت نہیں فرماتے،میزان نے اصلا کوئی جرح مفسر اسکے حق میں ذکر نہ کی۔

ثالثا:یہ بکف چراغی قابل تماشا کہ ابن فضیل کے منسوب برفض ہونے کا دعوی کیا اور ثبوت میں عبارت تقریب' رمی بالتشیع۔'

ملاجی کو بایں سالخوردی ودعوی محدثی آج تک اتنی خبر نہیں کہ محاورات سلف واصطلاح محدثین میں تشیع ورفض میں کتنا بڑا فرق ہے۔

زبان متاخرین میں شیعہ روافض کو کہتے ہیں۔ خذلھم اللہ تعالیٰ جمیعا ،بلکہ آج کل کے بیہودہ مہذبین رافض کو رافضی کہنا خلاف تہذیب جانتے اور انہیں شیعہ ہی کے لقب سے

یاد کرنا ضروری مانتے ہیں۔ خود ملا جی کے خیال میں اپنی ملائی کے باعث یہ ہی تازہ محاورہ تھا یا عوام کو دھوکا دینے کیلئے متشیع کو رافضی بنایا۔ حالانکہ سلف میں جو تمام خلفائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حسن عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو ان میں افضل جانتا شیعی کہلاتا۔ بلکہ جو صرف امیر لمؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تفضیل دیتا اسے بھی شیعہ کہتے۔ حالانکہ یہ مسلک بعض علمائے اہل سنت کا تھا۔ اسی بنا پر متعدد ائمہ کوفہ کو شیعہ کہا گیا۔ بلکہ کبھی محض غلبۂ محبت اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو شیعت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیت ہے۔

امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں خود انہیں محمد بن فضیل کی نسبت تصریح کی کہ ان کا تشیع صرف موالات تھا وبس۔

رابعا: ذرا رواۃ صحیحین دیکھ کر شیعی کو رافضی بنا کر تضعیف کی ہوتی۔ کیا بخاری و مسلم سے بھی ہاتھ دھونا ہے۔ انکے رواۃ میں تیس سے زیادہ ایسے لوگ ہیں جنہیں اصطلاح قدماء پر بلفظ تشیع ذکر کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تدریب میں حاکم سے نقل کیا۔

كتاب مسلم ملآن من الشيعة ،

مسلم کی کتاب شیعوں سے بھری ہوئی ہے۔

دور کیوں جایئے خود یہی ابن فضیل کہ واقع کے شیعی صرف بمعنی محبّ اہل بیت کرام اور آپ کے زعم میں معاذ اللہ رافضی صحیحین کے راوی ہیں۔

لطیفہ ۲: امام طحاوی کی حدیث بطریق، ابن جابر عن نافع، پر بشر بن بکر سے طعن کیا کہ ''وہ غریب الحدیث ہے، ایسی روایتیں لاتا ہے کہ سب کے خلاف، قاله الحافظ في التقريب ،
معیار الحق''

اقول:

اولا: ذرا شرم کی ہوتی کہ یہ بشر بن بکر رجال صحیح بخاری سے ہیں۔ صحیح حدیثیں رد کرنے بیٹھے تو اب بخاری بھی بالائے طاق ہے۔

ثانیا: اس صریح خیانت کو دیکھئے کہ تقریب میں صاف صاف بشر کو ثقہ فرمایا تھا ہضم کر گئے۔

ثالثاً: محدث جی! تقریب میں "ثقہ یغرب" ہے۔ کسی ذی علم سے سیکھو کہ "فلان یغرب" اور "فلان غریب الحدیث" میں کتنا فرق ہے۔

لطیفہ ۳: طریق ابن جابر سے سنن نسائی کی حدیث کو ولید بن قاسم سے رد کیا کہ "روایت میں اس سے خطا ہوتی تھی، کہا تقریب میں "صدوق یخطئی"

معیار الحق

اقول:

اولا: مسلمانو! اس تحریف شدید کو دیکھنا۔ اسناد نسائی میں یہاں نام ولید غیر منسوب واقع تھا۔ کہ ' اخبر محمد بن خالد ثنا الولید ثنا ابن جابر ثنانا فع الحدیث ۔ ملاجی کو چالاکی کا موقع ملا کہ تقریب میں اسی طبقہ کا ایک شخص رواۃ نسائی سے کہ نام کا ولید اور قدرے متکلم فیہ ہے چھانٹ کر اپنے دل سے ولید بن قاسم تراش لیا۔ حالانکہ یہ ولید بن قاسم نہیں ولید بن مسلم ہیں۔ رجال صحیح مسلم وائمہ ثقات وحفاظ اعلام سے اسی تقریب میں انکے ثقہ ہونے کی شہادت موجود۔ ہاں تدلیس کرتے ہیں۔ مگر بحمد اللہ اسکا احتمال یہاں مفقود کہ وہ صراحۃ ' حدثنا ابن جابر قال حدثنی نافع غرمار ہے ہیں۔

تم نے جانا کہ آپ کے کید پر کوئی آگاہ نہ ہوگا۔ ذرا بتایئے تو کہ آپ نے ولید کا ولید بن قاسم کس دلیل سے متعین کر لیا کیا اس طبقہ میں اس نام کا راوی نسائی میں کوئی اور نہ تھا۔ اگر اب عاجز آ کر ہم سے پوچھنا ہو کہ تم نے ولید بن مسلم کیسے جانا۔ اول تو بقانون مناظرہ جب آپ غاصب منصب ہیں ہم سے سوال کا محل نہیں۔ اور استفادۃ پوچھو تو پہلے اپنی جزاف کا صاف صاف اعتراف کرو پھر شاگردی کیجئے تو ایک یہی کیا بعونہ تعالیٰ بہت کچھ سکھادیں۔ وہ قواعد بتادیں جن سے اسمائے مشترکہ میں اکثر جگہ تعیین نکال سکو۔

ثانیا: بفرض غلط ابن قاسم ہی سہی پھر وہ بھی کب مستحق رد ہیں امام احمد نے ان کی توثیق فرمائی ان سے روایت کی محدثین کو حکم دیا کہ ان سے حدیث لکھو۔ ابن عدی نے کہا: اذا روی عن ثقة فلا بأس به (وہ جب کسی ثقہ سے روایت کریں تو ان میں کوئی عیب نہیں) اور ابن جابر کا ثقہ ہونا خود ظاہر۔

ثالثا: ذرا رواۃ صحیح بخاری ومسلم پر نظر ڈالے ہوتے کہ ان میں کتنوں کی نسبت

تقریب میں بھی 'صدوق یخطی' بلکہ اس سے زائد کہا۔ کیا قسم کھائے بیٹھے ہو کہ صحیحین کا رد ہی کرو گے؟

لطیفہ ۴: حدیث صحیح نسائی وطحاوی وعیسیٰ بن ابان بطریق عطاف عن نافع، کو عطاف سے معلول کیا کہ "وہ وہمی ہے۔ کہا تقریب میں 'صدوق یھم' "۔ معیار الحق

اقول:

اولا: عطاف کو امام احمد وامام ابن معین نے ثقہ کہا۔ و کفی بھما قدوۃ، میزان میں انکی نسبت کوئی جرح مفسر منقول نہیں۔

ثانیا: کسی سے پڑھو کہ وہمی اور 'صدوق یہم' میں کتنا فرق ہے۔

ثالثا: صحیحین سے عداوت کہاں تک بڑھے گی۔ تقریب ملاحظہ ہو کہ آپ کے وہم کے ایسے وہمی ان میں کس قدر ہیں۔

رابعا: بالفرض یہ سب رواۃ مطعون ہی سہی مگر جب بالیقین ان میں کوئی درجۂ سقوط میں نہیں۔ تو تعدد طرق سے پھر حجت تامہ ہے۔ و لکن الوھابیۃ قوم یجھلون۔

لطیفہ ۵: آپ کے امتحان علم کو پوچھا جاتا ہے کہ روایت طحاوی "حدثنا فھد ثنا الحمانی ثنا ابن المبارک عن اسامۃ بن زید اخبرنی نافع" میں آپ نے کہاں سے معین کرلیا کہ یہ اسامہ بن زید عدوی مدنی ضعیف الحافظہ ہے۔ اسی طبقہ سے اسامہ بن زید لیثی مدنی بھی تو ہے کہ رجال صحیح مسلم وسنن اربعہ وتعلیقات بخاری سے ہے۔ جسے یحیی بن معین نے کہا ۔ثقہ ہے، ثقہ صالح ہے، ثقہ حجت ہے۔ دونوں ایک طبقہ ایک شہر ایک نام کے ہیں اور دونوں نافع کے شاگرد۔ پھر منشاء تعیین کیا ہے؟

اور آپ کو تو شاید اس سوال میں بھی دقت پڑے کہ کہاں سے مان لیا کہ یہ حمانی حافظ کبیر یحیی بن عبدالحمید صاحب مسند ہے جسکی جرح آپ نے نقل کی۔ اور امام یحیی بن معین وغیرہ کا ثقہ۔ اور ابن عدی کا ارجو انہ لا باس بہ، مجھے امید ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور ابن نمیر کا 'ھو اکبر من ھٰؤلاء کلھم فاکتب عنہ' وہ ان سب میں بڑا ہے اس لئے میں اس سے حدیث لکھتا ہوں۔ کہنا چھوڑ دیا۔ اسی طبقہ تاسعہ سے اس کا والد عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بھی تو ہے کہ رجال صحیحین سے اور دونوں حمانی کہلائے جاتے ہیں۔

لطیفہ ٦: روایات نسائی بطریق کثیر بن قاروندا عن سالم عن ابیہ، میں جھوٹ کو بھی کچھ گنجائش نہ ملی تو اسے یوں کہہ کرٹالا کہ۔

''وہ شاذ ہے اس لئے کہ مخالف ہے روایات شیخین وغیرہما کے وہ ارجح ہیں سب سے بالاتفاق اور مقدم ہوتی ہیں سب پر جب کہ موافقت اور نسخ نہ بن سکے۔معیار الحق''

اقول:

اولا: شیخین کا نام کس منہ سے لیتے اور انکی احادیث کو ارجح کہتے ہو۔یہ وہی شیخین تو ہیں جو محمد بن فضیل سے حدیثیں لاتے ہیں۔جسے تمہارے نزدیک رافضی کہا گیا اور حدیثوں کا پلٹ دینے والا اور موقوف کو مرفوع کردینے کا عادی تھا۔

ثانیا: یہ وہی شیخین تو ہیں جن کے یہاں سب کے خلاف حدیثیں لانے والے، حدیثوں میں خطا کرنے والے، وہمی کئی درجن بھرے ہوئے ہیں۔

ثالثا: مخالفت شیخین کا دعوی محض باطل ہے جیسا کہ بعونہ تعالیٰ عنقریب ظاہر ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ جدید،۵/۱۷۴،۱۸۱ ملخصا

لطیفہ ۷: ملاجی کی ساری کارگذاریاں، حیاداریاں حدیث صحیح عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق تھیں۔حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی امام طحاوی ونیز امام احمد وابن شیبہ استاذان بخاری ومسلم کے رد کو پھر وہی معمولی شگوفہ چھوڑا کہ۔

''ایک راوی اس کا مغیرہ بن زیاد موصلی ہے اور یہ مجروح ہے کہ وہمی تھا۔قالہ الحافظ فی التقریب

معیار الحق''

اقول:

اولا: تقریب میں صدوق کہا تھا وہ صندوق میں رہا۔

ثانیا: وہی اپنی وہمی نزاکت کہ 'لہ اوہام' کو وہمی کہنا سمجھ لیا۔

ثالثا: وہی صحیحین سے پرانی عدوات، تقریب دور نہیں دیکھئے تو کتنے رجال بخاری و مسلم کو یہ ہی 'صدوق لہ اوہام' کہا ہے۔

رابعا: مغیرہ رجال سنن اربعہ سے ہے۔امام ابن معین و امام نسائی دونوں صاحبوں

نے بآں تشدد شدید فرمایا۔ 'لیس بہ باس' اس میں کوئی برائی نہیں۔ زاد یحیی لہ حدیث واحد منکر، اسکی صرف ایک حدیث منکر ہے لاجرم وکیع نے ثقہ، ابوداؤد نے صالح، ابن عدی نے عندی لا باس بہ (میرے نزدیک اس میں کوئی نقص نہیں) کہا۔

تو اس کی حدیث حسن ہونے میں کلام نہیں اگرچہ درجہ صحاح پر بالغ نہ ہو جسکے سبب نسائی نے 'لیس بالقوی' اس درجے کا قوی نہیں ہے۔ ابواحمد حاکم نے لیس بالمتین عندہم، اس درجہ کا متین نہیں محدثین کے نزدیک، کہا۔

لا انہ لیس بقوی لیس بمتین و شتان ما بین العبارتین۔ نہ کہ سرے سے قوی اور متین نہیں ہے۔ ان دونوں عبارتوں میں بہت فرق ہے۔

حافظ نے ثقہ سے درجہ صدوق میں رکھا۔ اس قسم کے رجال اسانید صحیحین میں صدہا ہیں

لطفیہ ۸: حدیث مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مروی سنن ابی داؤد کے رد کو طرفہ تماشہ کیا مسند ابی داؤد میں یوں تھا۔

" قال اخبر نی عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ ان علیا کان اذا سافر الحدیث "

جس کا صاف صریح حاصل یہ تھا کہ عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد محمد سے روای ہیں۔ اور وہ انکے دادا یعنی اپنے والد عمر سے کہ انکے والد ماجد مولی علی نے جمع صوری خود بھی کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی روایت فرمائی۔

ابیہ اور جدہ میں دونوں ضمیریں عبد اللہ کی طرف تھیں۔ حضرت نے بزور زبان ایک ضمیر عبد اللہ دوسری محمد کی قرار دیکر یہ معنی ٹھہرائے کہ۔

"عبد اللہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ محمد سے اور وہ محمد اپنے دادا علی سے، اور محمد کو اپنے دادا علی سے ملاقات نہیں تو مرسل ہوئی اور مرسل حجت نہیں، معیار الحق"

قطع نظر اس سے کہ مرسل ہمارے اور جمہور ائمہ کے نزدیک حجت ہے۔ ایمان سے کہنا ان ڈھٹائیوں سے صحیح وثابت حدیثوں کو رد کرنا کونسی دیانت ہے۔ میں کہتا ہوں آپنے ناحق اتنی محنت بھی کی اور حدیث متصل کو صرف مرسل بنایا۔ حیاو دیانت کی ایک ادنی جھلک میں بھی باطل وموضوع ہوئی جاتی تھی اور بات بھی مدلل ہوتی کہ ضمیر اقرب کی طرف پھرتی ہے۔ اور ابیہ

سے اقرب ابوطالب اور جدہ سے اقرب ابیہ، تو معنی یوں کہے ہوتے کہ،

عبداللہ نے روایت کی ابوطالب کے باپ حضرت عبدالمطلب سے اور عبدالمطلب نے اپنے دادا عبدمناف سے کہ مولیٰ علی نے جمع صوری کی۔

اب ارسال بھی دیکھئے کتنا بڑھ گیا کہ مولیٰ علی کے پر پوتے مولا علی کے دادا سے روایت کریں۔ اور حدیث صراحۃ موضوع بھی ہوگئی کہ کہاں عبدالمطلب و عبدمناف اور کہاں مولی علی سے روایت حدیث مفید احناف، و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

مسلمانو! دیکھا یہ عمل بالحدیث کا جھوٹا دعوی کرنے والے جب صحیح حدیثوں کو رد کرنے پر آتے ہیں تو ایسی ایسی بد دیانتوں بے غیرتیوں بیباکیوں چالاکیوں سے صحیح بخاری کو بھی پس پشت ڈال کر ایک ہانک بولتے ہیں کہ سب واہیات اور مردود ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔　　فتاوی رضویہ جدید،۱۸۴_۱۸۶

۵۳۵_ **عن** عبد اللہ بن عبا س رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : صلیت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمانیا جمیعا و سبعا جمعیا ، قلت : یا ابا الشعثاء !اظنہ اخر الظہر و عجل العصر و اخر المغرب و عجل العشاء ، قال و انا اظن ذلک ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھی آٹھ رکعتیں بھی پڑھی ہیں اور اکٹھی سات رکعتیں بھی۔ اس حدیث کے راوی کہتے ہیں میں نے کہا۔ اے ابوالشعثاء! میرے خیال میں انہوں نے ظہر و عصر کو اور مغرب و عشاء کو اکٹھا پڑھا ہوگا۔ ابوالشعثاء نے کہا: میرا خیال بھی یہ ہی ہے۔

۵۳۶_ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : صلی رسول اللہ صلی

۵۳۵_ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ، ۱/۲٤٦ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۲/۲۱۱
المسند لاحمد بن حنبل ۱/۳٤۹ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/۱۷۱
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱/۹۵ ☆
السنن للنسائی، باب الوقت الذی یجمع فیہ المقیم ، ۱/٦۸

۵۳٦_ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ ، ۱/۲٤٦ ☆ المؤطا لمالک ، ۵۱
الجامع للترمذی ، الصلوہ ، ۱/۲٦ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/۱۷۱
السنن للنسائی، باب الجمع بین الصلوتین فی الحضر ، ۱/۷۰
شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۹۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظھر و العصر جمیعا بالمدینۃ فی غیر خوف و لا سفر ، قال ابو الزبیر : فسألت سعید الم فعل ذلک ، فقال : سألت ابن عباس کما سألتنی، فقال: اراد ان لا یحرج احد من امتہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف اور سفر کے مدینہ میں ظہر وعصر اکٹھی پڑھیں، ابوالزبیر نے کہا میں نے سعید سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح کیوں کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے اسی طرح میں نے ابن عباس سے پوچھا تھا تو انہوں نے جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ آپ کی امت پر کوئی تنگی نہ ہو۔

۵۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین الظھر و العصر و بین المغرب و العشاء بالمدینۃ فی غیر خوف و لا مطر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر خوف اور بارش کے مدینہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا۔

۵۳۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : صلیت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالمدینۃ ثمانیا جمیعا و سبعا جمیعا ، اخر الظھر و عجل العصر ، اخر المغرب و عجل العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدنیہ میں اکٹھی آٹھ رکعتیں بھی پڑھی ہیں اور سات رکعتیں بھی ۔آپ نے ظہر کو مؤخر کیا تھا اور عصر میں جلدی کی تھی ۔اسی طرح مغرب کو مؤخر کیا تھا اور عشاء میں جلدی کی تھی۔

۵۳۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ صلی بالضرورۃ الاولیٰ

۵۳۷۔ الصحیح لمسلم، ۱/۲۴۶ ☆ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۱/۲۶
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۹۵ ☆

۵۳۸۔ السنن للنسائی، باب الوقت الذی یجمع فیہ، ۱/۶۸

۵۳۹۔ السنن للنسائی، باب وقت الذی یجمع فیہ المقیم، ۶۹

و العصر ليس بينهما شئى ، و المغرب و العشاء ليس بينها شئى ، فعل ذلك من شغل ، و زعم ابن عباس انه مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالمدينة الاولىٰ و العصر ثمان سجدات ليس بينهما شئى ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے بصرہ میں ظہر وعصر کو اکٹھا پڑھا۔ انکے درمیان کوئی شئی حائل نہ تھی۔ اور مغرب و عشاء کو اکٹھا پڑھا۔ ان کے درمیان کوئی شئی حائل نہ تھی۔ اس طرح انہوں نے ایک مصروفیت کی وجہ سے کیا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ظہر وعصر اکٹھی پڑھی تھیں۔ یہ آٹھ رکعتیں تھی اوران کے دو درمیاں اورکوئی شئی نہ تھی۔

۵۴۰۔ **عن** عبد الله بن شقيق رضى الله تعالىٰ عنه قال :خطبنا ا بن عباس يوما بعد العصر حتى غربت الشمس و بدت النجوم و جعل الناس يقلولون الصلوة الصلوة ، قال : فجاء ه رجل من بنى تميم لا يفتروا لا ينثنى الصلوة الصلوة ، فقال ابن عباس ، العلمنى بالسنه لا ام لك ، ثم قال :رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جمع بين الظهر و العصر و المغرب و العشاء ، قال عبد الله بن شقيقى فحاك فيصدرى من ذلك شئى فأتيت أبا هريرة فسالته فصدق مقالته ۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک دن عصر کے بعد خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا اور تارے کھل گئے۔ لوگ کہنے لگے نماز، نماز، ایک تمیمی نے آکر آپ سے عرض کی: نماز، نماز، اور وہ برابر یہ ہی کہتا آیا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تو مجھے سنت سکھارہا ہے تیری ماں نہ رہے پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا ۔حضرت عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں: میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ بات معلوم کرنے کی غرض سے حاضر ہوا۔ آپ نے بھی نمازوں کے جمع کرنے کی تصدیق کی۔

۵۴۰۔ الصحيح لمسلم، الصلوة، ۲٤٦/۱

۵۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن شقیق العقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رجل لابن عباس : الصلوۃ فسکت ، ثم قال : الصلوۃ ، فسکت ثم قال : الصلوۃ ، فسکت ، ثم قال : الصلوۃ ، فسکت ، ثم قال : لا أم لك ، أتعلمنا بالصلوۃ ، کنا بجمع بکن الصلوتین علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کی: نماز، آپ خاموش رہے۔ پھر اس نے نماز کا تذکرہ کیا آپ پھر بھی خاموش رہے۔ اسنے پھر تیسری مرتبہ تقاضا کیا۔ آپ نے کچھ دیر خاموش رہ کرارشاد فرمایا: تیری ماں نہ رہے کیا تو مجھے نماز سکھاتا ہے۔ سن لے۔ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں نمازیں جمع کر کے پڑھتے۔

۵۴۲۔ **عن** عبد اللہ شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما أخر صلوۃ المغرب ذات لیلة فقال رجل : الصلوۃ الصلوۃ ، فقال : لا ام لك ، اتعلمنا بالصلوۃ و قد کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ربما جمع بینهما بالمدینة۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک رات نماز مغرب میں تاخیر کی۔ تو ایک مرد نماز نماز، پکارنے لگے۔ آپ نے غصہ میں فرمایا: تیری ماں نہ رہے۔ کیا تو ہمیں نماز سکھا رہا ہے۔ سن، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت مرتبہ دو نمازیں مدینہ میں جمع فرمائیں۔

﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات صحاح سے واضح کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی حالت میں کہ نہ خوف تھا، نہ سفر، نہ مرض، نہ مطر، محض بلا عذر خاص مدینہ طیبہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا بجماعت جمع فرمائیں۔ سفر وخطر ومطر کی نفی تو خود احادیث میں مذکور۔ اور مرض بلکہ ہر مرض ملجی کی نفی سوق بیان سے صاف مستفاد، معہذا جب نمازیں جماعت سے تھیں تو سب کا مریض ومعذور ہونا مستبعد، پھر راوی حدیث حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اسی

۵۴۱۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۲۶۴/۱
۵۴۲ ۔شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوۃ، ۹۰/۱

بناپر صرف طول خطبہ کے سبب تاخیر مغرب واستناد جمع مذکور انتفائے اعذار پر صریح دلیل، حالانکہ بے عذر جمع وقتی ملاجی بھی حرام جانتے ہیں۔

تو اس حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں جمع فعلی مراد لینے سے چارہ نہیں۔اور خود ملاجی نے امام ابن حجر شافعی اور انکے توسط سے امام قرطبی، امام الحرمین، ابن الماجشون، اور ابن سید الناس وغیرہم سے یہاں ارادۂ جمع فعلی کی تقویت وترجیح نقل کی۔مع ہذا قطع نظر اس سے کہ روایت صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تلامذہ وراویان حدیث جابر بن زید وعمرو ابن دینار نے ظنا حدیث کا یہی محمل مانا۔ابن سید الناس نے کہا کہ حدیث کا راوی دوسرے شخص کی نسبت حدیث کی مراد سے زیادہ آگاہ ہوتا ہے۔

روایت نسائی میں خود ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس جمع کے جمع فعلی ہونے کی تصریح فرمادی کہ ظہر ومغرب میں دیر کی اور عصر وعشاء میں جلدی۔یہ خاص جمع صوری ہے۔کسی کو محل سخن نہ رہا۔

تمہارے امام شوکانی غیر مقلد نے نیل الاوطار میں کہا۔جو چیزیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اس باب سے متعلق حدیث کا جمع صوری پر حمل کرنا متعین ہے ان میں سے ایک وہ روایت ہے جو نسائی نے ابن عباس سے نقل کی ہے۔اور یہ ابن عباس جو اس موضوع سے متعلق حدیث کے اولین راوی ہیں خود تصریح کررہے ہیں کہ انہوں نے جمع بین الصلوتین کی جو روایت بیان کی ہے اس سے مراد جمع صوری ہے۔

شوکانی نے اس ارادہ کے اور چند مؤیدات بھی بیان کئے ہیں اور انکار جمع صوری اور آپکے زعم باطل مصیبت کی اپنی بساط بھر خوب خوب خبریں لی ہیں۔جی میں آئے تو ملاحظہ کرلیجئے بالجملہ شک نہیں کہ حدیث میں مراد صوری ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۹۳۔۱۹۴

۵۴۳۔ **عن** عمر و بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما: جمع لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقیما غیر مسافر بین الظہر و العصر، و لامغرب و العشاء، فقال رجل لابن عمر، لم تری

۵۴۳۔ المصنف لعبد الرزاق، الصلوۃ، ۲/۵۵۶

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فعل ذلك ؟ قال : لان لا تحرج اُمته ، اِن جمع رجل۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے دونمازیں جمع فرمائیں جبکہ آپ مقیم تھے مسافر نہ تھے۔ یعنی ظہر وعصر کو اور مغرب وعشاء کو ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا۔ آپ کے خیال میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: تاکہ امت پر تنگی نہ ہو اگر کوئی شخص جمع کرے۔

۵۴۴۔ **عن** صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : جمع عمر بن الخطاب بین الظهر و العصر فی یوم مطیر ۔

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارش کے سبب ظہر وعصر جمع کی۔

۵۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، فکان یؤخر الظهر و یعجل العصر فیجمع بینهما ، و یوخر المغرب و یعجل العشاء فیجمع بینهما ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم پر جلوہ فرمائے تو آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر میں جلدی کر کے دونوں کو جمع کرلیا، اسی طرح مغرب میں تاخیر اور عشا میں تعجیل کر کے دونوں کو جمع کیا۔

۵۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اذا بادر احدکم الحاجة فشاء ان یؤخر المغرب یعجل العشاء ثم لصلیهما ثم یصلیما جمعیا فعل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو ضرورت کی بنا پر جلدی ہو اور وہ چاہے کہ مغرب کو مؤخر کر کے اور عشا میں جلدی کر کے دونوں کو یکجا پڑھے تو ایسا کرے۔

۵۴۴۔ المصنف لعبد الرزاق　　، الصلوۃ ،　　۵۵۶/۲
۵۴۵۔ کنز العمال للمتقی،　　۲۲۷۸۶،　　۲۵۰/۸
۵۴۶۔ کنز العمال للمتقی،　　　　۵۴۱/۷

۵۴۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یئوخر هذه فی آخر وقتها یعجل هذه فی اول وقتها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع فرماتے۔ مغرب کو اسکے آخر وقت میں پڑھتے اور عشا کو اسکے اول وقت میں۔

۵۴۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین المغرب و العشاء اذا جدبه السیر ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب چلنے میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب وعشا کو جمع کرتے تھے۔

۵۴۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : رأت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا عجله السیر فی السفر یئوخر سصلوة المغرب حتی یجمع بینها و بین الصلوة العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر کے دوران چلنے میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز کو اتنا مؤخر کردیتے تھے کہ عشا کے ساتھ ملالیتے تھے۔

۵۵۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین الصلوة الظهر والعصر اذا کان علی ظهر سیر ویجمع بین المغرب و العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کیلئے چلنے والے ہوتے تو ظہر وعصر کو جمع فرمالیتے ۔ اور مغرب وعشاء کو جمع

۵۴۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۸۸۰، ۴۷/۱۰

۵۴۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۹۵/۱

۵۴۹۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۲۴۵/۱

۵۵۰۔ الصحیح الجامع للبخاری، ۱۴۹/۱

فرماتے۔

۵۵۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين المغرب و العشاء فى السفر من غير ان يعجله شئى ولا يطتبه عدو و لا يخاف شئيا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں مغرب وعشا جمع فرما لیتے تھے حالانکہ نہ آپ کو جلدی ہوتی تھی، نہ دشمن تعاقب میں ہوتا تھا، اور نہ کسی چیز کا خوف ہوتا تھا۔

۵۵۲۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين هاتين الصلوتين فى السفر يعنى المغرب و العشاء ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ان دونوں نمازوں کو جمع فرماتے۔ یعنی مغرب وعشا۔

۵۵۳۔ **عن** معاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه قال : جمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى غزوة تبوك بين الظهر و العصر و بين المغرب و العشاء، قال قلت ما حمله على ذلك قال : فقال : اراد ان لا يحرج امته۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا۔ حضرت واثلہ نے کہا: میں نے حضرت معاذ سے پوچھا اسکی وجہ کیا تھی۔ تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ آپ یہ چاہتے تھے کہ آپ کی امت کو کوئی تنگی نہ ہو۔

۵۵۴۔ **عن** معاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عام غزوة تبوك ، فكان ، يجمع الصلوة فصلى الظهر و العصر

۵۵۱۔ السنن لابن ماجه ، ۱/۷۶

۵۵۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، ۱/۱۴۹

۵۵۳۔ الصحيح لمسلم ، باب الجواز الجمع بين الصلوتين الخ، ۱/۲۴۶

۵۵۴۔ الصحيح لمسلم ، باب الجواز بين الصلوتين ، ۱/۲۴۶
المؤطا لمالك ، الجمع بين الصلوتين ، ۵۰

جميعا و المغرب و العشاء جمعيا ، حتى اذا كان يوما اخر الصلوة ثم خرج فصلى الظهر و العصر جمعيا ثم دخل ثم خرج بعد ذلك فصلى المغرب و العشاء جميعاء ثم قال : اِنَّكُم سَتَأْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَ اِنَّكُم لَمْ تَاْتُوْهَا حَتّٰى يَضْحَى النَّهَارُ ، فَمَنْ جَاءَ هَا مِنْكُمْ فَلَا يَمُسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْأً حَتّٰى اٰتِى ،فجئناهاقدسبقنا عليها رجلان و لاعين مثل الشراك تبض بشئى من ماء ، قال : فسلهما رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْأً ، قالا: نعم ، سبها لانبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و قال لهما ما شاء الله ان يقول ، ثم قال : غَرِّفُوْا بِاَيْدِ هِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيْلًا قَلِيْلًا، حتى اجتمع فى شئى و غسل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فيه يديه و جهه ثم اعاده فيها فجرت العين بمأ منهمرا ،و غزير ، شك ابو على ايهما قال فاستقا الناس ثم قال ، يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ ! اِنْ طَالَتْ بِكَ الْحَيَاةُ اَنْ تَرٰى مَآءَ هَا هُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا ـ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک کے سال نکلے تو حضور نمازیں جمع کرتے ہوئے تشریف لیجاتے، چنانچہ آپ نے ظہر وعصر کو جمع کیا پھر مغرب اور عشاء کو جمع کیا یہاں تک کہ جب کوئی دن آتا تو آپ نماز کو مؤخر کرتے پھر آپ ظہر وعصر کو جمع کرکے پڑھتے، پھر آپ خیمہ میں داخل ہوتے اور پھر باہر تشریف لاکر مغرب وعشاء کو جمع کرکے پڑھتے۔ پھر فرمایا: ان شاء اللہ تعالیٰ تم لوگ کل تبوک کے چشمہ پر پہونچو گے، تمہارا پہونچنا وہاں چاشت کے وقت ہوگا۔ لہذا سن لو، جب تم میں کوئی وہاں پہونچ جائے تو اس چشمہ کا پانی ہرگز نہ پئے جب تک کہ میں نہ پہونچ جاؤں۔ تو ہم وہاں پہونچے لیکن ہم سے پہلے دو شخص وہاں پہونچ چکے تھے۔ چشمہ نہایت قلیل پانی جیسے جوتی کا تسمہ کے برابر بہہ رہا تھا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات سے پوچھا: کیا تم دونوں نے اس چشمہ کا کچھ پانی پیا ہے؟ دونوں نے عرض کیا ہاں، حضور نے ان کو نہایت سخت سست کہا۔ پھر فرمایا: تم سب لوگ اپنے اپنے چلو سے تھوڑا تھوڑا پانی جمع کرو یہاں تک کہ ایک برتن میں جمع کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں اپنے دونوں مبارک ہاتھ اور چہرا اقدس کو دھویا اور پھر اس پانی کو اسی چشمہ کی جگہ ڈال دیا پھر اس چشمہ سے نہایت تیزی کے ساتھ پانی بہنا شروع ہوا، لوگ اس سے سیراب ہوئے۔ پھر

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تمہاری عمر اگر وفا کرے تو تم دیکھو گے کہ یہ چشمہ اتنا بڑھ جائے گا کہ اس سے اردگرد کے باغ وغیرہ بھی بھر جائیں گے۔

۵۵۵۔ **عن** عبد الرحمن بن هرمز الاعرج رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا ان رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين الظهر و العصر فى سفره الى تبوك۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے سفر میں تبوک تک ظہر وعصر کی نمازوں کو جمع کرتے ہوئے تشریف لے گئے۔

۵۵۶۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين الصلوتين فى سفر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔

۵۵۷۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما قال: جمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين الصلوتين فى غزوة بنى المصطلق۔

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ بنی مصطلق میں دو نمازوں کو جمع کیا۔

۵۵۸۔ **عن** أسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جد به السير جمع بين الظهر و العصر، و المغرب و العشاء، قال الترمذي سألت محمداً يعنى البخارى عن هذا الحديث فقال: الصحيح هو موقوف عن اسامة بن زيد۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۵۵۵۔ الموطا لمالك، الصلوة، ۵۰ المصنف لابن ابى شيبة، ۲۱۲

۵۵۶۔ كشف الاستار عن زوائد لابزار، ۳۳۰/۱

۵۵۷۔ المصنف لابن ابى شيبة، الصلوة، ۲۱۳/۲

۵۵۸۔ عمدة القارى للعينى، الصلوة ۱۴۹/۷

علیہ وسلم کو جب چلنے میں جلدی ہوتی تھی تو ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کرتے تھے۔امام ترمذی نے کہا کہ میں نے محمد یعنی امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: صحیح یہ ہے کہ اسامہ بن زید پر موقوف ہے۔

۵۵۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان يجمع بين الصلوتين فی السفر ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو نمازوں کو سفر کے دوران جمع کیا کرتے تھے۔

۵۶۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بين الظهر و العصر ، و المغرب و العشاء ، فقيل له فی ذلك ، فقال : صنعت ذلك لئلا تحرج امتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا، آپ سے اس بارے میں عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس طرح اس لئے کیا تا کہ میری امت پر کوئی تنگی نہ ہو۔

۵۶۱۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان يجمع بين الصلوتين فی السفر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازوں کو جمع فرماتے۔

۵۶۲۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان يجمع بين الصلوتين فی السفر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۵۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۴۸/۳

۵۶۰۔ المصنف لابن ابی شيبة، ۲۱۲/۲

۵۶۱۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۶۹/۱۰

۵۶۲۔ مجمع الزوائد للهيثمی، الصلوة ۱۵۹/۲

علیہ وسلم سفر میں دو نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

۵۶۳۔ **عن** علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا انہ کان یقول : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اراد ان یسیر یومہ جمع بین الظھر والعصر و اذا ارادا ان یسیر لیلہ جمع بین المغرب و العشاء۔

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دن کو سفر کا ارادہ فرماتے تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے، اور جب رات کو سفر کا ارادہ فرماتے تو مغرب وعشا کو جمع فرمالیتے۔

﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور جمع بین الصلاتین کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی نماز کو مؤخر کر کے آخر وقت میں پڑھا جائے اور دوسری کو جلدی کر کے اول وقت میں۔

ملاجی تو ایک ہوشیار، ان احادیث اور انکے امثال کو محتمل و بے سود سمجھ کر خود بھی زبان پر نہ لائے اور اغوائے عوام کیلئے یوں گول در پردہ کہہ گئے کہ۔

"جمع بین الصلاتین فی سفر صحیح اور ثابت ہے رسول اللہ سے بروایت جماعت عظیمہ کے صحابہ کبار سے۔ معیار الحق"

پھر پندرہ صحابہ کرام کے اسمائے طیبہ گنا کر خود ہی کہا:

"لاکن مجموعہ روایات میں بعض ایسی ہیں کہ ان میں فقط جمع کرنا رسول اللہ کا دو نمازوں کو بیان کیا ہے کیفیت جمع کی بیان نہیں کی، بس حنفی لوگ ان حدیثوں میں یہ تاویل کرتے ہیں کہ مراد اس سے جمع صوری ہے اسی لئے وہ حدیثیں جن میں تاویل کو مخالف کی دخل نہیں ذکر کرتے ہیں تو منصفین با فہم ان حدیثوں مجمل الکیفیۃ کو بھی انہیں احادیث مبینۃ الکیفیۃ پر محمول سمجھیں۔ اھ ملخصا معیار الحق"

اقول:

بالفرض اگر جمع صوری ثابت نہ ہوتی تاہم محتمل تھی اور احتمال قطع استدلال، نہ کہ جب

آفتاب کی طرح روشن دلیلوں سے جمع صوری کا احادیث صحیحہ سے ثبوت ظاہر تو اب براہ تلبیس پندرہ صحابہ کی روایات سے اپنے مطلب کا ثبوت صحیح بتانا اور جابجا عوام کو دہشت دلانے کیلئے کہیں چودہ کہیں پندرہ سنانا کیا مقتضائے ملائیت ہے۔اب تو ملاجی کی تحریر خود ان پر بازگشتی تیر ہوئی کہ جب احادیث صحیحہ صریحہ سے جمع صوری ثابت تو منصفین بافہم ان حدیثوں مجمل الکیفیۃ کو بھی انہیں احادیث مبینۃ الکیفیۃ پر محمول سمجھیں۔رہے وہ صحابہ جن کی روایات اپنے زعم میں صریح سمجھ کر لائے اور نص مفسر ناقابل تاویل کہتے ناظرین نقاد کا خوف نہ لائے وہ صرف چار ہیں۔دو جمع تقدیم دو جمع تاخیر میں،ان روایات کا حال بھی عنقریب ان شاء اللہ القریب المجیب کھلا جاتا ہے۔اس وقت ظاہر ہوگا کہ دعوی کردینا آسان ہے مگر ثبوت دیتے تین ہاتھ پیراتا ہے۔ وللہ الحجہ السامیۃ ، فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۰۲،۲۰۳

۵۶۴۔ **عن** أبی الطفیل عامر بن واثلة رضی اللہ تعالیٰ عنه عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان فی غزوۃ تبوك ، اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظهر حتی یجمعها الی العصر فیصلهما جمیعا ، واذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظهر و العصر جمیعا ثم سار ، و کان اذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاها مع المغرب ۔

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر میں دیر کرتے یہاں تک کہ اسے عصر سے ملاتے دونوں کو ساتھ پڑھتے۔اور جب دوپہر کے بعد کوچ فرماتے تو عصر میں تعجیل کرتے اور ظہر وعصر ساتھ پڑھتے۔اور مغرب کے بعد کوچ فرماتے تو عشا میں تعجیل کرتے اسے مغرب کے ساتھ پڑھتے۔ **﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

واضح ہو کہ جمع تقدیم غایت درجہ ضعف وسقوط میں ہے حتی کہ بہت علمائے شافعیہ و مالکیہ تک معترف ہیں کہ اس باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔مگر ملاجی اپنی ملائیت کے بھروسے بیڑا اٹھا کر چلے ہیں کہ اسے احادیث صحیحہ صریحہ مفسرہ قاطعہ سے ثابت کر دکھائیں گے۔

۵۶۴۔ الموطا لمالک، الصلوۃ

چلا تو ہے وہ بت سیمتن شب وعدہ
اگر حجاب نہ رو کے حیا نہ یاد آئے

جمع تقدیم وتاخیر دونوں کی نسبت حضرت کے یہ ہی دعوی ہیں ابھی سن چکے کہ "وہ حدیثیں جن میں تاویل کو مخالف کی دخل نہیں" پھر بعد ذکر احادیث فرمایا:

"یہ ہیں دلائل ہمارے جواز جمع پر جن میں کسی عذر اور تاویل اور جرح اور قدح کو دخل نہیں۔ معیار الحق"

آخر کتاب میں فرمایا: نصوص قاطع تاویل اس سے اوپر لکھا احادیث صحاح جو جمع بین الصلاتین پر قطعاً اور یقیناً دلالت کرتی ہے۔

بہت اچھا ہم بھی مشتاق ہیں مگر بے حاصل،

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو ایک قطرۂ خوں نہ نکلا

حضرت بکمال عرق ریزی دو حدیثیں تلاش کر کے لائے وہ بھی ثمرۂ نظر شریف نہیں بلکہ مقلدین شافعیہ کی تقلید جامد سے۔

حدیث اول : یہ ہی ایک روایت غریبہ شاذہ جو بطریق لیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عامر بن واثلہ عن معاذ بن جبل، بھی مذکور ہوئی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ غریب ہے معروف روایت ابو ہریرہ ہے۔ نیز فرمایا: وہ حدیث جو لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، اس نے ابو الطفیل سے، انہوں نے معاذ سے روایت کی ہے وہ غریب ہے اور اہل علم کے نزدیک معروف معاذ کی وہ حدیث ہے جو ابو زبیر نے بواسطہ ابو الطفیل معاذ سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کیا۔ اس کو قرۃ بن خالد، سفیان ثوری، مالک اور دوسروں نے ابو زبیر مکی سے روایت کیا ہے۔

پھر ائمۂ شان مثل ابو داؤد وترمذی وابو سعید بن یونس فرماتے ہیں: اسے سوا قتیبہ بن سعید کے کسی نے روایت نہ کیا۔ یہاں تک کہ بعض ائمہ نے اس پر غلط ہونے کا حکم لگایا۔ جیسا کہ امام بدر الدین عینی نے عمدۃ القاری اور شوکانی ظاہری نے شرح منتقی میں حافظ ابی سعید

بن یونس سے نقل کیا۔امام ابوداؤد نے منکر کہا۔جیسا کہ بدر منیر میں ہے اور اسی سے نیل الاوطار نے نقل کیا۔

بلکہ رئیس الناقدین امام بخاری نے اشارہ فرمایا کہ یہ حدیث نہ لیث نے روایت کی نہ قتیبہ نے لیث سے سنی، بلکہ خالد بن قاسم مدائنی متروک بالاجماع مطعون بالکذب نے قتیبہ کو دھوکا دے کر ان سے روایت کرادی۔اسکی عادت تھی کہ براہ مکر وحیلہ شیوخ پر انکی ناشنیدہ روایتیں داخل کر دیتا۔لاجرم حاکم نے علوم الحدیث میں اسکے موضوع ہونے کی تصریح کی۔

یہ سب باتیں علمائے حنفیہ مثل امام زیلعی شارح کنز وامام بدر عینی شارح صحیح بخاری وعلامہ ابراہیم حلبی شارح منیہ کے سوا شافعیہ ومالکیہ وظاہریہ قائلان جمع بین الصلاتین مثل امام قسطلانی شافعی شارح بخاری وعلامہ زرقانی مالکی شارح مؤطا ومواہب وشوکانی ظاہری شارح منتقی وغیرہم نے امام ابن یونس، امام ابوداؤد وابوعبداللہ حاکم اور امام المحدثین بخاری سے نقل کیں بلکہ انہیں نے اور انکے غیر مثل صاحب بدر منیر وغیرہ نے امام ابوداؤد سے حکم مطلق نقل کیا کہ جو مضمون اس روایت کا ہے اس باب میں اصلاکوئی حدیث قابل استناد نہیں۔

تو باوصف تصریحات ائمہ شان خصوصا بخاری کے پھر ملاجی کا اس روایت کی تصحیح میں عرقریزی کرنا بے حاصل، اور توثیق لیث وقتیبہ وغیرہما رواۃ وقبول تفرد ثقہ کے اثبات میں تطویل لاطائل کرنا کیسی جہالت فاحشہ ہے۔کس نے کہا تھا کہ قتیبہ، یا لیث، یا یزید بن حبیب، یا معاذ اللہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالی عنہ ضعیف ہیں۔

ملاجی بایں پیرانہ سالی ودعوئ محدثی ابھی حدیث معلول ہی کو نہیں جانتے کہ اس کیلئے کچھ ضعف راوی ضرور نہیں بلکہ باوصف وثاقت وعدالت رواۃ حدیث میں علت قادحہ ہوتی ہے کہ اس کا رد واجب کرتی ہے جسے بخاری وابوداؤد وغیرہما سے ناقدین پہچانتے ہیں۔بخاری وابوسعید وحاکم نے بھی تو قتیبہ پر جرح نہ کی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ انہیں دھوکا دیا گیا۔غلط میں پڑ گئے۔ پھر اس سے عدالت قتیبہ کو کیا نقصان پہونچا، وثاقت قتیبہ سے حدیث کو کیا نفع ملا۔

ہاں یہ دفتر توثیق اپنے پیشوا ابن حزم غیر مقلد لامذہب کو سنایئے جس خبیث اللسان نے آپ کی اس روایت کے رد میں سیدنا ابوالطفیل صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کو و عیاذ ا باللہ مقدوح ومجروح بتایا۔جسے دوسرے غیر مقلد شوکانی نے نقل کیا۔غیر مقلدوں کی عادت ہے کہ جب

حدیث کے رد پر آتے ہیں خوف خدا و شرم دنیا سب بالائے طاق رکھ جاتے ہیں۔ اسی ابن حزم نے باجے حلال کرنے کے لئے صحیح بخاری شریف کی صحیح و متصل حدیث کو بزعم تعلیق رد کیا جس کا بیان امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح صحیح مسلم شریف میں فرمایا۔ وہی ڈھنگ موصول کو معلق، مسند کو مرسل بنا کر احادیث صحیحہ جیدہ کو رد کرنے کیلئے آپ نے سیکھے ہیں۔ کما تقدم ، و من یشبہ آباءہ فما ظلم۔

ثم اقول: اس روایت میں اسی طرح مقال واقع ہوئی اور اور ہنوز کلام علماء طویل ہے۔ مگر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے۔

نظر تحقیق کو رخصت تدقیق دیجئے تو اس روایت کا کونسا حرف جمع حقیقی میں نص ہے۔ اسکا حاصل تو صرف اس قدر ہے حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر تبوک میں ظہر و عصر کو جمع فرماتے۔ اگر دوپہر سے پہلے کوچ ہوتا تو راہ میں اتر کر ورنہ منزل پر ہی۔ پہلی صورت میں جمع بعد سیر ہوتی، اور دوسری صورت میں سیر بعد جمع پھر اس میں جمع صوری کا خلاف کیا ہوا، حدیث کا کونسا لفظ حقیقی کی تعیین کر رہا ہے۔ اذا ارتحل بعد زیغ الشمس ، میں خواہی نخواہی بعدیت متصلہ پر کیا دلیل ہے بلکہ اسکے عدم پر دلیل قائم کہ جزا "صلی ثم سار ، ہے بلکہ الفاظ " اخر الظھر و عجل العصر " سے جمع صوری ظاہر ہے۔ ظہر دیر کر کے پڑھی عصر جلدی پڑھی۔ اس سے یہ ہی معنی مفہوم و متبادر ہوتے ہیں کہ ظہر اپنے آخر وقت میں عصر اپنے شروع وقت میں، نہ یہ کہ ظہر عصر میں پڑھی جائے یا عصر ظہر میں۔

۵٦۵۔ **عن** أبی جحیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج علینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالھاجرۃ الی البطحاء ، فتوضأ فصلی لنا الظھر و العصر، و لفظ البخاری ، خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالھاجرۃ فصلی بالبطحاء الظھر و رکعتین و العصر رکعتین۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت مقام بطحاء میں ہمارے پاس تشریف لائے، تو وضو کیا اور ہمیں ظہر و عصر کی نماز پڑھائی۔ اور بخاری کے الفاظ یوں ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے

۵٦۵۔ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ ، ۱/۱۹٦ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب ، ۱/۵۰۲

وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور مقام بطحاء میں ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور تم نے کیا جانا کہ یہ حدیث دوم وہ حدیث ہے جسے جمع صلاتین سے اصلا علاقہ نہیں۔ جس میں اثبات جمع کا نام نہیں نشان نہیں، بو نہیں، گمان نہیں، خود قائلین جمع نے بھی اسے مناظرہ میں پیش نہ کیا ہاں بعض علمائے شافعیہ نے شرح حدیث میں استظراداً جس طرح شراح بعض فوائد زوائد حدیث سے استنباط کر جاتے ہیں لکھ دیا کہ اس میں جمع سفر پر دلیل ہے۔

ملاجی چار طرف ٹٹول میں تھے ہی تقلید جامد شافعیہ کی لاٹھی پکڑے آنکھیں بند کئے پہونچے، فیہ دلیل، پر ہاتھ پڑا بحکم لکل ساقط لا قطة، ہر گری ہوئی چیز کو کوئی اٹھانے والا ہے، جھٹ خوش خوش اٹھالائے اور معرکہ مناظرہ میں جمادی۔

سچ تو ہے ملاجی کی داد نہ فریاد، اب کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت اسے جمع حقیقی کی دلیل نہ صرف دلیل بلکہ صاف صریح ناصالح تاویل بتانا کن کھلی آنکھوں کا کام ہے، سبحان اللہ۔

حدیث کا مفاد صرف اتنا کہ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوپہر کو یا ظہر کے اول وقت یا عصر سے پہلے خیمۂ اقدس سے برآمد ہو کر وضو کیا اور ظہر وعصر دونوں اسی موضع بطحا میں ادا فرمائیں۔ اس میں تو مطلق جمع بھی نہ نکلی نہ کہ جمع حقیقی میں نص ہو۔ ملاجی تو آپ جانیں ایک ہوشیار ہیں۔ خود سمجھے کہ حدیث مطلب سے محض بے علاقہ ہے۔ لہذا یہ نامندمل زخم بھرنے کو بشرم عوام کچھ عربی بولے، اور یوں اپنی نحودانی کے پردے کھولے۔ کہ،

"ہاجرہ خروج و وضو و صلاۃ سب کی ظرف ہے اور فا ترتیب بے مہلت کیلئے، تو بمقتضائے فا معنی یہ ہوئے کہ سب کام ہاجرہ ہی میں ہوئے نظاہر یہ ہی ہے تو اس سے عدول بے مانع قطعی ناروا۔ علاوہ بریں عصر ظہر پر معطوف اور صلی توضأ سے بے مہلت مربوط تو معطوف معمول کو جدا کر لینا کیونکر جائز۔ معیار الحق"

اس پر بہت وجوہ سے رد ہیں۔

اول: فا کو ترتیب ذکری کافی۔ مسلم الثبوت میں ہے۔

"الفاء للترتيب على سبيل التعقيب ولو في الذكر"

فاء ترتیب کیلئے بطور تعقیب ہے خواہ یہ ترتیب ذکری میں ہو۔

ثانی: عدم مہلت ہر جگہ اس کے لائق ہوتی ہے۔ کمافی فواتح الرحموت "تزوج فولد له ، میں کون کہے گا کہ نکاح کرتے ہی اسے آن میں بچہ پیدا ہوا۔ تو جیسے وہاں تقریباً ایک سال کا فاصلہ منافی مقتضائے فا نہیں، ظہر وعصر میں دو ساعت کا فاصلہ کیوں منافی ہوگا۔

ثالث: ہاجرہ ظرف خروج ہے، ممکن کہ خروج آخر ہاجرہ میں ہو کے وضو و نماز ظہر تک تمام ہو جائے اور نماز عصر بلا مہلت اسکے بعد ہو۔ ہاجرہ کچھ دو پہر ہی کو نہیں کہتے ، زوال سے عصر تک سارے وقت ظہر کو بھی شامل ہے۔ کمافی القاموس، تو مخالفت ظاہر کا ادعا بھی محض باطل۔

رابع: حدیث مروی بالمعنی ہے، اور شاہ ولی اللہ صاحب نے تصریح کی کہ ایسی حدیث کے فاد واو وغیر ہما سے استدلال صحیح نہیں۔ کما فی الحجة البالغة ،،

خامس: ذرا صفت حجۃ الوداع میں حدیث طویل سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح مسلم وغیرہ میں ملاحظہ ہو۔

٥٦٦۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج و ركب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى بها الظهر و العصر و المغرب و العشاء و الفجر ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حج کا احرام باندھ کر منی کو چلے اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے۔ تو منی میں ظہر وعصر ومغرب وعشاء وفجر پانچوں نمازیں پڑھیں۔

ملا جی! وہی فا ہے وہی ترتیب وہی عطف وہی ترکیب، اب یہاں کہہ دینا کہ سوار ہوتے ہی معا بے مہلت پانچوں نمازیں ایک وقت میں پڑھ لیں ، جو معنی ' صلى الظهر و العصر الخ '' کے یہاں ہیں وہی وہاں، اور یہ قطعاً محاورۂ عامہ شائعہ سائغہ ہے کہ اصلاً مفید وصل صلوات نہیں ہوتا۔ و من ادعى فعليه البيان۔

سادس: آپکی فضولیات کی گنتی کہاں تک ، اصل مقصود کی دھجیاں لیجئے۔ صحیحین میں حدیث مذکور کے یہ لفظ تو دیکھے جن میں فا سے یہ فی نکالی، مگر یہ ہی حدیث انہیں صحیحین میں متعدد طرق سے بلفظ ثم آئی جو آپ کی تعقیب بے مہلت کو تعاقب سے دم لینے کی مہلت نہیں دیتی ۔ صحیح

بخاری شریف باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

٥٦٧۔ **عن** ابی جحیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بالھاجرة الی البطحاء فتوضأ ثم صلی الظھر رکعتین و العصر رکعتین۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحا کی طرف نکلے تو وضو کیا۔ پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں۔

٥٦٨۔ **عن** أبی جحیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : دفعت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و ھو بالأبطح فی قبة کان بالھاجرة فخرج بلال فنادی بالصلوٰة ثم دخل فاخرج فضل و ضوء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فوقع الناس علیه، یاخذون منه ، ثم دخل فأخرج العنزة و خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم کأنی أنظر الی و بیص ساقیه، فرکز العنزة ثم صلی الظھر رکعتین و العصر رکعتیں ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اچانک پہونچ گیا جب آپ مقام بطحاء میں ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ دوپہر کا وقت ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیمے سے باہر آئے اور نماز کیلئے اذان کہی۔ پھر خیمہ کے اندر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا مبارک پانی لیکر آئے تو اسکو حاصل کرنے کیلئے لوگ اس پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت بلال پھر اندر گئے اور ایک چھوٹا نیزہ نکال کر لائے۔ اسی وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی باہر تشریف لائے۔ گویا میں اب بھی آپ کی مبارک ساقوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ حضرت بلال نے وہ نیزہ بطور سترہ زمین پر گاڑ دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں۔

ملا جی! چلئے کہاں کو، ان دو نے تو آپکی تعقیب ہی بگاڑی ہے۔ تیسرا اور نہ لئے جاؤ جو خود ظہر و عصر میں فاصلہ کر دکھائے۔

٥٦٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب ، ٥٠٢/١

٥٦٨۔ الجامع الصحیح لمسلم ، المواقیت ، ٥٠٣/١

۵۶۹۔ **عن** أبی جحیفة رضي الله تعالیٰ عنه قال : أتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بمکة و هو بالأبطح فی قبة له حمراء من أدم ، قال : فخرج بلال بوضوء ہ فمن نائل و ناضح ، قال : فخرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حلة حمراء کأنی أنظر الی بیاض ساقیه ، قال : فتوضأ و اذان بلال قال : فجعلت اتتبع فاه هاهنا و ها هنا یقول یمینا و شمالا ، یقول حی علی الصلوة ، حی علی الفلاح ، قال : ثم رکزت له عنزة فتقدم فصلی الظهر رکعتین ، یمر بین یدیه الحمار والکلب لا یمنع ثم صلی العصر رکعتین ثم لم یزل یعصلی رکعتین حتی رجع الی المدینة ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب حضور مکہ مکرمہ کے قریب مقام بطحاء میں سرخ چمڑہ کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے وضو کا مبارک غسالہ لے کر باہر آئے تو کسی نے وہ غسالہ لیا اور جس کو وہ نہ ملا تو اپنے ساتھی سے تری ہی لے لی ،اور اپنے اعضاء پر مل لی۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ لباس میں ملبوس تشریف لائے ، گویا کہ میں آج بھی حضور کی مبارک پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں ۔ حضور نے وضو فرمایا اور حضرت بلال نے اذان پڑھی۔ میں آپ کے چہرکو اذان میں ادھر ادھر یعنی دائیں اور بائیں پلٹتا ہود یکھ رہا تھا جب انہوں نے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح، کہا۔ پھر ایک بلم گاڑا گیا، حضور نے آگے تشریف فرما ہو کر ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں ،سامنے سے گدھے اور کتے گذرتے رہے لیکن کسی کو نہیں روکا گیا۔ پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر اسی طرح دو دو رکعتیں مدینہ منورہ واپسی تک پڑھاتے رہے۔

ملاجی! اب مزاج کا حال بتائیے؟

حفظت شئیا و غابت عنك اشیاء۔

تو نے ایک چیز یاد رکھی اور بہت سی چیزیں تجھ سے اوجھل رہ گئیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۰۳۔۲۱۲ ملخصاً

۵۷۰۔ **عن** عکرمة و کریب رضی الله تعالیٰ عنهما عن ابن عباس رضی الله

تعالیٰ عنهما قال : ألاأخبر کم عن صلاة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی السفر ، قلنا : بلی ، قال : کان اذازاغت الشمس فی منزله جمع بین الظهر و العصر قبل ان یرکب ، و اذا لم تزغ له فی منزله سار حتی اذا کانت العصر نزل فجمع بین الظهر و العصر ۔

حضرت عکرمہ وحضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کیامیں تمہیں سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں ،تو آپ نے فرمایا: اگر جائے قیام پر زوال ہو جاتا تھا تو سوار ہونے سے پہلے ظہر وعصر کواکٹھا پڑھ لیتے تھے۔اور اگر جائے قیام پر زوال نہیں ہوتا تھا تو چل پڑتے تھے۔اور جب عصر قریب ہوتی تو اتر کر ظہر وعصر اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔

﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود قائلان جمع اس کا ضعف تسلیم کر گئے ۔شاید اسی لئے کچھ سوچ سمجھ کر ملا جی بھی اس کا ذکر زبان پر نہ لائے۔لہذا اس میں زیادہ کلام کی ہمیں حاجت نہیں۔تاہم اتنا معلوم رہے کہ اسکی سند میں راوی 'حسین' ائمہ شان کے نزدیک ضعیف ہیں۔یحیی نے فرمایا:ضعیف، ابوحاتم رازی نے فرمایا:ضعیف، یکتب حدیثه و لا یحتج به ،ضعیف ہیں ،اسکی حدیث لکھی جائے مگر اس سے استدلال نہ کیا جائے" ابوزرعہ وغیرہ نے کہا: لیس بقوی، قوی نہیں ، جوزجانی نے کہا: لا یشتغل به ،اس کے ساتھ مشغول نہیں ہونا چاہیئے ۔ابن حبان نے کہا: یقلب الاسانید و یرفع المراسیل ،اسنادوں کو پلٹ دیتا اور مراسیل کو مرفوع بنادیتا تھا۔محمد بن سعد نے کہا: کان کثیر الحدیث ، و لم ارهم یحتجون بحدیثه ،حدیثیں بہت بیان کرتا تھا،علماء اسکی حدیث سے استدلال نہیں کرتے تھے۔یہاں تک کہ نسائی نے فرمایا: متروك الحدیث ،امام بخاری نے فرمایا کہ علی بن مدینی نے کہا: ترکت حدیثه ،میں نے اسکی حدیث کو ترک کر دیا ہے۔لاجرم حافظ نے تقریب میں کہا: ضعیف۔

اس حدیث کی تضعیف شرح بخاری قسطلانی شافعی، شرح مؤطا زرقانی مالکی اور شرح منتقی شوکانی میں دیکھیے۔

ارشاد الساری میں فتح الباری سے ہے۔
لیکن اس کا ایک شاہد ہے جو بطریقۂ حماد مروی ہے۔

۵۷۱۔ **عن** أبی قلابة عن اِبن عباسٍ رضی الله تعالیٰ عنهم ، (لا اعلمه الا مرفوعا و الا فهو عن ابن عباس) انه كان اذا نزل منزلا فی السفر فاعجبه المنزل اقام فيه حتی يجمع بين الظهر و العصر ثم يرتحل ، فاذا لم يتهئيا له لاالمنزل مدفی السير فسار حتی ينزل فيجمع بين الظهر و العصر ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں (ابو قلابہ کہتے ہیں میں تو اسکو مرفوع ہی جانتا ہوں ورنہ یہ حضرت ابن عباس پر موقوف ہے کہ جب آپ سفر کے دوران کسی منزل پر اترتے تھے اور وہ جگہ پسند آجاتی تھی تو وہاں ٹھہر جاتے تھے یہاں تک کہ ظہر وعصر کو یکجا پڑھتے تھے۔ پھر سفر شروع کرتے تھے۔ اور اگر کوئی ایسی منزل مہیا نہیں ہوتی تھی تو چلتے رہتے تھے یہاں تک کہ کسی جگہ اتر کر ظہر وعصر کو جمع کر لیتے تھے۔

امام بیہقی نے اسکی تخریج کی اور اسکے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن اسکا مرفوع ہونا مشکوک ہے۔ لائق اعتماد یہ ہی ہے کہ یہ موقوف ہے، کیوں کہ امام بیہقی نے ایک دوسری سند سے اس کو موقوف ہی ذکر کیا ہے۔ جو اس طرح ہے۔

۵۷۲۔ **عن** أبی قلابه رضی الله تعالی عنه عن اِبن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا كنتم سائر ين فنابك المنزل فسيرو ا حتی تصيبوا منزلا تجمعون بينهما و ان كنتم نزولا فعجل بكم أمر فأجمعو ا بينهما ثم ارتحلوا ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم سفر میں ہو اور تمہاری منزل قریب ہو تو چلتے رہو یہاں تک کہ منزل پر پہونچ کر نمازوں کو جمع کرو۔ اور اگر تم کسی جگہ قیام پذیر ہو اور کسی جگہ جانے کی جلدی ہو تو نمازیں جمع کر کے کوچ کرو۔

۵۷۱۔ السنن الکبری للبیهقی، الصلوة ۱٦٤/۳

۵۷۲۔ السنن الکبری للبیهقی، الصلوة ۱٦٤/۳

شرح مؤطا میں اسے ذکر کر کے فرمایا: و قد قال ابو دائود لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم ابوداؤد نے فرمایا: تقدیم وقت پر کوئی حدیث ثابت نہیں۔

اقول: وہ حدیث ضعیف اور اسکا یہ شاہد موقوف، اگر بالفرض صحیح و مرفوع بھی ہوتے تو کیا کام دیتے کہ ان کا حاصل تو یہ کہ جو منزل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند آتی اور دوپہر وہیں ہو جاتا تو ظہر و عصر دونوں سے فارغ ہو کر سوار ہوتے اس میں عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہاں نکلا۔ بعینہ اسی بیان سے شاہد کا" سار حتی ینزل فیجمع "جمع حقیقی پر اصلا شاہد نہیں۔ اور' کانت العصر کا جواب بعونہ تعالیٰ بیانات آئندہ سے لیجئے، وباللہ التوفیق۔

اگر کہیئے کہ روایت شافعی یوں ہے۔

۵۷۳۔ أخبرنی ابن یحی عن حسین بن عبد الله بن عبید الله بن عباس بن کریب عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال: الا اخبر کم عن صلاة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی السفر، کان اذا زالت الشمس و هو فی منزله جمع بین الظهر و العصر فی الزوال فاذا سافر قبل ان تزول الشمس اخر الظهر حتی یجمع بینهما و بین العصر فی وقت العصر قال و احسبه قال فی المغرب و العشاء مثل ذلك۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابن ابی یحیی نے روایت کرتے ہوئے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں کریب سے اور وہ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جب سورج ڈھل جاتا اور حضور ابھی اپنی جائے قیام ہی میں تشریف فرما ہوتے تو زوال کے وقت ہی ظہر و عصر کو جمع کرتے اور جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ عصر کے وقت میں دونوں کو جمع کرتے۔

راوی کہتے ہیں کہ مجھے خیال ہے کہ مغرب و عشا کے بارے میں بھی اسی طرح فرمایا۔

اقول: اسکی سند میں ابن ابی یحیی رافضی قدری معتزلی جہمی متروک واقع ہے۔ امام اجل یحیی بن سعید قطان و امام اجل یحیی بن معین و امام اجل علی بن مدینی و امام یزید بن ہارون و

۵۷۳۔ المسند للشافعی، ۲۷

امام ابوداؤد وغیرہم اکابر نے فرمایا: کذاب تھا۔امام احمد نے فرمایا: ساری بلائیں اس میں تھیں۔ امام مالک نے فرمایا: نہ وہ حدیث میں ثقہ ہے نہ دین میں۔امام بخاری نے فرمایا: ائمہ محدثین کے نزدیک متروک ہے۔

حدثنا احمد بن محمد بن سعید ثنا المنذر بن محمد ثنا ابی ثنا محمد بن الحسین بن علی بن الحسین ثنی ابی عن ابیه عن جده عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارتحل حین تزول الشمس جمع بین الظهر و العصر ، فاذا جدبه السیر اخر الظهر و عجل العصر ، ثم جمع بینهما ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب زوال آفتاب کے وقت کوچ فرماتے تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے۔اور جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر میں جلدی پھر دونوں ملا کر پڑھتے۔

اس حدیث میں سوا عترت طاہرہ کے کوئی راوی ثقہ معروف نہیں۔

عمدۃ القاری میں ہے کہ۔

اسکی اسناد صحیح نہیں۔کیوں کہ دار قطنی کا استاد احمد ابو العباس بن عقدہ ہے جو اگر چہ حفاظ حدیث میں سے ہے لیکن شیعہ ہے۔

میں کہتا ہوں۔بلکہ میزان کے ایک اور مقام پر اسکے اور ابن خراش کے متعلق لکھا ہے کہ ان میں رفض اور بدعت پائی جاتی ہے۔خود دار قطنی اور حمزہ سہمی وغیرہ نے بھی اس پر جرح کی ہے۔اور اسکا استاذ منذر بن محمد بن منذر بھی زیادہ قوی نہیں۔یہ بات بھی دار قطنی نے کہی ہے اور منذر کا باپ اور دادا وغیرہ دونوں غیر معروف ہیں۔

اقول: وہ صحیح ہی سہی۔تو انصافا صاف صاف ہمارے مفید وموافق ہے۔اس کا صریح مفاد یہ ہے کہ سورج ڈھلتے ہی کوچ ہوتا تو ظہرین جمع فرماتے۔پر ظاہر کہ زوال ہوتے ہی کوچ اور جمع تقدیم کا جمع محال۔کیا پیش از زوال ظہر وعصر پڑھ لیتے لاجرم وہی جمع مراد جس کا صاف بیان آگے موجود کہ ظہر بدیر اور عصر جلد پڑھتے۔یہ ہی جمع صوری ہے۔ کما لا یخفی ۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۲۱

۵۷۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارتحل قبل أن تزيغ الشمس أخر الظهر الی وقت العصر ثم يجمع بينهما، و اذا ازاغت الشمس قبل أن يرتحل، صلی الظهر ثم ركب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر زوال سے پہلے روانہ ہوتے تو ظہر کو عصر تک مؤخر کر دیتے تھے۔ پھر دونوں کو اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔ اور اگر روانگی سے پہلے زوال ہو جاتا تھا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے تھے۔

۵۷۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیی عنه قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم إذا أراد أن يجمع بين الصلوتين فی السفر أخر الظهر حتی يدخل أول وقت العصر ثم يجمع بينهما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں نمازیں جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت داخل ہو جاتا۔ پھر دونوں کو جمع فرماتے۔

۵۷۶۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا عجل عليه السفر يؤخر الظهر الی أول وقت العصر فيجمع بينهما و يؤخر المغرب حتی يجمع بينهما و بين العشاء حين يغيب الشفق۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر فرماتے اور دونوں کو جمع کر کے پڑھتے۔ اور مغرب کو مؤخر فرماتے پھر مغرب و عشا کو جمع کر کے پڑھتے شفق غائب ہونے کے وقت۔

۵۷۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا عجل به السير يوما جمع بين الظهر و العصر، و اذا أراد السفر

۵۷۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصلوة ۱/۱۵۰

۵۷۵۔ الصحیح لمسلم، الصلوة، ۱/۲۴۵ ☆

۵۷۶۔ الصحیح لمسلم، الصلوة، ۱/۲۴۵ ☆ السنن الکبری للنسائی، الصلوة، ۱/۹۹

۵۷۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوة، ۱/۹۷

ليلة جمع بين المغرب و العشاء يؤخر الظهر الى اول وقت العصر فيجمع بينهما و يؤخر المغرب حتى يجمع بينها و بين العشاء حتى يغيب الشفق۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی دن سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے۔اور جب رات میں سفر فرماتے تو مغرب وعشاء کو جمع کرتے۔ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر فرماتے اور دونوں کو جمع کرتے اور مغرب کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ مغرب وعشا کو جمع فرماتے شفق غائب ہونے تک۔

۵۷۸۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا كان فى سفر فان زاغت الشمس قبل أن يرتحل صلى الظهر و العصر ثم ركب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور کوچ کرنے سے پہلے ہی زوال ہوجاتا تو ظہر وعصر پڑھ سوار ہوتے۔

۵۷۹۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا كان فى سفر فزاغت الشمس قبل ان يرتحل صلى الظهر و العصر جميعا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم جب سفر میں ہوتے اور کوچ سے پہلے ہی سورج ڈھل جاتا تو ظہر وعصر دونوں نمازیں جمع فرماتے۔

۵۸۰۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا كان فى سفرفزالت الشمس صلى الظهر والعصر جميعا ثم ارتحل۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور زوال ہوجاتا تو ظہر وعصر کو اکٹھا پڑھ لیتے پھر روانہ ہوتے۔

۵۷۸۔ الاربعین للحاکم،

۵۷۹۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۶۰/۲

۵۸۰۔ جعفر فریابی،

﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جعفر فریابی نے بتفرد خود اسحٰق بن راہویہ سے روایت کی۔ اس روایت کا امام ابوداؤد نیا نکار کیا۔ اسمٰعیل نے اسے معلول بتایا۔ کمافی العمدۃ وغیرہا۔

اقول : امام اسحٰق رضی اللہ تعالیٰ کی قدر وعظمت افتخار میں کوئی شک نہیں۔ لیکن امام ابوداؤد نے تصریح کی کہ وفات سے چند ماہ پہلے ان کے حافظہ میں تغیر آ گیا تھا۔ میں نے انہیں ایام میں ان سے کچھ سنا تھا جسکی وجہ سے مجھے مطعون کیا گیا۔ کما فی التنھیب حافظ مزی نے ان کی وہ حدیث ذکر کرنے کے بعد جس میں انہوں نے اصحاب سفیان کے الفاظ پر اضافہ کیا ہے، کہا ہے کہ اسحاق کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آخر عمر میں ان کو اختلاط ہو گیا تھا۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اسحاق بن راہویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیشتر حدیثیں محض یاد کے سہارے بیان کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے پوری مسند اپنی یاد سے املا کرادی۔ کما فی التنھیب۔

تو اس صورت میں اگر اسحاق سے ایک یا دو حدیثوں میں خطا واقع ہو جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اس قدر وسیع اور کثیر روایت میں اتنی تھوڑی سی خطا سے کون محفوظ رہ سکتا ہے لاجرم امام ذہبی شافعی نے اس حدیث کو منکر کہا۔ اور امام اسحٰق کی لغزش کو حفظ اشتباہ سے گنا۔

اس کے بعد ہمیں شبابہ بن سوار (جو اس حدیث کی سند میں واقع ہے) میں کلام کی حاجت نہیں کہ وہ اگر چہ رجال جملہ موثقین ابنائے معین وسعد وابی شیبہ سے ہے مگر مبتدع مکلب تھا۔ امام احمد نے اسے ترک کیا۔ امام ابو حاتم نے درجہ حجیت سے ساقط بتایا۔

نیز ابوبکر اثرم نے امام احمد سے نقل کیا کہ شبابہ عقیدہ ارجاء کی دعوت دیا کرتا تھا۔ اس سے ایک ایسا قول بھی منقول ہے جو ان تمام باتوں سے زیادہ خبیث ہے۔ اس نے کہا: جب اللہ تعالیٰ کوئی بات کہتا ہے تو یقیناً اپنے ایک عضو (زبان) کو کام میں لاتا ہے۔ یہ ایک خبیث قول ہے۔ میں نے کسی کو یہ بات کہتے نہیں سنا۔ یہ روایت فریابی کا حال ہے۔

اور روایت حاکم وطبرانی کو خود ملاجی بھی ضعیف مان چکے۔ فرماتے ہیں۔

" مؤلف نے دلائل میں وہ حدیثیں بیان کی ہیں جنکی طرف ہم کو کچھ التفات نہیں۔ یعنی ایک روایت ابوداؤد جس کے راوی میں ضعف تھا، ایک روایت معجم اوسط طبرانی،

ایک روایت اربعین حاکم نقل کر کے ان پر طعن کر دیا اور جو روایتیں صحیحہ متداول تھیں نقل کر کے انکا جواب نہیں دیا یہ کیا دینداری ہے اور کیا مردانگی کہ بخاری و مسلم کو چھوڑ کر اربعین حاکم اور اوسط طبرانی کو جا پکڑا اور ان سے دو روایتیں ضعیف نقل کر کے ان کا جواب دیا۔" معیار الحق

لہذا ہمیں انکے باب میں تفصیل کلام کی حاجت نہ رہی۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

لطیفہ: اس مافات کی تلافی یہ ہے کہ جب یہ روایتیں نا قابل احتجاج نکل گئیں خود روایت صحیحین میں لفظ 'والعصر' بڑھا دیا۔ فرماتے ہیں:

"روایت کی بخاری و مسلم نے انس سے (الی قولہ) فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظھر و العصر ثم رکب۔ معیار الحق"

اقول: ملاجی! حنفیہ کی مردی تو بحمد اللہ آپ نے دیکھ لی اب بعونہ تعالیٰ اور دیکھئے گا یہاں تک کہ آپ کی سب ہوسوں کی تسکین ہو جائے۔ مگر دینداری اور مردانگی اس کا نام ہوگا کہ مشہور ومتداول کتب میں تحریف کیجئے؟ مردانہ پن کا دعوی ہے تو صحیحین مین اس عبارت کا نشان دیجئے۔ ایک زمانہ میں آپ کو خبط کفری جاگا تھا کہ زمین کے طبقات زیریں میں حضور پر نور منزہ عن المثل والنظیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاذ اللہ چھ مثل موجود ہیں۔ یہ بخاری مسلم شاید انہیں طبقات کی ہوں گی۔

ثم اقول، وباللہ التوفیق: یہ سب کلام بالائی تھا۔ فرض کر لیجئے کہ یہ روایت صحیحہ بلکہ خود صحیحین میں موجود سہی پھر بھی تمہیں کیا نفع اور ہمیں کیا ضرر۔ اس کا تو اتنا حاصل کہ سورج منزل ہی میں ڈھل جاتا تو ظہر و عصر دونوں سے فارغ ہو کر سوار ہوتے اس سے عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہاں سے نکلا۔

اولا: واؤ مطلق جمع کیلئے ہے نہ معیت و تعقیب کے واسطے۔ جمیعا بھی اسی مطلق جمع کی تاکید کرتا ہے جو مفاد واؤ ہے اس کا منطوق صریح اجتماع فی الحکم ہے۔ نہ خواہی نخواہی اجتماع فی الوقت۔

آیت کریمہ، و توبو الی اللہ جمیعا ایھا المؤمنون لعلکم تفلحون۔

اور توبہ کرو اللہ تعالیٰ کی طرف تم سب اے اہل ایمان، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اس نے یہ ارشاد فرمایا کہ سب مسلمان توبہ کریں۔ حکم توبہ سب کو شامل ہو۔ یا یہ فرض کیا کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک وقت ایک ساتھ مل کر معاً توبہ کریں۔

ثانیا: تعقیب ہی سہی، پھر جمع صوری کی نفی کہاں سے ہوئی۔ 'صلی جمیعا' یوں بھی صادق اور ادعائے تقدیم باطل وزاہق، ھکذا ینبغی التحقیق و اللہ ولی التوفیق۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۲۲۔۲۲۷

الحمد للہ جمع تقدیم کے جواب سے فراغ تام ملا۔ اب جمع تاخیر کی طرف چلئے۔ ملاجی بہزار کاوش وکاہش یہاں بھی دو ہی حدیثیں چھانٹ پائے جنکے الفاظ متعددہ کے ذکر سے شاید عوام کو یہ وہم دلانا ہو کہ اتنی حدیثیں ہیں۔

یہ دو حدیثیں وہی احادیث ابن عمر وانس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں جو مذکور ہوئیں۔ انکے بعد الفاظ بعض طرق کو ملاجی جمع حقیقی میں نص صریح سمجھ کر لائے اور بزعم خود بہت چمک چمک کر دعوے فرمائے ادھر کے متکلمین نے اکثر افادات علمائے سابقین اور بعض اپنے سوانح جدیدہ سے انکے جوابوں میں کلام طویل کئے۔

فقیر غفرلہ القدیر کا یہ مختصر جواب نقل اقاویل وجمع ما قال وقیل کیلئے نہیں۔ لہذا بعونہ تعالیٰ وہ افادات تازہ سنئے کہ فیض مولائے قدیر واجل سے قلب عبد اذل پر فائض ہوئے۔ اہل نظر اگر مقابلہ کریں جلیل وعظیم فرق پر خود ہی مطلع ہوں گے۔ و اللہ یختص برحمتہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم۔

فاقول وبحول اللہ اصول:

حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چالیس سے زیادہ طرق اس وقت پیش نظر فقیر ہیں۔ ان میں نصف سے زائد تو محض مجمل ہیں جن میں سے اٹھارہ کی طرف ہم نے احادیث مجملہ میں اشارہ کیا۔ رہے نصف سے کم ان میں اکثر صاف صاف جمع صوری کی تصریح کر رہے ہیں۔ جن میں سے چودہ روایات بخاری وابوداؤد ونسائی وغیرہم سے اوپر مذکور ہوئے۔

ہاں بعض میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بعد غروب شفق جمع کرنا مذکور، ان میں بھی بعض محض موقوف، اور بعض میں رفع ہے تو بالفاظ اجمال۔ یعنی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تصریحاً اسی قدر منقول کہ جمع فرمائی قدر مرفوع میں غیبت شفق پر تنصیص نہیں جیسے موطا کے

امام محمد، بخاری، مسلم اور ابوداؤد کی یہ روایات۔

۵۸۱۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه أن اِبن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما حین جمع بین المغرب و العشاء سار حتی غاب الشفق ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب مغرب وعشاء کو جمع کیا تھا تو چلتے رہے تھے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی۔

۵۸۲۔ **عن** زید بن أسلم عن أبیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کنت مع عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما بطریق مکة ۔ فبلغه عن صفیة بنت ابی عبید شده و جع فاسرع السیر ، حتی اذا کان بعد غروب الشفق ، ثم نزل فصلی المغرب و العتمة یجمع بینهما ، فقال ؛ اِنی رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جدبه السیر أخر المغرب و جمع بینهما ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد اسلم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ میں مکہ کے راستہ میں اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو انکو صفیہ بنت ابی عبید کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ سخت درد میں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی رفتار تیز کردی یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی۔ اس کے بعد وہ اترے اور مغرب وعشا کی نماز پڑھی۔ دونوں کو جمع کیا۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب انہیں سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کو مؤخر کر کے دونوں کو جمع کر لیتے تھے۔

۵۸۳۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما کان اذا جدبه السیر جمع بین المغرب و العشاء بعد ان یغیب الشفق ، و یتول : ان رسول الله کان اذا جدبه السیر جمع بین المغرب و العشاء ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشا کو شفق غائب ہونے کے بعد جمع کرتے اور کہتے: بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشا کو جمع فرماتے۔

۵۸۱۔ مؤطا لمالک، ۔ الصلوة ۱۳۱

۵۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصلوة ۲۴۳/۱

۵۸۳۔ الصحیح لمسلم، ۲۴۵/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوة، ۹۵/۱

٥٧٤ ـ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما استصرخ علی صفية و هو بمكة ، فسار حتی غربت الشمس و بدت النجوم ، فقال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان اذا عجل به امر فی سفر جمع بين هاتين الصلوتين فسار حتی غاب الشفق ، فنزل فجمع بينهما ـ

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں تھے تو ان کو صفیہ کی شدید بیماری کی اطلاع ملی اور وہ چل پڑے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے ظاہر ہو گئے۔ تو کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں کسی کام کی جلدی ہوتی تو ان دو نمازوں کو جمع فرماتے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی تو دونوں کو اتر کر جمع فرمایا۔

البتہ غیر صحیحین کی بعض روایات میں فعل مکیف کی طرف اشارہ کر کے رفع ہے۔ وہ یہ ہے۔

٥٨٥ ـ **عن** عبد الله بن دينار رضی الله تعالیٰ عنه قال : غابت الشمس و أنا عند عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ، فسرنا فلما رأيناه قد أمسى ، قلنا : الصلوة ، فسار حتی غاب الشفق و تصوبت النجوم ، ثم أنه نزل فصلی صلاتين جميعا ثم قال : رأيت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جده به السير صلی صلاتی هذه ، يقول يجمع بينهما بعد ليل ـ

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا کہ سورج ڈوب گیا تو ہم چلتے رہے یہاں تک کہ جب خوب شام ہو گئی تو ہم نے کہا: نماز، مگر وہ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی اور تارے نمایاں ہو گئے۔ اس وقت آپ اترے اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو جس طرح میں نے نماز پڑھی اسی طرح آپ بھی پڑھا کرتے تھے۔ یعنی رات ہونے کے بعد اکٹھا پڑھتے۔

---

٥٨٤ ـ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ١/١٧٠ ☆

٥٨٥ ـ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ١٧٢/١

۵۸۶۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ، أنہ استغیث علی بعض أھلہ فحدبہ السیر و أخر المغرب حتی غاب الشفق ، ثم نزل فجمع بینھما ، ثم أخبرھم ، ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یفعل زلك اذا جدبہ السیر ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے اہل خانہ میں سے کسی کی سخت بیماری کی اطلاع ملی تو تیزی سے روانہ ہوئے ۔ مغرب کو اتنا موخر کیا کہ شفق ڈوب گئی ۔ پھر دونوں کو ملا کر پڑھا ۔ بعد میں ساتھیوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے ۔

۵۸۷۔ **عن** شیخ من قریش قال : صحبت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنما الی الحمی ، فلما غربت الشمس ھبت ان اقول لہ :الصلوۃ ، فسار حتی ذھب بیاض الا فق و فحمۃ والعشاء ، ثم نزل فصلی المغرب ثلث رکعات ، ثم صلی رکعتین علی اثرھما قال : ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفعل ۔

ایک قریشی شیخ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا جب وہ چراگاہ کو گئے اور سورج ڈوب گیا تو انکی ہیبت کی وجہ سے میں انکو نماز کے بارے میں نہ کہہ سکا ۔ چنانچہ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ افق کی سفیدی ختم ہوئی اور عشا کی سیاہی ماند پڑگئی ۔ اس وقت اترے اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں ۔ پھر انکے فوراً بعد دو رکعتیں عشاء کی پڑھیں اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ۔

﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بظاہر زیادہ مستحق جواب یہ ہی تین روایتیں تھیں ۔ مگر فقیر بعونہ الملک القدیر عزوجل وہ جوابات شافیہ وکافیہ اور تقریرات صافیہ ووافیہ بیان کرے کہ یہ ساتوں طرق اور انکے سوا اور بھی کچھ ہو تو سب کو بحول اللہ تعالیٰ کفایت کریں ۔

فاقول و باللہ التوفیق و بہ العروج علی اوج التحقیق ۔

۵۸۶۔ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۷۲/۱
۵۸۷۔ السنن للنسائی، المواقیت، ۶۹/۱

جواب اول: اسی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طرق کثیرہ جلیلہ صحیحہ کہ سابقاً ہم نے ذکر کئے صاف و وشگاف بآواز بلند تصریحات قاہرہ فرمار ہے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی اور عشا غروب شفق کے بعد۔اور اسی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ان روایات صحاح وحسان جلیلۃ الشان پر پھر نگاہ تازہ کیجئے۔امام سالم صاجزادۂ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی روایات مرویۂ صحیح بخاری وسنن نسائی وصحیح اسمٰعیلی وغیرہا میں فرمارہے ہیں ہیں کہ دو تین میل چلکر جب تارے کھل آئے اتر کر مغرب پڑھ۔ پھر ٹھہر کر عشاء۔

عبد اللہ بن واقد شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی روایات مرویۂ سنن ابی داؤد میں روشن تر فرماتے ہیں: کہ غروب شفق سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی پھر منتظر رہے یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس وقت عشاء پڑھی۔

طرفہ یہ کہ وہی امام نافع تلمیذ خاص ورفیق سفر وحضر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ ان غروب شفق والی سات روایتوں میں چار انہیں سے ہیں۔وہی وہاں اپنی روایات کثیرہ مرویہ سنن ابی داؤد وسنن نسائی وغیرہما میں یوں ہی واضح وجلی تر فرمارہے ہیں کہ جب تک مغرب پڑھی ہے شفق ہرگز نہ ڈوبی تھی۔ بلکہ بعد کو بھی انتظار فرمانا پڑا۔جب ڈوب گئی اس وقت عشا کی تکبیر کہی اور اول تا آخر ان سب روایات میں تصریح صریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے۔ بلکہ حدیث امام سالم میں یوں ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جسے جلدی ہو وہ اس طرح پڑھا کرے۔

للہ انصاف! ان صاف الفاظ مفسر نصوص میں کہیں بھی گنجائش تاویل وتبدیل ہے۔اور شک نہیں کہ قصہ صفیہ زوجہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو وہاں اور یہاں دونوں طرف کی روایات میں مذکور ایک ہی بار تھا۔ بلکہ انہیں امام نافع سے مروی کہ ابن عمر سے عمر بھر میں صرف اسی بار جمع معلوم ہے اس کے سوا کسی سفر میں انہیں جمع کرتے نہیں دیکھا۔

سنن ابی داؤد میں بطریق امام ایوب سختیان مذکور۔

۵۸۸۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما موقوفا انہ لم یر ابن عمر جمع بینھم قط الا تلک اللیلۃ یعنی لیلۃ استصرخ علی صفیۃ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کبھی دو نمازیں جمع کرتے نہیں دیکھا مگر اس رات، یعنی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیماری کی اطلاع والی رات۔

اور وہ جو بطریق امام مکحول مذکور ہے کہ حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ایک بار یا دو بار جمع کرتے دیکھا۔

تو میں کہتا ہوں کہ اس میں شک ہے یعنی بصیغۂ تمریض روی مذکور، اور شک سے یقین کا معارضہ نہیں کیا جاسکتا۔

حدیث نسائی وطحاوی میں انہیں امام نافع سے گذرا کہ میں نے انکی عادت یہ پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے۔

حدیث کتاب الحج میں انہیں نافع سے تھا کہ ابن عمر اذان ہوتے ہی مغرب کیلئے اترے اس بار دیر لگائی۔

روایت نسائی وطحاوی وجج میں تھا۔ ہمیں گمان ہوا کہ اس وقت انہیں نماز یاد نہ رہی۔ یہ سب اسی قول نافع کے مؤید ہیں۔

معہذا شک نہیں کہ اصل عدم تعدد ہے۔ تو جب تک صراحۃ تعدد ثابت نہ ہوتا اس ادعا کی طرف راہ نہ تھی۔ خصوصاً مستدل کو جسے احتمال کافی نہیں۔ دفع تعارض کیلئے اسکا اختیار اس وقت کام دیتا کہ خود قصۂ صفیہ میں دونوں روایات صحیحہ قبل غروب وبعد غروب موجود نہ ہوتیں۔

ناچار خود ملاجی کو بھی ماننا پڑا کہ یہ سب طرق وروایات ایک ہی واقعے کی حکایات ہیں۔

قصۂ صفیہ میں حدیث سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بطریق کثیر بن قاروندا مروی سنن نسائی پر براہ عیاری بھی جب کوئی طعن نہ گڑھ سکے تو اسے مخالف حدیث شیخین ٹھہرا کر رد کردیا کہ اس میں مغرب کا بین الوقتین پڑھنا ہے اور ان میں بعد غروب شفق۔ لہذا یہ شاذ و مردود ہے جسکی نقل لطیفۂ ہفتم افادۂ یکم میں گذری۔ حالانکہ حدیث مسلم کے لفظ ابھی سن چکے۔ اس میں قصۂ صفیہ کا ذکر نہیں۔ تو جب تک روایت مطلقہ بھی اسی قصۂ صفیہ پر محمول نہ ہو حدیث

قصہ صفیہ کو مخالف روایت شیخین کہنا یعنی چہ؟

بالجملہ اس حدیث کی اتنی روایات کثیرہ میں یہ تصریح صریح ہے کہ مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی۔ اور اسی کی ان روایات میں کہ شفق ڈوبے پر پڑھی۔ اور دونوں جانب طرق صحاح وحسان ہیں جن کے رد کی طرف کوئی سبیل نہیں۔ تو اب یہ دیکھنا واجب ہوا کہ ان میں کونسا نص مفسر نا قابل تاویل ہے جسے چارو ناچار معتمد رکھیں اور کونسا محتمل کہ اسے مفسر کی طرف پھیر کر رفع تعارض کریں۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ ہماری طرف کے نصوص اصلا احتمال معنیٰ خلاف نہیں رکھتے۔ شفق ڈوبنے سے پہلے پڑھی" اتنے ہی لفظ کے یہ معنی کسی طرح نہ ہو سکتے کہ " جب شفق ڈوب گئی اس وقت پڑھی" نہ یہ کہ جب اسکے ساتھ یہ تصریحات جلیہ ہوں کہ " پھر مغرب پڑھ کر انتظار کیا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس کے بعد عشا پڑھی" ان لفظوں کو کوئی نیم مجنون بھی مغرب بعد شفق پڑھنے پر حمل نہ کر سکے گا۔ ہاں پورے پاگل میں کلام نہیں۔ مگر ادھر کے نصوص کہ " چلے یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی پھر مغرب پڑھی یا جمع کی یا بعد غروب شفق اتر کر جمع کی" یہ اچھے خاصے محتمل وصالح تاویل ہیں جن کا ان نصوص صریحہ مفسرہ سے موافق ومطابق ہو جانا بہت آسان۔

عربی، فارسی اردو سب کا محاورۂ عامہ شائعہ مشہورہ واضحہ ہے کہ قرب وقت کو اس وقت سے تعبیر کرتے ہیں۔

عصر کے اخیر وقت کہتے ہیں: شام ہوگئی حالانکہ ہنوز سورج باقی ہے۔ کسی سے اول وقت عصر آنے کا وعدہ تھا وہ اس وقت آئے تو کہتے ہیں: اب سورج چھپے آئے۔ قریب طلوع تک کوئی سوتا ہو تو اسے اٹھانے میں کہیں گے: سورج نکل آیا۔ شروع چاشت کے وقت کسی کو کام تھا۔ مامور نے قریب نصف النہار آغاز کیا تو کہے گا: اب دوپہر ڈھلے لیکر بیٹھے۔ ان کی صدہا مثالیں ہیں۔ کہ خود ملاجی اور انکے موافقین بھی اپنے کلاموں میں رات دن انکا استعمال کرتے ہوں گے۔ بعینہ اسی طرح یہ محاورے زبان مبارک عرب وخود قرآن عظیم واحادیث میں شائع وذائع ہیں۔

جواب دوم: جانے دو، ان میں قبل ان میں بعد یونہی سمجھو، پھر ہمیں کیا مضر اور تمہیں کیا مفید۔ شفقیں دو ہیں۔ احمر وابیض ان روایات قبل میں سپید مراد ہے ان روایات بعد میں سرخ،

یوں بھی تعارض مندفع اور سب طرق مجتمع ہو گئے۔

حاصل یہ نکلا کہ شفق احمر ڈوبنے کے بعد شفق ابیض میں نماز مغرب پڑھی اور انتظار فرمایا۔ جب سپیدی ڈوب گئی عشا پڑھی۔ یہ بعینہٖ ہمارا مذہب مہذب اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طور پر جمع صوری ہے۔ حقیقی تو جب ہوتی کہ مغرب بعد غروب سپیدی پڑھی جاتی اس کا ثبوت تم ہرگز نہ دے سکے۔ یہ جواب بنگاہ اولیں ذہن فقیر میں آیا تھا پھر دیکھا کہ امام بن الہمام قدس سرہ نے یہی افادہ فرمایا۔

رہی روایت ہفتم " سار حتی ذهب بياض الافق و فحمة العشاء " چلتے رہے یہاں تک کہ افق کی سفید اور عشا کی سیاہی ختم ہوگئی۔ جس میں افق کی سپیدی جانے کے بعد نزول ہے۔

اقول وباللہ التوفیق،

اولاً: یہ بھی کب رہی، اس میں بھی وہی تقریر جاری۔ جیسے 'غاب الشفق' بمعنی "کادان یغیب" "یوں ہی" ذهب البياض ' بمعنی کادان یذهب "۔

ثانیا : حدیث میں بیاض افق ہے نہ بیاض شفق۔ کنارۂ شرقی بھی افق ہے۔ بعد غروب شمس مشرق سے سیاہی اٹھتی ہے اور اسکے اوپر سپیدی ہوتی ہے جس طرح طلوع فجر میں اسکا عکس جیسے قرآن عظیم میں " حتی يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر "(یہاں تک کہ فجر کے سیاہ دھاگے سے سفید دھاگا تمہارے لئے واضح ہو جائے) فرمایا۔ جب فجر بلند ہوتی ہے۔ وہ خیط اسود جاتا رہتا ہے۔ یونہی جب مشرق سے سیاہی بلند ہوتی ہے سپیدی شرقی جاتی رہتی ہے اور ہنوز وقت مغرب میں وسعت ہوتی ہے۔ اور اس پر عمدہ قرینہ یہ ہے کہ بیاض کے بعد فحمۂ عشا سر شام کا دھندلکا ہے کہ موسم گرما میں تیزی نور شمس کے سبب بعد غروب نظر کو ظاہر ہوتا ہے۔ جب تارے کھل کر روشنی دیتے ہیں زائل ہو جاتا ہے جیسے چراغ کے سامنے تاریکی میں آکر کچھ دیر سخت ظلمت معلوم ہوتی ہے پھر نگاہ ٹھہر جاتی ہے۔

زہر الربی میں ہے۔

فحمة العشاء هی اقبال الليل و اول سوا د ه،

فحمۂ عشا رات کے آنے کو اور اسکی ابتدائی سیاہی کو کہتے ہیں۔

شرح جامع الاصول میں ہے۔

ھی شدۃ سواد اللیل فی اولہ حتی اذا سکن فورہ قلت بظھور النجوم و بسط نورھا ، و لان العین اذا نظرت الی الظلمۃ ابتداء لاتکاد تری شئیا ۔

فحمۂ عشارات کے ابتدائی حصہ کی سخت سیاہی ہے۔ پھر جب اسکا جوش ٹھہر جاتا ہے تو تاروں کے نکلنے اور انکی روشنیاں پھیلنے سے سیاہی کم ہوتی جاتی ہے۔ اور اس لئے بھی کہ آنکھ جب ابتداء میں تاریکی کی طرف نظر کرتی ہے تو کچھ نہیں دیکھ پاتی۔

ظاہر ہے کہ اسکا جانا بیاض شفق کے جانے سے بہت پہلے ہوتا ہے۔ تو بیاض شفق جانا بیان کرکے پھر اس کے ذکر کی کیا حاجت ہوتی۔ ہاں بیاض شرقی اس سے پہلے ہو جاتی ہے تو اس معنیٰ صحیح پر فحمۂ عشا کا ذکر عبث ولغو نہ ہوگا۔

ثالثاً: یہی حدیث اسی طریق مذکور سفیان سے امام طحاوی نے یوں روایت فرمائی۔

۵۸۹۔ **عن** اِسمٰعیل بن ذویب رضی اللہ تعالی عنہ قال: کنت مع ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما ، فلما غربت الشمس ، ھبنا ان نقول : الصلوۃ ، فسار حتی ذھب فحمۃ العشاء و راینا بیاض الافق ، فنزل فصلی ثلثا المغرب، اثنین العشاء، و قال :ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفعل۔

حضرت اسمٰعیل بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب سورج ڈوب گیا تو انکی ہیبت کی وجہ سے ہم انہیں نماز کا نہ کہہ سکے۔ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ عشا کی سیاہی ختم ہوگئی اور ہم نے افق کی سپیدی دیکھ لی۔ اس وقت اتر کر مغرب کی تین رکعتیں اور عشا کی دو رکعتیں پڑھیں اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

یہ حدیث بقائے شفق ابیض میں نص صریح ہے کہ سرشام کا دھند لکا جاتا رہا اور ہمیں افق کی سپیدی نظر آئی اس وقت نماز پڑھی۔ اور کہا اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔

رابعاً: ملاجی آپ تو بہت محدثی میں دم بھرتے ہیں صحیح حدیثیں بے وجہ محض تو رد کرتے آئے۔ بخاری و مسلم کے رجال ناحق مردود الروایۃ بنائے اب اپنے لئے یہ روایت

حجت بنالی جو آپ کے مقبولہ اصول محدثین پر ہرگز کسی طرح حجت نہیں ہو سکتی۔ اس کا مدار ابن نجیح پر ہے اور وہ مدلس تھا۔ اور یہاں روایت میں عنعنہ کیا اور عنعنہ مدلس جمہور محدثین کے مذہب مختار و معتمد میں مردود نامستند ہے۔ اسی آپ کی مبلغ علم تقریب میں ہے۔

عبد الله بن ابی نجیح یسار المکی ابو یسار الثقفی، و مولاھم، ثقة، رمی بالقدر، و ربما دلس۔

عبداللہ بن ابی رجیح یسار کی ابو یسار ثقفی، بنی ثقیف کا آزاد کردہ، ثقہ ہے، قدری ہونے سے متہم ہے، بسا اوقات تدلیس کرتا ہے۔

وہ قسم مرسل سے ہے۔ تقریب تدریب میں ہے۔

الصحیح التفصیل، فما رواہ بلفظ محتمل لم یبین فیه السماع، فمرسل لا یقبل، وما بین فیه، کسمعت، و حدثنا و اخبرنا، و شبھھا، فمقبول، یحتج به۔

صحیح یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے۔ یعنی مدلس کی وہ روایت جو ایسے لفظ سے ہو جو سماع کا احتمال تو رکھتا ہے مگر سماع کی تصریح نہیں۔ تو وہ مرسل ہے اور غیر مقبول۔ اور جس میں سماع کی صراحت ہو جیسے سمعت، حدثنا، اخبرنا، اور ان جیسے الفاظ، تو وہ مقبول ہے اور قابل استدلال۔

ملاجی! اور مرسل کی نسبت آپ خود فرما چکے۔

روایت مرسل حجت نہیں ہوتی نزدیک جماعت فقہا و جمہور محدثین کے۔

(معیار الحق)

یہ آپ نے اس حدیث صحیح متصل کو مردود مرسل بنا کر فرمایا تھا جس کا ذکر ہم لطیفہ دہم میں کر چکے۔

جھوٹے ادعائے ارسال پر تو یہ جوش و خروش، اور سچے ارسال میں یوں گنگ و خموش۔

یہ کیا مقتضائے حیا و دیانت ہے۔

جواب سوم۔ حدیث مذکور کے اصلاً کسی طریق میں نہیں کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد غروب شفق ابیض نماز مغرب پڑھی۔ نہ ہرگز ہرگز کسی روایت میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعذر سفر وقت حقیقۃً قضا کر کے دوسری نماز کے وقت میں پڑھنے کو فرمایا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب یہ ہے کہ وقت مغرب شفق احمر تک ہے۔ اور ہمارے نزدیک شفق ابیض تک ہے۔ هو الصحيح رواية والرجيح دراية و قضية الدليل فعليه التعويل۔

یہی روایۃ صحیح، اسی کو درایۃ ترجیح، نیز دلیل کا تقاضا بھی یہی ہے۔ لہذا اسی پر اعتماد ہے۔

ہمارا مذہب اجلائے صحابہ مثل افضل الخلق بعد الرسل والانبیا، صدیق اکبر، ام المؤمنین صدیقہ، امام العلما معاذ بن جبل، سید القراء ابی بن کعب، سید الحفاظ ابو ہریرہ، عبد اللہ بن زبیر وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ واکابر تابعین مثل امام اجل محمد باقر، امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز، و اجلائے تبع تابعین مثل امام الشام اوزاعی، امام الفقہاء والمحدثین والصالحین عبد اللہ بن مبارک، زفر بن ہزیل، وائمہ لغت مبرد، ثعلب، فراء، وبعض کبرائے شافعیہ، مثل ابوسلمان خطابی، امام مزنی تلمیذ خاص امام شافعی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے منقول، كما في عمدة القارى و غنية المستملى و غيرهما۔ اب اگر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صراحۃ ثابت بھی ہو کہ انہوں نے بعد غروب ابیض مغرب پڑھی تو صاف محتمل کہ انہوں نے کسی سفر میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعد شفق احمر شفق ابیض میں مغرب اور اسکے بعد عشاء پڑھتے دیکھا اور اپنے اجتہاد کی بنا پر یہی سمجھا کہ حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے وقت قضا کر کے جمع فرمائی۔ اب چاہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت ہوجائے کہ انہوں نے پہر رات گئے بلکہ آدھی رات ڈھلے مغرب پڑھی۔ یہ ان کے اپنے مذہب پر مبنی ہوگا، کہ جب وقت قضا ہوگیا تو گھڑی اور پہر سب یکساں۔ مگر ہم پر حجت نہ ہوسکے گا کہ ہمارے مذہب پر وہ جمع صوری ہی تھی جسے جمع حقیقی سے اصلاً علاقہ نہ تھا۔ یہ تقریر بحمد اللہ تعالیٰ وافی وکافی اور مخالف کے تمام دلائل وشبہات کی دافع ونافی ہے۔ اگر ہمت ہے تو کوئی حدیث صحیح صریح لاؤ جس سے صاف صاف ثابت ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حقیقۃ شفق ابیض گزار کر وقت اجماعی عشاء میں مغرب پڑھی۔ یا اس طور پر پڑھنے کا حکم فرمایا۔

مگر بحول اللہ تعالیٰ قیامت تک کوئی حدیث نہ دکھا سکو گے۔ بلکہ احادیث صحیحہ صریحہ جن میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جمع فرمانا اور اسکا حکم دینا آیا وہ صراحۃ ہمارے

موافق اور جمع صوری میں ناطق ہیں جن کا بیان واضح ہو چکا۔ پھر ہم پر کیا جبر ہے کہ ایسی احتمالی باتوں مذبذب خیالوں پر عمل کریں اور انکے سبب نمازوں کی تعیین و تخصیص اوقات کہ نصوص قاطعۂ قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت ہے چھوڑ دیں۔ ھکذا ینبغی التحقیق و اللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۲۲۷۔۲۴۶

(۱۵) وقت نکال کر نماز پڑھنا سخت عذاب کا باعث ہے

۵۹۰۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن قول اللہ تعالی ـــــ "اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ،قَالَ: هُمُ الَّذِیْنَ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے۔" خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں" فرمایا: وہ لوگ جو نماز وقت گزار کر پڑھتے ہیں۔

۵۹۱۔ **عن** مصعب بن سعد عن ابیه رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن "اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ "قال : اِضَاعَةُ الْوَقْتِ۔

حضرت مصعب بن سعد سے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوا۔ "خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ فرمایا: وقت کھودینا۔

۵۹۲۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و ضرب فخذی: کَیْفَ أَنْتَ اِذَا بَقِیْتَ فِیْ قَوْمٍ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ

۵۹۰۔ کشف الاستار عن زوائد لبزار، ۱/ ۱۹۸ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۲/ ۳۷۷
شرح السنة للبغوی، ۱/ ۲۳۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۲۱۴

۵۹۱۔ شرح السنة للبغوی، ۱/ ۲۳۶ ☆

۵۹۲۔ الصحیح لمسلم ، المساجد ، ۱/ ۲۳۰ ☆ السنن لابی داؤد، ۱/ ۶۲
السنن لابن ماجه، ۱/ ۸۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/ ۱۶۹
السنن للنسائی، الامامة ، ☆ المسند للدارمی، ۱۴۴

عَنْ وقتِها،قال : قلت: مَاتَاْمُرُنِی ؟قال : صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں میں رہ جائے گا جو نماز کو اسکے وقت سے تاخیر کریں گے۔ میں نے عرض کی: حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: تو وقت پر پڑھ لینا۔

۵۹۳۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سَتَکُوْنُ عَلَیْکُمْ بَعْدِی اُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْیَاءُ عَنِ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِہَا حتّٰی یَذْهَبَ وَقْتُهَا،فَصَلُّوْا الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تم پر کچھ حاکم ہوں گے کہ ان کے کام انہیں وقت پر نماز سے روکیں گے یہاں تک کہ وقت نکل جائے گا۔ تم وقت پر نماز پڑھنا۔

۵۹۴۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کَیْفَ بِکُمْ اِذَا اَتَتْ عَلَیْکُمْ اُمَرَاءُ یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ لِغَیْرِمِیْقَاتِہَا قلت: فما تامرنی اذا ادرکنی ذلك یا رسول اللہ ! قال :صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِمِیْقَاتِہَا و اجْعَلْ صَلٰوتَكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب تم پر وہ حکام آئینگے کہ غیر وقت پر نماز پڑھینگے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب میں ایسا وقت پاؤں تو حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا: نماز وقت پر پڑھ اور انکے ساتھ نفل کی نیت شریک ہو جا۔

﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں ہیں کہ کچھ لوگ وقت گزار کر پڑھیں گے تم انکا اتباع نہ کرنا۔ اسے مطلق فرمایا۔ کچھ سفر و حضر کی تخصیص ارشاد نہ ہوئی۔

فتاوی رضویہ ۲۸۰/۵

۵۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۹/۵ ☆ السنن لابی داؤد، ۶۲/۱

۵۹۴۔ السنن لابی داؤد، الصلوٰۃ [illegible] ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۹۹، ۴۱۷/۷

(۱۶) نماز کے اوقات مکروہ

۵۹۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلوۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس و بعد العصر حتی تغرب ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نفل نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۹۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لا صلوۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس ولا بعد العصر حتی تغرب الشمس ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز صبح کے بعد سورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں ۔اور عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں ۔

۵۹۷۔ **عن** أبی ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن الصلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس و عن الصلوۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ

۵۹۵۔ السنن للنسائی، باب النھی عن الصلوہ بور الصبح ۱/ ۶۵
الجامع للترمذی، ، الصلوۃ ، ۱/ ۲۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۴۱۲
المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ۴۹۶ ☆
الاستذکار لابن عبد البر ، ۱/ ۱۴۵ ☆
السلسلۃ الصحیحۃ للآلبانی، ۲۰۰ ☆
کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۹۹، ۷/ ۴۱۷ ☆

۵۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱/ ۸۳ ☆ الصحیح لمسلم ، المسافرین ، ۱/ ۲۷۵
کنز العمال للمتقی ، ۱۹۵۸۵، ۷/ ۴۱۴ ☆

۵۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱/ ۸۳ ☆ الجامع للترمزی، الصلوۃ، ۱/ ۵۲

علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک نفل نماز سے منع فرمایا۔ اور فجر کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک۔

۵۹۸۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: صَلاَتَانِ لَا یُصَلّٰی بَعْدَهُمَا: اَلصُّبْحُ حَتّٰی تَطْلَعَ الشَّمْسُ وَ الْعَصْرُ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو نمازیں ایسی ہیں جنکے بعد نماز نہ پڑھی جائے۔ نماز فجر کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے۔ اور نماز عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہو جائے

۵۹۹۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَبْرُزَ، وَ اِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیْبَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز کو مؤخر کر دو یہاں تک کہ خوب ظاہر ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ چھپنے لگے تو نماز ملتوی کر دو یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔ ۱۲م

﴿۲۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: کہ اس مضمون کی حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر ہیں۔
فتاویٰ رضویہ ۳/۶۱۸

(۱۷) نماز میں وقت مکروہ تک تاخیر طریقۂ منافق ہے

۶۰۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تِلْكَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا كَانَتْ بَیْنَ

۵۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۸۷، ۷/۴۱۵
۵۹۹۔ الصحیح لمسلم، صلاۃ المسافرین ۱/۱۷۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۸۷، ۷/۴۱۵
۶۰۰۔ الصحیح لمسلم، المساجد، ۱/۲۲۵ ☆ الجامع للترمذی، صلوۃ، ۱/۲۳
السنن للنسائی المواقیت ۱/۶۰ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للألبانی، ۶۶
السنن الکبریٰ للبیہقی، ۱/۴۴۴ ☆ مشکوۃ المصابیح
[illegible] ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲/۲۱۲

قَرْنَی الشَّیْطَانِ قَامَ یَنْقُرُ اَرْبَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْھَا اِلَّا قَلِیْلًا۔　　جدالممتار ۱/۱۹۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا ہوا سورج کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہونچ جائے: (غروب کے قریب ہو جائے) تو کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر برائے نام ہو۔۱۲م
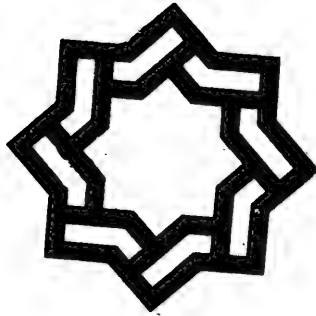
۲۔ اذان

(۱) اذان کی ابتدا

۶۰۱۔ **عن** عبدالله بن زيد بن عبدربه رضى الله تعالى عنه قال:لما أمر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالنا قوس يعمل ليضرب به للناس لجمع الصلوة ، طاف لى و أنا نائم رجل يحمل ناقوساً فى يده فقلت: يا عبد الله ! أتبيع الناقوس ، فقال : وما تصنع به ، فقلت : ند عوبه الى الصلوة ،قال : أفلا أدلك على ماهو خير من ذلك ،فقلت له ، بلى ،قال : فقال : تقول : الله اكبر ،الله اكبر ،الله اكبر ،الله اكبر ، أشهد أن لا اله الاالله ، أشهد أن لا اله الا الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ،حى على الصلوة ، حى على الصلوة ، حى على الفلاح، حى على الفلاح ، الله اكبر ،الله اكبر لا اله الا الله ،قال : ثم استاخر عنى غير بعيد ،ثم قال : ثم تقول : اذا أقمت الصلوة ،الله اكبر ،الله اكبر أشهد أن لا اله الا الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ، حى على الصلوة ،حى على الفلاح ، قد قا مت الصلوة،قدقامت الصلوة ،الله اكبر ،الله اكبر ،لا اله الا الله ،فلما أصبحت أتيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فا خبرته لما رأيت ،فقال : اِنَّها لَرُؤيَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ ،فَألْقِ عَلَيْهِ مَارَأيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَاِنَّه أنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ ، فقمت مع بلال فجعلت القيه عليه ويؤ ذن به ، قال : فسمع ذلك عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه و هو فى بيته فخرج يجر ردائه يقول : و الذى بعثك بالحق يا رسول الله لقدر أيت مثل ما أرى ،فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۷۳

حضرت عبداللہ بن زید عبد ربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں جمع ہونے کے لئے ناقوس بجانے کا حکم دیا تو مجھے اسی رات

۶۰۱۔ السنن لابی داؤد ، الآذان ، ۸۲/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۳/۴
الصحیح لابن خزیمة، ۳۷۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۹۱/۱
موارد الظمئان للهثمی، ۲۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۹۵۲، ۶۹۲/۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۵۶۵/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۷۸/۲
البدایة والنهایة لابن کثیر، [illegible] ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۱۸/۷

خواب میں ایک شخص نظر آئے جو ناقوس ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس فروخت کروگے؟ وہ بولے تم ناقوس کا کیا کروگے۔ میں نے کہا: میں اسکے ذریعہ لوگوں کو نماز کیلئے بلاؤں گا۔ بولے کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتادوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ بولے: کہو! الله اکبر ،الله اکبر ،اشهد ان لا اله الا الله ،اشهد ان لا اله الا الله ،اشد ان محمد رسول الله ،اشهد ان محمدا رسول الله ،حی علی الصلوة ،حی علی الصلوة ،حی علی الفلاح ،حی علی الفلاح ،الله اکبر ،الله اکبر لا اله الا الله ۔

پھر مجھ سے تھوڑی دور ہٹ کر بولے: جب تم نماز کے لئے اقامت کہوتو اس طرح کہنا، الله اکبر ،الله اکبر ،اشهد ان لا اله الاالله ،اشهد ان محمدا رسول الله ، حی علی الصلوة ،حی علی الفلاح ،قدقامت الصلوة ،قدقامت الصلوة ، الله اکبر ،الله اکبر، لا اله الا الله ۔

جب صبح ہوئی تو میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: یہ سچا خواب ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ، لہذا تم بلال کے ساتھ کھڑے ہوکر انہیں یہ سب بتاتے جاؤ کہ وہ اذان پڑھیں، کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز والے ہیں۔ لہذا میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑے ہوکر انکو یہ بتاتا گیا اور وہ اذان پڑھتے گئے۔ جب یہ آواز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھر میں پہونچی تو وہ بے ساختہ گھر سے نکلے اس حال میں کہ انکی چادر گھسٹ رہی تھی۔ آکر بولے: یارسول اللہ! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپکو حق لے کر بھیجا۔ میں نے خواب میں ایسا ہی دیکھا ہے جیسا کہ اب دیکھ رہا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: فللّٰه الحمد ۔ ۱۲م

(۲) خواب میں اذان کی تلقین

٦٠٢ ـ **عن** عبدالله بن زید الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : رأیت فیما یری النائم کان رجلا علیه ثوبان اخضران علی سور المسجد یقول : الله اکبر ،الله

---

٦٠٢ ـ کتاب الاذان لابی شیخ، مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱/

اکبر۔

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد سبز رنگ کے کپڑوں میں ملبوس مسجد کی دیوار پر کھڑا اذان پڑھ رہا ہے۔

٦٠٣۔ **عن** عبدالرحمن بن أبي ليلى رضى الله تعالى عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اهتم للصلاه كما يجمع الناس لها ،فانصرف عبدالله بن زيد الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه فرأى الا ذان فى منامه فلما اصبح غدا فقال : يا رسول الله ! رأيت رجلا على سقف المسجد وعليه ثوبان أخضر ان ينادى بالأذان ۔ شمائم العنبر قلمی ص ۱۷

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا کہ کس طرح لوگوں کو نماز کے لئے جمع کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر تشریف لائے اور خواب میں کسی کو اذان پڑھتے ہوئے دیکھا۔ دوسرے دن صبح خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے مسجد کی چھت پر ایک شخص کو دیکھا کہ سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے اذان پڑھ رہا ہے۔ ۱۲م

٦٠٤۔ **عن** عبدالله بن زيد الانصاى رضى الله تعالى عنه قال : رأيت رجلا عليه ثوبان أخضران و أنا بين النائم واليفتظان فقام على سنطح المسجد فجعل اصبعيه فى أذنيه و نادى ۔ شمائم العنبر قلمی ص ۱۶

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا اور میں غنودگی کی حالت میں تھا۔ کہ وہ مسجد کی چھت پر کھڑا اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں داخل کئے اذان پڑھ رہا ہے۔ ۱۲م

٦٠٣۔ السنن لسعيد بن منصور ،

٦٠٤۔ كتاب الاذان لابى شيخ

(۳) اذان کے کلمات

۶۰۵۔ **عن** أبی محذورة رضی الله تعالیٰ عنه ،ان نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علمه هذا الاذان ،الله اکبر الله اکبر ،أشهد أن لا اله الا الله،أشهد أن لا اله الا الله أشهد أن محمدا رسول الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ،ثم یعود فیقول : أشهد أن لا اله الا الله ،مرتین ،أشهد أن محمدا رسول الله ،مرتین ،حی علی الصلوة،مرتین ،حی علی الفلاح مرتین ۔ زاد اسحاق ،الله اکبر الله اکبر ،لا اله الا الله ۔ فتاوی رضویه ۲/۴۲۴

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو یہ اذان سکھائی ۔ الله اکبر الله اکبر ،اشهد ان لا اله الا الله ،اشهد ان محمدا رسول الله ،پھر دوبارہ ،اشهد ان لا اله الاالله ،دومرتبہ،اشهد ان محمدا رسول الله ،دومرتبہ،حی علی الصلوة ،دومرتبہ،حی علی الفلاح دومرتبہ،سکھایا۔امام اسحاق نے' الله اکبر الله اکبر ' لا اله الا الله ،اورزیادہ کیا۔۱۲م

(۴) مؤذن اوقات کا امین ہوتا ہے

۶۰۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ وَ الْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمِنٌ ۔ فتاوی رضویه ۲/۵۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: امام ضامن ہے اور مؤذن امانتدار۔۱۲م

(۵) اذان سنکر نماز کی تیاری کرو

۶۰۷۔ **عن** معاذ بن أنس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله

۶۰۵۔ الصحیح لمسلم ، صفة الاذان ۱/۱۶۵ ☆ السنن للنسائی باب کیف الاذان ۱/۷۳
المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۶۶۰ ، ۲/۱۸۴
۶۰۶۔ السنن لابی داؤد ، باب ما یجب علی المؤذن من تعاهد الوقت ، ۱/۷۷
الجامع للترمذی باب ما جاء ان الاقام ضامن الخ، ۱/۲۹
الجامع الصغیر للطبرانی، ۱/۱۸۴ ☆
۶۰۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۴۳۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۲۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْجَفَاءُ کُلَّ الْجَفَاءِ وَالْکُفْرُ وَالنِّفَاقُ، مَنْ سَمِعَ مُنَادِیَ اللّٰہِ یُنَادِیْ اِلَی الصَّلَوَاتِ فَلَا یُجِیْبُہٗ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے منادی کو نماز کی طرف بلاتا سنے اور حاضر نہ ہو۔

۶۰۸۔ **عن** معاذ بن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْجَفَاءُ کُلَّ الْجَفَاءِ وَالْکُفْرُ وَالنِّفَاقُ، مَنْ سَمِعَ مُنَادِیَ اللّٰہِ یُنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَ یَدْعُوْا اِلَی الْفَلَاحِ فَلَا یُجِیْبُہٗ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم پورا ظلم اور کفر و نفاق ہے کہ آدمی اللہ کے منادی کو نماز کیلئے اور کامیابی کے لئے بلاتا سنے اور جواب نہ دے۔　فتاوی رضویہ ۳/۳۳۱

(۶) جس نے اذان پڑھی اقامت بھی اسی کا حق

۶۰۹۔ **عن** زیاد بن حارث الصدائی رضی اللہ تعالی عنہ قال : اتیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما کان اول الصبح امرنی فاذنت ثم قام الی الصلوۃ فجاء بلال لیقیم فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ أخا صُدَاءٍ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَھُوَ یُقِیْمُ ۔　فتاوی رضویہ ۲/۴۶۱

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب صبح کا اول وقت ہوا تو مجھے حکم دیا کہ میں اذان پڑھوں تو میں نے اذان پڑھی۔ پھر نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا تو حضرت بلال تشریف لائے تا کہ اقامت کہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا: تمہارے صدائی بھائی

۶۰۸۔ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۱/۲۷۳　مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۴۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۳۹ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ۲/۱۲
کنز العمال للمتقی، ۲۰۹۹۹، ☆

۶۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱۶۹ ☆ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۱/۲۶
شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوۃ ۱/۸۵ ☆

نے اذان پڑھی تو جو اذان پڑھے وہی اقامت کہے۔۱۲م

(۷) اذان واقامت میں فرق ہے

۶۱۰۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لبلال: اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدِرْ وَاجْعَلْ بَیْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا یَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ فِی غَیْرِ الْمَغْرِبِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو اور تکبیر جلد جلد۔ اور اذان و اقامت مین اتنا فاصلہ رکھو (یعنی مغرب کے علاوہ میں) کہ کھانے والا کھانے سے پینے والا پینے سے فارغ ہوجائے اور ضرورت والا اپنی ضرورت پوری کرلے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر ایسے حکم میں اس پر عمل روا ہے۔

نفیسہ:۔ ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن پچھنے لگوانے سے ممانعت آئی ہے کہ مَنِ احْتَجَمَ یَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَ یَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهٗ بَرَصٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔
جو بدھ یا ہفتہ کے روز پچھنے لگوائے پھر اس کے بدن پر سفید داغ ہوجائے تو اپنے ہی آپ کو ملامت کرے۔ الکامل لابن عدی ۴/۱۴۴۶

ایک صاحب محمد بن جعفر بن مطر نیشاپوری کو فصد کی ضرورت تھی۔ بدھ کا دن تھا خیال کیا کہ حدیث مذکور تو صحیح نہیں لہذا فصد لے لی فوراً برص ہوگئی۔ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضور سے فریاد کی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِیَّاكَ وَالْاِسْتِهَانَةَ بِحَدِیْثِیْ،

۶۱۰۔ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۱/۲۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۴۲۸
المستدرك للحاکم، ۱/۲۰۴ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱/۲۷۵
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۲۰۰ ☆ میزان الاعتدال، ۹۸۷۸
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۶۴۷ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۳۵

خبردار! میری حدیث کو ہلکا نہ سمجھنا۔

انہوں نے توبہ کی آنکھ کھلی تو اچھے تھے۔

جلیلہ۔ ابو معین حسین بن حسن طبری نے پچھنے لگانے چاہے، ہفتہ کا دن تھا۔ غلام سے کہا: حجام کو بلا لا۔ جب وہ چلا حدیث یاد آئی۔ پھر کچھ سوچ کر کہا، حدیث میں تو ضعف ہے غرض لگا لئے۔ برص ہوگئی۔ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی فرمایا:

اِیَّاكَ وَالْاِ سْتِهَانَةَ بِحَدِیْثِی۔

دیکھ میری حدیث کا معاملہ آسان نہ جاننا۔

انہوں نے منت مانی۔ اللہ تعالیٰ اس برص سے نجات دے تو اب کبھی حدیث کے معاملہ میں سہل انگاری نہ کرونگا۔ صحیح ہو یا ضعیف۔ اللہ عزوجل نے شفا بخشی۔

امام سیوطی نے لآلی میں یہ دونوں واقعے بیان فرمائے۔

مفیدہ۔ یوں ہی ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن ناخن کتروانے کو آیا ہے کہ مورث برص ہوتا ہے۔

بعض علماء نے کتروائے کسی نے بر بنائے حدیث منع کیا فرمایا: حدیث ضعیف ہے صحیح نہیں۔ فوراً مبتلا ہو گئے۔ خواب میں زیارت جمال بے مثال حضور پرنور محبوب ذی الجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ شافی کافی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے حال کی شکایت عرض کی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے نہ سنا تھا کہ ہم نے اس سے نہی فرمائی ہے؟ عرض کی: حدیث میرے نزدیک صحت کو نہ پہونچی تھی۔ ارشاد ہوا: تمہیں اتنا کافی تھا کہ حدیث ہمارے نام پاک سے تمہارے کان تک پہونچی۔ یہ فرما کر حضور مبری الاکمہ والابرص محی الموتی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس کہ پناہ دو جہاں و دستگیر بیکساں ہے ان کے بدن پر لگا دیا۔ فوراً اچھے ہو گئے۔ اور اسی وقت توبہ کی کہ اب کبھی حدیث سنکر مخالفت نہ کرونگا۔

علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں یہ واقعہ تحریر فرمایا۔

سبحان اللہ۔ جب محل احتیاط میں احادیث ضعیفہ خود احکام میں مقبول و معمول۔ تو فضائل تو فضائل ہیں۔ اور ان فوائد نفیسہ جلیلہ مفیدہ سے بحمد اللہ تعالیٰ عقل سلیم کے نزدیک وہ

مطلب بھی روشن ہوگیا کہ ضعف حدیث اسکی غلطی واقعی کو مستلزم نہیں۔ دیکھو یہ حدیثیں بلحاظ سند کیسی ضعاف تھیں اور واقعہ میں انکی وہ شان کہ مخالفت کرتے ہی فوراً تصدیقین ظاہر ہوئیں۔ کاش منکران فضائل کو بھی اللہ عزوجل تعظیم حدیث مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توفیق بخشے اور اسے ہلکا سمجھنے سے نجات دے۔ آمین۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/ ۵۶۵۔۵۶۷

فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۴۹۸۔۵۰۱

(۸) اذان خارج مسجد ہو

۶۱۱۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعة علی باب المسجد وابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی۔ اور ایسا ہی سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانۂ اقدس میں ہوتا تھا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ اسکے راوی محمد بن اسحاق قابل بھروسہ نہایت سچے اور امام ہیں

☆ انکے بارے میں امام شعبی، محدث ابوزرعہ، اور ابن حجر نے فرمایا۔

"صدوق" یہ بہت سچے ہیں۔

☆ امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں۔

ہم نے انہیں صدوق پایا، ہم نے انہیں صدوق پایا، ہم نے انہیں صدوق پایا۔

☆ امام عبداللہ بن مبارک، امام شعبہ، سفیانین ثوری و ابن عیینہ اور امام ابو یوسف نے ان سے کتاب الخراج میں بہت زیادہ روایتیں کیں اور انکی شاگردی اختیار کی۔

☆ امام ابوزرعہ دمشقی نے فرمایا۔

۶۱۱۔ السنن لابی داؤد، الصلوٰۃ، ۱/ ۱۵۵

اجلہ علماء کا اجماع ان سے روایت کرنے پر قائم ہے، اور آپ کو اہل علم نے آزمایا۔ تو اہل صدق وخیر پایا۔

☆ ابن عدی نے کہا،

آپکی روایت میں ائمہ ثقات کو کوئی اختلاف نہیں۔ اور آپ سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ امام علی بن المدینی نے کہا۔

میں نے کسی امام یا محدث کو ابن اسحاق پر جرح کرتے نہیں دیکھا۔

☆ امام سفیان بن عینیہ فرماتے ہیں۔

میں ستر سال سے اوپر ابن اسحاق کی خدمت میں رہا اہل مدینہ میں سے کسی نے ان پر اتہام نہیں رکھا۔ نہ ان پر کچھ تنقید کی۔

☆ امام ابو معاویہ نے فرمایا،

ابن اسحاق سب لوگوں سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے۔

☆ امام ابو اللیث نے فرمایا۔

یزید بن حبیب سے روایت کرنے والوں میں ابن اسحاق سے زائد ثبت کوئی نہیں۔

☆ امام شعبہ نے فرمایا۔

میری حکومت ہوتی تو میں ابن اسحاق کو محدثین پر حاکم بناتا۔ یہ تو امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔

☆ امام زہری فرماتے ہیں۔

مدینہ مجمع العلوم رہیگا جب تک یہاں محمد بن اسحاق قیام پزیر رہینگے۔

☆ ابن اسحاق کے استاذ عاصم بن عمر بن قتادہ نے فرمایا۔

جب تک ابن اسحاق زندہ ہیں، دنیا میں علوم باقی رہیں گے۔

☆ عبداللہ بن قائد نے کہا۔

ہم لوگ ابن اسحاق کی مجلس میں ہوتے تو جس فن کا تذکرہ شروع کر دیتے اس دن مجلس اسی پر ختم ہوتی۔

☆ ابن حبان نے کہا۔

مدینہ میں کوئی علمی مجلس حدیث کی ہو یا دیگر علوم فنون کی، ابن اسحاق کی مجلس کے ہمسر نہ ہوتی۔

☆ ابویعلی خلیلی نے فرمایا۔

محمد بن اسحاق بہت بڑے عالم حدیث تھے، روایت میں واسع العلم اور ثقہ تھے۔

☆ یحیی بن معین، یحیی بن یحیی، علی بن عبداللہ المدینی استاذ امام بخاری، احمد عجلی، محمد بن سعد وغیرہ نے کہا۔

محمد بن اسحاق ثقہ ہیں۔

☆ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا۔

ابن اسحاق ثقہ ہیں۔ ثقہ ہیں۔ اس میں نہ ہمیں شبہ ہے، نہ محققین محدثین کو شبہ ہے، محمد بن اسحاق کی توثیق حق صریح ہے۔ اور امام مالک سے انکے بارے میں جو کلام مروی ہے وہ صحیح نہیں۔ اور بر تقدیر صحت روایت انکے کلام کو کسی محدث نے تسلیم نہیں کیا۔

اور امام بخاری نے تو جزاء القرأۃ میں انکی توثیق میں طویل کلام فرمایا۔ اور انکا تذکرہ اپنی کتاب ضعفاء میں بھی نہیں کیا۔ اور انکی جرح میں امام مالک کا جو قول نقل کیا گیا ہے۔ اسکی صحت سے انکار کیا ہے۔ اور حضرت علی سے انکے بارنے میں ھشام سے جو مروی ہے اسکا بھی انکار کیا ہے۔

☆ امام بخاری نے بے سند تنقیدوں کا کیا خوب رد فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

ایسی تنقیدوں سے کم لوگ ہی کامیاب ہوئے۔ جیسے امام شعبی کے بارے میں امام ابراہیم کا کلام، عکرمہ کے بارے میں امام شعبی کا کلام، اہل علم میں سے کسی نے اس قسم کی تنقیدوں کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ جب تک جرح صریح اور مدلل نہ ہو۔ ایسی تنقیدوں سے کسی کی عدالت پر اثر نہیں پڑتا۔

☆ یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں:۔

میں نے انکے بارے میں علی بن المدینی سے سوال کیا۔ تو فرمایا: میرے نزدیک انکی حدیثیں صحیح ہیں۔ میں نے امام مالک کی تنقیدوں کی کا ذکر کیا، تو فرمایا: وہ نہ انکے ساتھ رہے، نہ

انہیں پہچانا:

☆ ابن حبان نے انہیں ثقات میں شمار کیا اور فرمایا۔

امام مالک نے ابن اسحاق کی جرح سے رجوع فرمایا اور ان سے صلح کرلی اور انہیں تحفہ بھیجا۔

نفحہ ا۔ تقریب کے قول ''ان پر تشیع کی تہمت لگائی گئی'' سے دھوکہ کھا کر ان پر رفض کا عیب لگانا بدبودار جہالت ہے۔ رفض و تشیع میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بسا اوقات لفظ تشیع کا اطلاق حضرت مولی علی کو عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دینے پر ہوتا ہے۔ جبکہ یہ ائمہ کرام بالخصوص اعلام کوفہ کا مذہب ہے۔

پھر لفظ شیعی اور رمی بالتشیع کا فرق بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیے۔ بخاری کے کتنے ہی ایسے راوی ہیں جن پر تشیع کا الزام ہے۔

ہدی الساری میں ایسی بیس سندوں کی تفصیل ہے جو خاص مسانید بخاری میں ہیں۔ تعلیقات کا تو ذکر ہی الگ رہا، بلکہ رواۃ بخاری میں تو عباد بن یعقوب جیسا رافضی ہے جس پر کوڑے کی حد جاری کی گئی تھی۔

اور جرح میں شبہ کی کوئی اہمیت ہی نہیں، خود بخاری میں بہت سے راوی ہیں جن پر انواع و اقسام کی بدعت کا شبہ کیا گیا، اور اصول محدثین کی رو سے خود بدعتی بھی اپنے مذہب نا مہذب کا داعی و مبلغ نہ ہو تو اسکی روایت مقبول ہے۔

نفحہ ۳۔ اصل حدیث جسے ہم نے روایت کیا مسند احمد بن حنبل میں اس سند کے ساتھ ہے۔ یعقوب، ابی، ابن اسحاق، حدثنی محمد بن مسلم بن عبید اللہ الزہری، سائب بن یزید۔

یہاں یہ حدیث لفظ حدثنی سے مروی ہے۔ تو اب اس روایت پر نہ تدلیس کا اعتراض ہوسکتا ہے نہ ارسال کا۔ ایک جواب تو یہ ہوا۔

دوسرا جواب۔ امام محمد بن اسحٰق امام زہری کے کثیر الروایت ہیں۔ اور ایسے راوی کا عنعنہ بھی سماع پر محمول ہوتا ہے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں۔

راوی جب روایت میں لفظ ''حدثنا'' بولے تو تدلیس وغیرہ کا کوئی احتمال ہی نہیں۔

ہاں البتہ جب روایت میں ''عن'' کا استعمال ہو تو تدلیس کا احتمال ہوتا ہے، مگر جب راوی ایسے شیخ سے روایت کرے جس سے وہ کثیر الروایت ہو تو روایت متصل ہوگی۔

اور ابن اسحاق کے بارے میں معروف و مشہور ہے کہ وہ ایسے اساتذہ کی حدیثوں کو بطور نزول بھی روایت کرتے ہیں جن سے وہ اکثر روایت کرتے ہیں۔

علی بن المدینی فرماتے ہیں۔

محمد بن اسحاق کی حدیثوں میں صدق ظاہر ہے۔ وہ سالم بن ابی نضر سے بہ نسبت انکے دوسرے شاگردوں کے کثیر الروایت ہیں۔ پھر بھی انکی روایت 'عن رجل عن سالم' ہے۔ یعنی اپنے سے کم درجہ کے آدمی کے واسطہ سے بھی سالم سے انکی روایت ہے۔ اسی طرح وہ عمرو بن شعیب کے شاگردوں میں بھی 'اروی الناس عنه' ہیں۔ اور انکی روایت 'عن رجل عن ایوب عن عمر و بن شعیب ' بھی ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن اسحاق امام زہری کے بھی اروی الناس شاگرد ہیں، مگر قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں مجھ سے محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ ان سے عبد السلام نے اور ان سے امام زہری نے۔

تو ابن اسحاق کی یہ روایتیں لفظ 'عن' سے ہونے کے باوجود تدلیس نہیں بلکہ روایت متصل ہے۔

تیسرا جواب ۔محمد بن اسحاق کی تدلیس اور عنعنہ کے بارے میں اب تک جو بحث تھی وہ ان محدثین کے مسلک کی بنیاد پر تھی جو حدیث کی جرح میں عنعنہ اور تدلیس کا لحاظ کرتے ہیں۔ لیکن ہم حنفیوں مالکیوں اور حنبلیوں اور جمہور علماء کے اصول پر عنعنہ کا لحاظ اصلا ساقط ہے۔ کیونکہ عنعنہ کے لحاظ کی وجہ تو یہ شبہ ہے کہ تدلیس ہے حدیث کے مرسل ہونے کا ڈر ہے۔ اور ہمارے اور خود جمہور کے نزدیک تو خود ارسال بھی سند کا عیب نہیں۔ اور حدیث مرسل مقبول ہے۔ تو صرف شبہ ارسال سے حدیث پر کیا اثر پڑیگا

امام جلال الدین سیوطی نے تدریب میں فرمایا۔

جمہور علماء کرام جو مراسیل قبول کرتے ہیں وہ عنعنہ کو بھی قبول کرتے ہیں۔

اسی میں امام جریر طبری سے منقول۔

جملہ تابعین نے بالکلیہ مراسیل قبول کرنے پر اجماع کیا ہے۔ نہ تو تابعین نے مراسیل کا انکار کیا ہے اور نہ انکے بعد ۲۰۰ھ تک کسی اور نے۔

صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں محمد بن سیرین تابعی سے ہے۔

لوگ احادیث کی سند کے بارے میں کسی سے سوال ہی نہیں کرتے تھے،

جب فتنہ واقع ہوا تو سوال کیا جانے لگا۔ کہ اپنے راویوں کو ہم سے بیان کرو۔

مسلم الثبوت اور اسکی شرح فواتح الرحموت میں ہے۔

صحابہ کرام کی مراسیل باتفاق ائمہ مطلقا مقبول ہیں۔ اور دوسروں کی مراسیل باتفاق ایمہ جن میں امام ابوحنیفہ، امام مالک، اور امام احمد بن حنبل شامل ہیں یہ سب لوگ اسے مطلقا مقبول رکھتے ہیں۔ ہاں ظاہر یہ اور جمہور محدثین جو ۲۰۰ھ کے بعد ہوئے قبول نہیں کرتے۔

فصول البدائع مولا خسرو میں ہے۔

اور محدثین کا ایسا طعن جو جرح بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ جیسے عنعنہ میں تدلیس کا طعن کہ اس میں شبہ ارسال ہے حالانکہ خود ارسال اسباب طعن میں سے نہیں ہے۔

نفحہ ۴۔ روایت ابن اسحاق کی تائید وتوثیق اس طرح بھی ہوتی ہے کہ انکی محولہ بالا حدیث کو اس امام (ابوداؤد) نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے، جنکے ہاتھ میں علم حدیث اس طرح نرم وملائم ہو گیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام، کے دست کریم میں لوہا نرم کر دیا گیا تھا۔ جنکے مجموعۂ احادیث کے بارے میں علمائے حدیث کی شہادت ہے کہ جس گھر میں یہ کتاب ہو اس گھر میں گویا نبی ہے جو کلام کر رہا ہے۔ ایسے امام نے یہ حدیث اپنی کتاب میں درج فرما کر سکوت کیا۔ اس پر کوئی جرح نہیں کی۔

مقدمہ ابن صلاح میں خود امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ قول اس کتاب کے بارے میں منقول ہوا۔

میں نے اپنی کتاب میں صرف صحاح کو جمع کیا ہے یا جو اسکے مشابہ اور قریب ہو۔

فتح المغیث میں امام ابن کثیر سے انہیں کا یہ قول منقول ہوا۔

اس کتاب میں جس حدیث پر سکوت کروں تو وہ حسن ہے۔

ابوعمرو بن عبدالبر نے کہا

جس حدیث کوذکر کر کے ابوداؤد نے سکوت کیاتووہ انکے نزدیک صحیح ہے۔

نفحہ ۵۔ امام زہری کے اکثر شاگردوں نے حدیث میں "علی باب المسجد" اور "بین یدیہ" کاذکر نہیں کیا ہے۔ان دونوں ٹکڑوں کاذکر صرف ابن اسحاق نے کیا ہے جوایک ثقہ راوی کااضافہ ہے اوراسکاقبول کرناواجب ہے۔

تو یہ کتنابڑاظلم ہے کہ "بین یدیہ" کوتوتسلیم کیاجائے۔اور "علی باب المسجد" کو ترک کردیاجائے۔اوراس سے بڑاظلم یہ ہے کہ ابن اسحاق کے اس اضافہ کواس وجہ سے ترک کیاجائے کہ صرف ابن اسحاق اسکے راوی ہیں۔دیگرراویان حدیث نے انکاذکر نہیں کیا۔لہذا ثقہ راویوں کی مخالفت قراردیکرحدیث کومضطرب قراردے دیاجائے۔

اگر یہ ظلم روارکھاجائے تومعدودے چندروایتیں ہی اضطراب سے محفوظ رہیں گی۔ کیونکہ کون سی حدیث ہے جودویادوسے زائدطریقوں سے مروی نہیں۔اور ہرطریقہ روایت کے متن میں کچھ ایساحصہ ضرورہے جودوسرے میں نہیں۔شایدہی ایساہوگاکہ دونوں روایتوں کے الفاظ بالکلیہ یکساں اوربرابرہوں۔اورنادرکاکیااعتبار۔

نفحہ ۶۔ وہ شخص کتنابڑاجاہل ہے جویہ کہتاہے کہ سائب بن یزید کی حدیث خودہی متناقض ہے۔اس لئے کہ حدیث کے الفاظ خطیب کے سامنے،اورمسجد کے دروازہ پرمیں تناقض ہے،کہ باب مسجد پرہوگی توخطیب کے سامنے کیسے ہوگی۔یہ شبہ سراسروہم کی پیداوار ہے۔ کیونکہ جب تم منبرپربیٹھواورتمہارے منہ کے سامنے مسجد کادروازہ ہوتودروزہ پرکھڑاہونے والاکیوں تمہارے سامنے نہ ہوگا۔کیااس کوتمہارے پیچھے کھڑاہونے والاکہاجائیگا۔

نفحہ ۷۔ جب "بین یدیہ" اور علی الباب" کاتناقض ختم ہوگیاتواس پرحدیث کی جو تاویل مبنی تھی وہ ختم ہوگئی۔کہ درخت بیج کے بغیراگ نہیں سکتا۔

لیکن اس تاویل میں جراتناک بات یہ ہے کہ مؤول کے نزدیک سائب بن یزید کی حدیث میں سے مرادوہ دروازہ ہے جودیوارقبلہ میں ممبر کی پشت پرتھا(یعنی تحویل قبلہ سے پہلے) توخطیب کے سامنے ممبر کے بالکل متصل کھڑے ہونے والے مؤذن کومسجد کے دروازہ پرکہہ دیا۔

یاللعجب،مؤول جس دروازہ کی بات کرر ہاہے وہ اب نہیں ہے،اسے بندکرکے دیوار

کر دیا گیا ہے۔ وہ تو مراد ہو سکتا ہے اور حقیقی دروازہ جو فی الوقت موجود ہے اور خطیب کے سامنے ہے مراد نہیں ہو سکتا۔

نفحہ ۔۸۔ دروازہ سے باب شمالی مراد لینا جو منبر کے سامنے واقع تھا اور 'علی باب المسجد' کے علی، کو محاذات پر محمول کرنا اور مطلب یہ بتانا کہ مؤذن تو منبر سے متصل ہی کھڑا ہوتا تھا لیکن 'علی باب المسجد" سے اسکی تعبیر اس لئے کی گئی کہ دروازہ ممبر کے سامنے تھا تو موذن اور دروازہ میں آمنا سامنا تھا۔ یہ بے وزن اور حقیر کلام ہے۔ اور ایسا کلام بولنا سامع کو غلط فہمی میں ڈالنا ہے۔

نفحہ ۹۔ اس سے بری تاویل یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ الفاظ حدیث میں لفظ 'علی الباب' سے پہلے واؤ۔ یا۔ او محذوف ہے اور مطلب یہ ہے کہ اذان کبھی حضور کے سامنے ممبر کے پاس ہوتی اور کبھی دروازہ پر۔ یا مطلب یہ ہے کہ مؤذن بانگ دونوں جگہ دیتا لیکن ممبر کے پاس والی تو اذان ہوتی اور دروازہ کے پاس والا اعلان تھا جو اذان کے الفاظ میں نہیں ہوتا تھا۔

یہ بات خود ہی اپنا بطلان کر رہی ہے۔ کیونکہ اس تاویل کی بنا اس واہمہ پر ہے کہ لفظ 'بين يديه' اور 'على باب المسجد' میں تقابل ہے اور دونوں ایک مصداق پر صادق نہیں آ سکتے۔ اور چونکہ یہ وہم باطل ہے۔ اس لئے 'او' بھی یہاں تقسیم کے لئے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس بات کے اظہار کے لئے ہوگا کہ لفظ 'بين يديه' اور 'على باب المسجد' دونوں ایک ہی ہیں۔ یعنی جمع کے لئے ہوگا۔

نفحہ ۱۰۔ مخالفین میں سے بعض جنکو ہم نے جہالت پر عار دلایا تھا اس نے حدیث پاک میں ایک ایسی علت پیدا کرنا چاہی جو سرے سے اس حدیث سے استدلال ہی کو ختم کر دے۔

وہ کہتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کوئی دروازہ ممبر کے سامنے تھا ہی نہیں۔ پوری مسجد نبوی میں صرف تین دروازے تھے۔ پوربی رخ پر باب جبرئیل، پچھم طرف باب السلام، اور باب الرحمت، اور شمالی و جنوب میں کوئی دروازہ تھا ہی نہیں

یہ خبیث جہالت سے حدیث شریف کو رد کرتا ہے۔ مسجد شریف میں یہ تین دروازے ضرور تھے، مگر اور دروازے بھی تھے جنکی تفصیل یوں ہے۔

پوربی جانب جبرئیل امیر المومنین فاروق اعظم نے اسی سمت باب النساء

قائم فرمایا۔ پچھم طرف باب الرحمت پھر اسی طرف دور فاروقی میں باب السلام قائم ہوا۔ شمالی جانب باب ابی بکر، پھر اسی طرف امیر المؤمنین نے ایک دروازہ کا اور اضافہ فرمایا۔ خلاصۃ الوفا میں مکمل تفصیل ہے۔

نیز بخاری شریف میں بھی شمالی دروازہ کی یوں صراحت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد نبوی میں اس طرح دروازہ سے آیا کہ ممبر کے سامنے تھا اور حضور خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ یہ شخص دعائے استسقاء کے لئے آیا تھا۔

نفحہ ۱۱۔ یہ امر قابل لحاظ ہے یہاں دو سنتیں ہیں۔ جس میں ایک کا تعلق خاص اذان خطبہ سے ہے یعنی خطیب کے ممبر پر بیٹھنے کے وقت اذان کا اس کے سامنے ہونا۔

دوسری سنت عام ہے جو ہر اذان کو شامل ہے وہ اذان کا حدود مسجد کے اندر اسکے صحن کے کنارہ پر ہونہ کہ خاص مسجد کے اندر۔

لیکن اذان کی سنیت میں دروازہ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اہمیت صرف ممبر کے سامنے ہونے کی ہے۔ اگر کسی مسجد میں ممبر کے سامنے دروازہ نہ ہو تو ایسا نہیں کہ دروازہ ڈھونڈ کر وہیں اذان دی جائے۔

نفحہ ۱۲۔ مخالفین جب ہر طرف سے عاجز ہو گئے تو کہا کہ لوگوں نے اس حدیث کو ذکر ہی نہیں کیا تو یہ متروک العمل ہے۔

یہ بات اس قبیل سے ہے کہ کسی چیز کے نہ ہونے پر اندھوں کی گواہی پیش کی جائے۔ ورنہ علماء تو مسلسل اس حدیث کا ذکر کرتے آئے اور اس پر اعتماد بھی کیا۔

تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر کشاف، تقریب کشاف، تجرید کشاف، تفسیر نیشاپوری، تفسیر خطیب، در شفاف لعمر ابن الھادی، نہر الماء من بحر المحیط لابی حیان، اور فتوحات الٰہیہ میں یہ حدیث منقول اور اس پر اعتماد مذکور۔

شمائم العنبر قلمی شمامۂ اولی ملخصا/مترجما، ۳ تا ۱۱۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

'بین یدیه' نیز اسکے مثل دیگر عبارات کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ اذان ثانی خطیب کے سامنے منبر کے آگے امام کے مواجہہ میں ہو۔ اس سے یہ کہاں نکلا کہ امام کی گود

میں منبر کی گگر پر ہو جس سے داخل مسجد ہونا استنباط کیا جائے۔

بین یدیه ، سمت مقابل میں منتہائے جہت تک صادق ہے۔ جو وقت طلوع مواجہہ مشرق یا ہنگام غروب مستقبل مغرب کھڑا ہو وہ ضرور کہے گا کہ آفتاب میرے سامنے ہے۔

حالانکہ آفتاب اس سے تین ہزار برس کی راہ سے زیادہ دور ہے۔

پس جواذان مسجد یا فنائے مسجد کی کسی زمین میں جہاں تک حائل نہ ہو محاذات امام میں دی جائے۔ اس پر ضرور 'بین یدیہ' صادق ہے۔ بلاشبہ کہا جائیگا کہ امام کے سامنے خطیب کے روبرو منبر کے آگے اذان ہوئی اور اسی قدر درکار ہے۔

غالبا خود مستدلین کو معلوم تھا کہ قریب مسجد بیرون مسجد مواجہہ امام کو بھی بین یدیہ، شامل ہے۔ لہذا روبروئے خطیب کہنے کے بعد ان لفظوں کی حاجت ہوئی کہ مسجد کے اندر، مگر خاص یہی لفظ کہ اصل مدعا تھے صرف اپنی طرف سے اضافہ ہوئے۔

چنانچہ حدیث جلیل مذکور نے واضح کر دیا کہ اس روبروئے امام پیش منبر کے کیا معنی ہیں۔ اور یہ کہ زمانہ رسالت وخلفائے راشدین سے کیا متوارث ہے۔

ہاں یہ کہیئے کہ اب ہندوستان میں یہ اذان متصل منبر کہنی شروع ہو رہی ہے۔ مگر نص حدیث سے جدا۔ تصریحات فقہ کے خلاف کسی بات کا ہندیوں میں رواج ہو جانا کوئی حجت نہیں ، ہندیوں میں ایک یہ ہی کیا اور وقت کی اذانیں بھی بہت لوگ مسجد میں دے لیتے ہیں حالانکہ وہاں تو ان تصریحات ائمہ کے مقابل 'بین یدیہ' وغیرہ کا بھی دھوکہ نہیں۔ پھر ایسوں کا فعل کیا حجت ہو سکتا ہے۔

الحمدللہ، یہاں اس سنت کریمہ کا احیاء رب عزوجل نے اس فقیر کے ہاتھ کیا، میرے یہاں موذنوں کو مسجد میں اذان دینے سے ممانعت ہے۔ جمعہ کی اذان ثانی بحمد اللہ تعالیٰ منبر کے سامنے دروازۂ مسجد پر ہوتی ہے۔ جس طرح زمانہ اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہوا کرتی تھی۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم والحمد لله رب العالمين۔

اقول۔ وباللہ التوفیق، یہاں دو نکتے اور قابل لحاظ وغور ہیں۔

اول۔ اگر بانی مسجد نے مسجد بناتے وقت تمام مسجدیت سے پہلے مسجد کے اندر اذان

کے لئے منارہ خواہ کوئی محل مرتفع بنایا تو یہ جائز ہے۔

اور اتنا ٹکڑا اذان کے لئے جدا سمجھا جائے گا، اور مسجد میں اذان دینے کی کراہت یہاں عارض نہ ہوگی۔ جیسے مسجد میں وضو کرنا اصلاً جائز نہیں مگر پہلے سے اگر کوئی محل معین بانی نے وضو کے لئے بنوادیا ہو تو اس میں وضو جائز ہے کہ اس قدر مستثنیٰ قرار پائے گا۔

اسی طرح اگر منارہ یا مئذنہ بیرون مسجد فنائے مسجد میں تھا بعدہ مسجد بڑھائی گئی اور زمین متعلق مسجد، مسجد میں لے لی کہ اب مئذنہ اندرون مسجد ہوگیا۔ اس پر بھی اذان میں حرج نہیں ہوگا کہ یہ بھی وہی صورت ہے کہ اس زمین کی مسجدیت سے پہلے اس میں یہ محل اذان کے لئے مصنوع ہو چکا تھا۔ کما لا یخفی، ہاں داخل مسجد اگر کوئی شخص اگرچہ خود بانی مسجد نیا مکان اذان کے لئے مستثنیٰ کرنا چاہے تو اسکی اجازت نہ ہوگی کہ بعد تمامی مسجد کسی کو اس سے استثناء یا فعل مکروہ کے لئے بنا کا اختیار نہیں۔

دوم: متعلقات مسجد میں مسجد کے لئے اذان ہونے کو عرف میں یونہی تعبیر کرتے ہیں کہ فلاں مسجد میں اذان ہوئی۔

مثلاً۔ منارہ بیرون مسجد زمین خاص مسجد سے کئی گز کے فاصلے پر ہو اور اس پر اذان کہی جائے تو ہر شخص یہ ہی کہے گا کہ مسجد میں اذان ہوگئی نماز کو چلو۔ یوں کوئی نہیں کہتا کہ مسجد کے باہر اذان ہوئی نماز کے لئے چلو۔

یہ عرف شائع ہے جس سے کسی کو مجال انکار نہیں۔ یہ نکتہ خوب یاد رکھنے کا ہے۔

فتاوی رضویہ، ۳/ ۱۷۷تا۴۷۷

نیز حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین سے کبھی منقول نہیں کہ مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو۔ اگر اسکی اجازت ہوتی تو بیان جواز کے لئے کبھی ایسا ضرور فرماتے۔

احکام شریعت، ۲۲۷

حضور نے ایک مرتبہ اذان پڑھی

۶۱۲۔ **قال** ابن حجر المکی انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أذن مرة فی سفر

۶۱۲۔ التحفة لابن حجر المکی،

فقال فی تشهد ، اَشْهَدُ اَنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ فتاوی رضویہ قدیم ۳/۲۶۷

فتاوی رضویہ جدید ۵/۳۷۵

جدالممتار ۱/۲۱۲

حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سفر میں اذان پڑھی تو شہادت میں اشہد انی رسول اللہ، پڑھا۔۱۲ام

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ ابن حجر نے اس روایت کو صحیح قرار دیا۔ امام نووی نے اس پر جزم فرمایا۔ نیز یہ نص مفسر ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اذان پڑھی۔ ایسا نہیں کہ صرف حضرت بلال کو حکم اذان دیا۔ لہذا اس میں تاویل کی گنجائش نہیں۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۶۷

(۹) اذان سنتے وقت انگوٹھے چومنا جائز ہے

٦١٣۔ **عن** الحسن علی جده و علیه الصلوة والسلام انه قال من قال حین یسمع المؤذن یقول اشهد ان محمدا رسول الله مرحبا بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و یقبل ابها میه و لیجعلهما علی عینیه لم یعم ولم یرمد ۔

حضرت امام حسن علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہ جو شخص مؤذن کو' اشهد ان محمدا رسول الله ' کہتے سن کر یہ دعا پڑھے، مرحباً بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہو نہ آنکھیں دکھیں۔

٦١٤۔ **قال** الطاؤسی انه سمع من الشمس محمد بن ابی نصر البخاری خواجه حدیث من قبل عند سماعه من المؤذن کلمة الشهادة ظفری ابهامیه مسهما علی عینیه ، وقال عند المس ، اَللّٰهم احفظ حدقتی و نورهما بر کة حدقتی محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نورهما لم یعم۔

٦١٣۔ المقاصد الحسنة [illegible]

امام طاؤس فرماتے ہیں کہ انہوں نے خواجہ شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری سے حدیث سنی کہ جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سنکر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے یہ دعا پڑھے۔

اللھم احفظ حدقتی ونورھما ببرکۃ حدقتی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نورھما، تواندھا نہ ہوگا۔

۶۱۵۔ **عن** أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ.انہ لما سمع قول المؤذن اشھد ان محمدا رسول اللہ قال ھذا ای اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ ، رضیت باللہ ربا و بالا سلام دینا و بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیاً وقبل باطن انملتی السبابتین و مسح عینیہ ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفاعتی ۔

امیر المؤمنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ نے مؤذن کو اشھد ان محمداً رسول اللہ، کہتے سنا تو یہ دعا پڑھی۔اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ،رضیت باللہ ربا ، وبالا سلام دینا ، وبمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیاً ، اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہوگئی۔

۶۱۶۔ **عن** الخضر علیہ الصلوۃ والسلام انہ قال : من قال حین یسمع المؤذن یقول : اشھد ان محمدا رسول اللہ ، مرحباً بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم یقبل ابھامیہ و یجعلھا علی عینیہ لم یرمد ابدا۔

سیدنا حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہ جو شخص مؤذن سے' اشھد ان محمدا رسول اللہ سن کر' مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہے پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اسکی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔

۶۱۵۔ المقاصد الحسنۃ، ۲۰۲۱ ۳۸٤

۶۱۶۔ المقاصد الحسنۃ، ۲۰۲۱ ۳۸٤

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور پر نور شفیع یوم النشور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سنتے وقت انگوٹھے یا انگشتان شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز۔ جس کے جواز پر مقام تبرع میں دلائل کثیرہ قائم، اور خود اگر کوئی دلیل خاص نہ ہوتی تو منع پر شرع سے دلیل نہ ہونا ہی جواز کے لئے دلیل کافی تھی۔ جو ناجائز بتائے ثبوت دینا اسکے ذمہ ہے کہ قائل جواز متمسک باصل ہے۔ اور متمسک باصل محتاج دلیل نہیں۔ پھر یہاں تو حدیث وفقہ اور ارشاد علماء وعمل قدیم سلف صلحاء سب کچھ موجود ہے۔

☆ علمائے محدثین نے اس باب میں حضرت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر، وحضرت ریحانۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسن، وحضرت نقیب اولیائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سیدنا ابو العباس خضر علی الحبیب الکریم وعلیہم جمیعا الصلوۃ والتسلیم وغیرہم اکابر دین سے حدیثیں روایت فرمائیں جنکی قدرے تفصیل امام علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب مستطاب مقاصد حسنہ سے گزری۔

☆ جامع الرموز شرح نقایہ، مختصر الوقایہ، فتاوی صوفیہ، کنز العباد ردالمحتار وغیرہا کتب فقہ میں اس فعل کے استحباب واستحسان کی صاف تصریح آئی۔ ان میں اکثر کتابیں خود مانعین اور انکے اکابر وعمائد مثل متکلم قنوجی وغیرہ کے مستندات سے ہیں۔

ان حدیثوں کے بارے میں ان محدثین کرام ومحققین اعلام نے جو تصحیح وتضعیف، تجریح وتوثیق میں دائرہ اعتدال سے نہیں نکلتے اور راہ تساہل وتشدد نہیں چلتے حکم اخیر وخلاصہ بحث وتنقیر یہ قرار دیا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو حدیثیں یہاں روایت کی گئیں باصطلاح محدثین درجہ صحت کو فائز نہ ہوئیں۔

☆ مقاصد میں فرمایا۔

لا یصح فی المرفوع من کل ھذا شئی،
بیان کردہ مرفوع احادیث میں کوئی بھی درجہ صحت پر فائز نہیں۔

☆ ملا علی قاری موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں،

کل ما یروی فی ھذا فلا یصح رفعہ البتۃ ۔

اس بارے میں جو روایات ہیں انکا مرفوع ہونا حتمی طور پر صحیح نہیں۔

☆ ردالمحتار میں ہے۔

لم یصح فی المرفوع من کل ھذا شی۔

بیان کردہ مرفوع احادیث میں کوئی بھی درجہ صحت پر فائز نہیں۔

پھر خادم حدیث پر روشن کہ اصلاح محدثین میں نفی صحت نفی حسن کو بھی مستلزم نہیں، نہ کہ نفی صلاح تماسک وصلوح تمسک، نہ کہ دعوی وضع وکذب، تو عندالتحقیق ان احادیث پر جیسے باصطلاح محدثین حکم صحت صحیح نہیں، یونہی حکم وضع وکذب بھی ہرگز مقبول نہیں۔ بلکہ تبصریح ائمہ فن کثرت طرق سے جبر نقصان متصور، اور عمل علماء وقبول قدماء حدیث کے لئے قوی دیگر۔

اور نہ سہی تو فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بالاجماع مقبول۔ اور اس سے بھی گزرئے تو بلاشبہ یہ فعل اکابردین سے مروی ومنقول۔ ادر سلف صالح میں حفظ صحت بصر و روشنائی چشم کے لئے مجرب اور معمول۔ ایسے محل پر بالفرض اگر کچھ نہ ہوتو اسی قدر سند کافی، بلکہ اصلا نقل بھی نہ ہو صرف تجربہ وافی، کہ آخر اس میں کسی حکم شرعی کا ازالہ نہیں، نہ کسی سنت ثابتہ کا خلاف، اور نفع حاصل تو منع باطل، بلکہ انصاف کیجئے تو محدثین کا نفی صحت کو احادیث مرفوعہ سے خاص کرنا صاف کہہ رہا ہے کہ وہ احادیث موقوفہ کو غیر صحیح نہیں کہتے۔ پھر یہاں حدیث موقوف کیا کم ہے۔

لہذا ملا علی قاری نے عبارت مذکورہ کے بعد فرمایا۔

واذا ثبت رفعه الی الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه فیکفی للعمل به لقوله علیه الصلوٰة والسلام 'علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین۔

موضوعات کبری، ۲۱۰

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی اس فعل کا ثبوت عمل کو بس ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

تو حضرت صدیق اکبر سے کسی شی کا ثبوت بعینہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے ثبوت ہے۔ اگرچہ بالخصوص حدیث مرفوع درجہ صحت تک مرفوع نہ ہو۔

ہو۔ فتاوی رضویہ قدیم ۲/۵۱۹

فتاوی رضویہ جدید ۵/۴۳۰۔۴۳۲

۳۔ فضائل اذان

(۱) اذان کی فضیلت

۶۱۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ حُصَاصٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن اذان کہتا ہے شیطان پیٹھ پھیر کر گوز زناں بھاگتا ہے۔

۶۱۸۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ، قال سلیمان: فسألته عن الروحاء فقال: ھی من المدینۃ ستۃ و ثلثون میلا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو مقام روحاء تک بھاگ جاتا ہے۔ حضرت سلیمان راوی حدیث کہتے ہیں میں نے حضرت جابر سے روحاء کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: روحاء مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔

۶۱۹۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمُ الْغُوْلُ فَنَادُوْا بِالْأَذَانِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ أَدْبَرَ وَلَهُ حُصَاصٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۶۱۷۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۱۶۷/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، الاذان ۸۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۴۸۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۹۴۶، ۶۹۱/۷
السنن الکبری للبیہقی، ۴۳۲/۱ ☆ المستدرک للحاکم، ۱۱۹/۴
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۲۹ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ۳۹۳
الترغیب و الترہیب للمنذری ۱۷۷/۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۶۷۴
۶۱۸۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۱۶۷/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۳۱۶/۳
۶۱۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷۴۳۶، ۲۵۶/۷ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۳۴/۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائیگا۔

فتاوی رضویہ ۲/ ٦٦٧

(۲) اذان کی برکت سے آگ بجھ جاتی ہے

٦٢٠۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالی عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اُطْفِئُوا الْحَرِیْقَ بِالتَّکْبِیْرِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگ کو تکبیر کے ذریعہ بجھاؤ۔

٦٢١۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا رَاَیْتُمُ الْحَرِیْقَ فَکَبِّرُوْا فَاِنَّهٗ یُطْفِئُ النَّارَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آگ دیکھو اللہ اکبر، اللہ اکبر کی بکثرت تکرار کرو۔ وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔ فکبروا ای قولوا اللہ اکبر، اللہ اکبر، و کرر وہ کثیرا، یعنی اللہ اکبر کی خوب تکرار کرو۔

فتاوی رضویہ ۲/ ٦٧٠

(۳) اذان و جہاد کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

٦٢٢۔ **عن** سهل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ

٦٢٠۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۸/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۱۵۰

٦٢١۔ الجامع الصغیر للسیوطی ۱/ ٤٥ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۹۳
المسند للعقیلی، ۲/ ۲۹٦ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۳٤۲٤
میزان الاعتدال لحلبی، ٤٥۳۰ ☆ الکامل لابن عدی، ٤/ ۱۵۱
الکنی والاسماء للدولانی ۲/ ۱۳۷ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۲۸۹

٦٢٢۔ السنن لابی داؤد ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۳٦۰
المستدرک للحاکم ۱/ ۱۹۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٦/ ۳٦۰
الدر المنثور للسیوطی ۱/ ۱۹۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۲/ ٤۹۵

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ، اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ ـ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو دعائیں رد نہیں ہوتیں، ایک اذان کے وقت، دوسری جہاد میں جب کفار سے لڑائی شروع ہو۔　فتاوی رضویہ ۲/۳۷۶

(۴) اذان سے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں

۶۲۳ـ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا نَادَی الْمُنَادِی فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِیْبُ الدُّعَاءُ ـ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اذان دینے والا اذان دیتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور دعا قبول ہوتی ہے۔　فتاوی رضویہ ۲/۳۷۲

(۵) اذان سے بستی کا عذاب ٹل جاتا ہے

۶۲۴ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا اُذِّنَ فِی قَرْیَةٍ اٰمَنَهَا اللّٰهُ مِنْ عَذَابِهٖ فِی ذٰلِكَ الْیَوْمِ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بستی میں اذان کہی جاتی ہے تو وہ جگہ اس دن سے عذاب سے مامون ہو جاتی ہے۔　فتاوی رضویہ ۲/۳۷۴

(۶) حضرت آدم کی وحشت اذان کے ذریعہ دور ہوئی

۶۲۵ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۶۲۳ـ المستدرك للحاكم ۱/۵۴۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲/۲۹۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم ۱/۲۱۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۷۳۴۲، ۲/۱۰۲

۶۲۴ـ المعجم الكبیر للطبرانی، ۱/۲۳۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۱/۱۸۲
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۳۲۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۸۹۳، ۷/۶۸۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۳۲۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۹

۶۲۵ـ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۵/۱۹۷ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۲۱۳۹، ۱۱/۴۵۵

علیه وسلم : نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَادٰى بِالْأَذَانِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام جنت سے ہندوستان میں اترے تو انہیں گھبراہٹ ہوئی۔اس وقت حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام، نے اتر کر اذان دی۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۷۵

(۷) اذان غم دور کرتی ہے

۶۲۶۔ **عن** أمير المؤمنين مولى المسلمين علی کرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: رأني النبي صلی الله تعالىٰ عليه وسلم حزينا فقال: يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ ! إِنِّي أَرَاكَ حَزِيْنًا فَمُرْ بَعْضَ أَهْلِكَ يُؤَذِّنُ فِي أُذُنِكَ فَإِنَّهُ دَرْءٌ لِلْهَمِّ۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غمگین دیکھا۔ارشاد فرمایا: اے علی! میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں اذان کہے کہ اذان غم و پریشانی کی دافع ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مولی علی اور مولی علی تک جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب نے فرمایا: فجر بته فوجدته كذالك ، ہم نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔ ذکره ابن حجر کما فی المرقاة۔

فتاوی رضویہ ۲/۶۷۶

(۶) بغیر اجرت اذان دینا اجر عظیم کا سبب

۶۲۷۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَسِبُ كَالشَّهِيْدِ الْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهٖ وَ إِذَا مَاتَ لَمْ يُدَوَّدْ فِي قَبْرِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی

۶۲۷۔ الترغيب و الترهيب للمنذری ۱/۱۸۱ ☆ مجمع الزوائد للہيثمی، ۱/۳۲۷
كنز العمال للمتقی، ۲۰۸۸۹، ۷/۶۸۱ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱/۳۹۲
☆ السلسلة الصحيحة للألباني

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: محض ثواب کی نیت سے اذان دینے والا اس شہید کے مانند ہے جو اپنے خون میں نہایا ہوا ہے جب اسکا انتقال ہوتا ہے تو قبر میں اسکا جسم خراب نہیں ہوتا۔

٦٢٨۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالی عنه قال : المؤذنون اطول الناس اعنا قا یوم القيامة ولا يدودون في قبورهم ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن موذن لمبی گردن والے ہونگے (معزز ہوں گے) اور قبروں میں انکے جسم محفوظ رہیں گے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/ ۱۳۵

(۹) مؤذن کی فضیلت

٦٢٩۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يُغفَرُ لِلمُؤَذِّنِ مُنتَهٰى اَذَانِهٖ فَاِنَّهٗ لَيَستَغفِرُ لَهٗ كُلُّ رَطبٍ وَّ يَابِسٍ سَمِعَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے مؤذن کے لئے اتنی ہی وسیع مغفرت ہوتی ہے۔ اور جس تر وخشک چیز کو اسکی آواز پہونچتی ہے اذان دینے والے کے لئے استغفار کرتی ہے۔

وفی الباب عن ابی هريرة ، وعن البراء بن عازب ، و عن ابی امامة الباهلی ، وعن انس بن مالك رضی الله تعالی عنهم اجمعين ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ پانچ حدیثیں ارشادفرماتی ہیں کہ اذان باعث مغفرت ہے اور بیشک مغفور کی دعا زیادہ قابل قبول واقرب باجابت ہے اور خود حدیث میں وارد کہ مغفور سے دعا منگوانی چاہئے۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۲۷۳

٦٢٨۔ المصنف لعبد الرزاق ، الاذان ، ١/ ٤٨٣ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/ ١٣٦ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری ، ١/ ١٧٥

٦٢٩۔ كنز العمال للمتقی، ٢٠٩٢٦، ٧/ ٦٨٧ ☆ الكامل لابن عدی، ٤/ ٢٤٥

۴۔فضائل نماز

(۱)فرضیت نماز کا ثبوت

۶۳۰۔ **عن** مالک بن صعصعة رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : بَیْنَا أنَا عِنْدَ الْبَیْتِ بَیْنَ النَّا ئِمِ وَ الْیَقْظَان إذاً قُبَلَ أحدُ الثَّلٰثةِ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ ، فَأتَیْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَھَبٍ مَلاٰن حِکْمَةً وَّ اِیمَا نًا ، فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلیٰ مَرَاقِ الْبَطْنِ فغَسَلَ الْقَلْبَ بِمَا ءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِیَٔ حِکْمَةً وَّ اِیمَانًا ثُمَّ أتَیتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَ فَوْقَ الْحِمَارِ ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرَئِیْلَ علیہِ السَّلامُ وَأتَیْنَا السَّمَاءَ الدُّنْیَا ، فَقِیْلَ : مَنْ ھٰذَا ، قَالَ جِبْرَئِیْلُ قِیْلَ : وَمَنْ مَعَكَ ، قَالَ: مُحَمَّدٌ،قِیْلَ : وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَ نِعْمَ الْمَجِیُٔ جَاءَ ، فَأتَیْتُ عَلیٰ آدَمَ علیہِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ، قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اِبْنٍ وَّنَبِیٍ ، ثُمَّ أتَیْنَا السَّمَاءَ الثَّانِیَةَ ، قِیْلَ : مَنْ ھٰذَا ، قَالَ : جِبْرَئِیْلُ قِیْلَ : وَمَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ، فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، فَأتَیْتُ عَلیٰ یَحْیٰ وَ عِیْسٰی عَلَیْھِمَا السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ، فَقَالَ مَرْحَبًابِكَ مِنْ أخٍ وَّ نَبِیٍ، ثُمَّ أتَیْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ ، قِیْلَ : مَنْ ھٰذَا؟ قَالَ:جِبْرَئِیْلُ ، قِیْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ، فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، فَأتَیْتُ عَلیٰ اِدْرِیْسَ عَلَیْهِ السَّلامُ، فَسَلَّمْتُ علیہِ ، قَالَ: مَرْحَبًابِكَ مِنْ أخٍ وَّنَبِیٍ ، ثُمَّ أتَیْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَمِثْلَ ذٰلِكَ فَأتَیْتُ عَلیٰ ھَارُوْنَ علیہِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ، قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ أخٍ وَّ نَبِیٍ ، ثُمَّ أتَیْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ أتَیْنَا عَلیٰ مُوسٰی علیہِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ، قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ أخٍ وَّنَبِیٍ ، فَلَمَّا جَاوَزْتُهٗ بَكٰی قِیْلَ : مَا یُبْكِیْكَ ، قَالَ : یَا رَبِّ ! ھٰذَا الْغُلَامُ الَّذِی بَعَثْتَهٗ بَعْدِی یَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أكْثَرَوَأفْضَلَ مِمَّا یَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِی ، ثُمَّ أتَیْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَمِثْلَ ذٰلِكَ فَأتَیْتُ عَلیٰ اِبْرَاھِیْمَ علیہِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ اِبْنٍ وَّ نَبِیٍ ، ثُمَّ رُفِعَ اِلَیَّ الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ فَسَألْتُ جِبْرَئِیْلَ ، فَقَالَ : ھٰذَا الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ یُصَلِّی فِیْهِ كُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ ألْفَ مَلَكٍ، فَاِذَا خَرَجُوْا فِیْھَا لَمْ یَعُوْدُوْا فِیْهِ آخِرَمَا عَلَیْھِمْ ، ثُمَّ رُفِعَتْ اِلَیَّ سِدْرَةُ الْمُنْتَھٰی فَاِذَا نَبِقُھَا مِثْلُ قُلَالِ ھَجَرٍ وَ اِذَا وَرَقُھَا مِثْلُ آذَانِ الْفِیْلَةِ وَاِذَا فِی أصْلِھَا أرْبَعَةُ أنْھَارٍ ، نَھْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَھْرَانِ ظَاھِرَانِ ، فَسَألْتُ جِبْرَئِیْلَ فَقَالَ: أمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِی الْجَنَّةِ وَأمَّا الظَّاھِرَانِ فَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَیَّ خَمْسُوْنَ

۶۳۰۔ السنن للنسائی الصلوۃ، ۷۸/۱

صلوۃً : فَاَتَیتُ عَلیٰ مُوسیٰ فَقَالَ : مَا صَنَعتَ، قُلتُ: فُرِضَتْ عَلَیَّ خَمسُونَ صَلاۃً قَالَ: اِنِّی اَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْکَ ، اِنِّی عَالَجتُ بَنِی اِسرَائِیلَ اَشَدَّ المُعَالَجَۃِ ، وَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَنْ یُّطِیقُوا ذٰلِکَ فَارجِعْ اِلیٰ رَبِّکَ فَاسأَلْهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکَ ، فَرَجَعتُ اِلیٰ رَبِّی فَسَأَلتُهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنِّی فَجَعَلَهَا اَربَعِینَ ، ثُمَّ رَجَعتُ اِلیٰ مُوسیٰ عَلَیهِ السَّلامُ فَقَالَ : مَا صَنَعتَ، قُلتُ : جَعَلَهَا اَربَعِینَ ، فَقَالَ : لِی مِثلَ مَقَالَتِهِ الاُولیٰ فَرَجَعتُ اِلیٰ رَبِّی فَجَعَلَهَا ثَلٰثِینَ فَاَتَیتُ عَلیٰ مُوسیٰ عَلیهِ السَّلامُ فَاَخبَرتُهُ ، فَقَالَ لِی مِثلَ مَقَالَتِهِ الاُولیٰ فَرَجَعتُ اِلیٰ رَبِّی فَجَعَلَهَا عِشرِینَ ثُمَّ عَشرَۃً ثُمَّ خَمسَۃً فَاَتَیتُ عَلیٰ مُوسیٰ عَلَیهِ السَّلامُ فَقَالَ لِی مِثلَ مَقَالَتِهِ الاُولیٰ فَقُلتُ : اِنِّی اَستَحِیی مِنْ رَّبِّی عَزَّوَجَلَّ اَنْ اَرجِعَ اِلَیهِ ، فَنُودِیَ اَنْ قَدْ اَمضَیتَ فَرِیضَتِی وَ خَفَّفْتَ عَنْ عِبَادِی وَاَجزِی بِالحَسَنَۃِ عَشرَ اَمثَالِهَا ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۹۴

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس درمیان کہ میں بیت اللہ شریف کے پاس نیند و بیداری کے درمیان تھا کہ اچانک دو آدمیوں کے درمیان ایک شخص میری جانب آیا اور میرے پاس ایک سونے کی لگن لائی گئی جو حکمت و ایمان سے پر تھی، چنانچہ اس نے میری گردن سے پیٹ تک ایک نشتر لگایا اور میرے دل کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر حکمت و ایمان سے بھر دیا، پھر میرے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک جانور لایا گیا۔ میں جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ چلنے لگا۔ ہم آسمان دنیا پر پہونچے تو آواز آئی کون؟ حضرت جبرئیل نے کہا میں جبرئیل، آواز آئی تمہارے ساتھ کون ہے تو انہوں نے کہا: محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،تو کسی نے کہا: ہاں انکی طرف تمہیں بھیجا گیا تھا، خوش آمدید اور آنا مبارک، پھر میں آدم علیہ السلام کے پاس پہونچا اور میں نے انکو سلام کیا۔ انہوں نے جواب میں بیٹا اور نبی کہکر خوش آمدید کہا، پھر ہم دوسرے آسمان پر آئے۔ وہاں بھی آواز آئی کون؟ حضرت جبرئیل نے فرمایا: میں جبرئیل ،آواز ائی تمہارے ساتھ کون، تو انہوں نے جواب دیا محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،تو وہاں بھی پہلے کی طرح خوش آمدید کہا۔ پھر میری ملاقات حضرت عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام سے ہوئی۔ ان دونوں حضرات نے بھائی اور نبی کہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم تیسرے آسمان کے پاس پہونچے ،آواز آئی کون؟ جواب دیا میں جبرئیل، کہا تمہارے ساتھ کون، انہوں نے جواب میں کہا: محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، چنانچہ وہاں بھی پہلے کی طرح خوش آمدید کہا گیا ، پھر میری ملاقات حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوئی ، میں نے انہیں سلام کیا ، انہوں نے بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا ۔ پھر ہم چوتھے آسمان پر پہونچے ، وہاں بھی مثل سابق گفتگو ہوئی تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ، انہوں نے بھی بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا ۔ پھر ہم پانچویں آسمان پر آئے ، یہاں بھی حسب سابق بات چیت کے بعد حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی میں نے سلام کیا ، انہوں بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا ۔ پھر ہم چھٹے آسمان پر پہونچے اسی طرح گفتگو کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ، میں نے سلام کیا ۔ انہوں نے بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا ۔ جب میں وہاں سے آگے بڑھنے لگا تو آپ روئے ، پوچھا گیا آپ کیوں روئے ۔ عرض کرنے لگے الٰہی ، یہ جوان جسکو تو نے میرے بعد مبعوث فرمایا اپنی امت کو کثیر تعداد میں لیکر جنت میں داخل ہونگے جبکہ میری امت قلیل ہوگی ، پھر ہم ساتویں آسمان پر گئے تو وہاں بھی حسب سابق گفتگو کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے بیٹا اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا ۔ پھر میرے سامنے بیت المعمور پیش کیا گیا میں نے حضرت جبرئیل سے اسکے بارے میں پوچھا تو آپ نے کہا: یہ بیت المعمور ہے ، ہر دن اس میں ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جو یہاں سے جاتا ہے آخر وقت تک واپس نہیں آئیگا ، پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ آیا تو اسکے پھل ہجر کے مٹکوں کے برابر اور پتے ہاتھی کے کان کے جیسے تھے ، اسکی جڑ میں سے چار نہریں جاری تھیں ۔ دو ظاہری اور دو باطنی ، میں نے حضرت جبرئیل سے پوچھا تو انہوں نے بتایا ، باطنی نہریں تو جنت میں رواں ہیں اور ظاہری فرات اور نیل ۔ پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں ، میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے کہا: تم پر کیا لازم کیا گیا میں نے کہا: مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں ۔ تو آپ نے فرمایا: میں لوگوں کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں میں نے بنی اسرئیل کو خوب آزمایا ہے ، آپکی امت اس پر عمل نہیں کرسکے گی آپ جائیے اور تخفیف کرائیے ۔ میں اپنے رب کے حضور پہونچا اور تخفیف چاہی اللہ تبارک و تعالیٰ نے چالیس مقرر فرمادیں ۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا ۔ آپ نے پھر پوچھا اب کتنی لازم رہیں ؟ میں نے کہا: چالیس ، پھر آپ نے پہلے کی طرح کہا ، میں نے رب کے حضور پہونچا تو تیس لازم رکھیں گئیں ، میں نے پھر

حضرت موسی کو اسکی اطلاع دی تو انہوں نے پہلے کی طرح پھر کہا۔ میں لوٹ کر اپنے رب کے حضور گیا۔ اب بیس رہ گئیں پھر دس اور پھر پانچ، میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے ویسا ہی فرمایا: میں نے کہا اب مجھے اپنے رب کے حضور جاتے ہوئے حیا آتی ہے۔ آواز آئی۔ ہم نے اپنے فریضہ کے مطابق ثواب رکھا ہے اور اپنے بندوں سے تخفیف کردی ہے کہ ایک نیکی پر دس کا ثواب دیا جاتا ہے۔ لہذا پانچ نمازوں پر پچاس کا ثواب ملیگا۔

(۲) نمازیں پہلے کس نے پڑھیں

۶۳۱۔ **عن** أبی رافع رضی الله تعالی عنه قال: صلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم غداة الاثنین، وصلت خدیجة رضی الله تعالیٰ عنها یوم الاثنین من آخر النهار، و صلی علی کرم الله تعالیٰ وجهه یوم الثلاثاء، فمکث علی یصلی مستخفیا سبع سنین و اشهراً قبل أن یصلی احد۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے پیر کی صبح میں نماز پڑھی، اور ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیر کے دن آخر وقت میں نماز پڑھی۔ اور حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے منگل کے دن نماز پڑھی۔ پھر حضرت علی سات سال کچھ ماہ پوشیدہ طور پر نماز پڑھتے رہے اس سے قبل کہ دوسرے حضرات نے نماز پڑھی۔ ۱۲م

(۳) نماز اور روزے کب فرض ہوتے ہیں

۶۳۲۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تَجِبُ الصَّلٰوةُ عَلَی الْغُلَامِ اِذَا عَقَلَ، وَالصَّوْمُ اِذَا أَطَاقَ، وَالْحُدُوْدُ وَالشَّهَادَاتُ اِذَا احْتَلَمَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ جب سمجھدار ہوجائے تو اس پر نماز واجب ہے۔ اور روزہ اس وقت جب کہ اسکی طاقت رکھے، اور حدود و گواہی کے احکام اس وقت متعلق ہونگے جب وہ بالغ

۶۳۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۳۲۰

۶۳۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۳۲۶، ۱۶/۴۴۲

ہو جائے۔ جد الممتار ۱/ ۱۸۷

(۴) نماز کی ادائیگی حضور کی ادا کے مطابق

۶۳۳۔ **عن** مالك بن الحويرث رضى الله تعالى عنه قال : أتينا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نحن شبية متقاربون فأقمنا عنده عشرين يوما وليلة وكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رحيما رفيقا ، فلما ظن أنا قد اشتهينا أهلنا أو قد اشتقنا سألنا عمن تركنا بعدنا فأخبرناه فقال : اِرۡجِعُوا اِلىٰ أَهۡلِيۡكُمۡ فَأَقِيۡمُوا فِيۡهِمۡ وَعَلِّمُوهُمۡ وَمُرُوۡهُمۡ وَ ذَكَرَ أَشۡيَاءَ أَحۡفَظُهَا أَوۡلَا أَحۡفَظُهَا ، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيۡتُمُوۡنِى أُصَلِّى ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلۡيُؤَذِّنۡ لَكُمۡ أَحَدُكُمۡ وَلۡيَؤُمَّكُمۡ أَكۡبَرُكُمۡ۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم کچھ نوعمر جوان تھے۔ہم بیس دن و رات آپ کے پاس قیام پذیر رہے۔آپ بے حد مہربان اور شفیق تھے،جب آپ نے دیکھا کہ ہم گھر جانے کے خواہشمند ہیں تو آپ نے ہم سے ان لوگوں کا حال پوچھا جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ہم نے آپ کو سب کچھ بتایا پس آپ نے حکم فرمایا: تم واپس لوٹ جاؤ اور انہی لوگوں میں رہو اور انہیں تعلیم دو اور نیکی کا حکم دو۔اور چند باتیں آپ نے ارشاد فرمائیں مجھے یاد ہیں یا یاد نہیں رہیں۔جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھنا۔اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان دے اور تم میں سے بڑا امام بنے۔

(۵) بچوں کو نماز کا حکم

۶۳۴۔ **عن** عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضى الله تعالىٰ عنهم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مُرُوۡا صِبۡيَانَكُمۡ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغُوۡا سَبۡعًا وَاضۡرِبُوۡهُمۡ عَلَيۡهَا اِذَا بَلَغُوۡا عَشۡرًا۔

حضرت عمر بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے

۶۳۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، الاذان ۱/ ۸۸ ☆ الكامل لابن عدى، ۳/ ۹۹۱
۶۳۴۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ۸۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۳/ ۸۴
حليه الاولياء لابى نعيم ، ۱۰/ ۳۶ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۲/ ۲۷۸

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوں۔ اور نماز پر انہیں مارو جب وہ دس برس کے ہو جائیں۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۲۲۷

۶۳۵۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مُرُوا أَوْلَادَكُم بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَ اضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو سات سال کی عمر سے نماز کا حکم دو اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں تو مار کر نماز پڑھواؤ۔ ۱۲م

(۶) فضیلت نماز

۶۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مَّوْضُوْعٌ ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّسْتَكْثِرَ مِنْهَا فَلْيَسْتَكْثِرْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز بھلائی کی چیز ہے تو جو اسکی کثرت کر سکے اسکو کرنا چاہیئے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۳۶۹

(۷) نماز عشاء کی فضیلت

۶۳۷۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۶۳۵۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱/ ۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۳۲۴، ۱۶/ ۴۲۹
التفسیر للقرطبی ۱۸/ ۱۹۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۲/ ۵۰۰
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/ ۳۱۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۱/ ۳۰۰
۶۳۶۔ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/ ۶۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/ ۲۳۷
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۹/ ۲۳۸ ☆ السنن الکبری للبیہقی ۱/ ۴۵۱
کنز العمال للمتقی، ۱۹۴۷۷ ، ۷/ ۲۹۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۳۰۰
۶۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ،الاذان، ۱/ ۸۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۲۴۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/ ۱۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۳۵۷، ۷/ ۵۸۲
المسند للشافعی، ۹۲ ☆ السنن للنسائی، ۱/ ۹۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صلوۃ العشاء: اِعۡتَمُوۡا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمۡ فُضِّلۡتُمۡ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الۡاُمَمِ وَلَمۡ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبۡلَكُمۡ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں ارشاد فرمایا: اس نماز کو دیر کر کے پڑھو کہ تم اس سے تمام امتوں پر فضیلت دیئے گئے ہو۔ تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہ پڑھی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ جب نماز عشاء ہمارے لئے خاص ہے تو پانچوں کا مجموعہ بھی ہمارے سوا کسی کو نہ ملا۔ رہا ہمارے نبی سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی کو یہ پانچوں نہ ملنا علماء اسکی بھی تصریحیں فرماتے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصائص کبری میں ایک باب وضع فرمایا۔

"باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمجموع الصلوات الخمس ولم تجمع لاحد"

امام محمد محمد بن امیر الحاج حلبی حلیہ میں بعض علماء سے ناقل۔

"ھذہ الصلوات تفرقت فی الانبیاء رجمعت فی ھذہ الامۃ"

علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں۔

لم یجتمع لاحد غیر ھم من الانبیاء والامم۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۹۴

۶۳۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم: وَالَّذِی نَفۡسِی بِيَدِهٖ لَوۡ يَعۡلَمُ اَحَدُهُمۡ اَنَّهٗ يَجِدُ عِرۡقًا سَمِيۡنًا اَوۡ مِرۡمَاتَيۡنِ حَسَنَتَيۡنِ تَشۡهَدُ الۡعِشَاءَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اسکی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں کسی کو یہ معلوم ہوتا کہ کوئی فربہ ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھر

ملیں گے جنکے شگاف میں گوشت کالگاؤ ہوتا ہے تو ضرور نماز عشا میں حاضر آ تا۔

۶۳۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَوْ اَنَّ رَجُلًا دَعَا النَّاسَ اِلیٰ عِرْقٍ اَوْ مِرْمَاتَیْنِ لَاَجَابُوْہُ وَھُمْ یُدْعَوْنَ اِلیٰ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ فِی جَمَاعَۃٍ فَلَا یَاْتُوْنَھَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص لوگوں کو پتلا گوشت لپٹی ہوئی ہڈی یا دو کھروں کی دعوت دے تو ضرور جائیں گے اور اس نماز کی جماعت کو بلائے جاتے ہیں تو نہیں آتے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیا معاذ اللہ، یہ ثواب و رضائے الٰہی کو دو کوڑی کی ہڈی یا دو کھروں سے تشبیہ ہے ۔حاشا۔ بلکہ انکے حال کی تقبیح اور ان پر زجر و توبیخ و تنبیہ ہے کہ ایسی حقیر چیز کے لئے تو دوڑتے ہیں اور ایسی عظیم شئی کی پرواہ نہیں کرتے۔

فتاوی رضویہ، ۱۷۶/۶

(۸) نماز پنجگانہ کی فضیلت

۶۳۹۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۶۳۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۳۷/۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۴۳/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۰۳۶۹، ۵۸۴/۷ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۵۲۹
المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۵۰/۳ ☆

۶۳۹۔ الموطا لمالک، الصلوۃ، ۴۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱۵/۵
السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۶۱/۱ ☆ المستدرک للحاکم، الصلوۃ، ۲۰۰/۱
السنن للنسائی، باب المحافظۃ علی الصلوۃ ۵۴/۱، شرح السنۃ للبغوی، ۱۰۴/۴۰
الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۴/۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۲۹۶/۲
السنن الکبری للبیھقی، ۳۶۱/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۴۲/۲
التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۸۷/۱ ☆ المغنی للعراقی، ۱۴۶/۱
نصب الرایۃ للزیلعی، ۱۱۴/۲ ☆ تجرید التمھید لابن عبد البر، ۷۵۲
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۲۳/۴ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲۴۲/۱
التمھید لابن عبد البر، ۲۳۹/۴ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۴۷/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۱/۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۶۳/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ ، فَمَنْ جَآءَ بِهِنَّ فَلَمْ يَضَعْ مِنْهُنَّ شَيْأً اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَاللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَاْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى عَهْدٌ ، اِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ وَ اِنْ شَآءَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کی ہیں ۔ جو انہیں بجالائے اور انکے حق کو ہلکا جانکر ان میں سے کچھ ضائع نہ کرے اللہ تعالیٰ کے پاس عہد ہو کہ اسے جنت میں داخل فرمائے ۔ اور جو انہیں بجا نہ لائے اس کے لئے اللہ کے پاس عہد نہیں، چاہے اسے عذاب کرے چاہے اسے جنت میں داخل کرے۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۷

(۹) اہمیت نماز

٦٤٠ ـ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یرون شیأً من الاعمال ترکہ کفراً غیر الصلوۃ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نماز کے سوا کسی فعل کے ترک کو کفر نہ جانتے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا بہت صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین تارک صلوۃ کو کافر کہتے۔

٦٤١ ـ **عن** أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: من لم یصل فھو کافر ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: کہ جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔

٦٤٢ ـ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال : من ترك الصلوۃ فقد

---

٦٤٠ ـ المستدرك للحاكم، ١/ ٧ ☆ مشكوه المصابيح للتبريزى، ١/٥٩

٦٤١ ـ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١/٣٨٥ ☆

٦٤٢ ـ الترغيب والترهيب للمنذرى، ١/٣٨٣ ☆

کفر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں جس نے نماز چھوڑی بیشک وہ کافر ہوگیا۔

٦٤٣۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال : من ترك الصلوة فلا دين له ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: جس نے نماز ترک کی وہ بے دین ہے۔

٦٤٤۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال : من لم يصل فهو كافر ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: بے نمازی کافر ہے۔

٦٤٥۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : لا ايمان لمن لا صلوة له ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں: بے نماز کے لئے ایمان نہیں۔

امام اسحاق فرماتے ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت ثابت ہوا کہ حضور نے تارک صلوۃ کو کافر فرمایا۔اور زمانہ اقدس سے علماء کی یہی رائے ہے کہ جو شخص قصداً بے عذر نماز ترک کرے یہاں تک کہ وقت نکل جائے وہ کافر ہے۔

اسی طرح امام ابوایوب سختیانی سے مروی ہوا کہ ترک نماز بے غلاف کفر ہے۔

ابن حزم کہتا ہے۔

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم،حضرت عبدالرحمٰن بن عوف احد العشرہ،حضرت معاذ بن جبل امام العلماء،حضرت ابوہریرہ حافظ الصحابہ وغیرہم اصحاب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ

٦٤٣۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣٨٥/١

٦٤٤۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣٨٥/١

٦٤٥۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣٨٦/١

علیہ وعلیہم وسلم اجمعین سے وارد ہوا۔ کہ جو شخص ایک نماز فرض قصداً چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے وہ کافر و مرتد ہے۔

اور یہ ہی مذہب ہے حکم بن عتیبہ، ابوداؤد طیاسی، ابوبکر ابن ابی شیبہ زہیر بن حرب، اور ائمہ اربعہ سے سیف السنۃ امام احمد بن حنبل، اور ہمارے ائمہ حنفیہ سے امام عبداللہ بن مبارک تلمیذ حضرت امام اعظم، اور ہمارے امام کے استاذ الاستاذ امام ابراہیم نخعی وغیرہم ائمہ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا۔ اسی کو جمہور ائمہ حنبلیہ نے مختار و مرجح رکھا، اور بیشک بہت ظواہر نصوص شرعیہ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیہ اس مذہب کی مؤید۔ جیسا کہ ان میں سے کچھ کو تفصیل سے بیان کیا خاتم المحققین سیدنا والد ماجد نے اپنی عمدہ کتاب 'الکلام الا وضح فی تفسیر الم نشرح' میں اور 'سرور القلوب فی ذکر المحبوب' اور' جواھر البیان فی اسرار الارکان' میں۔ اعلی اللہ تعالی درجاتہ فی غرفات الجنان، آمین۔

بالجملہ اس قول کو مذاہب اہل سنت سے کسی طرح خارج نہیں کہہ سکتے بلکہ وہ ایک جم غفیر قدمائے اہل سنت صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مذہب ہے۔ اور بلاشبہ اس وقت وحالت کے لحاظ سے ایک بڑا اقوی مذہب تھا۔ صدر اول کے بعد جب اسلام میں ضعف آیا اور بعض عوام کے قلب میں سستی وکسل نے جگہ پائی، نماز میں کامل چستی و مستعدی کہ صدر اول میں مطلقاً ہر مسلمان کا شعار دائم تھی اب بعض لوگوں سے چھوٹ چلی، وہ امارت مطلقہ وعلامت فارقہ ہونے کی حالت نہ رہی۔ لہٰذا جمہور ائمہ نے اسی اصل اجماعی مؤید بدلائل قاہرہ، آیات متکاثرہ واحادیث متواترہ پر عمل واجب جانا کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں۔

یہ ہی مذہب ہمارے ائمہ حنفیہ ائمہ شافعیہ ائمہ مالکیہ اور ایک جماعت ائمہ حنبلیہ وغیرہم جماہیر علمائے دین وائمہ معتمدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ہے۔ کہ اگرچہ تارک نماز کو سخت فاجر جانتے ہیں مگر دائرہ اسلام سے خارج نہیں کہتے، یہ ہی ایک روایت حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہے۔ اسکی رو سے یہ مذہب مہذب حضرات ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مجمع علیہ ہے۔

اور اس طرف بحمد اللہ نصوص شرعیہ سے وہ دلائل ہیں جن میں اصلاً تاویل کی گنجائش

نہیں، بخلاف دلائل مذہب اول کہ اپنے نظائر کثیرہ کی طرح استحلال واستخفاف وجحو دوکفران وفعل مثل کفارہ وغیرہا تاویلات کو اچھی طرح جگہ دے رہے ہیں۔ یعنی فرضیت نماز کا انکار کرے یا اسے ہلکا اور بے قدر جانے، یا اس کا ترک حلال سمجھے تو کافر ہے، یا یہ کہ ترک نماز سخت کفران نعمت وناشکری ہے۔ یا یہ کہ اس نے کافروں کا سا کام کیا۔

بالجملہ وہ فاسق ہے اور سخت فاسق مگر کافر نہیں۔ وہ شرعاً سخت سزاؤں کا مستحق ہے۔ ائمہ ثلثہ مالک وشافعی واحمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ اسے قتل کیا جائے۔ ہمارے ائمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک فاسق و فاجر مرتکب کبیرہ ہے اسے دائم الحبس کریں یہاں تک کہ توبہ کرے یا قید میں مر جائے۔ امام محبوبی وغیرہ مشائخ حنفیہ فرماتے ہیں اتنا ماریں کہ خون بہادیں پھر قید کریں۔ یہ تعزیرات یہاں جاری نہیں۔ لہذا اسکے ساتھ کھانا پینا میل جول سلام کلام وغیرہ معاملات ہی ترک کریں کہ یونہی زجر ہو۔ اسی طرح بنظر زجر ترک عیادت میں مضائقہ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۰۲، ۱۰۷۔

فتاوی رضویہ/ ۲۲۵، ۲۲۹

(۱۰) پانچوں نمازوں کی ادائیگی پر اجر عظیم

٦٤٦۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالی عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: خَمْسٌ مَّنْ جَآءَ بِهِنَّ مَعَ إِيْمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ، مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَىٰ وُضُوْئِهِنَّ وَرُكُوْعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ، وَصَامَ رَمَضَانَ، وَحَجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً، وَ أَعْطَى الزَّكٰوةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ وَ أَدَّى الْاَ مَانَةَ، قال: یا ابا الدرداء! ما اداء الا مانة؟ قال: الغسل من الجنابة۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں ہیں کہ جو انہیں ایمان کے ساتھ لائیگا جنت میں

٦٤٦۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ١/٦١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١/٤٧
المعجم الصغیر للطبرانی، ٢/٢٥ ☆ الدر المنثور للسیوطی ١/٢٩٦
الترغیب و الترهیب للمنذری، ١/٢٤١ ☆ التفسیر لابن کثیر، ١/٤٧٩
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٢/٢٣٤ ☆ تاریخ اصفهان، ٢/١٨٩

جائیگا۔ جو پنجگانہ نمازوں کی، انکے وضو، انکے رکوع انکے سجود انکے اوقات پر محافظت کرے اور روزہ و حج و زکوۃ و غسل جنابت بجالائے۔

٦٤٧۔ **عن** عبادة بن صامت رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: خَمسُ صَلَوَاتٍ اِفتَرضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالىٰ، مَنْ أَحسَنَ وُضُوئَهُنَّ وَصَلَّا هُنَّ لِوَقتِهِنَّ وَ أَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهدٌ اَنْ يَغفِرَ لَهُ وَ مَنْ لَمْ يَفعَلْ فَلَيسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهدٌ، اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُ وَ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں، جو انکا وضو اچھی طرح کرے اور انہیں انکے وقت پر پڑھے اور انکا رکوع و خشوع پورا کرے اسکے لئے عزوجل پر عہد ہے کہ اسے بخشدے، اور جو ایسا نہ کرے تو اسکے لئے اللہ تعالیٰ پر کچھ عہد نہیں۔ چاہے بخشے چاہے عذاب کرے۔

٦٤٨۔ **عن** قتادة بن الربيعى الانصارى رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يَقُولُ: اِنِّي فَرَضْتُ عَلىٰ أُمَّتِكَ خَمسَ صَلَوَاتٍ وَعَهِدْتُ عِندِى عَهدًا اَنَّهُ مَنْ جَآءَ يُحَافِظُ عَلَيهِنَّ لِوَقتِهِنَّ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيهِنَّ فَلَا عَهدَ لَهُ عِندِى۔

حضرت قتادہ بن ربیعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کیں اور اپنے پاس عہد مقرر کرلیا کہ جو انکے وقتوں پر انکی محافظت کرتا رہیگا اسے جنت میں داخل کرونگا۔ اور جو محافظت نہ کریگا اسکے لئے میرے پاس کچھ عہد نہیں۔

٦٤٧۔ السنن لابی داؤد، الصلوة، ١/ ٦١ ☆ علل الحديث لابن ابی حاتم، ٣٦٤
المسند لاحمد بن حنبل ٥/ ٣١٧ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٢/ ٢١٥
مشكوة المصابيح للتبريزى، ١/ ٥٨ ☆ شرح السنة للبغوى، ٤/ ١٠٥
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١/ ٢٤٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٨٨٦٠، ٧/ ٢٥٨
موارد الظمئان للهيثمى، ٢٥٢ ☆

٦٤٨۔ السنن لابی داؤد، الصلوة، ١/ ٦١ ☆ الكامل لابن عدى، ٤/ ١٤٢٢

٦٤٩۔ **عن** كعب بن عجرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :إِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يَقُوْلُ : مَنْ صَلَّى الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَأَقَامَ حَدَّهَا كَانَ لَهُ عَلَيَّ عَهْدٌ أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ ،وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا وَلَمْ يُقِمْ حَدَّهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ عِنْدِي عَهْدٌ، إِنْ شِئْتُ أَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَإِنْ شِئْتُ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے، جونماز اسکے وقت میں ٹھیک ٹھیک ادا کرے اسکے لئے مجھ پر عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرماؤں اور جو وقت میں نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اسکے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں ۔ چاہوں اسے دوزخ میں لے جاؤں اور چاہوں تو جنت میں۔

٦٥٠۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : هَلْ تَدْرُوْنَ مَايَقُوْلُ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ ؟ قالوا: الله ورسوله اعلم ، قالها ثلاثا ، قال :يَقُوْلُ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي،لَا يُصَلِّيهَا عَبْدٌ لِوَقْتِهَا إِلَّا أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ، وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَيْرِ وَقْتِهَا إِنْ شِئْتُ رَحِمْتُهُ، وَإِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے،عرض کی: خدا اور رسول خوب دانا ہیں ،یہ جملہ تین مرتبہ ارشادفرمایا۔پھر ارشادفرمایا: تمہارا رب جل وعلا فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم، جوشخص نماز وقت پر پڑھیگا اسکو جنت میں داخل فرماؤں گا اور جو اسکے غیر وقت پر پڑھے گا چاہوں اس پر رحم کروں چاہوں اس پر عذاب۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۷۷،۳۷۸

(۱۱) پانچوں نمازوں کی حفاظت

٦٥١۔ **عن** فضالة الزهرانى رضى الله تعالىٰ عنه قال : علمنى رسول الله صلى

٦٤٩۔ السنن للدارمى ، الصلوة ، ٢٢٣

٦٥٠۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ١٠/٢٢٨

٦٥١۔ السنن لابى داؤد ، ١/٦١

الله تعالیٰ علیه وسلم فکان فیما علمنی ، و حافظ علی الصلوات الخمس ـ

حضرت فضالہ زہرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مسائل دین تعلیم فرمائے، ان میں یہ بھی تعلیم فرمایا کہ نماز پنجگانہ کی محافظت کر۔

(۱۲) نماز کی فضیلت

۶۵۲ـ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا رِوَاحٍ اِلَّا وَبُقَاعُ الْاَرْضِ یُنَادِی بَعْضُهَا بَعْضًا یَا جَارَةُ: هَلْ مَرَّبِكَ الْیَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ صَلّٰی عَلَیْكَ اَوْ ذَکَرَ اللّٰهَ ، فَاِنْ قَالَتْ : نَعَمْ ، رَأَتْ لَهَا بِذٰلِكَ فَضْلًا ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تیری طرف کوئی بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا؟ اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے ہاں، تو پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔　　السوء والعقاب، ۳۴

۶۵۳ـ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیْسَ شَیْءٌ اَشَدَّ عَلَی الْمَلَكِ مِنْ رِیْحِ الثَّمَرِ مَا قَامَ عَبْدٌ اِلیٰ صَلٰوةٍ قَطُّ اِلَّا یَلْتَقِمُ فَاهُ مَلَكٌ وَلَا یَخْرُجُ مِنْ فِیْهِ آیَةٌ اِلَّا یَدْخُلُ فِی فِی الْمَلَكِ ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتہ پر کوئی چیز کھانے کی بو سے زیادہ سخت نہیں۔ جب کبھی مسلمان نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اسکا منہ اپنے منہ میں لے لیتا ہے اور جو آیت اسکے منہ سے نکلتی ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتی ہے۔　　احکام شریعت، ۱۳۹

۶۵۲ـ　مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۹۲۹، ۷/ ۲۹۰
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۷۴/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۴۹۲/۲

۶۵۳ـ　شعب الایمان للبیهقی،

(۱۴) باجماعت نماز کی فضیلت واہمیت

٦٥٤۔ **عن** أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنۡ صَلَّى الۡعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصۡفَ لَيۡلَةٍ وَ صَلَّى الصُّبۡحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيۡلَ كُلَّهٗ ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اس نے نصف رات عبادت میں گزاری۔ اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اس نے گویا پوری رات عبادت کی۔　　فتاوی رضویہ ۳/۳۲۶

٦٥٥۔ **عن** أبى بكر بن أبى حثمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : إن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه فقد سليمان بن أبى حثمة فى صلاة الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الى السوق ومسكن سليمان بين السوق والمسجد النبوى فمر على الشفاء أم سليمان فقال لها : لم أر سليمان فى الصبح فقالت: أنه بات يصلى فغلبته عيناه فقال عمر لأ ن أشهد صلوة الصبح فى الجماعة أحب الى من أن أقوم ليلة ۔

حضرت ابوبکر بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز فجر میں نہ پایا۔ حضرت فاروق اعظم صبح کے وقت بازار تشریف لے گئے اور حضرت سلیمان کا مکان بازار و مسجد نبوی کے درمیان تھا۔ راستہ میں حضرت سلیمان کی والدہ ملیں تو آپ نے فرمایا: میں نے سلیمان کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا: وہ رات گئے تک نماز پڑھتے رہے تو آنکھ لگ گئی۔ حضرت عمر نے فرمایا: صبح کی نماز باجماعت مجھے پوری رات کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔ ۱۲م

٦٥٤۔ الصحيح لمسلم، الصلوة، ١/٢٣٢ ☆ نصب الراية للزيلعى، ٢/٢٤
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١/٢٦٧ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ١/٤٦٤
الصحيح لابى عوانة، ٢/٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ١/٥٨
٦٥٥۔ المؤطا لمحمد، فضل الفجر، ١٤٩ ☆ المؤطا لمالك ٤٦

٦٥٦۔ **عن** سليمان بن ابى حثمة عن امه الشفاء رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : دخل على عمر رضى الله تعالىٰ عنه وعندى رجلان نائمان تعنى زوجها اباحثمه و ابنها سليمان فقال : اما صليا الصبح ، قلت : لم تزالا يصليان حتى اصبحا فصليا الصبح و ناما فقال : لا ن اشهد الصبح فى جماعة احب الى من قيام ليلة ۔

حضرت سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے وہ اپنی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ۔فرماتی ہیں: میرے پاس امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جبکہ میرے یہاں دو مرد یعنی میرے شوہر ابوحثمہ اور بیٹے سلیمان سو رہے تھے ۔فرمایا: کیا انہوں نے نماز فجر نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کی: یہ پوری رات صبح تک نماز پڑھتے رہے اور فجر پڑھ کر سو گئے ۔فرمایا: مجھے صبح کی نماز باجماعت پوری رات کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔ فتاوی رضویہ ۳۲۹/۴

٦٥٧۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَيْسَ صَلٰوةٌ أثْقل على الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَ الْعِشاءِ ولَوْ يعْلمُوْن ما فِيهِمَا لَأ توْهُمَا ولَوْ حبْوًا ، لقَدْ هممْتُ أنْ آمرَ الْمُوَذِّنَ فَيُقِيمَ ثُمَّ آمر رجُلا يؤُمُّ النَّاسَ ثُمّ آخُذَ شُعْلاً مِنْ نَارٍ فأُحْرِق علىٰ مَنْ لا يَخْرُجُ اِلىَ الصَّلٰوةِ بَعْدُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر فجر وعشاء کی نماز سے زیادہ بھاری اور دشوار کوئی نماز نہیں۔ اگر ان دونوں نمازوں کا ثواب جانتے تو سرین کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہوتے ۔میں چاہتا ہوں کہ مؤذن کو اقامت کا حکم دوں پھر کسی کو امام بنا کر آگ کا ایک شعلہ لیکر جاؤں اور جو نماز کے لئے حاضر نہ ہوئے انکو جلادوں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح نص صریح ہے کہ وقت اقامت تک مسجد میں حاضر نہ ہونا وہ جرم قبیح ہے

٦٥٦۔ المصنف لعبد الرزاق، ٥٢١/١ ☆

٦٥٧۔ الجامع الصحيح للبخارى، الصلوة، ٩٠/١ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١٤١/٢ ☆ شرح [illegible] ☆

جس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جلادینے کا قصد فرمایا۔

علماء فرماتے ہیں۔ یہ ارشاد کہ تکبیر کہلوا کر نماز شروع کراؤں اسکے بعد تشریف لیجاؤں اسی بنا پر تھا کہ انکی عدم حاضری ثابت اور الزام تخلف قائم ہولے۔ اس کا منشا وہی تحقیق ہے جو ہم نے ذکر کی کہ ایجاب اجابت تا وقت اقامت موسع ہے۔

یہاں سے ظاہر ہوگیا کہ بعض احادیث میں بظاہر جو کلام قنیہ ومجتبی (جواذان سنکر تکبیر کے انتظار میں بیٹھا رہے بدکار ومردود الشہادۃ ہے) کی جو تائید نکلتی تھی وہ ممنوع وساقط ہے۔ معہذا شک نہیں کہ حضور مسجد بنفسہ عبادت مقصودہ نہیں بلکہ غرض شہود جماعت ہے۔ اور قبل از اقامت فوت جماعت غیر معقول۔ تو اقامت تک وجوب موسع ماننے سے چارہ نہیں، مگر بات یہ ہے کہ اقامت تک تاخیر یا تو امام معین کو میسر جسکے بن آئے جماعت قائم ہی نہ ہوگی۔ یا اسے جس کا مکان مسجد سے ایسا ملاصق کہ تکبیر کی آواز اس سے مخفی نہ رہے گی۔ اسکے سوا اور نمازیوں کو انتظار اقامت کرنے کے کوئی معنی نہیں۔ کہ جب نہ تکبیر ان پر موقوف نہ انہیں اسکی آواز آئیگی تو کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایسوں کو اسی وقت تاخیر روا جب تک تفویت کا خوف نہ ہو، حدیث ایسے ہی لوگوں پر محمول۔ اور ممکن کہ کلام قنیہ ومجتبی بھی اسی معنی پر حمل کریں۔ فیحصل التوفیق وبا للہ التوفیق۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۴۷

(۱۴) نماز میں خشوع وخضوع

۶۵۸۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ صَلَّى الصَّلَوَاتِ لِوَقْتِهَا وَ أَسْبَغَ لَهَا وُضُوْءَهَا وَأَتَمَّ لَهَا قِيَامَهَا وَ خُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا وَ سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ بَيْضَاءُ مُسْفِرَةٌ تَقُوْلُ: حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَنِي، وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَيْرِوَقْتِهَا وَلَمْ يُسْبِغْ لَهَا وُضُوْئَهَا وَلَمْ يُتِمَّ خُشُوْعَهَا وَلَا رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ تَقُوْلُ: ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَاضَيَّعْتَنِي حَتّٰى إِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهُهُ۔

۶۵۸۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۲۶۳/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پڑھے انکا وضو وقیام وخشوع و رکوع وسجود پورا کرے وہ نماز سفید روشن ہو کر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تیری نگہبانی فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔ اور جو غیر وقت پر پڑھے اور وضو وخشوع ورکوع وسجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہو کر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ یہاں تک کہ جب اس مقام پر پہونچے جہاں تک اللہ عزوجل چاہے تو پرانے چیتھڑے کی طرح لپیٹ کر اسکے منہ پر ماری جائے۔ العیاذ باللہ رب العالمین۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۸۹

(۱۵) اسلام میں چار فرض ہیں

۶۵۹۔ **عن** عمارة بن حزم رضي الله تعالىٰ عنه قال؛ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالىٰ فِي الْإِسْلَامِ، فَمَنْ جَآءَ بِثَلٰثٍ لَمْ يُغْنِيْنَ عَنْهُ شَيْأً حَتّٰى يَأْتِيَ بِهِنَّ جَمِيْعًا، اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَ حَجُّ الْبَيْتِ۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں۔ جو ان میں سے تین ادا کرے گا وہ اسے کچھ کام نہ دینگی جب تک پوری چاروں نہ بجا لائے۔ نماز، زکوۃ، روزہ، حج۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۸

(۱۶) قبل معراج نمازوں کی کیفیت

۶۶۰۔ **عن** عزيزة بنت أبي تجراة قالت : كانت قريش لا تنكر صلوة الضحى و كان المسلمون قبل أن تفرض الصلوات الخمس يصلون الضحى والعصر و كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا صلوا آخر النهار تفرقوا في الشعاب

۶۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ۱/۴۷
الدر المنثور للسيوطي، ۴/۲۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ۱/۴۷
الدر المنثور للسيوطي ۱/۲۹۸ ☆ كنز العمال للمتقي، ۳۳، ۱۰/۳۰
الترغيب و الترهيب للمنذري ۱/۳۸۴ ☆

۶۶۰۔ الاصابة في تمييز الصحابة للعسقلاني ۱۱۴۸۰، ۸/۲۴۰

فصلوھا فرادی۔

حضرت عزیزہ بنت تجراۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ قریش نماز چاشت کو ناپسند نہیں رکھتے تھے۔ اور مسلمان پانچوں نمازوں کے فرض ہونے سے قبل چاشت اور عصر کی نماز پڑھتے تھے ۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام جب آخر روز یعنی عصر کی نماز پڑھتے تو گھاٹیوں میں متفرق ہوکر تنہا تنہا پڑھتے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس قدر یقیناً معلوم ہے کہ معراج مبارک سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ،نمازیں پڑھتے ۔ نماز شب کی فرضیت تو خود سورۂ مزمل شریف سے ثابت اور اسکے سوا اور اوقات میں بھی نماز پڑھنا وارد، عام ازیں کہ فرض ہو یا نفل۔

احادیث اس باب میں بکثرت ہیں اور انکی جمع و تلفیق کی حاجت نہیں ۔ بلکہ نماز شروع روز شریعت سے مقرر و مشروع ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اول بار جس وقت وحی نازل ہوئی اور نبوت کریمہ ظاہر ہوئی اسی وقت حضور نے بہ تعلیم جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نماز پڑھی۔ اور اسی دن بہ تعلیم اقدس حضرت ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پڑھی۔ دوسرے دن امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی نے حضور کے ساتھ پڑھی کہ ابھی سورۂ مزمل نازل بھی نہ ہوئی تھی ۔ تو ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔

بالجملہ یہ سوال ضرور متوجہ ہوتا ہے کہ معراج سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے۔

اقول: ملاحظہ آیات واحادیث سے ظاہر کہ وہ نماز اسی انداز کی تھی اس میں طہارت ثوب بھی تھی ۔ تکبیر تحریمہ بھی تھی ۔ قرآت بھی تھی ۔ رکوع بھی تھا اور سجود بھی ۔ جماعت بھی تھی اور جہر بھی۔ فتاوی رضویہ، ۸۲/۵،۹۰

(۱۷) اتفاقیہ نیند عذر شرعی ہے

۶۶۱۔ **عن** أبی قتادة الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَمَا اِنَّهٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ ، اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیَقْظَةِ اَنْ تُؤَخِّرَ صَلٰوةً حَتّٰی یَدْخُلَ وَقْتُ صَلٰوةٍ اُخْرٰی ۔

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے میں کچھ تقصیر نہیں۔ تقصیر تو جاگتے میں ہے کہ تو ایک نماز کو اتنا پیچھے ہٹائے کہ دوسری کا وقت آجائے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث خود حالت سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی جب شب تعریس میں نماز فجر فوت ہوئی، تو یہ حدیث نص صریح ہے کہ ایک نماز کی یہاں تک تاخیر کرنی کہ دوسری کا وقت آجائے تقصیر و گناہ ہے۔

فتاوی رضویہ، ۲/۳۵۰
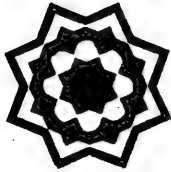
۶۶۱۔ الصحیح لمسلم، المساجد، ۱/۲۳۹ ☆ الجامع للترمذی، المواقیت، ۱/۲۵
السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱/۶۴ ☆ السنن للنسائی، با فیمن نام عن صلوۃ ۱/۷۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۶۵ ☆ السنن لابن ماجہ، الصلوۃ، ۱/۵۱
السنن الکبری للبیہقی، ۱/۳۷۶ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ۹۸۹
التمھید لابن عبد البر، ۸/۷۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱/۶۱
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۱۷۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۱۳۹، ۷/۵۳۶
التفسیر للقرطبی، ۱۰/۲۹ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۳۸۶

۵۔ شرائط وارکان نماز

(۱) جہت قبلہ

٦٦٢۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔۱۲م

٦٦٣۔ **عن** أمير المؤمنين عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال: ما بين المشرق والمغرب قبلة۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔۱۲م

(۲) قرأت نماز

٦٦٤۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم كان يقرأ فی صلوة الظهر فی الركعتين الاوليين قدر ثلثين آية وفی الاخرين قدر خمسة عشرة آية او قال نصف ذلك۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیتوں کی مقدار قرأت فرماتے اور آخری

٦٦٢۔ الجامع للترمذی، الصلوة، ١/٤٦ ☆ السنن لابن ماجه، الاقامة، ١/٧٢
المستدرك للحاكم ١/٢٠٥ ☆ الكامل لابن عدی، ١٨٣٤
السنن للدار قطنی، ١/٢٧٠ ☆ المسند للعقيلی، ٤/٣٠٩
التفسير للبغوی، ١/١٢٢ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ٢/٣٦٢
نصب الراية للزيلعی، ١/٣٠٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٦/٤٤٥
تلخيص الحبير لابن حجر، ١/٢١٣ ☆ شرح السنة للبغوی، ٦/٣٧٢
كنز العمال للمتقی، ١٩١٦٣، ٧/٣٣٨ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ١/٣٢٤
الدر المنثور للسيوطی ١/١٠٩ ☆ التفسر لابن كثير، ١/٢٢٩
٦٦٣۔ المؤطا لمالك، القبلة، ٦٨
٦٦٤۔ الصحيح لمسلم، الصلوة، ١/١٨٦

دورکعتوں میں پندرہ آیتوں کی مقدار۔یا فرمایا:تیس کی نصف آیات۔

٦٦٥۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یقرأ فی الظهر فی الا ولیین بام القرآن وسورتین و فی الرکعتین الا خرین بام الکتاب ۔

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دورکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھتے اور آخری دورکعتوں میں فقط سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۶۳۸

(۳) قرأت خلف الامام کی ممانعت

٦٦٦۔ **عن** جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰی رَکْعَةً لَمْ یَقْرَءْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک رکعت نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو گویا اس نے نماز ہی نہ پڑھی مگر امام کے پیچھے ہو تو سورۂ فاتحہ نہیں۔

٦٦٧۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاْءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاْءَةٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا اسکا پڑھنا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔رجال اسکے سب رجال صحاح ستہ ہیں۔حاصل حدیث کا یہ ہے کہ

٦٦٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، الاذان، ۱/۱۰۵
الصحیح لمسلم، الصلوة، ۱/۱۸۵

٦٦٦۔ الجامع للترمذی، ۱/٤٢

٦٦٧۔ الموطا لمحمد، ۹۸/ مسند لامام الاعظم، ٦١

مقتدی کو پڑھنے کی کچھ حاجت نہیں امام کا پڑھنا اسکے لئے کفایت کرتا ہے۔

٦٦٨۔ **عن** جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس فقرأ رجل خلفہ فلما قضی الصلوۃ قال : أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، قال رجل : انا یا رسول اللہ ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ایک شخص نے حضور کے پیچھے قرأت کی۔سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہوکر ارشاد فرمایا: کس نے میرے پیچھے پڑھا تھا؟ لوگ حضور کے خوف کے سبب خاموش رہے۔یہاں تک کہ تین بار بتکرار یہی استفسار فرمایا۔ آخر ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،میں نے ،ارشاد فرمایا: جو امام کے پیچھے ہو اسکے لئے امام کا پڑھنا کافی ہے۔

٦٦٩۔ **عن** اِبراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لم یقرأ خلف الامام لا فی الرکعتین الاولیین ولا فی غیر ھما ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام کے پیچھے قرأت نہ کی۔نہ پہلی دو رکعتوں میں نہ انکے غیر میں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عبداللہ بن مسعود اور کون عبداللہ بن مسعود؟ جو افاضل صحابہ و مومنین سابقین سے ہیں۔حضر و سفر میں ہمراہ رکاب سعادت انتساب حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رہتے اور بارگاہ نبوت میں بے اذن لئے جانا انکے لئے جائز تھا۔بعض صحابہ فرماتے ہیں ہم نے راہ وروش سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثناء سے جو چال ڈھال ابن مسعود کی ملتی جلتی دیکھی اور پائی کسی کی نہ پائی۔

٦٦٨۔ مسند لامام الاعظم، ٦١

٦٦٩۔ المؤطا لمالک، الصلوۃ ١٠٠

حدیث میں ہے۔خود حضور اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

میں نے اپنی امت کے لئے وہ پسند کیا جو عبداللہ بن مسعود اسکے لئے پسند کرے۔اور اپنی امت کے لئے ناپسند کیا جو اسکے لئے عبداللہ بن مسعود ناپسند کرے۔گویا انکی رائے خود حضور والا کی رائے اقدس ہے۔اور معلوم ہوا کہ جناب ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو فاتحہ وغیرہ کچھ نہیں پڑھتے اور انکے سب شاگردوں کا یہی وتیرہ تھا۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۴۳/۶

۶۷۰۔ **عن** أبی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن القرأۃ خلف الامام قال : انصت فان فی الصلوۃ لشغلا سیکفیک ذلک الامام۔

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوا۔فرمایا: خاموش رہ کہ نماز میں مشغول ہے۔"یعنی بیکار باتوں سے خاموش رہنا" عنقریب تجھے امام اس کام کی کفایت کردے گا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی نماز میں تجھے لاطائل باتیں روا نہیں۔اور جب امام کی قرأت بعینہ مقتدی کی قرات ٹھہرتی ہے تو پھر مقتدی کا خود قرأت کرنا محض لغو ناشائستہ ہے۔

فقیر کہتا ہے۔یہ حدیث اعلیٰ درجہ صحاح میں ہے۔اسکے سب رواۃ ائمہ کبار ورجال صحاح ستہ ہیں۔

۶۷۱۔ **عن** علقمۃ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان لا یقرأ خلف الامام فیما یجھر وفیما یخافت فی الاولیین ولا فی الاخریین و اذا صلی وحدہ قرأفی الاولیین بفاتحۃ الکتاب وسورۃ ولم یقرأ فی الاخریین شیئا۔

۶۷۰۔ الموطا لمحمد، الصلوۃ، ۱۰۰ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۲۹/۱

۶۷۱۔ الموطا لمحمد، الصلوۃ،

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو کسی نماز جہریہ ہو یا سریہ میں، کچھ نہ پڑھتے۔ نہ پہلی رکعتوں میں نہ پچھلی رکعتوں میں۔ہاں جب تنہا ہوتے تو صرف پہلیوں میں الحمد وسورۃ پڑھتے

۶۷۲۔ **عن** اِبراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال : لم یقرأ علقمة رضی الله تعالیٰ عنه خلف الامام حرفا لا فیما یجهر فیه القرأة ولا فیما لا یجهر فیه ولا قرأ فی الاخریین بام الکتاب ولا غیرها خلف الامام و اصحاب عبدالله جمیعا ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کبار تابعین واعاظم مجتہدین اور افقہ تلامذہ سیدنا ابن مسعود ہیں) امام کے پیچھے ایک حرف نہ پڑھتے۔ چاہے جہر کی قرأت ہو چاہے آہستہ کی۔اور نہ پچھلی رکعتوں میں فاتحہ پڑھتے اور نہ کچھ اور جب امام کے پیچھے ہوتے۔اور نہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب میں سے کسی نے روایت کی۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/۲۴۴

۶۷۳۔ **عن** اِبراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه عن علقمة بن قیس رضی الله تعالیٰ عنه قال: لأ ن أعض علی جمرة أحب الی من أن أقرأ خلف الإمام ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: البتہ آگ کی چنگاری منہ میں لینا مجھے اس سے زیادہ پیاری ہے کہ میں امام کے پیچھے قرأت کروں۔

۶۷۴۔ **عن** اِبراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان اول من قرأ خلف الامام رجل اتهم۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: پہلے جس شخص

۶۷۲۔ کتاب الآثار لمحمد، ۱۶

۶۷۳۔ المؤطا لمحمد، ۱۰۰

۶۷۴۔ المؤطا لمحمد، ۱۰۰

نے امام کے پیچھے پڑھا وہ ایک مرد متہم تھا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاصل یہ کہ امام کے پیچھے قرأت ایک بدعت ہے جو ایک بے اعتبار آدمی نے ایجاد کی۔ فقیر کہتا ہے رجال اس حدیث کے رجال صحیح مسلم ہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۶/۲۴۴

۶۷۵۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کان اذا سئل ، ھل یقرأ احد خلف الامام قال: اذا صلی احد کم خلف الامام فحسبہ قرأ ۃ الامام واذا صلی وحدہ فلیقرأ ،قال : وکان عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما لا یقرأ خلف الامام ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوتا تو فرماتے: جب تم میں کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے قرأت امام کافی ہے۔ اور جب اکیلا پڑھے تو قرأت کرے۔ نافع فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود امام کے پیچھے قرأت نہ کرتے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر کہتا ہے۔ یہ حدیث غایت درجہ کی صحیح الاسناد ہے حتی کہ مالک عن نافع ابن عمر، کو بہت محدثین نے صحیح ترین اسانید کہا۔ فتاوی رضویہ، ۶/۲۴۵

۶۷۶۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : من صلی خلف الامام کفتہ قرأتہ ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا: مقتدی کو امام کا پڑھنا کافی ہے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند بھی مثل سابق ہے اور اسکے رجال بھی رجال صحاح ستہ ہیں۔ بلکہ بعض علمائے حدیث نے روایات نافع عن عبداللہ بن عمرؓ کو امام مالک پر ترجیح دی۔

۶۷۵۔ الموطا لمالک، ۶۸ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۲۹

۶۷۶۔ الموطا لمحمد، ۹۷ ☆

۶۷۷۔ **عن** أنس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما أنہ سئل عن القرأۃ خلف الامام قال: تکفیك قرأۃ الامام۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دربارۂ قرأت استفسار ہوا۔ فرمایا: تجھے امام کا پڑھنا بس کرتا ہے۔

۶۷۸۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمعہ یقول: لا یقرأ المؤتم خلف الامام فی شئی من الصلوات۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مقتدی امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت نہ کرے، یعنی نماز جہریہ ہو یا سریہ۔

۶۷۹۔ **عن** موسی بن سعد بن زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحدثہ عن جدہ قال: من قرأ خلف الامام فلا صلوۃ لہ۔

حضرت موسی بن سعد بن زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکے دادا حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اسکی نماز جاتی رہی۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اور دار قطنی نے بطریق طاؤس اسے مرفوعاً روایت کیا۔

فتاوی رضویہ ۶/۲۴۵

۶۸۰۔ **عن** زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کے پیچھے پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

۶۸۱۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۶۷۷۔ الموطا لمحمد، ۹۸ ☆

۶۷۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۲۹ ☆

۶۸۰۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲/۱۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸/۲۸۶

۶۸۱۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۱/۱۷۴

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَ اِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھو اپنی صفیں سیدھی کرو، پھر تم میں کوئی امامت کرے پس جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تم چپ رہو۔

۶۸۲۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّمَا الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام تو اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ قرأت کرے تم خاموش رہو۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی صحیح میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں: میرے نزدیک صحیح ہے۔

۶۸۳۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرۃ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (کہ افاضل صحابہ وعشرۂ مبشرہ و مقربان بارگاہ سے ہیں) منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ امام کے پیچھے پڑھنے والے کے منہ میں انگارہ ہو۔

۶۸۴۔ **عن** محمد بن عجلان رضی اللہ تعالیٰ قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجراً۔

حضرت محمد بن عجلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اسکے منہ

۶۸۲۔ السنن للنسائی، الصلوہ، ۱۱۲/۱

۶۸۳۔ الموطا لمحمد، ۱۰۱

۶۸۴۔ الموطا لمحمد

میں پتھر ہو۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رجال اس حدیث کے برشرط صحیح مسلم ہیں۔ الحاصل ان احادیث صحیحہ ومعتبرہ سے مذہب حنفیہ بحمد اللہ ثابت ہوگیا۔ اب باقی رہے تمسکات شافعیہ ان میں عمدہ ترین دلائل جسے ان کا مدار مذہب کہنا چاہئے حدیث صحیحین ہے۔ یعنی لا صلوة الا بفاتحة الکتاب، کوئی نماز نہیں ہوتی بے فاتحہ کے۔

جواب اس حدیث سے چند طور پر ہے، یہاں اسی قدر کافی کہ یہ حدیث تمہارے مفید نہ ہمارے مضر، ہم خود مانتے ہیں کہ کوئی نماز ذات رکوع وسجود بے فاتحہ کے تمام نہیں۔ امام کی ہو خواہ ماموم کی۔ مگر مقتدی کے حق میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کہ اس کے لئے امام کی قرأت کافی ہے۔ اور امام کا پڑھنا بعینہ اسکا پڑھنا ہے، کما مر سابقا۔

پس خلاف ارشاد حضور والاتم نے کہاں سے نکال لیا کہ جب تک مقتدی خود نہ پڑھیگا نماز اسکی بے فاتحہ رہیگی اور فاسد ہو جائیگی۔

دوسری دلیل: حدیث مسلم من صلی صلوة لم یقرأ فیها بام القرآن فهی خداج فهی خداج فهی خداج ۔ حاصل یہ کہ جس نے کوئی نماز بے فاتحہ پڑھی وہ ناقص ہے۔ ناقص ہے ناقص ہے۔

اس کا جواب بھی بعینہ مثل اول کے ہے۔ نماز بے فاتحہ کا نقصان مسلم اور قرأت امام قرأت مقتدی سے مغنی۔

خلاصہ یہ کہ اس قسم کی احادیث اگر چہ لاکھوں ہوں تمہیں اس وقت بکار آمد ہونگی جب ہمارے طور پر نماز مقتدی بے ام الکتاب رہتی ہو۔ وہو ممنوع۔ اور آخر حدیث میں قول حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اقرا بها فی نفسك یا فارسی" کہ شافعیہ اس سے بھی استناد کرتے ہیں۔ فقیر بتوفیق الٰہی اس سے ایک جواب حسن طویل الذیل رکھتا ہے جسکے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔

تیسری دلیل۔ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ " لا تفعلوا الا بام القرآن "امام کے پیچھے اور کچھ نہ پڑھو سوائے فاتحہ کے۔

اولا۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ ان صحیح حدیثوں کی جو ہم نے مسلم، ترمذی، نسائی، موطائے امام مالک موطائے امام محمد وغیرہا صحاح معتبرات سے نقل کیں کب مقاومت کرسکتی ہے۔ امام احمد بن حنبل وغیرہ حفاظ نے اسکی تضعیف فرمائی۔ یحیی بن معین جیسے ناقد جنکی نسبت امام ممدوح نے فرمایا: جس حدیث کو یحیی نہ پہچانے وہ حدیث ہی نہیں۔ فرماتے ہیں استثنائے فاتحہ غیر محفوظ ہے۔

ثانیا۔ خود شافعیہ اس حدیث پر دو وجہ سے عمل نہیں کرتے۔

ایک یہ کہ اس میں ورائے فاتحہ سے نہی ہے اور انکے نزدیک مقتدی کو ضم سورۃ بھی جائز

صرح بہ الامام النووی فی شرح صحیح مسلم۔

دوسرے یہ کہ حدیث مذکور جس طریق سے ابوداؤد نے روایت کی باآواز بلند منادی کہ مقتدی کو جہراً فاتحہ پڑھنا روا۔ اور یہ امر بالاجماع ممنوع۔ صرح بہ الشیخ فی اللمعات ویفیدہ کلام النووی فی الشرح۔

پس جو حدیث خود انکے نزدیک متروک ہم پر اس سے کس طرح احتجاج کرتے ہیں۔

بالجملہ ہمارا مذہب مہذب بحمد اللہ حجج کافیہ و دلائل وافیہ سے ثابت، اور مخالفین کے پاس کوئی دلیل قاطع ایسی نہیں کہ انہیں معاذ اللہ باطل یا مضمحل کرسکے۔

مگر اس زمانہ پرفتن کے بعض جہال بے لگام جنہوں نے ہوائے نفس کو اپنا امام بنایا ہے اور انتظام اسلام کو درہم برہم کرنے کے لئے تقلید ائمہ کرام میں خدشات واوہام پیدا کرتے ہیں۔ جس ساز وسامان پر ائمہ مجتہدین خصوصاً امام الائمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن مقلدیہ کی مخالفت اور جس بضاعت مزجات پر ادعائے اجتہاد وفقاہت ہے عقلائے منصفین کو معلوم۔ اصل مقصود انکا اغوائے عوام ہے کہ وہ بیچارے قرآن وحدیث سے ناواقف ہیں۔ جو ان مدعیان خام کار نے کہہ دیا انہوں نے مان لیا اگرچہ خواص کی نظر میں یہ باتیں موجب ذلت وباعث فضیحت ہوں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ وساوس شیطان سے امان بخشے۔ آمین ھذا والعلم عند واھب العلوم العالم بکل سر مکتوم۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۹۲
فتاوی رضویہ جدید ۶/۲۴۸

(۴) نماز عصر میں مقدار قرأت

۶۸۵۔ **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقراء فی الظھر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج و نحوھما من السور۔ جدالممتار ۱/ ۲۵۸

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر وعصر میں و السماء والطارق ' اور السماء ذات البروج 'اوران جیسی دوسری سورتیں تلاوت فرماتے۔۱۲م

(۵) سجدہ کا بیان

۶۸۶۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال :قال رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ أَعْظُمٍ ، عَلَی الْجَبْھَۃِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَ أَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ میں سات استخوانوں پر سجدہ کروں. پیشانی دونوں ہاتھ دونوں زانو اور دونوں پاؤں کے پنجے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۷۱

۶۸۵۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ ۱/ ۱۱۷ ☆

۶۸۶۔ الجامع للبخاری، الصلوۃ ۱/ ۱۱۲ ☆ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۱/ ۱۹۳
السنن لابی داؤد، ۱/ ۱۲۹ ☆ السنن للنسائی، باب الشھود الخ ۱/ ۱۲۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۱۹۲ ☆ السنن لابن ماجہ، باب الشھود ۱/ ۶۳
فتح الباری للعسقلانی، ۲/ ۲۹۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۱۰
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/ ۲۵۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۳۶
التفسیر لابن کثیر، ۸/ ۲۷۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/ ۳۴۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/ ۸۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۷۷۰، ۷/ ۴۷۸
السنن لاکبری للبیھقی، ۲/ ۱۰۳ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۱/ ۳۸۳
تاریخ بغداد للخطیب، ۴/ ۸۰ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳/ ۱۳۶
التفسیر للبغوی، ۷/ ۱۶۲ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۶/ ۲۶۴
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱/ ۸۳ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ۶۳۲

(۶) سجدہ کی فضیلت

۶۸۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَقْرَبُ مَایَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَکْثِرُوا الدُّعَاءَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ قرب بندے کو اپنے رب سے حالت سجود میں ہوتا ہے تو اس میں دعا کی کثرت کرو۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۸۷

(۷) امام کو لقمہ دینا

۶۸۸۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالی عنه قال : كنا نفتح علی عهد رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی الائمة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں اپنے اماموں کو لقمہ دیتے تھے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

۶۸۹۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ نَابَهٗ شَیْءٌ فِی صَلَاتِهٖ فَلْیُسَبِّحْ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو تسبیح پڑھے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

۶۹۰۔ **عن** علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الاسنی قال : کان لی ساعة من السحر ادخل فیهاعلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فان کان قائمایصلی

۶۸۷۔ الصحیح لمسلم، الصلوة، ۱/۱۹۱ ☆ السنن لابی داود، الصلوة، ۱/۱۲۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۲۱ ☆ السنن للنسائی، ۱/۱۲۷
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۱۱۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۰/۲۴۹
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۳۰۰ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۸/۴۶۱
۶۸۸۔ السنن للدار قطنی، ۸/۱۵۳ ☆ المستدرك للحاکم ۱/۴۱۰
۶۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱/۱۲۴ ☆

سبح لی۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں صبح کے وقت ایک معین ساعت میں حاضری دیتا۔ اگر حضور اس وقت نماز میں مشغول ہوتے تو مجھے آگاہ کرنے کیلئے تسبیح پڑھتے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر کوئی مکان میں آنے کا اذن چاہے اور اس غرض سے کہ اسے نماز میں ہونا معلوم ہوجائے، تسبیح یا تکبیر یا تہلیل کہے نماز فاسد نہ ہوگی کہ اس بارے میں حدیث گزرچکی۔ پس جو بتانا حاجت ونص کے مواضع سے جدا ہو وہ بیشک اصل قیاس پر جاریگا جبکہ وہاں اس حکم کا کوئی معارض نہیں۔ اس لئے اگر غیر نمازی یا دوسرے نمازی کو جو اسکی نماز میں شریک نہیں یا ایک مقتدی دوسرے مقتدی کو، یا امام کسی مقتدی کو بتائے قطعا نماز قطع ہوجائے گی کہ اسکی غلطی سے اسکی نماز میں کچھ خلل نہیں آتا تھا جو اسے حاجت اصلاح ہوئی۔ تو بے ضرورت واقع ہوا اور نماز گئی بخلاف امام کہ اسکی نماز کا خلل بعینہ مقتدی کی نماز کا خلل ہے، تو اسکا بتانا اپنی نماز کا بچانا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

۶۹۱۔ **عن** علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الاسنی قال: من السنة ان تفتح علی الامام اذا استطعمك قیل لابی عبد الرحمن : ما استطعام الامام ، قال : اذا سکت۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے روایت ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے لقمہ دو۔ ابوعبدالرحمٰن سے کہا گیا: امام کا لقمہ مانگنا کیا ہے۔ فرمایا: جب امام پڑھتے پڑھتے چپ ہوجائے۔

۶۹۲۔ **عن** علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم اذا استطعمکم الامام فاطعموہ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ امام جب تم سے لقمہ

۶۹۱۔ المستدرك للحاکم ☆ المسند لابن منیع

۶۹۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۹۸۵، ۴/۲۴۶

مانگے تو اسے لقمہ دو۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۰۲

(۸) حالت شک میں ایک رکعت زیادہ پڑھے

٦٩٣۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً یَشُکُّ فِی النُّقْصَانِ فَلْیُصَلِّ حَتّٰی یَشُکَّ فِی الزِّیَادَۃِ ۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو نماز میں اسکے کامل وناقص ہونے کا شک ہو تو وہ اتنی پڑھے کہ کامل وزائد میں شک ہو جائے۔

۱۰۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

مثلا تین اور چار میں شبہ تھا تو یہ تمامی اور نقصان میں شک ہے۔ اسکے لئے حکم ہے کہ ایک رکعت اور پڑھے۔ اب چار اور پانچ میں شبہ ہو جائے گا کہ تمامی اور زیادت میں شک ہے یعنی کم پر بنا رکھے جتنی یقیناً ادا کی ہیں کہ اگر واقع میں کامل ہو چکی تھیں اور ایک رکعت بڑھ گئی تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ایک رکعت کم رہ جائے۔ کیونکہ طاعت کی افزونی اسکی کمی سے افضل ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۲۷

(۹) نماز میں کھیل نہ کرے

٦٩٤۔ **عن** یحی بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَرِہَ لَکُمْ سِتًّا،اَلْعَبَثُ فِی الصَّلاَۃِ 'وَالْمَنُّ فِی الصَّدَقَۃِ وَالرَّفَثُ فِی الصِّیَامِ ،وَالضِّحْکُ عِنْدَالْقُبُوْرِ، وَدُخُوْلُ الْمَسَاجِدِ وَاَنْتُمْ جُنُبٌ ' وَاِدْخَالُ الْعُیُوْنِ فِی الْبُیُوْتِ بِغَیْرِ اِذْنٍ ۔

حضرت یحیی بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے چھ چیزیں ناپسند فرماتا ہے۔ نماز میں کھیلنا' صدقہ کر کے احسان جتانا' روزہ میں فحش گوئی کرنا' قبرستان میں ہنسنا' مسجدوں میں حالت

٦٩٣۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۹۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۰۲۲

٦٩٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ☆ السنن لسعید بن منصور،

جنابت میں داخل ہونا، بغیر اجازت کسی کے گھر میں نظر ڈالنا۔ ۱۲م

حاشیۃ الاتقان فی علوم القرآن ۱۲۱

(۱۰) نماز میں گفتگو منع ہے

۶۹۵۔ **عن** معاویۃ بن الحکم رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلاَۃُ لاَ یَصْلَحُ فِیْھَا شَیْءٌ مِنْ کَلاَمِ النَّاسِ ' اِنَّمَا ھِیَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ وَقِرَاْۃُ الْقُرْآنِ ۔

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی بات چیت میں سے کوئی چیز بھی نماز کے اندر ہونے کے لائق نہیں۔ نماز تو بس تکبیر، تسبیح اور قرآن کی قرأت ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۵۵

(۱۱) تحویل قبلہ

۶۹۶۔ **عن** نویلۃ بنت مسلم رضی اللہ تعالی عنہا قالت : صلیت الظھر والعصر فی مسجد بنی حارثۃ فاستقبلنامسجدایلیا فصلینا سجدتین ثم جاء نا من یخبرنا انہ صلی بھم نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قداستقبل البیت الحرام فتحول الرجال مکان النساء والنساء مکان الرجال فصلینا السجدتین الباقیتین و نحن مستقبلوا البیت الحرام فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال : اولئک قوم آمنون بالغیب۔

حضرت نویلہ بنت مسلم رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ظہر وعصر کی نماز مسجد بنی حارثہ میں پڑھی تو ہم نے اپنا منہ بیت المقدس کی طرف کیا۔ اور دو رکعت نماز ادا کی تھی کہ ہمارے پاس ایک شخص آیا جس نے یہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انکو نماز پڑھا رہے تھے کہ حالت نماز ہی میں بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہوگئے۔ یعنی قبلہ بدل گیا۔ یہ سنکر ہمارے مرد پلٹ کر عورتوں کی جگہ آگئے اور عورتیں مردوں کی جگہ۔ پھر ہم نے باقی دو رکعتیں

۶۹۵۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۱/۲۰۳ ☆

۶۹۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۴۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۵/۴۳

ادا کیں اور ہم بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ تھے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب ہمارے اس حال کی اطلاع ملی تو ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لائے۔ ۱۲م

مالی الجیب بعلوم الغیب ۶۴

(۱۲) عورتوں کی نماز کا طریقہ

۶۹۷۔ **عن** یزیدبن حبیب رضی اللہ تعالی عنه ان رسول اللہ صلی تعالی علیه وسلم مر علی امراتین تصلیان فقال : اِذَا سَجَدْ تُمَا فضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ اِلیٰ بَعْضِ الْاَرْضِ، فَاِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِی ذٰلِكَ كَالرَّجُلِ۔

حضرت یزید بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو نماز پڑھنے والی عورتوں کے پاس سے گذرے۔ فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کو زمین سے خوب چپ[illegible] کرو کہ عورت نماز میں مرد کی طرح نہیں۔

۶۹۸۔ **عن** [illegible]ی [illegible]رتضی کرم اللہ تعالی وجهه الاسنی قال : اذا صلت المراة فلتتحفز۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب عورت نماز پڑھے تو خوب چپٹ جائے۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۷

(۱۳) سجدوں کے نشان قیامت میں چمکتے ہونگے

۶۹۹۔ **عن** أبی بن کعب رضی اللہ تعالی عنه قال : رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم فی قوله عز وجل : سِيْمَاهُمْ فِی وُجُوْهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ قَالَ: اَلنُّوْرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان "سِيْمَاهُمْ فِی وُجُوْهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ" کا مطلب ہے کہ قیامت کے دن پیشانیوں سے نور ظاہر ہوگا۔ فتاوی افریقہ ۵۳

۶۹۷۔ المراسل لابی داؤد، ۸ ☆

۶۹۸۔ المسند للامام الاعظم، ۷۴ ☆

۶۹۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۳/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۷۱/۴

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۷۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۸۲/۶

۶۔ سنن وآداب نماز

(۱) نماز کیلئے اطمینان سے جاؤ

۷۰۰۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالی عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم : اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَی الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اقامت سنوتو نماز کیلئے فوراً روانہ ہو جاؤ لیکن سکون واطمینان کے ساتھ جاؤ، راستہ اور مسجد میں دوڑ نہ لگاؤ، جو نماز جماعت سے ملے اسکو پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اسکو پورا کرلو۔۱۲م

(۲) نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں

۷۰۱۔ **عن** علقمةبن وائل بن حجر عن ابيه رضی اللّٰه تعالی عنهما قال : رايت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم وضع يمينه علی شماله فی الصلوة تحت السرة۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر سے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔۱۲م

۷۰۲۔ **عن** وائل بن حجر رضی اللّٰه تعالی عنه قال : صليت مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم فوضع يده اليمنی علی يده اليسری علی صدره۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی

۷۰۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، الصلوة، ۱/۸۸ ☆ الصحيح لمسلم، الصلوة، ۱/۲۲۰
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۵۳۲ ☆ السنن لابی داؤد، الصلوة، ۱/۸۴
السنن الكبری للبيهقی، ۳/۹۳ ☆ السنن لابن ماجه، الصلوة، ۱/۵۶
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۱۱۷ ☆ التفسير لابن كثير، ۸/۱۴۶
۷۰۱۔ المصنف لابن ابی شيبة، ۱/۳۹۰ ☆
۷۰۲۔ الصحيح لابن خزيمة، ۱/۲۴۲ ☆

علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث کی سند جید اور تمام راوی ثقہ ہیں اور دوسری حدیث بھی مقبول ہے۔ چونکہ انکی تاریخ کا علم نہیں کہ کونسی روایت پہلے کی ہے اور کونسی بعد کی۔ تو لاجرم دونوں میں سے ایک کو ترجیح ہوگی۔

جب ہم نماز کے اس فعل بلکہ نماز کے تمام افعال پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ تمام کے تمام تعظیم پر مبنی نظر آتے ہیں۔ اور مسلم ومعروف تعظیم کا طریقہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہے۔ لہٰذا محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا۔

قیام میں بقصد تعظیم ہاتھ باندھنے کا معاملہ معروف طریقے پر چھوڑا جائے۔ لہٰذا مردوں کے بارے میں ابن ابی شیبہ کی روایت راجح ہے، اور چونکہ عورتوں کے معاملہ میں شرع مطہر کا مطالبہ کمال ستر وحجاب ہے۔ اسی لئے فقہاء نے فرمایا: مردوں کی پہلی صف افضل اور خواتین کی آخری۔ نیز ایک حدیث میں آیا، عورت کی نماز کمرے میں صحن کی نماز سے افضل ہے، اور کوٹھری میں اس سے بھی افضل ہے، نیز بوقت سجدہ زمین کے ساتھ چمٹ جانے کا حکم عورتوں کے ساتھ خاص ہوا، اور عورتوں کی امام کو حکم ہے کہ درمیان میں کھڑی ہو۔

چنانچہ اس میں شک نہیں کہ عورتوں کے حق میں سینے پر ہاتھ باندھنا، زیر ناف باندھنے سے زیادہ حجاب اور حیا کے قریب ہے، اور خواتین کا تعظیم کرنا ستر وحجاب کی صورت میں ہے۔ کیونکہ تعظیم ادب کے بغیر اور ادب حیا اور حجاب کے بغیر حاصل نہیں۔ لہٰذا خواتین کے حق میں حدیث ابن خزیمہ راجح ہوئی، اور ثابت ہوگیا کہ دونوں مسائل میں ایسی حدیث موجود جس کی سند جید ہے۔ ماہر علمائے حدیث نے دونوں مقامات پر حدیث وترجیح پر ہی عمل فرمایا ہے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اسکی ایک نظیر مسئلہ قعود ہے کہ اسکے دونوں طریقے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ہمارے علماء نے مردوں کیلئے دایاں پاؤں کھڑا کرنا اور بائیں پر بیٹھنے کو اختیار کیا، کیونکہ یہ شاق ہے اور بہتر عمل وہی ہے جس میں مشقت ہو، اور عورتوں کیلئے تورک کا قول کیا۔ کیونکہ اس میں زیادہ ستر، اور آسانی ہے، اور خواتین کا معاملہ ستر اور آسانی پر مبنی ہے۔

البتہ شوافع اور انکے موافقین عورت کو شکم پر ہاتھ باندھنے کا حکم دیتے ہیں نہ کہ سینے پر۔ منہاج ومیزان وغیرہ میں ہے کہ اس بارے میں کوئی حدیث نہیں ملی ۔ اور اپنے مذہب کی تائید میں حدیث ابن خزیمہ کے علاوہ کوئی حدیث ذکر نہیں کی۔ لیکن مجھ فقیر کو ان کے اس استدلال پر تعجب ہے کہ یہ حدیث انکے مذہب کی دلیل کیسے بن گئی۔ کہ تحت الصدر، اور ''علی الصدر'' میں نمایاں فرق ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/۱۴۹

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۴۷

(۳) تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کرنا

۷۰۳۔ عن عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال : وضع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم کفہ الیمنیٰ علی فخذہ الیمنی و قبض اصابعہ کلھا و اشار باصبعہ التی تلی الابھام۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران اقدس پر رکھا اور سب انگلیاں بند کر کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

۷۰۴۔ **عن** وائل بن حجر رضی اللّٰہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم عقد فی جلوس التشھد الخنصر والبنصر ثم حلق الوسطی بالابھام واشار بالسبابۃ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے جلسۂ تشہد میں اپنی چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی کو بند کیا پھر بیچ کی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ ملا کر حلقہ بنایا، اور انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔

۷۰۵۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالی عنھما قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : اَلْاِشَارَۃُ بِالْاِصْبَعِ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنَ الْحَدِیْدِ۔

۷۰۳۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۱/۲۱۶ ☆

۷۰۴۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱/۱۴۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲/۱۳۲

۷۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۱۹ ☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر دھاردار ہتھیار سے زیادہ سخت ہے۔

٧٠٦۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی للہ تعالی علیہ وسلم قال : هِيَ مُذْعِرَةٌ لِلشَّيْطَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: وہ شیطان کے دل میں خوف ڈالنے والا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس باب میں احادیث وآثار بکثرت وارد، ہمارے محققین کا بھی یہی مذہب صحیح ومعتمد علیہ ہے۔ صغیری میں ملتقط وشرح ہدایہ سے اسکی تصحیح نقل کی۔ اور اسی پر علامہ فہامہ محقق علی الاطلاق مولانا کمال الدین محمد بن الہمام، علامہ ابن امیر الحاج حلبی، فاضل بہنسی، باقانی، ملا خسرو، علامہ شرنبلالی، اور فاضل ابراہیم طرابلسی وغیرہم اکابر نے اعتماد فرمایا۔ اور انہیں کا صاحب درمختار فاضل مدقق علاء الدین حصکفی، فاضل اجل سید احمد طحطاوی اور فاضل ابن عابد بن شامی وغیرہم اجلہ نے اتباع کیا۔ علامہ بدرالدین عینی نے تحفہ سے اس کا استحباب نقل فرمایا۔ صاحب محیط اور ملا قہستانی نے سنت کہا۔

اس مسئلہ میں ہمارے تینوں ائمہ کرام سے روایتیں وارد' جس نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس میں عدم روایت یا روایت عدم کا زعم کیا محض ناواقفی یا خطائے بشری پر مبنی۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب المشیخہ میں دربارۂ اشارہ ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرکے فرماتے ہیں۔

فنفعل ما فعل النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم و نصنع ما صنعہ وھو قول ابی حنیفۃ و قولنا، رضی اللّٰہ تعالی عنھم ۔

پس ہم کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اور عمل کرتے ہیں اس پر جو

٧٠٦۔ السنن الکبری للبیہقی ۱۳۲/۲

حضور کا فعل تھا، اور یہ مذہب ہے ہمارا اور امام اعظم ابو حنیفہ کا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/۱۵۱

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۴۹

(۱۴) مسئلہ رفع یدین

۷۰۷۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال : الا اخبر کم بصلاۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم قال: فقال : فرفع یدیہ اول مرۃ ثم لم یعد۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے، یہ کہہ کر نماز کو کھڑے ہوئے تو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھائے پھر نہ اٹھائے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی کا فرمان ہے کہ یہ حدیث حسن ہے، اور یہی مذہب تھا متعدد علماء منجملہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تابعین کرام و امام سفیان و علماء کوفہ کا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/۱۵۴

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۵۰

۷۰۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لایرفع یدیہ الا عند افتتاح الصلوۃ ثم لا یعود لشیء من ذلک۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرماتے پھر کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۷۰۹۔ **عن** المغیرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قلت لا براھیم: حدیث وائل انہ رای النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یر فع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع فقال : ان وائل رای مرۃ یفعل ذلک فقد راہ عبد اللّٰہ خمسین

۷۰۷۔ السنن لابی داؤد الصلوۃ، ۱/۱۰۹ ☆ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۱/۳۵
السنن للنسائی، الصلوۃ، ۱/۱۲۳ ☆

۷۰۸۔ المسند لامام اعظم، ۵۰ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۵۷

۷۰۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوۃ، ۱/۱۳۲

مرة لا یفعل ذلك ۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت دریافت کیا کہ انھوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین فرمایا، حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا: وائل بن حجر نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا تو عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کو پچاس بار دیکھا کہ حضور نے رفع یدین نہ کیا۔

۷۱۰۔ **عن** جابربن سمرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : مَالی اَرَاکُم رَافِعِی اَیدِیکُم کَاَنَّهَا اَذنَابُ خَیلٍ شُمُسٍ ' اُسکُنُوا فِی الصَّلٰوةِ ۔

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا تمہیں کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھ رہا ہوں۔ گویا تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑوں کی دمیں ہیں، قرار سے رہو نماز میں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصول کا قاعدہ متفق علیہا ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا۔ اور حاظر مبیح پر مقدم۔ ہمارے ائمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے احادیث ترک پر عمل فرمایا، حنفیہ کو انکی تقلید چاہئے۔ شافعیہ وغیرہم اپنے ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی پیروی کریں کوئی محل نزاع نہیں۔

ہاں وہ حضرات جو تقلید ائمہ دین کو شرک وحرام جانتے ہیں اور باآنکہ علمائے مقلدین کا کلام سمجھنے کی لیاقت نصیب اعداء، اپنے لئے منصب اجتہاد مانتے اور خواہی نخواہی تفریق کلمہ مسلمین واثارت فتنہ بین المومنین کرنا چاہتے بلکہ اسی کو اپنا ذریعۂ شہرت وناموری سمجھتے ہیں انکے راستہ سے مسلمانوں کو بہت دور رہنا چاہیئے۔

۷۱۰۔ الصحیح لمسلم الصلوة، ۱۸۱/۱ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوة، ۱۴۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۰۱/۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۰/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۲۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۸۸۳ ، ۴۸۲/۷

مانا کہ احادیث رفع ہی مرجح ہوں تاہم آخر رفع یدین کسی کے نزدیک واجب نہیں۔ غایت درجہ اگر ٹھرے گا تو ایک امر مستحب ٹھرے گا کہ کیا تو اچھا، نہ کیا تو کچھ برائی نہیں، مگر مسلمانوں میں فتنہ اٹھانا، دوگروہ کردینا، نماز کے مقدمے انگریزی گورنمنٹ تک پہونچانا، شاید اہم واجبات سے ہوگا؟ اللہ عزوجل ارشادفرماتا ہے:

وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ فتنہ قتل سے بھی سخت تر ہے۔

خودان صاحبوں میں بہت لوگ صدہا گناہ کبیرہ کرتے ہوں گے، انہیں نہ چھوڑنا، اور رفع یدین نہ کرنے پر ایسی شورشیں کرنا کچھ بھلا معلوم ہوتا ہوگا؟ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہدایت فرمائے۔ آمین۔

فتاوی رضویہ جدید ۱۵۵/۶

فتاوی رضویہ قدیم ۵۰/۳

(۵) ایک کپڑے میں نماز

۷۱۱۔ **عن** سلمة بن الأكوع رضى الله تعالى عنه قال : قلت يا رسول الله ! انى رجل اصيد ، افاصلى فى القميص الواحد؟ قال : نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ایسا آدمی ہوں کہ شکار کرتا ہوں، تو کیا میں ایک قمیص ہی میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں اسکو سامنے سے ٹانک لینا خواہ کانٹے کے ہی ذریعہ ہو۔

۷۱۲۔ **عن** عمر بن أبى سلمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلى فى ثوب واحد مشتملا به فى بيت ام سلمة واضعا طرفيه على عاتقيه۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایک کپڑا اوڑھے نماز پڑھتے دیکھا جسکے دونوں کنارے دونوں کاندھوں پر پڑے تھے

۷۱۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۲۲/۱ ☆ السنن لابی داؤد، الصلوة، ۹۲/۱
الصحیح لابن خزیمة، ۳۸۱/۱ ☆ السنن للنسائی، الصلوة فی قمیص ۸۸/۱
المستدرك للحاكم صلوة، ۲۵۰/۱ ☆

۷۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوة فی الثوب الواحد ملتحفا به ۵۱/۱

(۶) نماز کے وقت جوتے کہاں رکھے

۷۱۳۔ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰه تعالی عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا صَلّٰی أَحَدُکُم فَلَا یَضَعُ نَعْلَیْهِ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلَاعَنْ یَسَارِهٖ فَتَکُوْنُ عَنْ یَمِیْنِ غَیْرِهٖ اِلَّا أَنْ لَا یَکُوْنَ أَحَدٌ، وَ لِیَضَعْهُمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جوتی داہنی طرف نہ رکھے اور نہ بائیں طرف رکھے، کہ دوسرا جو اسکی بائیں طرف ہے اسکے داہنی طرف ہونگی۔ ہاں اگر بائیں طرف کوکوئی نہ ہوتو بائیں طرف رکھے ورنہ اپنے پاؤں کے بیچ میں رکھے۔

۷۱۴۔ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم قال: اِذَا صَلّٰی أَحَدُکُم فَخَلَعَ نَعْلَیْهِ فَلَا یُؤْذِ بِهِمَا أَحَدًا، یَجْعَلْهُمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَوِلْیُصَلِّ فِیهِمَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جوتے اتارے اور انکے سبب کسی کو ایذا نہ دے، انکو یا تو دونوں پاؤں کے درمیان رکھے یا پہن کر ہی نماز پڑھے۔

۷۱۵۔ **عن** عبد اللّٰه بن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: لَا تَضَعْهُمَا عَنْ یَمِیْنِكَ وَلَا عَنْ یَسَارِكَ فَتُؤْذِی الْمَلَائِکَةَ وَالنَّاسَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۷۱۳۔ المستدرك للحاکم الصلوة ۲۵۹/۱ ☆ السنن الکبریٰ للبیهقی، ۴۳۲/۲
الصحیح لابن خزیمة، ۱۰/۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۹۵/۲

۷۱۴۔ السنن لابی داؤد، الصلوة، ۹۶/۱ ☆ السنن الکبریٰ للبیهقی، ۴۳۲/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲ ☆ شرح السنة للبغوی ۹۵/۲
الدرا لمنثور للسیوطی، ۷۸/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۱۱۸ ۵۳۲/۷
المسند للعقیلی، ۲۵۷/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵۵۲

۷۱۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۱۱۹، ۵۳۲/۷ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوتے داہنے اور بائیں نہ رکھو کہ اس کے ذریعہ فرشتوں اور لوگوں کو ایذا ہوتی ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء نے اس ایذا کی وجہ بیان فرمائی کہ جس کی طرف جوتا رکھا جائے اسکی ایک طرح کی اہانت ہوتی ہے۔　　فتاوی رضویہ ۳/۴۲۵

(۷) جوتے پہن کر نماز پڑھنا

۷۱۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالی عنه قال: ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم واصحابه یصلون فی النعال التی کانوا یمشون بها فی الطرقات ۔

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جوتوں سمیت نماز پڑھتے جن کو پہن کر راستہ میں چلتے تھے ۱۲م

۷۱۷۔ **عن** سعید بن زید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: سئالت انساً رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه، اکان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم یصلی فی نعلیه؟ قال: نعم ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی نعلین مبارک میں نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔۱۲م　　فتاوی رضوی ۳/۴۲۵

۷۱۸۔ **عن** شداد بن اوس رضي اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: خَالِفُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَاِنَّهُمْ لَا یُصَلُّوْنَ فِی نِعَالِهِمْ وَلَا

۷۱۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۹۲ ☆ السنن لابی داؤد، الصلوة، ۱/۹۵

۷۱۷۔ الصحیح للبخاری، الصلوة، ۱/۵٦ ☆ الصحیح لمسلم، المساجد، ۱/۲۰۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۰۰ ☆ الجامع للترمذی، المواقیت، ۱/۵۳
السنن للنسائی، الصلوة فی النعلین، ۱/۸۹

۷۱۸۔ السنن لابی داؤد، الصلوة، ۱/۹۵ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/۲٦۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۳٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/٤۳۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۷۸ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲/٤٤۳

خِفَافِهِمْ ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یہود اور نصاریٰ کی مخالفت کرو کہ جوتوں اور موزوں میں عبادت نہیں کرتے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۱۰۳

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مفہوم کی قولی اور فعلی احادیث بکثرت ہیں۔ میں نے اس مسئلہ کی تحقیق میں ایک عمدہ رسالہ لکھا جسکا نام ''جمال الاجمال لتوقیف حکم الصلوۃ فی النعال'' رکھا میں نے اس میں جو تحقیق کی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نئے اور پاک جوتے میں جو نجاست کی جگہوں اور شک وشبہ کے مقامات سے محفوظ ہو، بلا کراہت نماز پڑھنا جائز ہے۔

ہندوستانی جوتے کا بھی یہی حکم ہے جبکہ وہ ایسا سخت اور تنگ نہ ہو جو انگلیاں بچھانے اور ان پر ٹیک لگانے میں رکاوٹ ہو، بلکہ اسکے مستحب ہونے کا قول بھی۔ لیکن اسکے علاوہ جوتے میں نماز پڑھنے اور اسکو پہن کر مساجد میں چلنے سے بھی منع کیا جائے گا اگرچہ پہلے دور میں اسکی اجازت تھی، کچھ احکام اختلاف زمانہ سے بدل جاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۴/۴۸۶ ☆ فتاوی رضویہ قدیم ۲/۱۰۳

(۸) نماز میں چادروغیرہ کس طرح اوڑھے

۷۱۹ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : مَنْ صَلّٰی فِی ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْهِ ۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۳۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو دونوں سروں کو ایک دوسرے شانے پر ڈال لے۔ ۱۲م

۷۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الصلوة ، ۱/۵۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۳۲٤
السنن الکبری للبیهقی ، ۲/۲۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱/٤۷۱
کنز العمال للمتقی ، ۱۹۰۲۱ ، ۷/۳۳۲ ☆ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی ، ۱/۷۲

(۹) نماز میں بسم اللہ جہر سے نہیں پڑھی جائے گی

۷۲۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال : صليت خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وخلف ابی بكر و عمر و عثمان رضی اللّٰه تعالىٰ عنهم فلم اسمع احدامنهم يقراء بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے اورامیر المومنین سیدنا صدیق اکبر، امیر المومنین عمر فاروق اعظم، اور امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ ان میں کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہ سنا۔

۷۲۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالىٰ عنه قال . صليت خلف رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم وخلف ابی بكر وعمر و عثمان رضی اللّٰه تعالىٰ عنهم، كانوا لايجهرون ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے پیچھے اورسیدنا حضرت ابوبکرصدیق نیز سیدنا عمر فاروق اعظم وسیدنا عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پیچھے نماز پڑھی، یہ حضرات بسم اللہ شریف کا جہر نہ فرماتے تھے

۷۲۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالىٰ عنه قال : صليت خلف رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم و خلف أبی بكر وعمر وعثمان رضی اللّٰه تعالىٰ عنهم، كانوا يسرون ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرصدیق، حضرت عمر فاروق، اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ یہ تمام حضرات بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے۔

۷۲۰۔ الصحيح لمسلم، الصلوة، ۱/۱۷۲ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۹

۷۲۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۵۷ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۹
السنن للنسائی، الافتتاح بترك الجهر ببسم الله الخ، ۱/۱۰۵

۷۲۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۹ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ۱/۲۴۹

۷۲۳۔ **عن** انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : صليت خلف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم و خلف ابی بکر وعمر وعثمان فکلهم یخفون بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر، امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم، اور امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ۔ یہ سبھی حضرات بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے ۔

۷۲۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم کان یسر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم و ابا بکرو عمر و عثمان وعلیا ، رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم اجمعین ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے اور سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی اور سیدنا مولیٰ علی رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی۔

۷۲۵۔ **عن** یزید بن عبد اللّٰہ بن مغفل رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال : سمعنی ابی وانا اقول بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم فقال:ای بنی ! ایاك والحدث ، قال : ولم ارا احدامن اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم کان ابغض الیه الحدث فی الاسلام ، یعنی منه ، قال: وصلیت مع النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم ومع ابی بکر و عمر و مع عثمان ، فلم اسمع احدامنهم یقولها ، فلا تقلها انت اذا صلیت فقل: الحمد للّٰہ رب العٰلمین ۔

حضرت یزید بن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے میرے باپ نے نماز میں بسم اللہ شریف پڑھتے سنا فرمایا: اے میرے بیٹے! بدعت سے بچ، پھر فرمایا:

۷۲۳۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۱۹ ☆ السنن لابن ماجه، ۱/۵۹

۷۲۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، یہ حدیث مجھے نہیں ملی

۷۲۵۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۹ ☆ المسند لامام اعظم، ۵۸

الجامع للترمذی ، الصلوة، ۱/۳۳ ☆ السنن للنسائی ، الافتتاح ، ۱/۱۰۵

کتاب الآثار لمحمد ، ۱/۱۱۶ ☆ السنن لابن ماجه ، الاقامة، ۱/۵۹

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے زیادہ کسی کو اسلام میں نئی بات نکالنے کا دشمن نہ دیکھا۔ پھر فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی، کسی کو بسم اللہ شریف پڑھتے نہیں سنا، لہٰذا تم بھی نہ کہو، جب نماز پڑھو تو الحمد للہ رب العلمین، سے شروع کرو۔

۷۲۶۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مغفل رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ انہ صلی خلف امام فجھر بیسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم فلماانصرف قال : یا عبد اللّٰہ ! احبس عنا نغمتک ھذہ ، فانی صلیت خلف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم وخلف ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم اجمعین، فلم اسمعھم یجھرون بھا ۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام نے بسم اللہ شریف بلند آواز سے پڑھی، جب فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! اپنا یہ نغمہ ہم سے روکے رکھو، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، اور سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم، اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی میں نے انکو بسم اللہ شریف جہر سے پڑھتے نہ سنا۔ ۱۲م

۷۲۷۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال : الجھر بیسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم قرأۃ الاعراب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ بسم اللہ شریف آواز سے پڑھنا گنواروں کی قرأت ہے۔

۷۲۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال : لم یجھر النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم بالبسملۃ حتی مات ۔

۷۲۶۔ السنن لابی حنیفۃ، ۵۸

۷۲۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۲۰
کتاب الآثار لمحمد، ۱/۱۶

۷۲۸۔ فتح القدیر لابن الھمام، ۱/۲۵۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بسم اللہ شریف جہر سے نہیں پڑھی یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔

۷۲۹۔ **عن** عکرمة مولی ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم قال : انا اعرابی ان جھرت ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد خاص اور آزاد کردہ حضرت عکرمہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں گنوار ہوں اگر بسم اللہ شریف جہر سے پڑھوں۔

۷۳۰۔ **عن** کثیر بن شنظیر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان الحسن البصری سئل عن الجھر بالبسملة فقال : انما یفعل ذٰلك الاعراب ۔

حضرت کثیر بن شنظیر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے جہر بسم اللہ شریف کا حکم پوچھا گیا، فرمایا: یہ گنواروں کا کام ہے۔

۷۳۱۔ **عن** اِبراھیم النخعی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال :الجھر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم بدعة ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بسم اللہ شریف جہر سے کہنا بدعت ہے۔

۷۳۲۔ **عن** اِبراھیم النخعی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : مادرکت احدا یجھر بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ، والجھر بھا بدعة ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے صحابہ وتابعین میں سے کسی کو بسم اللہ شریف کا جہر کرتے نہ پایا۔ اسکا جہر بدعت ہے۔

۷۳۳۔ **عن** شعیب بن جریر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه یقول : قلت لسفیان الثوری

۷۲۹۔ نصب الرایة للزیلعی، ۳۵۸/۱
۷۳۰۔ نصب الرایة للزیلعی، ۳۵۸/۱
۷۳۱۔ المصنف لابن ابی شیبة ۴۱۱/۱
۷۳۲۔ نصب الرایة للزیلعی، ۳۵۸/۱
۷۳۳۔ تذکرة الحفاظ للذھبی، ۱۹۳/۱

رضی الله تعالیٰ عنه : حدث بحديث السنة ينفعني الله به ، فاذاوقفت بين يديه قلت : يا رب! حدثني بهذاسفيان فانجوا أنا وتوخذ ، قال : أكتب ، بسم الله الرحمٰن الرحيم ، القرآن كلام الله تعالیٰ غير مخلوق ، وقال : يا شعيب ! لا ينفعك ماكتبت حتى ترى المسح على الخفين وحتى ترى أن إخفاء بسم الله الرحمٰن الرحيم أفضل من الجهر به وحتى تومن بالقدر (الى ان قال) اذاوقفت بين يدى الله فسئلت عن هذا فقل : يارب ! حدثني بهٰذا سفيان الثورى ثم خل بيني وبين الله عزوجل ـ

حضرت شعیب بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: مجھے عقائد اہل سنت بتادیجئے کہ اللہ عزوجل مجھے نفع بخشے اور جب میں اس کے حضور کھڑا ہوں تو عرض کروں کہ الٰہی ! مجھے یہ سفیان ثوری نے بتائے تھے ،تو میں نجات پاؤں اور جو پوچھ گچھ ہو آپ سے ہو۔ فرمایا: لکھو، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں ،اور اسی طرح اور عقائد و مسائل لکھ کر فرمایا: اے شعیب! یہ جو تم نے لکھا تمہیں کام نہ دیگا جب تک مسح موزہ کا جواز نہ مانو،اور جب تک یہ اعتقاد نہ رکھو کہ بسم اللہ شریف کا آہستہ پڑھنا باواز پڑھنے سے افضل ہے،اور جب تک تقدیر الٰہی پر ایمان نہ لاؤ۔ جب تم اللہ عزوجل کہ حضور کھڑے ہو اور تم سے سوال ہو تو میرا نام لے دینا کہ عقائد و مسائل مجھے سفیان ثوری نے بتائے۔ پھر مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور چھوڑ کر الگ ہو جانا۔

فتاویٰ رضویہ قدیم ۵۶۶/۳

فتاویٰ رضویہ جدید ۶۸۶٬۶۸۳/۷

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تراویح میں جہر بسملہ کا حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر کہنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا ہے،تواتر در کنار، زنہار کسی احاد سے بھی اس کا ثبوت نہیں۔ جہر فی التراویح تو جدا، مطلقاً کسی نماز میں حضور والا صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا بسم اللہ شریف جہر سے پڑھنا ہرگز ہرگز متواتر نہیں۔ تواتر کیسا نفس ثبوت میں سخت کلام و نزاع ہے۔

امام حافظ عقیلی کتاب الضعفاء میں لکھتے ہیں۔

بسم اللہ میں کوئی حدیث مسند صحیح نہیں۔ عمدة القاری ۲۸۸/۵

امام دار قطنی فرماتے ہیں۔

جہر تسمیہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔ عنایۃ القاضی ۱/۳۱

یہی امام دار قطنی جب مصر تشریف لے گئے۔ کسی مصری کی درخواست سے دربارۂ جہر ایک جز تصنیف فرمایا۔ بعض مالکیہ نے قسم دے کر کہ پوچھا کہ اس میں کونسی حدیث صحیح ہے۔ آخر براہ انصاف اعتراف فرمایا۔

کل ماروی عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الجھر فلیس بصحیح

ذکرہ الامام الزیلعی عن التنقیح عن مشائخہ عن الدار قطنی والمحقق فی الفتح۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جہر میں جو کچھ روایت کیا گیا اس میں کچھ صحیح نہیں۔ فتح القدیر ونصب الرایہ ۱/۳۵۹

امام بن الجوزی نے کہا:

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جہر بسم اللہ میں کوئی روایت صحیح نہیں۔

مرقاۃ المفاتیح ۲/۲۸۶

خلاصہ یہ کہ وہ احادیث نہ احادیث صحیحہ کے مقابل، نہ ذکر کے قابل۔ ولہذا مصنفان مسانید وسنن نے انکے ذکر سے اعراض کیا۔ نصب الرایہ ۱/۳۵۸

خود پیشوائے وہابیہ ابن القیم نے اپنی کتاب مسمی بالہدی میں لکھا۔ ان حدیثوں میں جو صحیح ہے وہ جہر میں صریح نہیں اور جو جہر میں صریح ہے وہ صحیح نہیں۔

نیل الاوطار ۲/۲۲۸

امام زیلعی فرماتے ہیں:

خلاصہ یہ کہ جہر کی حدیثیں ثابت نہ ہوئیں۔

تبیین الحقائق ۱/۱۱۲

نیز فرماتے ہیں:

ان حدیثوں میں کوئی حدیث صریح وصحیح نہیں۔ نہ یہ صحاح ومسانید وسنن مشہورہ میں مروی ہوئیں۔ انکی روایتوں میں کذاب، ضعیف، مجہول لوگ ہیں۔

نصب الرایہ ۱/۳۵۵

امام عینی فرماتے ہیں:

جہر کی حدیثوں میں کوئی حدیث صحیح وصریح نہیں بخلاف حدیث اخفا کہ وہ صحیح وصریح اور صحاح ومسانید وسنن مشہورہ میں ثابت ہے۔ عمدۃ القاری ۵/۲۹۱

ہماری ذکر کردہ احادیث میں ابتدائی چار احادیث وہ احادیث جلیلہ ہیں جنکی تخریج میں، ہر چاروں ائمہ مذہب اور چھیوں اصحاب صحاح و متفق ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۷/۶۸۴ ☆ فتاوی رضویہ قدیم ۳/۵۶۵

(۱۰) حتی الوسع اچھے کپڑوں میں نماز پڑھو

۷۳٤۔ عن نافع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : اِنّ اِبن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما کسانی ثوبین وأنا غلام فدخل المسجد فوجدنی أُصلی متوشحا بثوب واحد فقال : ألیس لك ثوبان فلبسهما ، أرأیت ، لو أنی أرسلتك الیٰ وراء الدار لکنت لابسهما ؟ قال:نعم ، قال : فالله أحق أن تتزین له أم الناس ؟ قال : نافع : فقلت : بل الله ،

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے دو کپڑے پہننے کیلئے عطا فرمائے اور میں اس وقت انکا غلام تھا۔ پھر مسجد میں آئے تو مجھے ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں ہیں کہ انکو پہنو؟ بھلا بتاؤ کہ اگر میں تم کو گھر سے باہر بھیجتا تو تم دونوں کپڑے پہنتے؟ بولے: ہاں! فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اسکی بارگاہ میں بن سنور کر آؤ یا لوگ؟ حضرت نافع کہتے ہیں اس پر میں نے کہا: اللہ تعالیٰ۔

(۱۱) رکوع میں تطبیق

۷۳۵۔ عن علقمة والأسود أنهما دخلا علی عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقال : أصلی من خلفکما قال : نعم ، فقام بینهما فجعل أحد هما عن یمینه والاخر عن شماله ثم رکعنا فوضعنا ایدینا علی رکبنا فضرب أیدینا ثم طبّق بین

۷۳٤۔ المصنف لعبد الرزاق ، باب ما یکفی الرجل من الثیاب ، ۱/۳۵۸

۷۳۵۔ الصحیح لمسلم ، باب وضع الایدی علی الرکب ونسخ التطبیق ، ۱/۲۰۲

يديه ثم جعلهما بين فخذيه فلما صلى قال : هكذا فعل رسول الله صلى الله تعالىٰ وسلم ۔ صفائح اللجین ۴۰

حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ دونوں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے فرمایا: کیا تمہارے علاوہ لوگ نماز پڑھ چکے۔ انھوں نے عرض کیا: ہاں، پھر حضرت عبد اللہ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ ایک کو داہنی طرف کیا اور دوسرے کو بائیں طرف، پھر جب ہم نے رکوع کیا تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔ حضرت عبد اللہ نے ہمارے ہاتھ پر مارا اور تطبیق کی (یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا) اور رانوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ ۱۲م

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی نسبت امام ابوعمر بن عبد البر نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اسکی نسبت صحیح نہیں۔ محدثین کے نزدیک صرف اسی قدر صحیح ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے ایسا کیا۔ اور امام اجل ابوذکریا نووی شارح صحیح مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تو کتاب الخلاصہ میں سخت ہی تعجب خیز بات واقع ہوئی کہ فرمایا: صحیح مسلم شریف میں بھی صرف اسی قدر ہے کہ ابن مسعود نے ایسا کیا، اور یہ نہیں کہ هكذا فعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه، حالانکہ بعینہ یہی الفاظ صحیح مسلم میں موجود۔ کمامر،

یہ حدیث منسوخ ہے جیسا کہ مسلم شریف کی دیگر احادیث سے اسکا واضح اور صریح ثبوت موجود ہے۔

(۱۲) نماز سے فارغ ہوکر سیدھی جانب پلٹنا

۷۳۶ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : اكثر ما رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ينصرف عن يمينه ۔ الاسد الصول ص ۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکثر دیکھا کہ نماز سے فارغ ہوکر سیدھی جانب متوجہ ہوکر تشریف

---

۷۳۶ ۔ الصحیح لمسلم، باب جواز الانصراف من الصلوٰۃ عن الیمین و الشمال ۱/ ۲۴۷

فرماہوتے۔۱۲م

(۱۳)نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مصلے پر بیٹھنا سنت ہے

۷۳۷۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم کان اذا صلی الفجر جلس فی مصلاة حتی تطلع الشمس حسنا ۔

الاسد الصئول ص ۹

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو سورج کے خوب اچھی طرح طلوع ہونے تک اسی مقام پر تشریف فرما رہتے۔

۷۳۸۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلی صلوة الصبح لم یبر ح فی موضعه جتی تطلع الشمس و تبیض ۔

الاسد الصئول ص ۹

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھ چکتے تو اپنی جگہ تشریف فرما رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوتا اور خوب روشن ہو جاتا۔

۷۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلی الفجر لم یقم من مجلسه حتی یمکنه الصلوة وقال : من صلی الصبح ثم جلس فی مجلسه حتی یمکنه الصلوة کان بمنزلة حجة وعمرة متقبلتین

الاسد الصئول ص ۱۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۷۳۷۔ الصحیح لمسلم باب فضل الجلوس فی مصلاة بعد الصبح، ۲۳۵/۱
السنن لابی داؤد باب فی الرجل یجلس متولعبا، ۲۶۶/۲
فتح الباری للعسقلانی ۷۹/۱۱ ☆ شرح السنة للبغوی ۳۲٤/۱۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی ٤۷۱۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۲۹۸/۱
۷۳۸۔ المسند للامام ابی حنیفة ٤۳۷/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۲۱/۳
۷۳۹۔ الجامع للترمذی، باب ما ذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجد، ۷٦/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھتے جب تک نماز پڑھنا ممکن (جائز) نہ ہو جائے۔ پھر ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی نماز پڑھی اور اسی جگہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ کوئی دوسری نفل نماز پڑھنا جائز ہو گئی تو اسکو ایک حج وعمرۂ مقبول کا ثواب ملیگا۔۱۲م
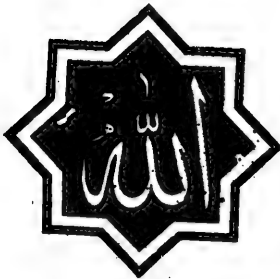
۷ مساجد

(۱) گھر میں مسجد کا بیان

۷۴۰۔ **عن** أم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : امر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۸۱۱

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھروں میں نماز کی مخصوص جگہ بنانے کا حکم فرمایا اور اس جگہ کو پاک صاف رکھنے کا بھی حکم دیا۔ ۱۲م

(۲) مسجد بہتر اور بازار بدتر جگہ ہے

۷۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خَیْرُ الْبِقَاعِ الْمَسَاجِدُ وَشَرُّ الْبِقَاعِ الْاَسْوَاقُ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۴۳۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر جگہ مسجدیں ہیں اور سب سے بدتر جگہ بازار۔ ۱۲م

وفی الباب عن ابی هریرة وعن جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

(۳) مسجد بنانے پر اجر

۷۴۲۔ **عن** أمیر المومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الاسنی قال : قال

۷۴۰۔ السنن لابی داؤد ، باب اتخاذ المساجد فی الدور ، ۱/۶۶
الجامع للترمذی، باب ما ذکر فی تطیب المساجد ، ۱/۷۶
السنن لابن ماجه ، باب تطهیر المساجد و تطیبها ، ۱/۵۵
۷۴۱۔ المستدرک للحاکم، العلم ، ۱/۹۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۴۶۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۲۰، ۷/۶۵۸
المغنی للعراقی ، ۱/۶۹ ☆ جامع بیان العلم لابن عبد البر ، ۲/۵۰
۷۴۲۔ السنن لابن ماجه، باب من بنی لله مسجدا ، ۱/۵۴

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وفی روایة من در ویاقوت ۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۵۹۱

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی اللہ عزوجل اسکے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بناتا ہے۔

۷۴۳۔ **عن** أبی قرصافة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اُبْنُو الْمَسَاجِدَ وَاخْرُجُوا الْقُمَامَةَ مِنْهَا، فَمَنْ بَنٰی لِلّٰهِ بَیْتًا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدیں بناؤ اور ان سے کوڑا کرکٹ صاف کرو۔ کیونکہ جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے گھر بنایا اللہ اسکے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔

۷۴۴ ۔ **عن** أمیر المومنین عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۰۸

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے۔

۷۴۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۱/۲۰
مجمع الزوائد للهیثمی ۲/۷ ☆ الصحیح لابن خزیمة ۱۲۹۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۳۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲۶۸
مشکل الآثار للطحاوی ، ۱/۴۸۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/۲۷۳
کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۲۸، ۷/۶۴۹ ☆ المسند للعقیلی، ۳/۲۴۴
الکامل لابن عدی، ۷/۲۵۷۹ ☆

۷۴۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۳/۲۱۷
اللآلی المصنوعة للسیوطی ۴/۲۴۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۶۶، ۷/۶۵۵
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۴ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱/۴۲۱

۷۴۴ الصحیح لمسلم، فضل بناء المسجد و الحث علیها، ۱/۱۰۲

(۴) مسجد کی دیوار قبلہ آراستہ نہ کی جائے

۷۴۵۔ **عن** عثمان بن ابی طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعانی بعد دخول الکعبۃ فقال : اِنِّی کُنْتُ رَأَیْتُ قَرْنَی الْکَبْشِ حِیْنَ دَخَلْتُ الْبَیْتَ فَنَسِیْتُ اَنْ آمُرَکَ اَنْ تُخَمِّرَھُمَا فَخَمِّرْھُمَا فَاِنَّہٗ لَایَنْبَغِی اَنْ یَّکُوْنَ فِی قِبْلَۃِ الْبَیْتِ شَیْءٌ یُلْھِی الْمُصَلِّی ۔

حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپکو بلایا اور ارشاد فرمایا: ہم نے کعبہ میں دنبہ کے سینگ ملاحظہ فرمائے تھے (دنبہ کہ سیدنا حضرت اسمعیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کا فدیہ ہوا اسکے سینگ کعبہ معظمہ کی دیوار غربی میں لگے ہوئے تھے) ہمیں تم سے یہ فرمانا یاد نہ رہا کہ اسکو ڈھانک دو۔ اب ڈھانک دو کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز ایسی نہ چاہئے جس سے دل بٹے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۶۰۷

(۵) مسجدوں کی زینت میں حد سے تجاوز ممنوع

۷۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا اُمِرْتُ بِتَشْیِیْدِ الْمَسَاجِدِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے مسجدوں کے گچ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

۱۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

مساجد میں زینت ظاہری زمانہ سلف صالحین میں فضول ونا پسند تھی ۔ کہ انکے قلوب تعظیم شعائر اللہ سے مملو تھے۔ ولہذا احدیث میں مباہاۃ فی المساجد کو اشراط ساعت سے شمار فرمایا۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لتزخرفنھا کما زخرفت

---

۷۴۴ الصحیح لمسلم، ☆ فضل بناء المسجد و الحث علیھا، ۱۰۲/۱
۷۴۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶۸/۴
۷۴۶۔ السنن لابی داؤد، باب فی بناء المسجد، ۶۵/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۹/۲ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۳۱۳/۷
الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۷/۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۴۸/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۲۷، ۶۶۸/۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۵۱۲۷، ۱۵۲/۳

الیهود والنصاری ، مگر تبدل زمانہ سے علماء نے تزئین مساجد کی اجازت فرمائی ۔ کہ اب تعظیم ظاہر مورث عظمت فی العیون ووقعت فی القلوب ہوتی ہے ۔ فکان کتحلیة المصحف فیه من تعظیمه، یہ ایسے ہی ہے جیسے تعظیم کی خاطر قرآن حکیم کو طلا کی صورت میں لکھا جائے۔

اگر اب بھی دیوار قبلہ عموما اور محراب کو خصوصاً شاغلات قلوب سے بچانے کا حکم ہے۔ بلکہ اولیٰ یہ ہے کہ دیوار یمین وشمال بھی ملہیات سے خالی رہے۔ کہ اس کے پاس جو مصلی ہو اس کی نظر کو پریشان نہ کرے۔ ہاں گنبدوں، میناروں، سقف اور دیواروں کی وہ سطح کہ مصلیوں کے پس پشت رہے گی ان میں مضائقہ نہیں۔ اگرچہ سونے کے پانی سے نقش ونگار ہوں بشرطیکہ اپنے مال حلال سے ہوں۔ مسجد کا مال اس میں صرف نہ کیا جائے۔ مگر جب کہ اصل بانی نے نقش ونگار کئے ہوں یا واقف نے اسکی اجازت دی ہو یا مال مسجد فاضل بچا ہو اور صرف نہ کیا جائے تو ظالماں کے خورد برد میں جائیگا۔ پھر جہاں جہاں نقش ونگار اپنے مال سے کرسکتا ہے اس میں بھی دقائق نقوش سے تکلف مکروہ ہے۔ سادگی اور میانہ روی کا پہلو ملحوظ رہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۶۰۰

(۶) مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے

۷۴۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَمِعَ رَجُلاً يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لاَرَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا ۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۴۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے سنے تو کہے اللہ تعالیٰ تجھے تیری چیز واپس نہ دلائے۔ کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں۔

۷۴۷۔ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن نشد الضاله فی المسجد، ۱/۲۱۰
السنن لابی داؤد ، باب کراهیة انشاد الضالة فی المسجد ، ۱/۶۸
السنن لابن ماجه ، باب النهی عن نشد الضوال فی المسجد ، ۱/۵۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۴۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۴۴۷
الترغیب والترهیب للمنذری ، ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۵/۹۲

(۷) مسجد میں خرید وفروخت منع ہے

۷۴۸۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا: لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۹۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مسجد میں کسی شخص کو خرید وفروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔۱۲م

(۸) بودار چیز کھا کر مسجد میں نہ جائے

۷۴۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ شَيْأً فَلَا يَقْرَبْنَا فِي الْمَسْجِدِ

فتاوی رضویہ ۶/۳۸۱

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس گندے پیڑ یعنی کچی پیاز یا کچے لہسن سے کچھ کھایا تو وہ مسجد میں ہمارے پاس نہ آئے۔

۷۴۸۔ الجامع للترمذی، باب النهی عن البیع فی المسجد، ۱/۱۵۸

المستدرك للحاكم	۲/۵۶	☆ السنن الکبری للبیهقی،	۲/۴۴۷
الترغیب و الترهیب للمنذری	۱/۲۰۳	☆ شرح السنة للبغوی،	۲/۳۷۵
التفسیر لابن کثیر،	۶/۷۶	☆ مشکوٰة المصابیح للتبریزی،	۱/۶۸
اتحاف السادة للزبیدی،	۵/۹۳	☆ ارواء الغلیل للالبانی،	۵/۱۳۴
الصحیح لابن خزیمة،	۱۳۵	☆ السنن للدارمی،	۱/۳۶۶

۷۴۹۔ الصحیح لمسلم، باب نهی من اكل ثوما او بصلا، ۱/۲۰۹

السنن الکبری للبیهقی،	۳/۷۷	☆ المصنف لعبد الرزاق	۱۷۴۱
المسند لاحمد بن حنبل،	۲/۴۲۹	☆ اتحاف السادة للزبیدی،	۷/۵۶
الصحیح لابن خزیمة	۱۶۶۷	☆ تلخیص الحبیر لابن حجر،	۳/۱۲۴
مجمع الزوائد للهیثمی،	۲/۱۸	☆ التمهید للآلبانی	۶/۴۱۶
الترغیب والترهیب للمنذری	۱/۲۲۴	☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۹۱۳،	۱۵/۲۶۷
شرح معانی الآثار للطحاوی	۴/۲۳۸	☆ الكنى و الاسماء للدولانی	۱/۵۸

۷۵۰ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَکَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْکِرَاثَ فَلَایَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ، فَإِنَّ الْمَلَائِکَۃَ تَتَأَذّٰی مِمَّا یَتَأَذّٰی مِنْہُ بَنُوْ آدَمَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کچی پیاز، لہسن یا گندنا کھایا وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ کہ ملائکہ علیہم السلام بھی اس سے ایذا پاتے ہیں جس سے انسان تکلیف پاتے ہیں۔

۷۵۱ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لَایَمُرُّ فِیْہِ بِلَحْمٍ نَیِّءٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں کچا گوشت لیکر کوئی نہ گذرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسجد کو بو سے بچانا واجب، لہٰذا مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام، مسجد میں دیا سلائی جلانا حرام، مسجد میں کچا گوشت لیجانا جائز نہیں۔ حالانکہ کچے گوشت کی بو بہت خفیف ہوتی ہے۔ تو جہاں سے مسجد میں پہونچے وہاں تک ممانعت کی جائے گی۔ مسجد عام جماعت کیلئے بنائی جاتی ہے. پھر یہ خیال نہ کرو کہ اگر مسجد خالی ہے تو اس میں کسی بو کا داخل کرنا اس وقت جائز ہو کہ کوئی آدمی نہیں جو اس سے ایذا پائے گا۔ ایسا نہیں۔ بلکہ ملائکہ بھی ایذا پاتے ہیں اس سے جس سے انسان ایذا پاتا ہے۔ مسجد کو نجاست سے بچانا فرض ہے فتاوی رضویہ ۳۸۱/۶

(۹) مسجد میں دنیا کی بات حرام ہے

۷۵۲ ۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سَیَکُوْنُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَکُوْنُ حَدِیْثُہُمْ فِی مَسَاجِدِہِمْ

۷۵۰۔ الصحیح لمسلم، باب نہی من اکل ثوما او بصلا، ۲۰۹/۱
المسند لابی عوانۃ، ۴۱۲ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳۴/۲
الاستذکار لابن عبد البر، ۱۵۲/۱ ☆ احکام النبوۃ للکحال، ۱۴۲/۲
۷۵۱۔ السنن لابن ماجہ، باب ما یکرہ فی المساجد، ۵۵/۱
۷۵۲۔ الصحیح لابن حبان، [illegible]

لَيسَ لِلّٰهِ فِيهِم حَاجَةٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں کچھ لوگ ہونگے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کرینگے۔ اللہ عزوجل کو ان لوگوں سے کچھ کام نہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسجد میں دنیا کی مباح باتیں کرنے کو بیٹھنا نیکیوں کو کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

فتح القدیر میں ہیں۔

الکلام المباح فیه مکروه ،یا کل الحسنات ،

اشباہ میں ہے۔

انه یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب ،

مدارک میں حدیث نقل کی۔

الحدیث فی المسجد یاکل الحسنات کما تاکل البهیمة الحشیش ۔

مسجد میں دنیا کی بات نیکیوں کو اس طرح کھاتی ہے جیسے چوپایہ گھاس کو۔

غمز العیون میں خزانۃ الفقہ سے ہے۔

من تکلم فی المساجد بکلام الدنیا احبط الله تعالیٰ عنه عمل اربعین سنة ۔

جو مسجد میں دنیا کی بات کرے اللہ تعالیٰ اسکے چالیس برس کے عمل اکارت فرمادے۔

حدیقہ ندیہ میں ہے۔

کلام الدنیا اذا کان مباحا صدقا فی المساجد بلاضرورة داعية الیٰ ذلك کالمعتکف یتکلم فی حاجتها اللا زمة مکروه کراهة تحریمة ، ثم ذکر الحدیث وقال فی شرحه لیس لله تعالیٰ فیهم حاجة ای لا یرید بهم خیرا وإنما هم أهل الخیبة والحرمان والاهانة والخران ۔

یعنی دنیا کی بات جب کہ فی نفسہ مباح اور سچی ہو مسجد میں بلاضرورت کرنی حرام ہے۔ ضرورت ایسی جیسے معتکف اپنی حوائج ضروریہ کے لئے بات کرے، پھر حدیث مذکور ذکر کر کے فرمایا۔ معنی حدیث یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہ کریگا۔ اور وہ نامراد، محروم،

مروی ہے کہ ایک مسجد اپنے رب کے حضور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ ملائکہ اسے آتے ملے اور بولے ہم انکے ہلاک کرنے کو بھیجے گئے ہیں۔

روایت ہے کہ جو لوگ غیبت کرتے ہیں (جو سخت حرام اور زنا سے بھی اشد ہے) اور جو لوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں انکے منہ سے وہ گندی بدبو نکلتی ہے جس سے فرشتے اللہ عزوجل کے حضور انکی شکایت کرتے ہیں۔

سبحان اللہ، جب مباح وجائز بات بلاضرورت شرعیہ کرنے کو مسجد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو حرام وناجائز کام کرنے کا کیا حال ہوگا۔ مسجد میں کسی چیز کا مول لینا۔ بیچنا، خرید وفروخت کی گفتگو کرنا ناجائز ہے۔ مگر معتکف کو اپنی ضرورت کی چیز مول لینی وہ بھی جبکہ مبیع مسجد سے باہر ہی رہے مگر ایسی خفیف ونظیف وقلیل شی جس کے سبب نہ مسجد میں جگہ رکے نہ اسکے ادب کے خلاف ہو اور اسی وقت اسے اپنے افطار وسحری کیلئے درکار ہو۔ تجارت کیلئے بیع وشراء کی معتکف کو بھی اجازت ہیں۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۳

(۱۰) مسجدوں میں ناسمجھ بچوں کو نہ لاؤ

۷۵۳۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : جَنِّبُوا مَسَاجِدَ كُم صِبيَانَكُم وَمَجَانِينَكُم وَشِرَآئكُم وَبَيعَكُم وَ خُصُومَاتِكُم وَرَفعَ أَصوَاتِكُم۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی مسجدوں کو بچاؤ اپنے ناسمجھ بچوں اور مجنونوں کے جانے اور خرید وفرخت اور جھگڑوں اور آواز بلند کرنے سے۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۴

۷۵۳۔ السنن لابن ماجه، باب ما يكره فى المساجد، ۱/۵۵
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۲۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۸/۱۵۶
كنز العمال للمتقى، ۲۰۸۲۲، ۷/۶۶۷ ☆ نصب الراية للزيلعى، ۲/۱۵۷
التفسير لابن كثير، ۶/۶۸ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۳/۱۵۷
التفسير للقرطبى، ۱۲/۲۷۰ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۵/۵۱
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/۱۹۹ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۱/۴۰۰
المطالب العالية لابن حجر ۳۵۷ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۱/۴۰۴
المسند للعقيلى، [illegible] ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۲۱۹

(۱۰) مساجد کو پاک وصاف رکھو

۷۵۴۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلَحُ لِشَيْءٍ مِنَ الْقَذَرِ وَالْبَوْلِ وَالْخَلَاءِ وَاِنَّمَا هِيَ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان مسجدوں میں گندگی پیشاب اور پاخانہ جیسی کوئی چیز جائز نہیں ۔ یہ مسجدیں تو تلاوت قرآن، اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تمام نماز کیلئے ہیں ۔۱۲م

(۱۱) مسجد میں بلند آواز سے نہ بولو

۷۵۵۔ **عن** عبید اللہ بن حفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَجَابَ دَاعِيَ اللّٰهِ وَأَحْسَنَ عِمَارَةَ مَسَاجِدِ اللّٰهِ كَانَتْ تُحْفَتُهُ بِتِلْكَ مِنَ اللّٰهِ الْجَنَّةَ ، قیل: یا رسول اللہ ! ما احسن عمارۃ مساجد اللہ ،قال: لَا يُرْفَعُ فِيهَا صَوْتٌ وَلَا يُتَكَلَّمُ فِيهَا بِالرَّفَثِ ۔ شمائم العنبر ۱۹

حضرت عبید اللہ بن حفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ عزوجل کے داعی کی آواز پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کی مسجدیں اچھے طور پر تعمیر کیں تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ کے یہاں جنت ہے ۔عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ! مسجدوں کی اچھی طرح تعمیر کیا ہے ۔فرمایا: اس میں آواز بلند نہ کرنا اور کوئی بیہودہ بات زبان سے نہ نکالنا ۔۱۲م

۷۵۶۔ **عن** سعید بن ابراهیم عن ابیه رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : سمع عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صوت رجل فی المسجد فقال :اتدری این انت ؟

۷۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۹۱/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴۰۰/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۴۱۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۹۳، ۶۶۱/۷
المسند لابی عوانة، ۲۱۴/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۲۳/۱
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۹۱/۱ ☆
۷۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۴۱، ۶۷۱/۷ ☆
۷۵۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۳۸۷، ۳۱۶/۸

اتدری این انت ؟ کرہ الصوت ۔ شمائم العنبر ۱۹

حضرت سعید بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کی بلند آواز مسجد میں سنی تو ارشاد فرمایا: تو جانتا ہے کہ کہاں ہے؟ تو جانتا ہے کہ کہاں ہے۔ یعنی بلند آواز کو مسجد میں ناپسند فرمایا۔

(۱۲) مسجد کا پڑوسی مسجد میں نماز پڑھے

۷۵۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لَا صَلوٰةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد ہی میں قبول ہوتی ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند ضعیف ہے جیسا کہ امام سیوطی نے اپنے فتاوی میں فرمایا۔
جد الممتار ۱/۲۰۷

(۱۳) اذان کے بعد مسجد سے نہ جائے

۷۵۸۔ **عن** أمير المومنين عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ اَدْرَكَ الْاَذَانَ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ اَوْ هُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ ۔ شمائم العنبر ۴۰ ☆ فتاوی رضویہ ۳/۷۷۴

۷۵۷۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۳/۱۱۱ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/۲٤٦
السنن للدار قطنی، ۱/٤۲۰ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲/۳۱
نصب الراية للزيلعی، ٤/٤۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۳/۲۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱/٤۳۹ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۲/۲٥۱
كنز العمال للمتقی، ۲۰۷۳۷، ۷/٦٥۰ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲/٥۰۹
العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱/٤۱۲ ☆ اللآلی المصنوعة للسيوطی، ۲/۹

۷۵۸۔ السنن لابن ماجه، باب اذا اذن و انت فی المسجد فلا تخرج، ۱/٥۳
المؤطا لمالك، انتظار الصلوة ٥٦ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۲/۱٥٥
الحاوی للفتاوی للسيوطی

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو مسجد ہی میں اذان ہوگئی اور وہ بغیر ضرورت مسجد سے نکلا یا مسجد آنے کا ارادہ نہیں تو وہ منافق ہے۔ ۱۲م

۷۵۹۔ **عن** أبی الشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج رجل من المسجد بعد ما اذن فیہ بالعصر فقال ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ : اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۴

شمائم العنبر ۴۰

حضرت ابو الشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی سے اس وقت نکلا جب عصر کی اذان ہو چکی تھی، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس نے حضور ابو القاسم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ ۱۲م

۷۶۰ ۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوۃ فلا یخرج احدکم حتی یصلی ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جب تم مسجد میں ہو اور اذان ہو چکی ہو تو اس وقت تک تم میں سے کوئی مسجد سے نہ نکلے جب تک نماز نہ پڑھ لے۔ ۱۲م

(۱۴) مسجد کی پابندی کرنے والا مومن کامل ہے

۷۶۱ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۷۵۹۔ الجامع للترمذی ، باب کراھیۃ الخروج بعد الاذان ، ۱/۲۸

۷۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۵۳۷ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ۱/۱۸۹
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۲/۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۱۰۷۴

۷۶۱۔ الجامع للترمذی ، باب حرمۃ الصلوۃ ، ۲/۸۶
السنن لابن ماجہ ، باب لزوم المساجد و انتظار الصلوۃ ، ۱/۵۸
المسند لاحمد بن حنبل ۳/۶۸ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۶۶۳
الصحیح لابن حبان ، ۳۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۰۷۳۸ ، ۷/۶۵۱
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۸/۳۲۷ ☆ المستدرک للحاکم ۱/۲۱۲

الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ فِي الْمَسْجِدِ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ ۔
شمائم العنبر ۱۵

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس نے مسجد جانا اپنی عادت بنالی ہے تو اس کے مومن کامل ہونے کی گواہی دو۔ ۱۲م

(۱۵) مسجد جانے والے بزرگ ہیں

۷۶۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :إِنَّ بُيُوتَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ الْمَسَاجِدُ، وَإِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ تَعَالىٰ أَنْ يُكْرِمَ مَنْ زَارَ فِيهِ۔
شمائم العنبر ۲۰

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین میں مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں ، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے لیا ہے کہ اسکو بزرگی عطا فرمائے جو اسکی بارگاہ میں حاضری کیلئے مسجد میں آئے۔ ۱۲م

(۱۶) بلا عذر گھر میں فرائض پڑھنا گناہ ہے

۷۶۳۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : ولو انكم صليتم فى بيوتكم كما يصلى هذا المتخلف فى بيته لتركتم سنة نبيكم ولو تركتم سنة نبيكم لضللتم ۔
فتاوی رضویہ ۲/ ۳۸۱

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تم لوگ گھر میں نماز پڑھتے جیسے یہ نا خلف اپنے گھر میں پڑھ رہا ہے تو تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۷۶۱۔ الدر المنثور للسيوطى، ۲۱۶/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۰/۳
الصحيح لابن خزيمة، ۱۵۰۲ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۹۳/۱
الكامل لابن عدى ، ۹۸۱/۳ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۶۹/۱
تاريخ بغداد للخطيب، ۴۵۶/۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۰/۳
۷۶۲۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۲/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۰/۳
المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹۹/۱۰ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۱۶/۳
كنز العمال للمتقى ، ۲۰۷۴۰، ۶۵۱۷ ☆ الكشاف ، ۷۳

کی سنت کے تارک ہوتے اور اگر تم سنت موکدہ کے ترک کو اپنا شعار بنالیتے تو گمراہ ہوجاتے۔

٧٦٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : حافظوا علی هؤلاء الصلوات الخمس حیث ینادی بهن فانهن من سنن الهدی وان الله عزوجل شرع لنبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سنن الهدی ولقد رأیتنا وما یتخلف عنها الا منافق بین النفاق ،ولقد رأیتنا وان الرجل یهادی بین الرجلین حتی یقام فی الصف ، وما منکم من احد الا وله مسجد فی بیته ، ولوصلیتم فی بیوتکم وترکتم مساجدکم ترکتم سنة نبیکم ولو ترکتم سنة نبیکم لکفرتم ۔ فتاوی رضویه ٣٨١/٦

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا : جب اذان ہوتو تم ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو کہ یہ نمازیں ہدایت کی راہیں ہیں ، بیشک اللہ عزوجل نے اپنے محبوب نبی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ راہیں متعین فرمائیں ۔ہم تو یہ جانتے تھے کہ ان نمازوں سے غفلت کھلا منافق ہی کریگا۔ کیونکہ ایک وقت وہ تھا جو ہم نے اپنی نگاہوں سے دیکھا کہ بعض لوگوں کو دوسروں کے سہارے نماز کیلئے لایا جاتا اور صف میں کھڑا کیا جاتا۔ اور آج تم نے عام طور سے اپنے گھروں کو مسجد بنالیا ہے۔ سنو! اگر تم اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھتے رہے اور مسجدوں کو ترک کردیا تو تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے تارک ہوگے اور اگر ایسا ہوا تو تم بڑے ناشکرے کہلاؤ گے۔ ١٢م

(١٧) اندھیری رات میں مسجد جانا عظیم ثواب کا باعث ہے

٧٦٥ ۔ **عن** بریدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

٧٦٤۔ السنن لابی داؤد ، باب ما جاء فی المشی الی الصلوۃ فی الظلم ، ٨٣/١

٧٦٥۔ السنن لابن ماجه ، باب المشی الی الصلوۃ ، ٥٧/١

السنن الکبری للبیهقی ، ٦٣/٣ ☆ المستدرك للحاکم ، ٢١٢/١

المعجم الکبیر للطبرانی ، ٨٦/٥ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ٤٥٤/٥

کنز العمال للمتقی ، ٢٠٢٣٥ ، ٥٥٧/٧ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ٢٧٢/١

مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ٧٢١ ☆ الکامل لابن عدی ، ١٤٠/٣

العلل المتناهیة لابن الجوزی ، ٤٠٧/١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٣٠/٢

شرح السنة للبغوی ، ٣٥٨/٢ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی ، ١٩٥/١

وسلم : بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِى الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ـ

فتاوی رضویہ ۴۷۳/۳

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تاریکیوں میں مسجدوں تک کثرت سے پیادہ جانے والوں کو روز قیامت نو کامل کی بشارت دے دو۔۱۲م

(۱۸) مسجد میں نماز باعث اجر ہے۔

۷۶۶ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان من سنن الهدى الصلوة فى المسجد الذى يوذن فيه ـ

شمائم العنبر ۱۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھی جائے جس میں اذان دی گئی۔ ۱۲م

(۱۹) مساجد جنت کی کیاریاں ہیں

۷۶۷ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا ، فقلت : يا رسول الله ! وما رياض الجنة ؟ قال : اَلْمَسَاجِدُ ، قلت : وماالرتع ؟ يا رسول الله !قال : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ـ

فتاوی رضویہ ۴۴۱/۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں پر گذرو تو ان میں چرو یعنی ان کا میوہ کھاؤ۔

۷۶۶ـ الصحيح لمسلم ، باب فضل صلوه الجماعة ، ۲۳۲/۱

۷۶۷ـ الجامع للترمذى ، باب جامع الدعوات ، ۱۸۹/۲

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۵۰/۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۳۲۲/۱

تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۲۹۰/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۲۴۰/۱

الدر المنثور للسيوطى ۱۵۲/۱ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم ، ۲۶۸/۶

كنز العمال للمتقى ، ۱۸۸۴ ، ۴۳۷/۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى ۱۱۲/۱

المعجم الكبير للطبرانى ، ۹۵۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۱۲۶/۱

لسان الميزان ... ۲۹۰ ☆ المغنى للعراقى ، ۳۴/۱

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں، ابو ہریرہ نے پھر عرض کیا: وہ چرنا کیا ہے؟ فرمایا: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، کہا کرو۔

(۲۰) مسجدیں ذکر خدا اور نماز کیلئے بنی ہیں

۷۶۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّمَا بُنِیَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مسجد فقط اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کیلئے بنائی گئی ہے۔ ۱۲م

۷۶۹۔ **عن** أبی ضمرة رضی الله تعالیٰ عنه عن أبی بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه قال : اِنما بنيت للذكر ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسجدیں ذکر الٰہی کیلئے بنائی گئی ہیں۔ ۱۲م

۷۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : كُلُّ كَلَامٍ فِی الْمَسْجِدِ لَغْوٌ اِلَّا الْقُرْآنُ وَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالیٰ وَمَسْأَلَةٌ عَنْ خَيْرٍ اَوْ اِعْطَاءُهُ ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں ہر طرح کی گفتگو فضول ہے مگر قرآن کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اچھی بات پوچھنا یا اسکا جواب دینا۔ ۱۲م

(۲۱) گفتگو فنائے مسجد ہی میں کرو

۷۷۱۔ **عن** سالم بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان عمر بن الخطاب

۷۶۸۔ كنز العمال للمتقی، ۲۰۷۹۷، ۶۶۲/۷ ☆ ايضاً، ۲۰۷۹۵، ۶۶۲/۷

۷۶۹۔ الزهد لاحمد بن حنبل، زهد ابی بكر، ۱۴۱

۷۷۰۔ كنز العمال للمتقی، ۲۰۸۴۰، ۶۷۱/۷

۷۷۱۔ المؤطا لمالك، جامع الصلوة، ۶۲

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی الی جانب المسجد رحبة فسماه البطیحاء فکان یقول: من اراد ان یلفظ او ینشد شعرا او صوتا فلیخرج الی ھذہ الرحبة ۔ شمائم العنبر ۱۹

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کے کنارے ایک کشادہ جگہ بنائی اور اس کا نام بطیحا رکھا۔ پھر فرماتے جو بات کرنے کا ارادہ کرے یا شعر کہنا چاہے۔ یا بلند آواز سے بولنا چاہے تو اس کشادہ جگہ میں آئے۔ ۱۲م

(۲۲) جہاں نماز پڑھی جائے وہ جگہ گواہ ہو جاتی ہے

۷۷۲۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا رَوَاحٍ اِلَّا وَبُقَاعُ الْاَرْضِ يُنَادِيْ بَعْضُهَا بَعْضًا، يَاجَارَةُ! هَلْ مَرَّ بِكِ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ صَلّٰى عَلَيْكِ اَوْ ذَكَرَ اللّٰهَ؟ فَاِنْ قَالَتْ: نَعَمْ، رَأَتْ اَنَّ لَهَا بِذٰلِكَ فَضْلًا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی صبح شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا۔ اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں، تو پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔　فتاوی رضویہ ۳۰۲/۶

(۲۳) تمام زمین مسجد ہے

۷۷۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

۷۷۲۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۷۷/۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۷٦/٦
مجمع الزوائد للھیثمی، ٦/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۹۲۹، ۲۹۰/۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۹۲/۲ ☆

۷۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ جعلت الخ، ٦۲/۱
الصحیح لمسلم، کتاب المساجد، ومواضع الصلوة، ۱۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰٤/۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۱۲/۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۱٦/۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ٥۹/۸
الدر المنثور للسیوطی ۲۳۷/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰٥۸، ٤۳۷/۱۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الْأَنْبِیَاءِ قَبْلِی ، نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِیَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا ، وَأَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِی أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْیُصَلِّ ، وَأُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ ، وَكَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ إِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَی النَّاسِ كَافَّةً ، وَأُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں۔(۱)میری مدد اس طرح فرمائی گئی کہ ایک ماہ کی مسافت سے کفار کے قلوب میں میرا اور میرے لشکر کا رعب ڈالدیا گیا(۲) میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک بنادی گئی۔لہٰذا میرا امتی جس جگہ نماز کا وقت پائے اسی جگہ نماز پڑھ لے(۳) میرے لئے مال غنیمت حلال کردیا گیا (۴) دوسرے انبیاء کرام کسی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے لیکن مجھے تمام انسانوں کا رسول بنا کر بھیجا گیا(۵) منصب شفاعت سے مجھے سرفراز کیا گیا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نماز ہر پاک جگہ ہوسکتی ہے جہاں کوئی ممانعت شرعی نہ ہو اگرچہ کسی کا مکان یا افتادہ زمین ہو۔

(۲۴) معذور کو گھر میں نماز کی اجازت ہے

۷۷٤۔ **عن** محمود بن الربیع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : یا رسول اللہ ! انی قد انکرت بصری و انا اصلی لقومی ، واذا کانت الامطار سال الوادی الذی بینی و بینھم ولم استطع ان اتی مسجد ھم فاصلی لھم وودت انک یا رسول اللہ تاتی فتصلی فی مصلی اتخذہ مصلیٰ ، قال: فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :سَأَفْعَلُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ، قال عتبان : فغدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر الصدیق حین ارتفع النہار فاستاذن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاذنت لہ فلم یجلس حتی دخل البیت ثم قال: أَیْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّیَ مِنْ بَیْتِكَ قال: فاشرت الی ناحیة من البیت فقام رسو ل اللہ صلی

۷۷٤۔ الصحیح لمسلم، باب الرخصة فی التحلف عن الجماعة لعذر ، ۲۳۳/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب المساجد فی البیوت ، ۶۰/۱

اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فکبر فقمنا ورائہ فصلی رکعتین ثم سلم ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۱۶۲

حضرت محمود بن ربیع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! میری نگاہ کمزور ہوگئی ہے۔ میں اب تک اپنی قوم کو نماز پڑھاتا رہا۔ اب جب بارش ہوتی ہے اور وہ نالے بہہ نکلتے ہیں جو میرے اور انکے درمیان ہیں تو میں انکی مسجد نہیں پہونچ سکتا کہ انکو نماز پڑھاؤں۔ لہٰذا میری خواہش ہے کہ حضور ایک دن میرے غریب خانہ پر تشریف لے آئیں اور ایک جگہ نماز ادا فرما کر میرے لئے اس مقام کو مبارک و مقدس بنادیں۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم عنقریب تمہاری یہ خواہش پوری کردینگے۔ حضرت عتبان کہتے ہیں کہ حضور دوسرے ہی دن چاشت کے وقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیکر تشریف لے آئے باہر تشریف فرما ہوکر اجازت مانگی۔ میں نے اجازت دی تو اندر تشریف لائے لیکن بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا: تم کس جگہ نماز پڑھوانا چاہتے ہو۔ میں نے گھر کے ایک گوشہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضور نے اس جگہ کھڑے ہوکر تکبیر کہی۔ ہم حضور کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا۔

(۲۵) مسجد میں نمازی پر شیطان حملہ کرتا ہے

۷۷۵۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ أَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ فِی الْمَسْجِدِ جَآءَ الشَّیْطَانُ فَأَبَسَّ بِهٖ کَمَا یُبِسُّ الرَّجُلُ بِدَابَّتِهٖ، فَاِنْ أَسْکَنَ لَهٗ زَنَقَهٗ اَوْ اَلْجَمَهٗ، قال: ابو ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه: وانتم ترون ذلك، اما الموثوق فتراہ مائلا کذا لا یذکر اللہ، واما الملجم ففاتح فاہ لا یذکر اللہ عزوجل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۷۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/۳۳۰ ☆ التفسیر لابن کثیر ۸/۵۵۹
کنز العمال للمتقی، ۱۲۷۲، ۱/۲۵۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۲۴۲
جمع الجوامع للسیوطی، ۳۱۱۵ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان آکر اسکے بدن پر ہاتھ پھیرتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے گھوڑے کو رام کرنے کیلئے اس پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ پس اگر وہ شخص ٹھہرا رہا (یعنی اسکے وسوسہ سے فوراً الگ نہ ہوگیا) تو اسے باندھ لیتا یا لگام دیتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا: حدیث کی تصدیق تم آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ وہ جو بندھا ہوا ہے اسے تم دیکھو گے کہ یوں جھکا ہوگا کہ ذکر الٰہی نہیں کر رہا ہے۔ اور وہ جو لگام دیا ہوا ہے وہ منہ کھولے ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۷۷

(۲۶) مسجد نبوی کی تعمیر مختلف مراحل میں

۷۷۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان المسجد كان علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مبنیا باللبن و سقفه الجرید وعمده خشب النخل فلم یزد فیه ابو بكر شیئا وزاد فیه عمر وبناه علی بنیانه فی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باللبن والجرید واعاد عمده خشبا ثم غیره عثمان فزاد فیه زیادة كثیرة وبنی جداره بالحجارة المنقوشة والقصة وجعل عمده من حجارة منقوشة وسقفه بالساج۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد نبوی شریف کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی اور اسکی چھت کھجور کی شاخوں کی اور ستون کھجور کے تنے کے تھے۔ پھر سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں کچھ اضافہ نہیں فرمایا۔ لیکن امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس کی تعمیر اس طرح کرائی کہ دیواریں کچی اینٹوں کی، چھت کھجور کی شاخوں کی اور ستون کھجور کے تنوں کے تھے۔ یعنی یہ تعمیر بھی حسب سابق تھی۔ پھر امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو آپ نے اس میں کافی تبدیلی کی۔ دیواریں نقشین پتھر کی اور ان پر گچکاری، اور ستون منقش پتھروں کے اور چھت ساکھو کی بنوائی۔

۷۷۶۔ الصحیح الجامع للبخاری، باب بنیان المسجد، ۱/۶۴

(۲۷) مسجد نبوی میں ایک نماز ہزار نمازوں سے افضل

۷۷۷ ۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلاۃٌ فِی مَسْجِدِی ھٰذَا خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلاۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامِ۔
النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : میری اس مسجد میں ایک نماز اسکے علاوہ دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے مگر مسجد حرام کے مقابلہ میں نہیں۔ ۱۲م

۷۷۸ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلاۃٌ فِی مَسْجِدِی اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلاۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ ۔
النیرۃ الوضیۃ ۳۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ ۱۲م

و فی الباب عن سعد بن ابی وقاص وعن جابر بن عبداللہ و عن عبد اللہ بن الزبیر وعن جبیربن مطعم وعن ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔

(۲۸) مسجد اقصیٰ میں نماز کی فضیلت

۷۷۹ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَمَّا فَرَغَ سُلَیْمَانُ بْنِ دَاوٗدَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مِنْ بِنَآءِ بَیْتُ الْمُقَدَّسِ سَاَلَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ ثَلَاثًا اَنْ یُّوتِیَہٗ حُکْمًا یُصَادِفُ حُکْمَہٗ وَمُلْکَہٗ لَا یَنْبَغِی لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِہٖ وَاَنَّہٗ لَایَاْتِی ھٰذَا الْمَسْجِدَ اَحَدٌ لَایُرِیْدُ اِلَّا الصَّلٰوۃُ فِیْہِ اِلَّا خَرَجَ مِنَ

---

۷۷۷ ۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل الصلوۃ بمسجدی مکۃ و المدینۃ، ۴۴۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۹/۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۴۶/۵
۷۷۸ ۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل الصلوۃ بمسجدی مکۃ و المدینۃ، ۴۴۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶/۲ ☆

ذُنُوبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : امّا اثنين فقد اُعْطِيهُمَا وَاَرْجُوْ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ اُعْطِىَ الثَّالِثَةَ ۔ حدالممتار ۲/۲۶۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں۔ پہلی یہ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی ایسی قوت عطا ہو جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو۔ دوسری یہ کہ ایسی حکومت جو بعد میں کسی کو نہ ملے۔ تیسری یہ کہ اس مسجد بیت المقدس میں فقط نماز کا ارادہ کر کے آئے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوکر جائے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیکن دو چیزیں تو عطا فرمادی گئیں اور مجھے کامل امید ہے کہ تیسری بھی عطا فرمادی گئی۔ ۱۲م

(۲۹) مسجدیں بغیر منارہ بناؤ

۷۸۰۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِبْنُوا الْمَسَاجِدَ وَاتَّخِذُوْهَا جُمًّا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدیں بناؤ اور انہیں بے کنگرہ رکھو۔

۷۸۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِبْنُوا مَسَاجِدَكُمْ جُمًّا وَابْنُوا مَدَائِنَكُمْ مُشْرِفَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی مسجدیں منڈی بناؤ اور اپنے شہر کنگرہ دار۔ ۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس، میں مساجد کیلئے برج وکنگرے

۷۷۹۔ السنن لابن ماجه، ماجاء فى الصلوة فى مسجد بيت المقدس، ۱/۱۰۲
الترغيب و الترهيب للمنذرى ، الترغيب فى صلوة فى بيت المقدس، ۲/۲۱۶

۷۸۰۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۱/۱۹۷ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲/۴۳۹
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۰۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۹

اوراس طرح کے منارے جن کولوگ مینار کہتے ہیں ہرگز نہ تھے۔بلکہ زمانہ اقدس میں پکے ستون نہ پکی چھت نہ پکا فرش نہ گچکاری۔یہ اصلانہ تھے۔مگرتغیر زمانہ سے جب کہ قلوب عوام تعظیم باطن پر تنبیہ کیلئے تعظیم ظاہر کے محتاج ہو گئے اس قسم کے مور علماء وعامۂ مسلمین نے مستحسن رکھے۔اسی قبیل سے ہے قرآن عظیم پر سونا چڑہانا کہ صدر اول میں نہ تھا۔اوراب بہ نیت تعظیم واحترام قرآن عظیم مستحب ہے۔یونہی مسجد مین گچکاری اورسونے کا کام۔وما راه المومنون حسنا فهو عند الله حسن،

اوران میں ایک منفعت یہ بھی ہے کہ مسافر یاناواقف منارے کنگرے دور سے دیکھ کر پہچان لے گا کہ یہاں مسجد ہے تو اس میں مسلمانوں کو ارشاد و ھدایت اور امر دین میں انکی امداد واعانت ہے۔اوراللہ عزوجل ارشادفرماتا ہے۔

تعاونوا على البر والتقوى۔

تیسری منفعت جلیلہ یہ ہے کہ یہاں کفار کی کثرت ہے۔ اگر مسجدیں سادہ گھروں کی طرح ہوں تو ممکن ہے کہ ہمسایہ کے ہنود بعض مساجد پر گھر اور مملوک ہونے کا دعوی کردیں اور جھوٹی گواہیوں سے جیت لیں بخلاف اس صورت کے کہ یہ ہیات خود بتائیں گی کہ یہ مسجد ہے تو اس میں مسجد کی حفاظت اور اعداء سے اسکی صیانت ہے۔ وبا لله التوفيق، وهو تعالىٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم۔

فتاوی رضویہ ۳۹۶/۶

(۳۰) مسجد میں چراغ جلانا مستحسن ہے

۷۸۲۔ **عن** اِسمٰعيل بن زياد رضى الله تعالىٰ عنه قال : مرعلى بن ابى طالب كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم على المساجد فى رمضا ن و فيها القناديل فقال : نورالله على عمر قبره كما نور علينا مساجدنا ۔ فتاوی رضویہ ۵۹۸/۳

حضرت اسماعیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ماہ رمضان المبارک میں مسجدوں کے پاس سے گذرے تو ان میں چراغ روشن تھے۔ یہ دیکھ کر آپ نے یہ دعائیہ کلمات کہے۔اللہ تعالیٰ امیر المومنین سیدنا حضرت

---

۷۸۱ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۲۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۰/۱

عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ کی قبر کو اسی طرح روشن فرمادے جس طرح انھوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا۔ ۱۲م

(۳۱) قبروں پر مسجد نہ بنائی جائے

٧٨٣۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔　　فتاوی رضویہ ۶۰۴/۳

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ ۱۲م

(۳۲) قبر کی طرف سجدہ جائز نہیں

٧٨٤۔ **عن** أبى مرثد الغنوى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهَا ۔

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قبروں کی طرف نہ نماز پڑھو نہ ان پر بیٹھو۔ ۱۲م

٧٨٢۔ كنز العمال للمتقى، ٣٥٨٠٠، ٥٧٦/١٢

٧٨٣۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما ذكر بنى اسرائيل، ٤٩١/١

الصحيح لمسلم، باب النهى عن بناء المسجد على الدور، ٢٠١/١

المسند لاحمد بن حنبل، ٢٧٥/٦ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ٢٠٣/٧

المسند لابى عوانة، ٣٩٩/١ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانى ٢٢٥

الدر المنثور للسيوطى ١٩٤/٦ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ٢٣٨/٥

فتح البارى للعسقلانى، ٣٧٢/١ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ١٩٦/١

التفسير لابن كثير، ٣٦٨/٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٧/٢

التفسير للقرطبى، ٣٩٢/٥ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٢٧٧/١

الطبقات الكبرى لابن سعد، ٣٥/٢ ☆

۷۸۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُصَلُّوا اِلیٰ قَبْرٍ وَلَا تُصَلُّوا عَلیٰ قَبْرٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : نہ قبر کی طرف نماز پڑھو اور نہ قبر پر نماز پڑھو ۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔

۷۸۶ ۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلوة علی القبور ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

علامہ مناوی نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۷۸۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلَا لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ اِلیٰ أَحَدٍ وَلَا اِلیٰ قَبْرٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : خبر دار ہرگز نہ کوئی کسی آدمی کی طرف نماز میں منہ کرے نہ کسی قبر کی طرف۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۱/۹

۷۸۸ ۔**عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: رانی عمر رضی الله تعالیٰ عنه وانا اصلی الیٰ قبر فقال : القبر أمامك فنهانی وفی روایة للوکیع قال لی: القبر لاتصل الیه، وفی روایة الفضل فناداه عمر، القبر القبر فتقدم وصلی وجاوز القبر ۔

۷۸۴۔ الصحیح لمسلم الجنائز، ۳۱۲/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۵/۴
السنن لابی داؤد، الجنائز، ۴۶۰/۲ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۷/۱۰
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الوطی علی القبور، ۱۲۵/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۵۱۵/۱ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۲۳۰/۵
۷۸۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۷۶/۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۵۸۱/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷/۲ ☆ الکامل لابن عدی، ۱۰۰۷/
کنز العمال للمتقی، ۲۹۱۸۶، ۳۴۳/۷ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ۱۰۱۶
۷۸۶۔ المصنف لابن ابی شیبة، [illegible] ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۵۹/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبر کی طرف نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: تمہارے سامنے قبر ہے۔ قبر سے بچو۔ قبر سے بچو، اس کی طرف نماز نہ پڑھو۔ یہ نماز ہی میں قدم بڑھا کر قبر کے آگے ہوگئے۔

۷۸۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال فى مرضه الذى لم يقم منه : لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ، قالت: ولو لا ذلك لا برز قبره غير انه خشى ان يتخذ مسجدا ،وفى روايه اولئك شرار الخلق عند الله عزوجل يوم القيامة

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی وفات اقدس کے مرض میں فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو۔ انہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو محل سجدہ بنالیا۔ اور فرمایا: ایسا کرنے والے اللہ عزوجل کے نزدیک روز قیامت بد ترین خلق ہیں ۔ ام المومنین نے فرمایا : یہ نہ ہوتا تو مزار اطہر کھول دیا جاتا مگر اندیشہ ہوا کہ کہیں سجدہ نہ ہونے لگے۔ لہذا احاطہ میں مخفی رکھا گیا۔

۷۹۰ ۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

۷۸۷۔ كتاب العلل لابى الفرج، ☆ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۴۳۴/۱
المجروحين لابن حبان ، ۳۰۲/۱ ☆

۷۸۸۔ كنز العمال للمتقى، ۲۲۵۱۰ ، ۱۹۳/۸

۷۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۸/۱ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ۲۶۴/۷
التمهيد لابن عبد البر ، ۱۹۶/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۷/۲
تلخيص الحبير لابن حجر ، ۲۷۷/۱ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۴۰/۸
التفسير لابن كثير ، ۱۴۳/۵ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ۳۵/۲

۷۹۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب كراهية الصلوة فى المقابر ، ۶۲/۱
الصحيح لمسلم ، باب النهى عن بناء المسجد على القبور ، ۲۰۱/۱
السنن لابى داؤد، باب البناء على القبر ، ۴۶۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۶/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۸۰/۴
التمهيد لابن عبد البر ، ۳۸۳/۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۶۴/۶
فتح البارى للعسقلانى، ۵۳۲/۱ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ۳۵/۲
المسند لابى عوانة ، ۴۰۰/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۰۰۱۶ ، ۱۷۰/۴
المصنف لعبد الرزاق ، [illegible]

علیه وسلم : قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود ونصاری کو اللہ تعالیٰ مارے ۔ انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو سجدے کا مقام کرلیا۔

۷۹۱ ۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة و عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قالا : لما نزلت برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم طفق يطرح خميصة له على وجهه فاذا اغتم كشفها عن وجهه فقال : وهو كذلك يقول :لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ـ يُحَذِّرُ مِثْلَ مَاصنعوا ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ وعبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نزع روح اقدس کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر روئے انور پر ڈال لیتے جب ناگوار ہوتی منہ کھول دیتے ، اسی حالت میں فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مساجد کرلیں ۔ ڈراتے تھے کہ ہمارے مزار پر انور کے ساتھ ایسا نہ ہو۔

۷۹۲ ۔ **عن** أمير المومنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في مرضه الذى مات فيه : ائذن للناس على فاذنت للناس عليه فقال : لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ثم اغمى عليه فلما افاق قال : يا على ! ائذن للناس فاذنت لهم فقال : لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ثلثا فى مرض موته ۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات انور کے مرض میں مجھ سے فرمایا: لوگوں کو ہمارے حضور حاضر

---

۷۹۱ ۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب مرض النبى ﷺ ، ۶۳۹/۲
الصحيح لمسلم ، باب النهى عن بناء المسجد على القبور ، ۲۰۱/۱
البداية و النهاية لابن كثير ، ۲۳۸/۵ ☆ المسند لابى عوانة ۳۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۷۵/۶ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ۳۰۳/۷
المصنف لعبد الرزاق ، ۴۰۶/۱ ☆

۷۹۲ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۷/۲
الطبقات الكبرى لابن سعد ، [illegible] ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۴۴/۵

ہونے کا اذن دو، میں نے اذن دیا۔ جب لوگ حاضر ہوئے فرمایا: اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ ٹھہرالیں۔ پھر حضور پر غشی طاری ہوئی جب افاقہ ہو فرمایا: اے علی! لوگوں کو اذن دو، میں نے اذن دیا، فرمایا: اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ کرلیں۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔

۷۹۳۔ **عن** أسامه بن زيدرضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال فى مرضه الذى مات فيه : أُدْخُلُوا أَصْحَابى ، فدخلوا عليه وهو متقنع ببر د معافرى فكشف القناع ثم قال: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض وفات شریف میں ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کو میرے حضور لاؤ، حاضر ہوئے، حضور نے روئے انور سے کپڑا ہٹا کر ارشاد فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں محل سجدہ قرار دے لیں۔

۷۹۴ ۔**عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ وَمَنْ يَتَّخِذُالْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سب لوگوں سے بدتر وہ ہیں جنکے جیتے جی قیامت قائم ہوگی اور وہ جو قبروں کو جائے سجدہ ٹھہراتے ہیں۔

۷۹۵ ۔ **عن** جندب رضى الله تعالىٰ عنه قال : سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه

۷۹۳۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱/۱٦٤ ☆ المسند لابى داؤد الليالى، ۲/۱۱۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۰٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۲۷

۷۹۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/٤۰۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱/۲۳۲
مجمع الزوائد للهيثمى، ۸/۱۳ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۳/۳٤۵
كنز العمال للمتقى، ۲۹۱۹۲، ۷/۳٤٤ ☆
السلسلة الضعيفة، للالبانى، ۲۲۵

۷۹۵۔ الصحيح لمسلم، باب انهى عن بناء المسجد على القبور، ۱/۲۰۱
كنز العمال للمتقى، ۷/٤٤... ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۲/۲٤۰

وسلم قبل ان یموت بخمس وھو یقول : اَلَا اِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ ، اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ ، اِنِّی اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ ۔
فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۲

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات پاک سے پانچ روز پہلے حضور کو فرماتے سنا۔ خبردار! تم سے اگلے انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو محل سجدہ قرار دیتے تھے۔ خبردار! تم ایسا نہ کرنا۔ ضرور میں تمہیں اس سے منع فرماتا ہوں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منتقی میں حدیث جندب پر کہا۔ اسکے مانند مضمون طبرانی نے بسند جید زید بن ثابت، اور بزار نے مسند میں ابوعبیدہ بن الجراح اور ابن عدی نے کامل میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا اسکے ثبوت پر یہ تین حدیثیں اور ہونگی۔

۷۹۶ ۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَللّٰهُمَّ ! لَا تَجْعَلْ قَبْرِی وَثَنًا ، لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ۔ الٰہی میرے مزار کریم کو بت نہ ہونے دینا۔ اللہ کی لعنت ان پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مسجدیں کرلیں۔

۷۹۷ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی قَوْمٍ اِتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔

۷۹۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/۲۴۶ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۲/۳۵
کنز العمال للمتقی، ۲/۳۸۰ ☆ التمھید لابن عبد البر ، ۵/۴۴
الموطا لمالک ۱۷۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۹۹۵۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۴/۴۱۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲/۵۸
۷۹۷۔ التمھید لابن عبد البر ، ۵/۴۱ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۲/۳۵
الموطا لمالک ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳/۳۲

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا غضب اس قوم پر سخت ہوا جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ ٹھہرایا۔

۷۹۸۔ **عن** عمروبن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : كَانَتْ بَنُو إِسْرَآئِيْلَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ فَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ تَعَالىٰ ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرئیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ کرلیا تو اللہ عزوجل نے ان پر لعنت فرمائی۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ قاضی بیضاوی پھر علامہ طیبی شرح مشکوۃ پھر علامہ قاری مرقات میں لکھتے ہیں۔

کانت الیھود والنصاری یسجدون لقبور انبیائھم ویجعلونھا قبلۃ ویتوجھوافی الصلوۃ نحو ھا فقد اتخذوھا اوثانا فلذلک لعنھم ومنع المسلمین عن مثل ذلک ۔

یہود ونصاری اپنے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے مزاروں کو سجدہ کرتے اور انہیں قبلہ بنا کر نماز میں انکی طرح منہ کرتے تو انہوں نے انکو بت بنالیا۔لہذا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا۔

مجمع بحارالانوار میں ہے۔

کانوا یجعلو نھا قبلۃ یسجدون الیھا فی الصلوۃ کالوثن۔

مزارات انبیاء کو قبلہ ٹھرا کر نماز میں انکی طرف سجدہ کرتے تھے جیسے بت۔

تیسیر نیز سراج منیر شروح جامع صغیر میں ہے۔

اتخذوھا جھۃ قبلتھم ۔

مراد حدیث یہ ہے کہ انہوں نے مزارات کو سمت سجدہ بنالیا۔

۷۹۸۔ المصنف لعبد الرزاق ۴۰۶/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ۱۹۱۹۶، ۴۵/۷

زواجر امام ابن حجر مکی میں ہے۔

اتخاذ القبور مسجدا معناه الصلوة عليه او اليه ۔

قبروں کو محل سجدہ بنالینے کے معنی یہ ہیں کہ ان پر یا ان کی طرف نماز پڑھی جائے۔

علامہ توریشی نے شرح مصابیح میں دونوں صورتیں لکھیں۔

احدهما كانوں يسجدون لقبور الانبياء تعظيما لهم وقصد العبادة ، وثانيهما التوجه الى قبور هم فى الصلوة ۔

ایک یہ کہ بقصد تعظیم قبور انبیاء کو سجدہ کرتے۔ دوسرے یہ کہ انکی طرف سجدہ کرتے۔

پھر فرمایا۔

و كلا الطريقين غير مرضيه ۔

دونوں صورتیں ناپسند ہیں۔

تو ظاہر ہے کہ قبر کی طرف سجدہ اور قبر کو سجدہ دونوں حرام ہیں اور ان احادیث کے تحت داخل اور دونوں کو وہ سخت وعیدیں شامل۔

اقول: بلکہ صورت اول اظہر وارجح ہے۔ یہود سے عبادت غیر خدا معروف نہیں۔ لہٰذا علماء نے فرمایا کہ یہودیت سے نصرانیت بدتر ہے کہ نصاریٰ کا خلاف توحید میں ہے اور یہود کا صرف رسالت میں۔

درمختار اور ردالمحتار میں ہے۔

النصرانى شرمن اليهود ى فى دارين ، لان نزاع النصارى فى الالهيات ونزاع الهود فى النبوات ،

لاجرم محرر مذہب سیدنا امام محمد نے مؤطا میں صورت اول کے داخل وعید وشمول حدیث ہونے کی طرف صاف اشارہ فرمایا۔ باب وضع کیا۔

باب القبر يتخذمسجدا او يصلى اليه ۔

اور اس میں یہی حدیث ابو ہریرہ لائے، قاتل اللہ الیہود الخ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۳

۷۹۹۔ **عن** أم المومنين أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُولٰئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهَا تِلْكَ الصُّوَرُ ، أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ ۔

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصاری وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اسکی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں تصویریں بناتے۔ یہ اللہ کے یہاں بدترین خلق ہیں۔

الجراز الدیانی ص ۸۹

(۲۳) کتابی ذمی کافر کا مسجد میں داخلہ جائز ہے

۸۰۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا يَدْخُلُ مَسْجِدَنَا هٰذَا بَعْدَ عَامِنَا هٰذَا مُشْرِكٌ إِلَّا أَهْلُ الْعَهْدِ وَخَدَمُهُمْ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہماری اس مسجد میں اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ آنے پائے بس ذمی اور انکے غلام۔

۸۰۱ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا يَدْخُلُ مَسْجِدَنَا هٰذَا مُشْرِكٌ بَعْدَ عَامِنَا هٰذَا غَيْرُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَخَدَمُهُمْ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک نہ آنے پائے بس کتابی اور انکے غلام۔

۷۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب صلوة فی البیعة ۶۲/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۵۲۱/۱ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۳۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۱/۶ ☆ المسند لابی عوانة ، ۴۰۰/۱
التمهید لابن عبد البر ، ۱۶۸/۱ ☆
۸۰۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۶/۴ ☆
۸۰۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۲/۴ ☆

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

درمختار میں ہے۔

جاز دخول الذمی مسجدا ۔ ذمی کا مسجد میں جانا جائز ہے۔

سب سے اجل واعظم خود محرر مذہب امام محمد کا جامع صغیر میں ارشاد ہے۔

محمد عن ابی یوسف یعقوب عن ابی حنیفة ، لا باس ان یدخل اهل الذمة المسجد الحرام ۔

یعنی امام محمد امام ابو یوسف سے راوی کہ امام اعظم نے فرمایا: رضی اللہ عنہم ۔ ذمیوں کا مسجد حرام میں جانا مضائقہ نہیں ۔ ذمی مراد ہو اور کافر سے تعبیر کریں کیا بعید ہے ۔ ذمی بھی کافر ہی ہے ۔ یونہی مستامن مراد ہو اور حربی سے تعبیر کریں کیا عجب ہے ۔ مستامن بھی حربی ہے ۔ مگر ذمی بولیں اور اس سے حربی بھی مراد ہو یہ کس طرح معقول کہ اب تخصیص ذمی محض بے معنی وموجب غلط فہمی ہوگی کہ حربی ہرگز معنی ذمی میں نہیں ۔

لا جرم علامہ سید احمد طحطاوی وعلامہ سید محمد شامی محشیان درمختار کو اس میں تردد ہوا کہ مستامن کیلئے بھی جواز ہے یا نہیں ۔

پھر اس پر استدلال علماء بالحدیث سے سند لا کر بھی جزم نہ کیا اور کتب سے تحقیق کرنے کا حکم دیا ۔ دونوں کتابوں کی عبارت یہ ہے ۔

انظر هل المستامن ورسول اهل الحرب مثله ومقتضى استدلالهم على الحواز بانزال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وفدثقيف فى المسجد جوازه ويحرر ۔

غور طلب ہے کہ مستامن اور حربیوں کا ایلچی بھی (کہ وہ بھی مستامن ہوتا ہے) اس حکم میں ذمیوں کے مثل ہے یا نہیں ۔ علماء کہ جواز پر اس سے دلیل لائے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفد ثقیف کو مسجد شریف میں اتارا ۔ یہ مستامن کیلئے جواز چاہتا ہے ۔ بات ہنوز تحقیق طلب ہے ۔

اقول: مستامن کیلئے خود قرآن کریم سے اشارہ نکال سکتے ہیں ۔ کہ

ان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله ثم ابلغه

مامنه ۔

اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو اسے پناہ دو کہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اسکی امن کی جگہ پہونچادو۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کوئی مجلس نہ تھی سوا مسجد کریم کے ۔ ولہذا وفود یہیں حاضر ہوتے ۔ اوراس میں متون کا خلاف نہیں ۔ ہدایہ میں ہے۔

مستامن جب تک دارالاسلام میں ہے بمنزلۂ ذمی ہے ۔ ذمہ مؤبدہ اور مؤقتہ دونوں ہوتا ہے۔

کافی امام نسفی فصل امان میں ہے۔

المراد بالذمة العهد مؤقتا كان او مؤبدا وذلك الامان وعقده الذمة ۔

ذمہ سے عہد مراد ہے ایک میعاد معین تک ہو یا ہمیشہ کیلئے ۔ یہ امان وعقد ذمہ ہے۔

یہیں کہہ سکتے ہیں کہ ذمی اور حربی برابر ہیں ۔ یعنی مستامن کہ اسکے لئے بھی ایک وقت تک ذمہ ہے۔

بالجملہ جواز خاص ذمی کیلئے تھا اور یہ حربی لے دوڑے ۔

امام بدرالدین محمود عینی وغیرہ اکابر کی روایت ہے کہ ہمارے امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ذمیوں میں بھی جواز صرف کتابی کے لئے ہے۔

قال ابو حنيفة يجوز للكتابى دون غيره واحتج بما رواه احمد بسند جيد

عمدۃ القاری ۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مسجد میں کتابی ذمی کا آنا جائز ہے اور کفار ومشرکین کا نہیں ۔ امام اعظم اس پر اس حدیث سے سند لائے جو امام اعظم نے اپنی مسند میں کھری اسناد کے ساتھ روایت کی۔

امام عینی کا مذکورہ حدیث کی سند کو سند جید کہنا ہمارے اصول کے مطابق ہے ۔ لہٰذا ہم پر یہ لازم نہیں کہ ہم محدثین کے اصول کی خاطر اپنے اصول چھوڑ دیں چہ جائیکہ ایک متاخر عالم شافعی کے قول کی خاطر ۔ کہ علامہ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی المتوفی ۸۵۲ ۔ نے تقریب التہذیب میں اس حدیث کے راوی اشعث بن سوار کو ضعیف کہا ہے ۔ لہٰذا تم اس

جرح وتنقید پر کان نہ دہرو۔

کیونکہ اشعث بن سوار تو امام شعبہ، امام ثوری اور یزید بن ہارون وغیرہم اجلہ ائمہ کے شیوخ واساتذہ سے ہیں۔ اور امام شعبہ کی روایت میں احتیاط معلوم ہے۔ (۱) امام ذہبی فرماتے ہیں: اشعث بن سوار کی جلالت شان کے پیش نظر انکے شیخ ابو اسحاق سبیعی نے ان سے روایت کی۔ (۲) امام سفیان ثوری نے کہا: اشعث مجالد سے قوی تر ہیں۔ (۳) ابن مہدی کا قول ہے: مجالد سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں حالانکہ مجالد رجال صحیح مسلم سے ہیں۔ (۴) ابن معین نے کہا: اشعث اسمعیل بن مسلم کے مقابلہ میں مجھے زیادہ محبوب ہیں۔ (۵) امام احمد (۶) اور امام عجلی نے کہا: وہ حدیث میں محمد بن سالم کی بہ نسبت راجح تر ہیں۔ (۷) عثمان بن ابی شیبہ نے انکو صدوق کہا۔ (۸) ابن شاہین نے ثقات میں ذکر کیا۔ (۹) ابن عدی نے کہا: میں نے انکے متن کو منکر نہیں پایا۔ (۱۰) بزار نے کہا: ہم نے کسی کو انکی حدیث چھوڑتے ہوئے نہیں دیکھا مگر وہی لوگ جنکو علم حدیث میں قلیل معرفت حاصل ہے۔

اب رہا ابن معین کے قول میں اختلاف کہ کبھی انکو دون الثقہ اور فوق الضعیف کہتے ہیں۔ تو یہ حدیث کے حسن ہونے کیلئے کافی ہے۔ جیسے امام ذہبی نے محمد بن ابی حفصہ کے بارے میں فرمایا: انکے بارے میں کچھ کلام ہے۔ اسی لئے ابن معین کبھی انکو ثقہ کہتے ہیں اور کبھی صالح۔ نیز کبھی لیس بالقوی اور کبھی ضعیف، حالانکہ یہ رجال صحیح بخاری وصحیح مسلم سے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اشعث بن سوار کی توثیق کی گئی ہے اور کبھی ان پر جرح وقدح نہیں ہوئی۔ بلکہ جرح مفسر اصلا منقول نہیں۔ تو انکی حدیث حسن ہے۔ اسی لئے امام عینی نے فرمایا:

حدیث مذکور کی سند جید ہے۔

غمز العیون والبصائر میں ہے۔

لا یمنع من دخول المسجد الذمی الکتابی بخلاف غیرہ واحتج لہ الامام بما رواہ احمد عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ذمی کتابی کو مسجد میں آنے سے نہ روکا جائیگا بخلاف دیگر کافر کے۔ اور اس پر امام اعظم اس حدیث سے سند لائے جو امام احمد نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

غایۃ البیان علامہ اتقانی کتاب القضاء میں ہے۔

قال شمس الائمة السرخسی فی شرح ادب القاضی وقدذکر فی السیر الکبیر ان المشرك یمنع من دخول المسجد عملا بقول الله تعالیٰ : انماالمشرکون نجس ۔

امام شمس الائمہ سرخسی نے شرح ادب القاضی میں فرمایا کہ امام محمد نے سیر کبیر میں فرمایا ہے: مشرکوں کو مسجد میں نہ آنے دیا جائیگا۔ اس ارشاد الٰہی پر عمل کرتے ہوئے کہ ''مشرک نرے ناپاک ہیں''۔

نیز مشرکین عرب کو ذمی بنانا روانہ تھا۔ ان پر صرف دو حکم تھے۔ اسلام لائیں ورنہ تلوار۔ تو وہاں ذمی نہ تھے مگر کتابی۔ تو استثناء منقطع ہے۔ اور دوسری حدیث نے صاف کتابی کی تصریح کردی۔ فللہ الحمد۔

اس حدیث حسن نے صاف ارشاد فرمایا کہ اس سے پہلے جو کسی مشرک یا کافر غیر ذمی کیلئے اجازت تھی منسوخ ہوگئی کہ فرمایا: بعد عامنا ہذا۔ اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ آنے پائے سوا ذمی کے۔

مخالفین جتنی روایات پیش کریں ان پر لازم ہے کہ اس واقعہ کے بعد اس ارشاد کے بعد ہونے کا ثبوت دیں ورنہ سب جوابوں سے قطع نظر ایک سیدھا سا یہی جواب بس ہے کہ وہ منسوخ ہوچکا اور وہ ہرگز اسکا ثبوت نہیں دے سکتے۔ خصوصاً بعد عامنا ھذا، کا لفظ کریم ارشاد فرما رہا ہے کہ یہ ارشاد بعد نزول سورۂ برات ہے۔ غالبا حدیث کا یہ لفظ پاک ارشاد الٰہی سے ماخوذ ہے۔

انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا ۔

مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس سال کے بعد حرمت والی مسجد کے پاس نہ آئیں۔

تو پہلے کے وہ وقائع پیش کرنا محض نادانی۔ لیکن لیڈران تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر منسوخات پر ہی عمل کررہے ہیں کہ اس میں اپنا بچاؤ دیکھتے ہیں۔ وخسر هنا المبطلون ۔

المحجۃ المؤتمنۃ۔ ۸۱ تا ۸۴ (۳۴)

حضور ہر ہفتہ مسجد قبا تشریف لیجاتے

۸۰۲ ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاتی مسجد قبا کل سبت ماشیا او راکبا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ہفتہ پیدل یا سواری پر مسجد قبا تشریف لاتے۔

۸۰۲ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اتی مسجد قباء کل سبت، ۱۵۹/۱
الصحیح لمسلم، باب فضل مسجد قباء، ۴۴۸/۱
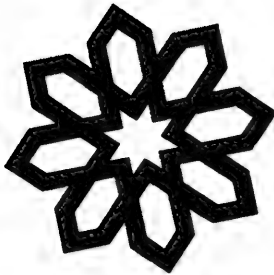
۸۔امامت

(۱)افضل کو امام بناؤ

۸۰۳۔**عن** أبی أُمامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنْ سَرَّکُم اَنْ تُقْبَلَ صَلوتُکُم فَلْیَؤُمُّکُم خِیَارُکُم۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر تمہیں اس بات کی خوشی ہے کہ تمہاری نماز قبول ہو تو تم میں بہتر شخص امامت کرے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول، ۲۵/۱۰

۸۰۴۔**عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِجْعَلُوا أَئِمَّتَکُم خِیَارَکُم فَاِنَّھُم فِیْمَا بَیْنَکُم وَبَیْنَ رَبِّکُم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے اماموں کو بہتر چنو کہ وہ تمہارے اور رب کے درمیان قبولیت نماز کا وسیلہ ہیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۵/۱۰

(۲)افضل شخص کی امامت بہتر ہے

۸۰۵۔**عن** مرثد بن ابی مرثد الغنوی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنْ سَرَّکُم اَنْ یَّقْبَلَ اللّٰہُ صَلوتَکُم فَلْیَؤُمَّکُم خِیَارُکُم، فَاِنَّھُم وَفْدُکُم فِیْمَا بَیْنَکُم وَبَیْنَ رَبِّکُم۔

حضرت مرثد بن مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۸۰۳۔ المستدرک للحاکم ۲۲۲/۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۷۶۵۱
کشف الخفاء للعجلونی، ۱۴۰/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۳۴۳، ۵۷۹/۷
الاسرار المرفوعة للقاری، ۲۳۴ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۴۰
الفوائد المجموعة للشوکانی، ۳۲ ☆
۸۰۴ السنن للدار قطنی، ۱۹۷/۱ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲۲/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۱۴۰/۲ ☆
۸۰۵۔ المستدرک للحاکم، ۲۲۲/۳ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں خوش آئے کہ خدا تمہاری نماز قبول کرے تو چاہئے کہ تمہارے بہتر تمہاری امامت کریں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان۔

فتاوی رضویہ ۱۷۲/۳

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث اگر چہ ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی مؤید ہیں کہ علیحدہ علیحدہ تین صحابۂ کرام سے مروی ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/

(۳) امام کی بغیر اجازت دوسرا نماز نہ پڑھائے

۸۰۶۔ **عن** أبی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِی سُلْطَانِهٖ۔ فتاوی رضویہ ۱۵۰/۳

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی کی امامت اسکی امامت کے مقام پر نہ کرے۔ ۱۲م

۸۰۷۔ **عن** مالك بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ زَارَ قَوْماً فَلَا یَؤُمُّهُمْ وَلْیَؤُمُّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ۔

فتاوی رضویہ ۱۵۰/۳

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم سے ملاقات کیلئے جائے تو اسکی امامت نہ کرے بلکہ اسی قوم کا کوئی شخص امامت کرے۔ ۱۲م

۸۰۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضل صلوۃ الجماعة، ۲۳۶/۱
السنن لابی داؤد، باب من احق بالامامة، ۸۶/۱
السنن لابن ماجه، باب من احق بالامامة، ۷۰/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۹۰/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۱/۱۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۴۵۱/۷ ☆ المستدرك للحاکم، ۲۴۳/۱
۸۰۷۔ السنن لابی داؤد، باب امامة الزائر، ۸۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۴/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۲۶/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۶/۱۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۹۸/۳

(۴) ناپسندیدہ امام کی نماز مقبول نہیں

۸۰۸ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ثَلَاثَةٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْهُمْ صَلٰوةً ،مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ ، وَرَجُلٌ أَتَی الصَّلٰوةَ دِبَارًا ،وَ الدِّبَارُ أَنْ یَّاْتِیَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوْتَهٗ، وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَهٗ۔ فتاوی رضویہ ۳/۱۵۶

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی ۔ایک وہ امام جس سے قوم ناراض ہو۔ دوسرا وہ شخص جو نماز کو دیر سے آئے یعنی وقت نکال کر پڑھے۔ تیسرا وہ شخص جو آزاد کردہ غلام کو پھر غلام بنالے۔ ۱۲م

وفی الباب عن انس وعن ابی امامۃ الباھلی وعن عبد اللہ بن عباس وعن طلحۃ التیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

۸۰۹ ۔ **عن** طلحۃ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَیُّمَا رَجُلٍ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ لَمْ تُجَاوِزْ صَلَاتُهٗ أُذُنَیْهِ ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس سے ناراض ہے تو اس کی نماز مقبول نہیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۳/۲۳۳

۸۱۰ ۔ **عن** عطاء بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْهُمْ صَلٰوةً وَلَا تَصْعَدُ إِلَی السَّمَاءِ وَلَا تُجَاوِزُ رُؤُوْسَهُمْ، رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَ هُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ ،وَرَجُلٌ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ وَ لَمْ یُؤْمَرْ

۸۰۸۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یوم القوم وھم لہ کارھون ، ۸۸/۱
السنن لابن ماجہ، باب من ام قوما و ھم لہ کارھون ، ۶۹/۱
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۱۳/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۱۳، ۳۲/۱۶
السنن الکبری للبیھقی، ۱۲۸/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۷۲/۳
۸۰۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷۴/۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۶۸/۲
الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۳۱۳/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۳۹۵، ۵۹۰/۷

وَ اِمْرَأَۃٌ دَعَاھَا زَوْجُھَا مِنَ اللَّیْلِ فَاَبَتْ عَلَیْھَا۔ فتاوی رضویہ ۲۳۳/۳

حضرت عطاء بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی آسمان پر نہیں جاتی اور سروں سے تجاوز نہیں کرتی۔ ایک وہ امام جس سے مقتدی ناراض ہوں۔ دوسرے وہ جس نے ولی کی اجازت کے بغیر نماز جنازہ پڑھی۔ تیسرے وہ عورت کہ شوہر نے اسے اپنے پاس رات کو بلایا اور اس نے انکار کردیا۔ ۱۲م

۸۱۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلاَثَةٌ لاَ تَرْتَفِعُ صَلوتُهُمْ فَوْقَ رُؤُسِهِمْ شِبْرًا ، رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ کَارِهُوْنَ ، وَاِمْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَیْهَا سَاخِطٌ ، وَأخوانِ مُتَصَارِعَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ کہ کسی جماعت کی امامت کرے اور انہیں اسکی اقتدا ناگوار ہو۔ دوسرے وہ عورت کہ رات اس حال میں گذارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ تیسرے آپس میں لڑنے والے دو مسلمان بھائی۔

فتاوی رضویہ ۵۲۱/۶

۸۱۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ، مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ کَارِهُوْنَ ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَیْهَا سَاخِطٌ ، وَرَجُلٌ سَمِعَ حَیَّ عَلَی الصَّلوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلاَحِ فَلَمْ یُجِبْ ۔ فتاوی رضویہ ۱۵۶/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ کی لعنت۔ ایک وہ امام کہ لوگوں کو اسکی اقتدا پسند نہیں۔

۸۱۰۔ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۶۵ ☆

۸۱۱۔ السنن لابن ماجه، باب من ام قوما و هم له کارهون، ۶۹/۱

اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۱/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۳۱۴/۱

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۳/۲ ☆ یہ حدیث حسن ہے،

دوسری وہ عورت کہ رات شوہر کی ناراضگی میں گذارے۔ تیسرے وہ جواذان سنے اور نماز کو نہ آئے۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر ناگواری وناپسندیدگی کسی امر شرعی کی وجہ سے ہے تو ایسے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۸۲/۳

(۵) نابینا کی امامت درست ہے

۸۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استخلف ابن أُم مكتوم يؤم الناس وهو اعمى ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم کو لوگوں کی امامت کیلئے اپنا خلیفہ بنایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔۱۲م

(۶) امام اونچی جگہ کھڑا نہ ہو

۸۱۴۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَايَقُوْمُ فِى مَكَانٍ اَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نمازیوں کی امامت کرے تو ان کے مقام سے اونچی جگہ میں نہ کھڑا ہو۔

۸۱۵۔ **عن** أبى مسعود الأنصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى ان يقوم الامام فوق شئى ويبقى الناس خلفه ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام اونچا کھڑا ہو اور مقتدی نیچے رہیں۔ فتاوی رضویہ ۴۱۴/۳

۸۱۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء من ام قوما و هم له كارهون، ۴۷/۱

۸۱۳۔ السنن لابی داؤد، باب امامة الاعمى، ۸۸/۱

(۷) فاسق وفاجر کی اقتدا بحالت مجبوری جائز ہے

۸۱۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا يَؤُمَّنَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا اِلَّا اَنْ يَّقْهَرَهٗ بِسُلْطَانِهٖ يَخَافُ سَيْفَهٗ اَوْ سَوْطَهٗ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۵۵

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی فاجر مومن کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ اسے اپنی سلطنت کے زور سے مجبور کردے کہ اسکی تلوار یا تازیانہ کا ڈر ہو۔

۸۱۷ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ ، وَصَلُّوا عَلٰى كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ ، وَجَاهِدُوْا مَعَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھ لو، اور ہر نیک وبد پر نماز پڑھو، اور ہر نیک وبد کے ساتھ جہاد کرو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ جواز اس معنی پر ہے کہ فرض اتر جائیگا نہ کہ کوئی کراہت نہیں۔ شامی میں صراحت ہے کہ فاسق ومبتدع کے پیچھے نماز مکروہ ومنع ہے۔ اصل یہ ہے کہ نماز عام کی امامت سلاطین خود کرتے تھے یا جسے وہ مقرر کریں۔ اور بعض وقت حکام بد مذہب اور فاسق بھی ہوئے۔ انکے پیچھے نماز نہ پڑھنے سے وہی اندیشہ تھا تلوار اور تازیانہ کا جو حدیث میں گذرا۔ اسی بنا پر یہ حدیث آئی کہ ضرورت کے وقت پڑھ لے۔ اور علما نے فرمایا ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اس کا فسق حد کفر تک نہ پہونچا ہو اور کوئی مرد صالح موجود نہ ہو۔ دیکھو اشعۃ اللمعات، پھر اسکے نیچے صاف لکھ دیا کہ انکے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ دیکھو مرقات شرح مشکوۃ۔ علاوہ بریں اس حدیث کی

۸۱٤۔ السنن لابی داؤد ، باب الامام یقوم مکانا ارفع من مکان القوم ، ۱/۸۸
۸۱۵۔ المستدرک للحاکم ، کتاب الصلوۃ ۱/۲۱۰
۸۱٦۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۳/۱۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۱۰۹۲ ، ۷/۷۲۱

صحت میں بھی علمائے محدثین مثل دارقطنی وبیہقی وغیرہما کو کلام ہے۔

مگر غیر مقلدین اس حدیث پر اپنی خاص غرض کیلئے زور دیتے ہیں کہ اگر چہ مبتدع وفاسق ہیں مگر انکے پیچھے نماز پڑھنی واجب ہے۔ اور انکے پیشوا اسمٰعیل دہلوی نے بھی یہ ہی حدیث لوگوں کو وعظ میں سنا کر جہاد پر ابھارا تھا۔

اظہار الحق الجلی ۔۱۷۔۱۸

(۸) عورتوں کی امام درمیان میں کھڑی ہو

۸۱۸ ۔ **عن** إبراهيم النخعي رضى الله تعالىٰ عنه ان ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها كانت تؤم النساء فى شهر رمضان فتقوم وسطا ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ماہ رمضان المبارک میں عورتوں کی امامت فرماتیں تو درمیان میں کھڑی ہوتیں۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷

۸۱۹ ۔ **عن** ريطة الحنفية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها امتهن وقامت بينهن فى صلوة مكتوبة ۔

حضرت ریطہ حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کی امامت فرمائی تو فرض نماز میں انکے درمیاں تشریف فرما ہوئیں۔

۸۱۷۔ السنن لابی داؤد، باب فی الغزو مع ائمة الجور، ۳۴۳/۱
السنن الكبرى للبيهقى، كتاب الجنائز، ۱۹/٤
۸۱۸۔ السنن للدار قطنى، باب صلوة النساء جماعة، ۱۰۵/۱
۸۱۹۔ السنن للدار قطنى، باب صلوة النساء جماعة، ۱۰۵/۱
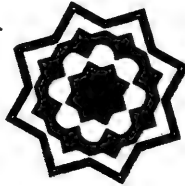
۹۔ جماعت

(۱) فضیلت جماعت

۸۲۰۔**عن** أبی بکربن سلیما ن بن حثمةرضی الله تعالیٰ عنه ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فقد سلیمان بن أبی حثمة رضی الله تعالیٰ عنه فی صلوة الصبح، وان عمربن الخطاب غدا الی السوق ومسکن سلیمان بین السوق و المسجد فمر علی الشفاء أم سلیما ن فقال لها : لم أر سلیمان فی صلوة الصبح فقالت : اِنه بات یصلی فغلبه عیناه فقال عمر : لأن أشهد صلوة الصبح فی الجماعة أحب الی أن أقوم لیلة ۔

حضرت ابوبکربن سلیما ن بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فجر کی نماز میں حضرت سلیمان بن ابی حثمہ کو نہیں پایا۔ پھر حضرت عمر فاروق اعظم چاشت کے وقت بازار کی طرف نکلے اور حضرت سلیمان کا مکان بازار اور مسجد کے درمیان واقع تھا۔ لہٰذا آپ کا گذر حضرت سلیمان کی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سے ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا: میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا: کہ وہ رات گئے تک نماز پڑھتے رہے لہذا صبح کی نماز کے بعد انکی آنکھ لگ گئی۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا: مجھے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر نماز پڑھوں۔ ۱۲م

(۲) اسلام میں سب سے پہلی جماعت

۸۲۱ ۔**عن** عفیف الکندی رضی الله تعالیٰ عنه قال : جئت فی الجاهلیة الی مکة وأنا أرید أبتاع لأهلی من ثیابها وعطرها، فأتیت العباس و کان رجلا تاجرا، فانی عنده جالس انظر الی الکعبة وقد کلفت الشمس وارتفعت فی السما ء فذهبت اذا قبل شاب فنظر الی السماء ثم قام مستقبل الکعبة فلم البث الا یسیرا حتی جاء غلام فقام عن یمینه ثم لم یلبث الا یسیرا حتی جاء ت امراة فقامت

۸۲۰۔ المؤطا لمالک، فضل صلوة الجماعة علی صلوة الفذ، ۴۶

۸۲۱۔ الاصابة للعسقلانی، ۴۲۵/۲

خلفها فركع الشاب فركع الغلام والمراة فسجد الشاب فسجد الغلام والمراة فقلت : يا عباس ! أمر عظيم ، فقال: أمر عظيم ، تدرى من هذا الشاب ؟ هذا محمد بن عبد الله ابن أخى ، تدرى من هذا الغلام ؟ هذا على بن أخى ، تدرى من هذه المراة ؟ هذه خديجة بنت خويلد زوجته ، إن ابن أخى هذا حدثنى إن ربه رب السمٰوٰت والارض أمره بهٰذا الدين ، ولم يسلم معه غير هؤلاء الثلثة ۔

حضرت عفیف کندی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں مکہ معظمہ آیا کہ مجھے اہل خانہ کیلئے کپڑے اور عطر خریدنا تھا۔لہذا میں حضرت عباس کے پاس پہونچا کہ وہ ان چیزوں کی تجارت کرتے تھے۔میں انکے پاس بیٹھا ہوا کعبہ معظمہ کو دیکھ رہا تھا۔دن خوب چڑھ گیا تھا کہ ایک جوان تشریف لائے اور آسمان کو دیکھ کر روبکعبہ ہو گئے۔ ذرا دیر میں ایک لڑکے تشریف لائے وہ انکے داہنے ہاتھ پر قائم ہوئے۔تھوڑی دیر میں ایک بی بی تشریف لائیں وہ پیچھے کھڑی ہوئیں۔پھر جوان نے رکوع فرمایا تو یہ دونوں رکوع میں گئے ۔پھر جوان نے سر مبارک اٹھایا تو ان دونوں نے اٹھایا۔جوان سجدہ میں گئے تو یہ دونوں بھی گئے ۔انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے حال پوچھا۔کہا: یہ میرے بھتیجے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔اور یہ لڑکے میرے بھتیجے علی اور بی بی خدیجۃ الکبری ہیں۔رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔میرے یہ بھتیجے کہتے ہیں کہ آسمان وزمین کے مالک نے انہیں اس دین کا حکم دیا ہے اور انکے ساتھ ابھی یہی دو مسلمان ہوئے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۱۹

(۳) جماعت کی تاکید

۸۲۲۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : وَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ أنْ آمُرَ بِحَطَبٍ لَيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ

۸۲۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب وجوب صلوة الجماعة، ۸۹/۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فيمن سمع النداء فلا يجيب، ۳۰/۱
الصحيح لمسلم ، باب فضل صلوة الجماعة، ۲۳۲/۱
السنن لابى داؤد ، باب التشديد فى ترك الجماعة، ۸۱۱
السنن لابن ماجه ، باب التغليظ فى التخفيف ، عن الجماعة، ۵۸/۱
المستدرك للحاكم ، ۲۹۲/۱ ☆ المسند لابى عوانة، ۶/۲
كنز العمال للمتقى، ۲۰۳۵۷، ۵۸۲/۷ ☆ المؤطا لامام مالك ، ۴۵

بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذِّنَ لَھَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفُ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحَرِّقُ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُھُمْ اَنَّہٗ یَجِدُ عِرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْ مَا ء تَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَھِدَ الْعِشَاءَ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ میں یہ چاہتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کی جائیں، پھر میں نماز کیلئے اذان کا حکم دوں اور کسی کو نماز پڑھانے کیلئے مقرر کروں۔ پھر ان لوگوں کے گھر جو نماز کیلئے نہیں آتے جا کر ان کے سمیت انکے گھر جلادوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر یہ لوگ یہ جانتے کہ انہیں فربہ ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھر ملیں گے تو ضرور نماز عشاء میں حاضری دیتے۔ ۱۲م

۸۲۳۔ **عن** کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی المسجد فاذا الناس عزون واذھم قلیلون، فغضب غضبا شدیدا لا اعلم انہ رایتہ غضب غضبا اشد منہ ثم قال: لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلًا یُصَلِّی بِالنَّاسِ ثُمَّ اَتَتَبَّعُ ھٰذِہِ الدُّوْرَ الَّتِی تَخَلَّفَ اَھْلُوْھَا عَنْ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ فَاُضْرِمُھَا عَلَیْھِمْ بِالنِّیْرَانِ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف لائے تو کچھ لوگ غیر حاضر تھے اور جو موجود تھے وہ قلیل۔ حضور یہ دیکھکر نہایت غضبناک ہوئے، میں نے ایسا غضب کبھی نہ دیکھا۔ پھر فرمایا: میرے دل میں آتا ہے کہ کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان گھروں کو تلاش کروں جن کے باشندے اس نماز میں حاضر نہ ہوئے اور ان لوگوں پر انکے گھر آگ سے پھونک دوں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ بدرالدین محمود عینی نے عمدۃ القاری میں بعض محدثین کے حوالے سے ذکر کیا کہ اس حدیث سے جماعت کا عدم وجوب ثابت ہوتا ہے حالانکہ جماعت کے وجوب کے

۸۲۳۔ عمدۃ القاری بحوالہ السراج، باب وجوب صلوۃ الجماعۃ، ۵/۱۶۰

سلسلہ میں اس حدیث کو ذکر کیا جاتا ہے۔عدم وجوب اس طرح ثابت کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کی طرف جانے کا ارادہ اس وقت فرمارہے ہیں جب کہ جماعت قائم ہوجائے۔اگر جماعت واجب عین ہوتی تو آپ اسے چھوڑ کر جانے کا ارادہ نہ فرماتے۔

امام عینی نے ابن بزیزہ کے قول سے اسکواس طرح محل نظر قرار دیا کہ بعض اوقات اہم واجب کی وجہ سے دوسرے واجب کوترک کیا جاسکتا ہے۔

اقول: بعد اقامت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسجد کے ارد گرد لوگوں کے گھروں کو جلانے کیلئے مشعل لے کر جانا اور مسجد واپس لوٹنے میں زیادہ وقت لگتا نہیں تھا جس سے جماعت فوت ہوجاتی۔ہاں اول نماز کا فوت ہونا لازم آتا ہے اور یہ ترک فضیلت ہے۔بعض اوقات اس سے کم درجہ کی چیز کی بناپر بھی اس فضیلت کے ترک کی اجازت ہے۔مثلا جماعت کیلئے دوڑنے کے بجائے سکون سے چلنا چاہیئے۔کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اقامت سنوتو نماز کیلئے فوراً چلو لیکن تیز اور دوڑ کرنہیں بلکہ سکون ووقار کے ساتھ۔جو حصہ نماز پالو اسے ادا کرو اور جورہ جائے پورا کرلو۔تو اب اشکال سرے سے ختم ہوگیا

فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

وللہ الحمد واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

۸۲۴۔عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل اعمی فقال: یا رسول اللہ! لیس لی قائدیقودنی الی المسجد فسال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یرخص لہ فیصلی فی بیتہ فرخص لہ، فلما ولی دعاہ فقال: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ؟ قال: نعم، قال: فَأَجِبْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم، مجھے کوئی مسجد لیجانے والا نہیں۔پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ انہیں گھر میں نماز ادا کرلینے کی رخصت مرحمت فرمائیں۔حضور نے انہیں

۸۲۴۔ الصحیح لمسلم باب فضل صلوۃ الجماعۃ، ۲۳۲/۱

رخصت دے دی۔ جب واپس چلے تو انہیں بلا کر فرمایا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ عرض کیا: ہاں، فرمایا تو حاضری دو۔

۸۲۵۔ **عن** عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال : یا رسول اللہ ! ان المدینۃ کثیرۃ الھوام و السباع ، فھل لی من رخصۃ ؟ قال : ھَلْ تَسْمَعُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ؟ قال : نعم ، قال : فَحَیَّھَلًا ۔

حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مدینے میں زہریلے جانور اور درندے بہت ہیں، تو کیا میرے لئے کوئی رخصت ہے؟ فرمایا: تم حی علی الصلوۃ، اور حی علی الفلاح سنتے ہو۔ عرض کی ہاں۔ فرمایا: تب حاضری دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں حضور نے پہلے انہیں رخصت کا حکم دیا جو حکم عام ہے۔ پھر انہیں عزیمت کی جانب ہدایت فرمائی۔ دوسری حدیث میں رخصت کے سوال پر نفی میں جواب نہ دیا بلکہ ازسرنو ایک سوال کر دیا تاکہ عزیمت کی طرف انہیں ارشاد و رہنمائی کر سکیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۴۷۳

۸۲۶۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَنْ اَثْقَلَ صَلٰوۃٍ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ صَلٰوۃُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوۃُ الْفَجْرِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْھِمَا لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَتُقَامُ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَیُصَلِّی بِالنَّاسِ ، ثُمَّ انْطَلِقَ بِرِجَالٍ مَعَھُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰی قَوْمٍ لَا یَشْھَدُوْنَ

۸۲۵۔ السنن لابی داؤد ، باب التشدید فی ترک الجماعۃ، ۸۱/۱

۸۲۶۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، ۲۳۲/۱
السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوۃ، ۸۱/۱
السنن لابن ماجہ، باب التغلیظ فی التخفیف ، عن الجماعۃ ، ۵۷/۱
المصنف لابن ابی شیبۃ، ۳۳۲/۱ ☆ المسند لابی عوانۃ، ۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۳۹/۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۵۵/۳
الدر المنثور للسیوطی ، ۲۹۹/۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۵۷/۲
الحاوی للفتاوی للسیوطی ، ۱۷۹/۱ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ۲۶۸/۱
فتح الباری للعسقلانی ، ۷۲/۲ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۹/۹

الصَّلٰوۃَ فَاُحَرِّقُ عَلَیۡھِمۡ بُیُوۡتَھُمۡ بِالنَّارِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاو فجر کی ہے۔ اگر انکے ثواب کی قدر معلوم کر لیتے تو سرین کے بل بھی چل کر آتے ۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں نماز کیلئے اقامت کہلواؤں پھر کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور کچھ لوگوں کو لکڑیاں لے کر ساتھ لے جاؤں اور ان لوگوں کے گھر ان کے ساتھ آگ سے پھونک دوں جو جماعت کیلئے حاضر نہیں ہوتے ۔

۱۲م جد الممتار ۱/ ۲۰۷

(۴) تکرار جماعت جائز ہے

۸۲۷ ۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم باصحابہ فقال : مَنۡ یَّتَصَدَّقُ عَلٰی ذَا فَیُصَلِّیَ مَعَہٗ ، فقام رجل من القوم فصلی معہ ۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۳۵۹

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں آئے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کیساتھ نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ فرمایا: کون ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی ان کے ساتھ نماز پڑھے؟ تو ایک مرد کھڑے ہوئے اور انہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

وفی الباب عن ابی امامۃ الباھلی وعن عصمۃ بن مالک وعن ابی موسی الاشعری وعن حکم بن عمیر وعن الحسن البصری مرسلا وعن ابی عثمان النھدی مرسلا رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۳۵۹

(۵) جماعت میں آگے ہونے میں سبقت کرو

۸۲۸ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی

۸۲۷۔ المستدرک للحاکم ۱/ ۲۰۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۲۵٤
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/ ۳۱٦ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳/ ٤۳٦

۸۲۸۔ الصحیح لمسلم، باب تسویۃ الصفوف و اقامتھا، ۱/ ۱۸۲
السنن لابی داؤد، کتاب الصلوۃ، ۱/ ۹۹
السنن لابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوۃ، ۱/ ۷۰

الله تعالیٰ علیه وسم رای فی اصحابه تاخرا فقال لهم : تَقَدَّمُوْا فَأْتَمُّوْا بِی، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مِنْ وَّرَآءِ كُمْ، وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو پیچھے ہٹتے ہوا دیکھا تو فرمایا: آگے بڑھو۔ میری اتباع کرو تاکہ تمہارے بعد کے لوگ تمہاری اتباع کریں۔ لوگ خود ہی پیچھے ہٹتے رہینگے تو اللہ تعالیٰ بھی انکو پیچھے کردیگا۔

۱۲م حاشیہ مسند احمد۔۴

(۶) حضور کی آمد پر صحابہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے

۸۲۹ ۔**عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِی قَدْ خَرَجْتُ ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اقامت ہوتو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے حجرہ سے نکلتا نہ دیکھ لو۔ ۱۲م جد المتار ۱/۲۰۷

۸۳۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج وقد اقیمت الصلوة وعدلت الصفوف حتی اذا قام فی مصلاه انتظرنا ان یکبر انصرف ، قال : عَلٰى مَكَانِكُمْ ، فمکثنا علی هیئاتنا حتی خرج الینا ینظف راسه ماء وقد اغتسل ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت جب اقامت ہو چکی تھی اور صفیں سیدھی کر لی گئی تھیں یہاں تک کہ

۸۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یقوم الی الصلوة مستعجلا، ۱/۸۸
الصحیح لمسلم، باب متی یقوم الناس للصلوة، ۱/۲۲۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۹۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۰
المسند لابی عوانة، ۲/۲۸ ☆ اتحاف السادة للمنذری ۳/۱۸۰
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۳۹۰ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۲۴۴
المسند للعقیلی، ۳/۲۵۱ ☆ الکامل لابن عدی ۵/۱۹۷۴
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۳۴ ☆

۸۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب هل یخرج من المسجد لعلة، ۱/۸۹

مصلی پر تشریف فرما ہوئے۔ ہم انتظار میں تھے کہ حضور تکبیر کہیں کہ واپس تشریف لے گئے اور فرمایا: اپنی جگہ کھڑے رہنا۔ ہم اسی حالت میں کھڑے رہے یہانتک کہ ہماری طرف اس حال میں تشریف لائے کہ سر سے پانی کے قطرے نمودار تھے کہ آپ نے غسل فرمایا۔۱۲م

(۷) اقامت سنکر نماز کیلئے فوراً حاضر ہو

۸۳۱۔ عن معاذبن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : بِحَسْبِ الْمُؤمِنِ مِنَ الشَّقَاءِ وَالْخَیْبَۃِ أنْ یَّسْمَعَ الْمُؤذِّنَ یُثَوِّبُ بِالصَّلٰوۃِ فَلَا یُجِیْبُہٗ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو یہ بدبختی اور نامرادی بہت ہے کہ موذن کو تکبیر کہتے سنے اور اسکا بلانا قبول نہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۲۵

۸۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ھل یخرج من المسجد لعلۃ، ۱/۸۹

الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/۲۷۳

۱۰۔ صفوف

(۱) نماز میں صفیں قائم کرنے کا طریقہ

۸۳۲ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ، فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ ۔ شمائم العنبر ۱۵ ☆ فتاوی رضویہ ۸۰/۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی صف پوری کرو پھر اس سے متصل صف، پھر اگر باقی رہیں تو بعد کی صفیں قائم کی جائیں کہ اگر کمی رہے تو آخری صف میں ہو۔ ۱۲م

۸۳۳ ۔ **عن** جابر بن سمرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلَا تَصِفُّوْنَ كَمَا تَصِفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا،قالوا:يا رسول الله!كيف تصف الملائكة عند ربها؟ قال: يُتِمُّوْنَ الصَّفَّ الْأَوَّلَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ ۔ فتاوی رضویہ ۸۰/۴

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح صفیں قائم کیوں نہیں کرتے جس طرح ملائکہ اپنے رب کے حضور صف بندی کرتے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ملائکہ کس طرح صفیں

۸۳۲۔ السنن لابی داؤد، كتاب الصلوة، ۹۸/۱
السنن للنسائی الصف المؤخر، ۹۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۶۸/۲ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ۱۵۴۶
السنن الكبرى للبيهقى، ۱۰۲/۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۹۴،
شرح السنة للبغوى، ۳۷۲/۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۶/۱
۸۳۳۔ الصحيح لمسلم، باب الامر بالسكون فى الصلوة، ۱۸۱/۱
السنن لابی داؤد، كتاب الصلوة ۹۷/۱
السنن لابن ماجه، باب اقامة الصفوف، ۷۱/۱
السنن للنسائى، حث الامام على رض الصفوف الخ، ۹۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۰۱/۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۰۱/۳
التفسير لابن كثير، ۳/۷ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۱۹/۳
التفسير للبغوى، ۸۱/۱ ☆ السنن لسعيد بن منصور، ۲۹۳/۵

بناتے ہیں؟ فرمایا: پہلے پہلی صف مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب ملکر کھڑے ہوتے ہیں۔۱۲م

۸۳۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صلیت انا ویتیم فی بیتنا خلف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وامی خلفنا ام سلیم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے میں نے اور ایک بچے نے نماز پڑھی اور میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمارے پیچھے اکیلی ایک صف میں تھیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/۸۰

(۲) عورتوں کی صفیں پیچھے ہوں

۸۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اخرو ھن من حیث اخرھن اللہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو پیچھے رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے انکو مؤخر فرمایا۔۱۲

(۳) نماز میں صفیں سیدھی رکھو

۸۳۶۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفیں سیدھی کرو اور ایک دوسرے سے خوب ملکر کھڑے ہو کہ بیشک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۸۳۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المرأۃ و حدھا تکون صفا، ۱۰۱/۱

۸۳۵۔ المصنف لعبد الرزاق، ۱۴۹/۳. ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۶/۹

۸۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اقبال الامام علیا الناس، الخ، ۱۰۰/۱

السنن للنسائی، باب لامامۃ، ۹۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۹۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲۱/۲

الترغیب و الترہیب للمنذری، ۲۲۰/۱ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۲۰۹/۶

فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۵/۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۶۵/۲

التمہید لابن عبد البر، ۲۸۸/۹ ☆ منحۃ المعبود للساعاتی، ۶۳۹

۸۳۷ ـ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُم خَلفَ ظَهرِى ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں مکمل کرو کہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(۴) درمیان صف میں جگہ نہ چھوڑو

۸۳۸ ـ **عن** أبى أُمامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : سُدُّوا الْخَلَلَ، فَإِنَّ الشَّيطَانَ يَدخُلُ فِيمَا بَينَكُم بِمَنزِلَةِ الْخَذَفِ ـ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صف چھدری نہ رکھو کہ شیطان بھیڑ کے بچہ کی وضع پر اس چھوٹی ہوئی جگہ پر داخل ہوتا ہے۔

۸۳۹ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رَاصُّوا الصُّفُوفَ فَإِنَّ الشَّيطَانَ يَقُومُ فِى الْخَلَلِ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں خوب گھنی رکھو جیسے رانگ سے درزیں بھر دیتے ہیں کہ فرجہ رہتا ہے تو اس میں شیطان کھڑا ہوتا ہے۔

۸۴۰ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رَاصُّوا صُفُوفَكُم وَقَارِبُوا بَينَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعنَاقِ ، فَوَالَّذِى نَفسِى

۸۳۷ـ الصحيح لمسلم، باب تسوية الصفوف، ۱۸۲/۱
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۶۳، ۶۲۱/۷

۸۳۸ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۲/۵ ☆ التفسير لابن كثير، ۷۲/۸
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۵۳، ۶۱۹/۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۹۱/۲
فتح البارى لابن حجر، ۲۱۱/۱ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۸۲/۱

۸۳۹ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۴/۳ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۶۳/۱
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۷۹، ۶۲۴/۷ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۳۹۵

۸۴۰ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۰/۳ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۶۳/۱
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۶۸، ۶۲۲/۷ ☆

بِيَدِهٖ اِنِّى لَأَرَى الشَّيَاطِيْنَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْخَذَفُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی جگہ خوب گھنی اور پاس پاس کرو اور گردنیں ایک سیدھ میں رکھو کہ قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک میں شیاطین کو رخنہ صف میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا وہ بھیڑ کے بچے ہیں۔

۸۴۱ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَقِيْمُوا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوا ، فَوَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهٖ ، اِنِّى لَأَرَى الشَّيَاطِيْنَ بَيْنَ صُفُوْفِكُمْ كَأَنَّهَا غَنَمٌ غُفْرٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفیں سیدھی رکھو اور ایک دوسرے سے خوب ملکر کھڑے ہو۔ کہ قسم اس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بیشک میں شیطان کو صفوں کے درمیان دیکھتا ہوں وہ بکریاں ہیں ہلکے رنگ کی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بھیڑ بکری کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اکثر دیکھا ہے جہاں چند آدمی کھڑے دیکھے اور دو شخصوں کے بیچ کچھ فاصلہ پایا وہ اس فرجہ میں داخل ہوکر ادھر سے ادھر نکلتے ہیں۔ یونہی جب شیاطین صف میں جگہ خالی پاتے ہیں دلوں میں وسوسہ ڈالنے کیلئے گھس آتے ہیں اور ہلکے رنگ کی تخصیص شاید اسلئے ہے کہ حجاز کی بکریاں اکثر اسی رنگ کی ہوتی ہیں۔ تو شیاطین اس وقت اسی شکل پر متشکل ہوتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۱۵

۸۴۲ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ فَاِنَّمَا تَصِفُّوْنَ بِصَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوا بِأَيْدِى اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيَاطِيْنِ، وَمَنْ

---

۸۴۱ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۰۳ ☆ المسند لابی داؤد، ۲۸۲

۸۴۲ ۔ السنن لابی داؤد، باب تسویة الصفوف، ۱/۹۷

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۹۸ ☆ الكنى و الاسماء للدولابى ۱/۳۹

المستدرك للحاكم، ۱/۲۱۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۷/۳۱۸

السنن للنسائى، ۱/۱۳۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۳/۱۰۱

وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں درست کرو کہ تمہیں ملائکہ کی صف بندی چاہیئے اور اپنے شانے سب ایک سیدھ میں رکھو اور صف کے رخنے بند کرو اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور صف میں شیاطین کیلئے کھڑکیاں نہ چھوڑو ۔ اور جو صف کو وصل کرے اللہ اسے وصل کرے اور جو صف قطع کرے اللہ اسے قطع کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اگلی صف میں کچھ فرجہ رہ گیا ہے اور نیتیں باندھ لیں ۔ اب اگر کوئی مسلمان آیا وہ اس فرجہ میں کھڑا ہونا چاہتا ہے مقتدیوں پر ہاتھ رکھکر اشارہ کرے تو انہیں حکم ہے دب جائیں اور جگہ دیدیں تا کہ صف بھر جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۱۶

(۵) صفیں سیدھی رکھو

۸۴۳ ۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ضرور یا تو تم اپنی صفیں سیدھی کرو یا اللہ تمہارے آپس میں اختلاف ڈالدیگا۔

۸۴۴ ۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بھا القداح حتی رای انا قد عقلنا عنه ، ثم خرج یوما فقام حتی کاد یکبر فرای رجلا بادیا صدرہ من الصف فقال: عباداللہ لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفیں سیدھی فرماتے گویا آپ صفوں کے ذریعہ تیر کی لکڑی سیدھی فرما رہے ہیں

۸۴۳۔ الصحیح لمسلم ، باب تصویة الصفوف ، ۱/۱۸۲

۸۴۴۔ الصحیح لمسلم ، باب تصویة الصفوف ، ۱/۱۸۲

یہاں تک کہ جب حضور نے جان لیا کہ ہم یہ مسئلہ جان گئے۔ پھر ایک روز تشریف لائے اور کھڑے ہو کر تکبیر کہنا ہی چاہتے تھے کہ ایک صاحب کو دیکھا کہ انکا سینہ سب سے آگے ہے تو فرمایا: اے اللہ کے بندو! ضرور تم اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے آپس میں اختلاف ڈالدیگا۔　　فتاوی رضویہ ۳/۳۸۶

(۶) صف میں جگہ نہ چھوڑو

۸۴۵ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ نَظَرَ اِلیٰ فُرْجَةٍ فِی صَفٍّ فَلْیَسُدَّهَا بِنَفْسِهٖ فَاِنْ لَمْ یَفْعَلْ فَمَرَّ مَارٌّ فَلْیَتَخَطَّ عَلیٰ رَقَبَتِهٖ فَاِنَّهٗ لَا حُرْمَةَ لَهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی صف میں خلل دیکھے وہ خود اسے بند کردے اور اگر اس نے نہ کیا اور دوسرا آیا تو اسے چاہیئے کہ وہ اسکی گردن پر پاؤں رکھکر اس خلل کی بندش کرے کہ اس کے لئے کوئی حرمت نہیں۔　　فتاوی رضویہ ۳/۳۸۶

۸۴۶ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وَسِّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کو درمیان میں کھڑا کرو اور صفوں میں فرجہ کو بند کرو۔

(۷) صفوں میں جگہ نہ رکھنے کی فضیلت

۸۴۷ ـ **عن** أم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال

۸۴۵ـ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۹۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۱۱۳
کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۳۳، ۷/۶۳۳ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱/۸۰

۸۴۶ـ السنن لابی داؤد، کتاب الصلوۃ، ۱/۹۹
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۵۹۷، ۷/۶۲۷

۸۴۷ـ السنن لابن ماجه، باب اقامة الصفوف، ۱/۷۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۶۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۱
المستدرك للحاکم ۱/۲۱۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۸
الصحیح لابن خزیمة ۳/۲۳، ۱۵۵۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۳۷۲

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ ، وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان لوگوں پر جو صفوں کو وصل کرتے ہیں۔ اور جو صف کا فرجہ بند کریگا اللہ تعالیٰ اسکے سبب جنت میں اسکا درجہ بلند فرمائیگا۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۸۷

(۸) دیوار قبلہ اور مصلی محراب کے درمیان زیادہ جگہ نہ رہے

۸۴۸ ۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان بين مصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم وبين الجدار ممر الشاة ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلے اور دیوار قبلہ کے درمیان بکری گذرنے کی جگہ ہوتی۔ ۱۲م

(۹) دیوار قبلہ اور نمازی کے درمیان بیکار جگہ نہ رہے

۸۴۹ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : لایصلین احدكم بينه وبين القبلة فجوة۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: تم میں کا کوئی شخص اس حال میں نماز نہ پڑھے کہ اسکے اور قبلہ کے درمیان بیکار جگہ باقی رہے۔ ۱۲م

(۱۰) بندہ نماز میں اللہ کے حضور ہوتا ہے

۸۵۰ ۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۸۴۷۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰۹۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۰۵۴، ۷/۶۲۰
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۳۲۱ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱/۸۱
موارد الظمئان للهیثمی، ٤ ۳۹ ☆ المسند لابی حنیفة، ۵۵
جامع مسانید ابی حنیفة، ۱/٤۳۲ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ٤۱۵

۸٤۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قدر کم ینبغی ان یکون بین المصلاتین، الخ، ۱/۷۱

۸٤۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب کم یکون بین الرجل، ۲/۱۶

۸۵۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حک البزاق بالید من المسجد، ۱/۵۸

وسلم: اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِی صَلٰوتِہٖ فَاِنَّہٗ یُنَاجِی رَبَّہٗ، وَاِنَّ رَبَّہٗ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے، اوراسکے اور قبلہ کے درمیان اسکے رب کا جلوہ ہوتا ہے۔ ۱۲م

(۱۱) اگلی صف میں گردنیں پھلانگ کر نہ جائے

۸۵۱ ۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِتَّخَذَ جَسْرًا اِلٰی جَھَنَّمَ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم تک پہونچنے کا اپنے لئے پل بنایا۔　　فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۵۲/۹

(۱۲) صفوف کی ترتیب باعتبار فضیلت

۸۵۲ ۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۸۵۰۔ الصحیح لمسلم، باب النہی عن البصاق فی المسجد، ۲۰۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۱۸۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲۹۲/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۱۰/۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۸۲/۲
جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۰۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۹۴۳، ۴۹۵/۷
فتح الباری للعسقلانی، ۵۰۸/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۲۸/۱۲
السنن للدارمی، ۱۶۶ ☆ تغلیق التعلیق لابن حجر، ۲۵۱

۸۵۱۔ الجامع للترمذی، باب فی کراہیۃ الخطی یوم الجمعۃ، ۶۸/۱
السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی النہی عن تخطی الناس، ۷۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۴۱۷/۳ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۷۹/۲
الترغیب و الترہیب للمنذری، ۵۰۴/۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۶۷/۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۹۰/۳ ☆ مشکوۃ المصابیح، ۱۳۹۲
کنز العمال للمتقی، ۷۴۷/۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱۸۲/۱
تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۸۳

۸۵۲۔ الصحیح لمسلم، باب امر النساء المصلیات و رعا الرجال، ۱۸۲/۱
السنن لابن ماجہ، باب صفوف النساء، ۷۱/۱
السنن لابی داود، باب صف النساء التاخر عن الصف الاول، ۹۹/۱
السنن للنسائی، ذکر خیر صفوف النساء الخ ۹۳/۱

تعالیٰ علیه وسلم : خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُ هَا ، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَآءِ آخِرُ هَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کی سب سے بہتر اور زیادہ ثواب والی صف پہلی ہے اور کم ثواب والی آخری صف، اور عورتوں کی زیادہ ثواب والی آخری صف ہے اور کم تر ثواب والی پہلی صف ۔۱۲م

۸۵۲۔ الجامع للترمذی باب ما جاء فی فضل الصف الاول، ۳۱/۱
السنن للدارمی، ۲۹۱/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۷/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۹۰/۳ ☆ المعجم لکبیر للطبرانی، ۱۹۴/۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۱۶/۱ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۱۵۶۱
مشکوة المصابیح، ۱۰۹۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷۱/۳
المطالب العالیة لابن حجر، ۳۹۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۹۷/۴
نصب الرایة للزیلعی، ۳۶/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ۲۶۶/۳
المسند لابی عوانة ۳۷/۲ ☆ المسند للحمیدی، ۱۰۰
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۹۱/۷ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری ۸۷
الکامل لابن عدی، ۹۳۱/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۳/۲
بدائع المنن للساعاتی، ۴۰۴ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ۳۸۴
المسند لابی عوانة . ۳۸/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۴۴، ۶۳۵/۷
المصنف لابن ابی شیبة، ۳۷۹/۲ ☆

۱۱۔ سترہ

(۱) سترہ کا بیان

۸۵۳ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه کان یرکزله الحربة قدامه یوم الفطر والنحر ثم یصلی ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم کے سامنے چھوٹا نیزہ سترہ کیلئے عید الفطر اور عید اضحیٰ کے دن گاڑا جاتا پھر نماز ادا فرماتے ۔۱۲م

۸۵۴ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یغدوا الی المصلی والعنزة بین یدیه تحمل وتنصب بالمصلی بین یدیه فیصلی الیها ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ اس طرح تشریف لے جاتے کہ نیزہ آپکے آگے لیجایا جاتا اور اسکو عیدگاہ میں آپکے سامنے نصب کیا جاتا پھر اسکی جانب نماز ادا فرماتے ۔۱۲م

۸۵۵ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یغدو الیٰ المصلی فی یوم عید والعنزة تحمل بین یدیه فاذابلغ المصلی نصبت بین یدیه فیصلی الیها وذلك ان المصلی کان فضاء لیس فیه شئی لیستربه ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لیجاتے تو نیزہ بھی ساتھ ہوتا ۔ جب عیدگاہ پہونچتے تو اسکو سامنے نصب کردیا جاتا اور اسکی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ۔ یہ اس لئے کرتے کہ عیدگاہ کھلے میدان میں تھی

۸۵۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوة الی الحربة یوم العید الخ، ۱/۱۳۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۳

۸۵۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حمل العنزة او الحربة الخ، ۱/۱۳۳
فتح الباری للعسقلانی، ۲/٤٦٣

۸۵۵۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی الحربة یوم العید ، ۱/۹۳

سامنے کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو سترہ بنتی۔۱۲م

(۲)نماز میں سترہ کا طریقہ

۸۵۶۔عن المقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی الی عود ولا عمود ولا شجرۃ الا جعلہ علی حاجبہ الایسر اوالایمن ولا یصمد لہ صمدا۔　جدالممتار۱/۳۰۹

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۸

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی لکڑی، کھمبے یا درخت کی طرف نماز پڑھی ہو مگر آپ نے ان چیزوں کو اپنی داہنی یا بائیں بھوں کے مقابل رکھا اور ان چیزوں میں سے کسی کا قصدوارادہ نہیں فرمایا۔۱۲م

۸۵۷۔عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یعرض راحلتہ فیصلی الیھا۔　جدالممتار۱/۳۱۰،

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۹

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کو سامنے بٹھا لیتے اور اسکی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھتے۔۱۲م

۸۵۶۔ السنن لابی داؤد، کتاب الصلوۃ ۱/۱۰۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۹
۸۵۶۔ السنن لابی داؤد، کتاب الصلوۃ ۱/۱۰۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۹
۸۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوۃ الی الراحلۃ، ۱/۷۲
الصحیح لمسلم، باب سترۃ المصلی و ندب الصلوۃ الیھا، ۱/۱۹۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱٤۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲/۲٦۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱/٥۸ ☆ المسند لابی عوانۃ، ۲/٥۱
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۷۷٤ ☆

(۳) بغیر سترہ نماز کا حکم

۸۵۸ ـ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلیٰ غَیْرِ سُتْرَةٍ فَاِنَّهٗ یَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْکَلْبُ وَ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِیْرُ وَالْیَهُوْدِیُّ وَالْمَجُوْسِیُّ وَالْمَرْاَةُ۔ جد الممتار ۱/۳۰۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی نے بغیر سترہ نماز ادا کی تو اسکی نماز کتے، گدھے، خنزیر، یہودی مجوسی اور عورت کے گذرنے سے قطع ہوجائیگی۔۱۲م

(۴) نمازی کے سامنے سے گذرنا گناہ ہے

۸۵۹ ـ عن أبی جهیم رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدِی الْمُصَلِّی مَاذَا عَلَیْهِ لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَهٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ ـ

حضرت ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس برس تک کھڑا رہنا، اس گذر جانے سے اسکے حق میں بہتر تھا۔

۸٦۰ ـ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۸۵۸ـ السنن لابی داؤد، کتاب الصلوة، ۱/۱۰۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۷۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۷۸۹
میزان الاعتدال، ۷۲۲۹، ۳/۴۸۲ ☆

۸۵۹ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم المار بین یدی المصلی، ۱/۷۳
الصحیح لمسلم، باب سترة المصلی، ۱/۱۹۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة المرور الخ ۱/۴۵
السنن لابن ماجه، باب المرور بین یدی المصلی ۱/٦۸
المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱٦۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲٦۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/٦۱ ☆ المسند لابی عوانة، ۲/۴۴
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۲۸٦ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲/۴۵۴
المؤطا لمالک ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۷۷٦
تجرید التمهید لابن عبد البر، ۱۴۰ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۸۳

۸٦۰ـ السنن لابن ماجه، باب المرور من یدی المصلی، الخ ۱/٦۸
کنز العمال للمتقی، ۱۹۲۳۲، ۷/۴۶۰

علیه وسلم : لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَالَهُ فِي اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَیْ اَخِيْهِ مُعْتَرِضًا فِى الصَّلٰوةِ كَانَ لَاَنْ يَّقُوْمَ مِاۃَ عَامٍ خَيْرٌ لَّهُ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِى خَطَاهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر جانتا جو قدم وہ چلا۔

٨٦١ ـ **عن** عبد الحميد بن عبد الرحمٰن رضى الله تعالىٰ عنه منقطعا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّى لَاَ حَبَّ اَنْ يَّكْسِرَ فَخِذُهٗ وَلَا يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔

حضرت عبد الحمید بن عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقطعا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا دانش رکھتا تو چاہتا اسکی ران ٹوٹ جائے مگر نمازی کے سامنے سے نہ گذرے۔

٨٦٢ ـ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی طرف نماز پڑھتا ہو اور کوئی سامنے سے گذرنا چاہے تو سے دفع کرے، اگر نہ مانے تو اس سے قتال کرے کہ وہ شیطان ہے۔

---

٨٦١ ـ المصنف لابن ابى شيبة، ٢٨٢/١

٨٦٢ ـ الصحيح لمسلم　باب سترة المصلى و لاتد الى الخ، ١٩٦/١

الجامع الصحيح للبخارى، باب ليرد المصلى من مر بين يديه ، ٧٣/١

السنن لابى داؤد، كتاب الصلوه ١٠١/١

السنن للنسائى، التشديد فى امرور بين يدى المصلى، ٨٧/١

السنن لابن ماجه، باب المرور بين يدى المصلى، ٦٨/١

المؤطا لمالك ، ٥٤ ☆

المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٨٦/٣ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٢٦٧/٢

الصحيح لابن خزيمة، ٨١٧ ☆ شرح السنة للبغوى، ٤٥٥/٢

تلخيص الحبير لابن حجر ، ٢٨٦/١ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٩٢١٢، ٣٤٨/٧

الترغيب والترهيب للمنذرى، ٢٧٧/١ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٥٨٢/١

(۵) نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو دفع کرو

۸٦۳۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلتَّسۡبِیۡحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصۡفِیۡقُ لِلنِّسَاءِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۸۱/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد تسبیح کے ذریعہ اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ مار کر گذرنے والے کو باز رکھیں۔
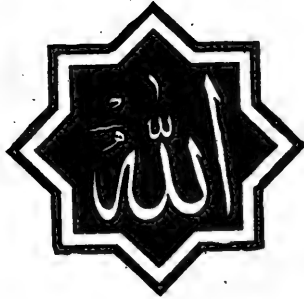
۸٦۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من دخل الیوم الناس، ۹٤/۱
الصحیح لمسلم، باب تسبیح الرجال و تصفیق المرأة، ۱۸۰/۱
السنن لابن داؤد، کتاب الصلوة، ۱۳۵/۱
الجامع للترمذی، باب ماجاء ان التسبیح للرجال و التصفیق للنساء، ٤۸/۱
السنن لابن ماجه، باب التسبیح للرجال فی الصلوة، ۷۳/۱
المؤطا لمالك، ۵۷ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲۵۲/۹
السنن الکبری للبیهقی، ۷٦/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۸۵۷، ٤۷٦/۷
نصب الرایة للزیلعی، ۷٦/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳٦/٦
الصحیح لابن خزیمة، ۸۹٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۱۷/۳
کشف الخفا للعجلونی، ☆

۱۲۔ مساجد سے متعلق عورتوں کے احکام

(۱) عورتوں کو مسجد سے نہ روکو

٨٦٤ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَمْنَعُوا آمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ کی مساجد سے نہ روکو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض چیزوں میں یہ امر جہالت پر مبنی ہوگا کہ اس چیز سے استدلال کیا جائے جو صدر اول میں تھی۔ ایک زمانہ تھا کہ باعزت لوگوں کی عورتیں دن اور رات دونوں اوقات میں جماعت میں حاضر ہوتیں مگر اب ائمہ کرام نے انکے آنے کی ممانعت فرمادی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہت سے احکام زمانے کے اختلاف سے مختلف ہوجاتے ہیں۔ بلکہ امکنہ کے اختلاف سے بھی مختلف ہوتے ہیں، جیسا کہ کتب ائمہ میں بہت سے فروع اس پر شاہد ہیں۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۲۰

٨٦٥ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

٨٦٤ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب هل علی من لا یشهد الجمعة، ١/١٢٢
الصحیح لمسلم، باب خروج النساء الی المساجد، ١/١٨٣
السنن لابی داؤد، باب ما جاء فی خروج النساء الی المساجد، ١/٨٤
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/١٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٣/١٣٢
الصحیح لابن خزیمة، ١٦٧٩ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢/٣٣
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٢/٣٦٣ ☆ المسند لابی عوانة، ٢/٥٩
کنز العمال للمتقی، ٤٢٣٣٢، ٥/٣٦١ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٢/٨١
فتح الباری للعسقلانی، ٢/٣٥٠ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٥/٣٦٣
تاریخ بغداد للخطیب، ٢/٣٦٠ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٧/١٣٧
الکامل لابن عدی، ٤/٦١٢ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ٢/٣٨٣

٨٦٥ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب استیذان المرأة لزوجها، ١/١٢٠
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٧ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٣/١٣٢
السنن ... ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥١٧٠، ١٦/٤١٣

الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا اسْتَاذَنَتْ أَحَدَكُمُ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو تم اسکو منع نہ کرو۔

٨٦٦ ـ عن أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا تَمْنَعُوا آمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد سے نہ روکو۔ کہ نکل بھاگنے والی عورتیں ضرور نکلیں گی۔ فتاوی رضویہ جدید ١/١١١

٨٦٧ ـ عن ام المومنين حفصة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كنا نمنع عواتقنا ان يخرجن فی العيدين ، فقدمت امراة فنزلت قصر بنی خلف فحدثت عن اختها وكان زوج اختها غزا مع النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثنتی عشرة غزوة وكانتاختی معه فی ست ، قالت : فكنا نداوی الكلمی ونقوم على المرضی فسالت أختی النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أعلى إحدانا باس اذا لم يكن لها جلباب أن لا تخرج ، قال : لتلبسها صاحبتها من جلبابها ولتشهد الخير ودعوة المومنين ، فلما قدمت ، ام عطية سالتها أسمعت النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم؟ قالت : بأبی ، نعم ، وكانت لاتذكره الا قالت بأبی ، سمعته يقول : تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى قالت: حفصة ، فقلت الحيض ، فقالت : اليست تشهد عرفة وكذا وكذا۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عیدین میں جانے سے منع کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں قیام کیا۔ اس نے اپنی بہن سے روایت بیان کی اسکے بہنوئی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی اور چھ غزوات میں میری بہن بھی انکے ساتھ تھیں

٨٦٦ـ السنن لابی داؤد ، باب ما جاء فی خروج النساء الی المساجد ، ١/٨٤

٨٦٧ـ الجامع الصحيح للبخاری ، باب شهود الحائض العيدين ، الخ ، ١/٤٦

انہوں نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتیں اور بیماروں کی تیمارداری کے فرائض انجام دیتیں۔ایک بار میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہم میں سے کسی کے پاس اگر برقع نہ ہوتو اسے نہ نکلنے میں کیا حرج ہے؟ آپ نے فرمایا: سہیلی کو چاہئے کہ وہ اسے اپنا برقع اڑھادے اور اسے چاہئے کہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو۔ام المومنین فرماتی ہیں: جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے پوچھا کیا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ وہ بولیں، ہاں۔میرے باپ آپ پر قربان۔اور ام عطیہ جب حضور کا تذکرہ کرتیں تو یہ ضرو کہتیں۔میرے باپ آپ پر قربان۔میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا۔جوان پردہ نشین اور حائضہ عورتیں باہر نکلیں اور محافل خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔صرف حائضہ عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں۔حضرت حفصہ فرماتی ہیں: حیض والی عورتیں بھی نکلیں۔ام عطیہ نے کہا: کیا عرفات اور فلاں فلاں کام میں نہیں آتیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۱۱۲

۸۶۸۔ **عن** ام عطیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: امرنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان نخرجهن فی الفطر والاضحی العواتق والحیض وذوات الخدور، فاما الحیض فیعتزلن الصلوة ولیشهدن الخیر ودعوة المسلمین، قلت: یا رسول الله! احدانا لایکون لها جلباب، قال: لِتَلْبِسْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عورتوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن لیکر نکلیں۔جوان حیض والی اور پردہ نشین کواری سب جائیں۔البتہ حائضہ عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں اور محافل خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بعض کے پاس چادر نہیں ہوتی۔فرمایا: ساتھ والی اسکو اپنی چادر میں لیلے۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۷۰

(۲) حضرت صدیقہ نے عورتوں کو مساجد سے منع فرمایا

۸۶۹۔ **عن** اُم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: لو ادرك

۸۶۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب صلوة العیدین، ۱/۲۹۱
۸۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خروج النساء الی المساجد باللیل، ۱/۱۲۰
الصحیح لمسلم، باب خروج النساء الی المساجد، ۱/۱۸۳
السنن لابی داؤد، باب التشدید فی ذلك، ۱/۸٤

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کردی گئیں۔ فتاوی رضویہ ۱۷۰/۴

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تابعین ہی کے زمانے سے ائمہ نے ممانعت شروع فرمادی تھی۔ پہلے جوان عورتوں کو پھر بڑھیوں کو بھی۔ پہلے دن میں پھر رات میں بھی، مغرب عشاء اور فجر میں فاسق لوگ کھانے اور سونے میں مشغول ہوتے تھے۔ باہر گھومنا پھرنا ان اوقات میں مروج نہیں تھا۔ اب جبکہ زمانہ میں فساد آ گیا۔ فحاشی عروج پر آ گئی تو حکم ممانعت عام ہوگیا۔

کیا اس زمانے کی عورتیں گربے والیوں کی طرح گانے ناچنے والیاں یا فاحشہ دلالہ تھیں اب صالحات ہیں؟ یا جب فاحشات زیادہ تھیں اب صالحات زائد ہیں؟ یا جب فیوض وبرکات نہ تھے اب ہیں؟ یا جب کم تھے اب زائد ہیں؟ حاشا! بلکہ قطعا یقیناً اب معاملہ بالعکس ہے۔ اب اگر ایک صالحہ ہے تو جب ہزار تھیں۔ جب اگر ایک فاحشہ تھی اب ہزار ہیں۔ اب اگر ایک حصہ فیض ہے جب ہزار حصے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَایَاْتِی عَامٌ اِلَّا وَالَّذِی بَعْدَہٗ شَرٌّمِنْہُ ۔

ہر آنے والا سال گذشتہ سے بدتر ہوگا۔

بلکہ عنایہ اکمل الدین بابرتی میں ہے۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمادیا۔ وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں شکایت لیکر پہونچیں۔ فرمایا: اگر زمانۂ اقدس میں یہ حالت ہوتی حضور عورتوں کو مسجد میں آنے کی دعوت نہ دیتے۔

عینی جلد سوم میں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے قریب اپنے گھر کی تہ میں ہوتی ہے۔ اور جب باہر نکلے شیطان

اس پر نگاہ ڈالتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ طریقہ تھا کہ جمعہ کے دن کھڑے ہوکر کنکریاں مارتے اور عورتوں کو مسجد سے نکالتے تھے۔ امام ابراہیم نخعی تابعی استاذ الاستاد امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی مستورات کو جمعہ و جماعت میں نہ جانے دیتے تھے۔

تو جب ان خیر کے زمانوں میں، ان فیوض و برکات کے وقتوں میں، عورتیں منع کردی گئیں اور کاہے سے، حضور مساجد اور شرکت جماعت سے، حالانکہ دین متین میں ان دونوں کی شدید تاکید ہے۔ تو ان ازمنہ شرور میں ان قلیل یا موہوم فیوض کے حیلے سے عورتوں کو اجازت دی جائے گی وہ بھی کاہے کی؟ زیارت قبور کے جانے کی۔ جو شرعاً مؤکد نہیں، اور خصوصاً ان میلوں ٹھیلوں میں جو خدا ناترسوں نے مزارات کرام پر نکال رکھے ہیں۔ یہ کسقدر شریعت مطہرہ سے مناقضت ہے۔ شرع مطہرہ کا قاعدہ ہے کہ جلب مصلحت پر سلب مفسدہ کو مقدم رکھتی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۱۷۰

امام قاضی سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کا جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز و عدم جواز نہیں پوچھتے۔ یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہونچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس آتی ہے اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ مقدسہ صالحہ عابدہ زاہدہ تقیہ نقیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضری مسجد کریم مدنیہ طیبہ سے باز رکھا۔ ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا، پہلے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ قبل نکاح امیر المؤمنین سے شرط کرالی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔ اس زمانۂ خیر میں محض عورتوں کی ممانعت قطعی جزمی نہ تھی جسکے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔

۸۷۰۔ **عن** أم عطية رضی الله تعالیٰ عنها قالت : نهينا عن اتباع الجنائز ولم يعزم

۸۷۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اتباع النساء الجنازۃ، ۱/۱۷۰

علینا ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن اس میں شدت نہیں برتی گئی۔

اس پر غنیۃ میں فرمایا: یہ اس وقت تھا جب حاضری مسجد انہیں جائز تھی ۔اب حرام اور قطعی ممنوع ہے۔

غرض اس وجہ سے امیر المومنین نے انکی شرط قبول فرمالی۔ پھر بھی چاہتے یہ تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں۔ یہ کہتیں آپ منع کردیں میں نہ جاؤنگی۔ امیر المومنین یہ پابندی شرط منع نہ کرتے ۔امیر المومنین کے بعد حضرت زبیر سے نکاح ہوا۔منع فرماتے وہ نہ مانتیں۔ ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشاء کے بعد اندھیری رات میں انکے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازہ میں چھپ گئے۔ جب یہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھی تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے انکے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔

حضرت عاتکہ نے کہا:

انا للہ ۔ فسد الناس

ہم اللہ کیلئے ہیں۔ لوگوں میں فساد آ گیا۔

یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔ تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالح ہو اسکی طرف سے اندیشہ نہ سہی۔ فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج۔ جمل النور۔ ۲۵

(۳) عورت کی نماز گھر میں افضل ہے

۸۷۱ ۔عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۸۷۱۔ السنن لابی داؤد، باب التشدید فی ذلک، ۸٤/۱
السنن الکبری للبیہقی، ۱۳۱/۳ ☆ المستدرک للحاکم، ۲۰٦/۱
مشکوۃ المصابیح لتبریزی، ۱۰٦۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ٤٤۲/۳
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲۲۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۵۱۸۸، ۸۰۲/۱۵
التفسیر للقرطبی، ۲۷۹/۱۲ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۷۲/٦
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳٤/۲ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ٦۹۰

الله تعالیٰ علیه وسلم : صَلٰوۃُ الْمَرْأَۃِ فِی بَیْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِی حُجْرَتِهَا وَ صَلَاتُهَا فِی مَخْدَعِهَا أفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِی بَیْتِهَا۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کی نماز کمرے میں، گھر کے صحن میں، نماز سے افضل خاص چھوٹے کمرے، یعنی کوٹھری میں اس سے بھی افضل ہے۔
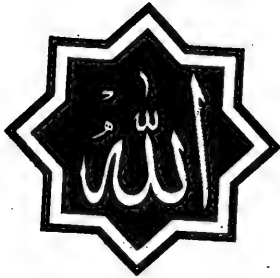
۱۳۔ وتر

(۱) وتر کا بیان

۸۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِجۡعَلُوا آخِرَ صَلٰوتِکُمۡ بِاللَّیۡلِ وِتۡرًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی نماز شب میں سب سے آخر وتر رکھو۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

(۲) وتر میں پڑھی جانے والی دعا

۸۷۳۔ **عن** علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ن یقول فی آخر وترہ: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوۡذُ بِرِضَاكَ مِنۡ سُخۡطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنۡ عُقُوۡبَتِكَ وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡكَ لَا اُحۡصِی ثَنَآءً عَلَیۡكَ اَنۡتَ کَمَا اَثۡنَیۡتَ عَلٰی نَفۡسِكَ۔

امیر المومنین سیدنا حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر نماز کے آخر میں یوں دعا کرتے: اے اللہ، میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کی تیری ناراضگی سے، اور تیرے عفو و درگزر کی تیری سزا سے، اور تیری ذات کی پناہ اس بات سے کہ میں تیری شایان شان خوبیاں نہیں بیان کرسکتا۔ تو ویسا ہے جیسی تو نے اپنی ذات کی ثنا بیان

۸۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری

الصحیح لمسلم،	باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات،			۲۵۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل،	۲۰/۲	☆	السنن الکبری للھیثمی،	۴۳/۳
الصحیح لابن خزیمۃ،	۱۰۸۲	☆	شرح السنۃ للبغوی،	۱۳۷/۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	۱۲۵۸	☆	نصب الرایۃ للزیلعی،	۱۳۷/۲
ارواء الغلیل للالبانی،	۱۵۵/۲	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۵۶۲/۱
تلخیص الحبیر لابن حجر،	۱۷/۲	☆	کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۲۹،	۴۰۶/۷

۸۷۳۔

السنن لابی داؤد،	باب القنوت فی الوتر،			۲۰۲/۱
السنن للنسائی،	کتاب قیام اللیل باب الدعا فی الوتر،			۱۹۵/۱
السنن لابن ماجہ،	باب ما جاء فی القنوت فی الوتر،			۸۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل،	۹۶/۱	☆	کنز العمال للمتقی، ۲۱۸۸۵،	۶۳/۸

کی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ہر حال ہر وقت اپنے جل علا کے ذکر و ثنا اور اس سے سوال کا محتاج ہے۔اور ثنائے الٰہی وہی اتم واکمل ہے جو خود اس نے اپنے نفس کریم پر کی۔یوں ہی جو دعائیں قرآن عظیم نے تعلیم فرمائیں بندہ انکی مثل کہاں سے لاسکتا ہے۔رحمت شریعت نے نہ چاہا کہ بندہ ان خزائن بے مثال سے روکا جائے علی الخصوص حیض ونفاس والیاں جنکی تہائی عمر انہیں عوارض میں گذرتی ہے۔لہٰذا یہاں بہ تبدیل نیت اجازت فرمائی، جیسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، بہ نیت افتتاح کہنے کے جواز پر اجماع علماء نے ظاہر کردیا۔

لہٰذا قرآن عظیم کی وہ آیات جو ذکر و ثنا و مناجات و دعا ہوں اگر چہ پوری آیت ہو جیسے آیۃ الکرسی۔متعدد آیات کاملہ جیسے سورۂ حشر کی اخیر تین آتیں۔بلکہ پوری سورۃ جیسے الحمد شریف بہ نیت ذکر و دعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب و حائض و نفساء سب کو جائز ہے۔ اسکی نظیر یہ ہے کہ نماز میں کسی کلام سے اگر چہ آیت یا ذکر الٰہی ہو ایسے معنی کا افادہ جو اعمال نماز سے باہر ہے مفسد نماز ہے۔مثلا کسی خوشی کی خبر کے جواب میں کہا۔ الحمد للہ رب العلمین، یا خبر غم کے جواب میں۔انا للہ و انا الیہ راجعون ،یا کسی نے پوچھا فلاں شخص کیسا ہے اسکی خوبی بتانے کو کہا۔ سبحان اللہ ،نماز جاتی رہیگی۔مگر کسی شخص نے آواز دی اور اس نے یہ جتانے کو کہ میں نماز پڑھتا ہوں، لا الہ الا اللہ ، یا سبحان اللہ ،یا اسکے مثل ذکر یا قرآن عظیم سے کچھ کہا نماز نہ جائے گی کہ شرع مطہر نے اس حاجت کے دفع کواتنے کی اجازت عطا فرمادی ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/

(۳) قنوت نازلہ کا بیان

۸۷۴۔**عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يقنت في الصبح الا أن يدعو لقوم أو على قوم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح میں قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کیلئے انکے فائدہ کی دعا فرماتے یا کسی قوم پر انکے

۸۷۴۔ مرقاۃ المفاتیح [illegible] القنوت، ۱۸۲/۳

نقصان کی دعا کرتے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فتح القدیر۔غنیۃ اور مرقات شرح مشکوۃ میں فرمایا: وھو سند صحیح، یہ سند صحیح ہے

۸۷۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لا يقنت الا دعا لقوم او دعا على قوم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کیلئے یا کسی قوم پر دعا فرمانی ہوتی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاحب تنقیح نے کہا: دونوں حدیثوں کی سند صحیح ہے اور اس میں صاف تصریح ہے کہ قنوت وقت مصیبت کے ساتھ خاص ہے۔ یہ دونوں حدیثیں مطلق ہیں۔ ان میں کوئی تخصیص فتنہ وغلبہ کفار کی نہیں۔ اور شک نہیں کہ مثلا رفع طاعون، دفع وبا، اور زوال قحط کیلئے دعا بھی 'دعا لقوم' کے اطلاق میں داخل کہ یہ بھی مسلمانوں کیلئے دعائے نفع ہے تو صحیح حدیثوں سے اسکا جواز ثابت۔

فتاوی رضویہ ۴۹۲/۳

۸۷۶۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قنت شهرا يدعو على احياء من احياء العرب ثم تركه ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک نماز صبح میں قنوت پڑھی عرب کے کچھ قبیلوں پر دعائے ہلاکت فرماتے رہے۔

فتاوی رضویہ ۴۹۵/۳

۸۷۷۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شهرا يدعو على رعل و ذكوان ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۸۷۵۔ مرقاة المفاتيح للقارى، باب القنوت، ۱۸۲/۳
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۸۲/۳

۸۷۶۔ الصحيح لمسلم، باب استحباب القنوت الخ، ۲۳۷/۱

۸۷۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب غزوة الرجيع، ۵۸۷/۲

نے قنوت پڑھتے ہوئے رعل اور ذکوان پر ایک ماہ بددعا فرمائی۔

۸۷۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قنت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم شهرا بعد الركوع فی صلوٰة الصبح يدعو علی رعل و ذكوان ويقول عصية عصت الله ورسوله۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد رعل اور ذکوان کے خلاف قنوت کے ذریعہ بددعا فرمائی اور فرمایا! عصیہ نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی۔

۸۷۹۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعد الركعة فی صلوة شهر اذا قال : سمع الله لمن حمده يقول فی قنوته : اللهم نج الوليد بن الوليد ، اللهم نج مسلمة بن هشام ، اللهم نج عياش بن ربيعة ،اللهم نج المستضعفين من المومنين ،اللهم اشدد وطا تك علی مضر ، اللهم اجعلها عليهم سنين كسني يوسف ، قا ل ابوهريرة : ثم رايت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ترك الدعاء بعد ، فقلت : اری رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قد ترك الدعاء لهم قال : فقيل : وماتراهم قدقدموا ۔ ۸۷۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ رکوع کے بعد سمع الله حمده ، کہنے پر قنوت پڑھی اور قنوت میں یہ پڑھا۔ اے اللہ! نجات دے ولید کو، اے اللہ نجات دے سلمہ بن ہشام کو، اے اللہ ! نجات دے عیاش بن ربیعہ کو، اے اللہ! نجات دے ضعیف مومنوں کو، اے اللہ! اپنی سخت پکڑ فرما مضر پر، اے اللہ! ان پر قحط مسلط فرما جتنے سال حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں قحط نازل ہوا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قنوت چھوڑ دی تو میں نے دل میں کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قنوت چھوڑ دی تو لوگوں نے کہا: دیکھتے نہیں ہو کہ جن کیلئے حضور دعا کرتے تھے وہ تو آگئے ہیں۔

۸۷۸۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب القنوت فی جمیع ، الخ ۲۳۷/۱

۸۷۹۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب القنوت فی جمیع الخ ، ۲۳۷/۱

۸۸۰۔ عن أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لم یزل یقنت فی الصبح حتی فارق الدنیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ قنوت تاحیات پڑھتے رہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اور دیگر احادیث قنوت فجر، برخلاف شافعیہ کہ انہیں فجر میں دوام قنوت کی دلیل ٹھہراتے ہیں صریح نوازل میں وارد، ان پر محمول، پس حاصل یہ کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت نزول شدائد دواماً قنوت پڑھی۔ اور جب وہ بلا دفع ہو جاتی بوجہ ارتفاع ضرورت ترک فرماتے اور مشروعیت اس قنوت کی کتب حنفیہ میں بھی مصرح جیسا کہ اشباہ ودرمختار و بحر الرائق وغایت و ملتقط وسراج وہاج وشرح نقایہ شمنی وفتح القدیر ابن الہمام وکلام رئیس الحنفیہ امام ابوجعفر بن سلامہ طحاوی وغیرہ سے ثابت، متون میں غیر وتر میں قنوت پڑھنا ممنوع ٹھہرایا، شارحین کرام نے قنوت نوازل کو اس سے استثناء فرمایا۔

یہاں سے ظاہر ہے کہ اختلاف شافعیہ وحنفیہ دربارۂ قنوت فجر کہ وہ علی الدوام حکم دیتے ہیں اور ہم انکار کرتے ہیں غیر نوازل میں ہے۔ نہ قنوت نوازل میں، اور بلاشبہ طاعون ووبا اشد نوازل سے ہیں اور انکے عموم میں داخل۔ پس اگر امام دفع طاعون ووبا کیلئے نماز فجر میں قنوت پڑھے تو اسکے جواز ومشروعیت میں کوئی شبہ نہیں۔

اسکے لئے کوئی دعا مخصوص نہیں بلکہ جو بلا مثل طاعون ووبا یا غلبۂ کفار والعیاذ باللہ تعالیٰ، اسکے دفع کی دعا کی جائیگی۔ تحقیق یہ ہے کہ قنوت صرف نماز فجر میں ہے۔ اور تحقیق یہ ہے کہ فجر کی دوسری رکعت میں بعد قرأت قبل رکوع۔ کیونکہ رکوع کے بعد قنوت کا محل نہیں ہے جیسا کہ محقق نے اسے فتح میں ثابت کیا ہے۔ اور امام ومقتدی سب آہستہ پڑھیں۔ کیونکہ وہ دعا ہے اور دعا کا طریقہ اخفا ہے۔ جن مقتدیوں کو یاد نہ ہو وہ آہستہ آہستہ آمین کہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم،

فتاوی رضویہ ۵۱۲/۳

۸۸۰۔ المصنف لعبد الرزاق، باب القنوت، ۱۱۰/۲
السنن للدار قطنی، باب صفۃ القنوت، ۳۹/۲

۱۴۔ نوافل

(۱) سنن ونوافل

۸۸۱۔ **عن** فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصَّلٰوۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَھُّدٌ فِی کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْکُنٌ وَتَقَنُّعٌ یَدَیْکَ تَقُوْلُ : تَرْفَعُھُمَا اِلٰی رَبِّکَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِھِمَا وَجْھَکَ وَتَقُوْلُ: یَارَبِّ،یَا رَبِّ! مَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَھِیَ کَذَا کَذَا۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نفل نماز دو دو رکعت ہے۔ ہر دو رکعت پر التحیات اور خضوع اور زاری اور تذلل ،پھر بعد سلام اپنے رب کی طرف ہاتھ اٹھا اور ہتھیلیاں چہرے کے مقابل رکھکر عرض کر: اے میرے رب، اے میرے رب، جو ایسا نہ کرے وہ چنیں وچناں یعنی ناقص ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۰۷

(۲) گھر میں نوافل کی فضیلت

۸۸۲۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عَلَیْکُمْ بِالصَّلٰوۃِ فِی بُیُوْتِکُمْ ، فَاِنَّ خَیْرَصَلٰوۃِالْمَرْءِ فِی بَیْتِہٖ اِلَّاالْمَکْتُوْبَۃَ

الاسد المصول ص ۹

۸۸۱۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی التخشع فی الصلوۃ ، ۱/۵۰
السنن لابی داؤد ، باب صلوہ النہار ، ۱/۱۸۳
المسند لاحمد بن حنبل ۱/۲۱۱ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۴۸۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۹۵ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ۱۲۱۲
شرح السنۃ للبغوی، ۳/۲۶۰ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۱/۳۴۸
مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۰۹۱، ۷/۵۲۷
۸۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل التطوع فی البیت ۱/۱۵۸
الصحیح لمسلم ، باب استحبا ب صلوۃ النافلۃ، الخ، ۱/۲۶۶
السنن لای داؤد ، باب فضل التطوع فی البیت ، ۱/۲۰۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۸۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۵۱۷
ارواء العلیل للالبانی ۲/۱۸۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۸/۳۷۳

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم گھروں میں نماز پڑھو کہ مرد کی نماز فرض کے علاوہ گھر میں ہی افضل ہے۔۱۲م

۸۸۳۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلوٰةُ الْمَرْءِ فِی بَیْتِہٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِہٖ فِی مَسْجِدِی ھٰذَا اِلَّا الْمَکْتُوبَةَ۔　　الاسد الصول ص ۹

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھر میں نوافل مرد کیلئے میری اس مسجد سے افضل ہیں مگر فرض نماز مسجد ہی میں افضل ہے۔۱۲م

(۳) پنجوقتہ نمازوں میں تعداد سنن

۸۸٤۔ **عن** عبد اللہ بن شقیقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سئالت ام المؤمنین عائشہ الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنهما تطوعه فقالت : ان یصلی فی بیتی قبل الظهر اربعا ، ثم یخرج فیصلی بالنا س ثم یدخل فیصلی رکعتین و کان یصلی بالناس المغرب ثم یدخل فیصلی رکعتین ویصلی بالناس عشاء و ید خل بیتی فیصلی رکتین و کان یصلی من الیل تسع رکعات فیهن الوتر و کان یصلی لیلا طویلا قائما و لیلا طویلا قائداً و کان اذا قرء و وهو قائم رکع وسجد و هو قائم واذا قرء قائدا رکع و سجد و هوقاعد و کان اذا طلع الفجر صلی رکعتین۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۵۷

حضرت عبد اللہ بن شقیقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین

۸۸۳۔ السنن لابی داؤد ، باب صلوۃ الرجل التطوع فی بیته ، ۱٤۹/۱
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱٤٤/٥ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۳۱۹/٦
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۳۰/٤
اتحاف السادة للزبیدی ، ٤۱۹/۳ ☆ مشکوۃ المصابیح ، للتبریزی ، ۱۳۰۰
المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱۹۷/۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲۱/۳

۸۸٤۔ الصحیح لمسلم ، باب جواز الصلوۃ النافلة قائما او قاعدا ، ۲٥۲/۱
السنن لابی داؤد ، باب تفریع ابواب التطوع ، ۱۷۸/۱

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: حضور میرے حجرہ میں ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے۔ پھر لوگوں کو جماعت سے نماز پڑھا کر تشریف لاتے تو دو رکعت ادا فرماتے۔ اور مغرب میں جماعت کے بعد حجرہ میں تشریف لاکر دو رکعت پڑھتے۔ اور عشاء کی جماعت کے بعد بھی دو رکعت ہی ادا فرماتے۔ رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے ان میں وتر بھی ہوتے۔ اور رات کو دیر تک کبھی کھڑے ہوکر اور کبھی بیٹھ کر نوافل پڑھتے، لیکن جب کھڑے ہوکر نماز شروع فرماتے تو پھر رکوع وسجود بھی کھڑے ہوکر نماز جیسا کرتے اور جب بیٹھ کر شروع فرماتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھنے کے انداز کا ہوتا۔ اور جب صبح صادق ہوجاتی تو دو رکعت گھر میں پڑھتے۔ ۱۲م

(۴) سنن ونوافل گھر میں پڑھے جائیں

۸۸۵۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لقد رایت الناس فی زمن عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا انصرفوا من المغرب انصرفوا جمیعا حتی لایبقی فی المسجد احد کانھم لایصلون بعد المغرب حتی یصیرون الی اھلیھم۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۵۸

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگوں کو مغرب کے بعد اکٹھے لوٹتے ہوئے دیکھا حتی کہ کوئی مسجد میں باقی نہ رہتا، گویا وہ مغرب کے بعد کوئی نماز ادا نہ کرتے یہاں تک کہ وہ اپنے گھروں میں چلے جاتے۔

۸۸۶۔ **عن** کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی مسجد بنی عبدالاشھل فصلی فیہ المغرب فلما قضوا صلوتھم راھم یسبحون بعدھا فقال: ھذہ صلوۃ البیوت۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۵۸

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنو عبدالاشہل کی مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے مغرب کی نماز ادا کی۔ جب لوگ فرض پڑھ چکے تو آپ نے انہیں نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: یہ گھروں کی

۸۸۵۔ فتح القدیر لابن ہمام، باب ادراک الفریضۃ، ۱/۴۱۶

نماز ہے۔

۸۸۷۔ **عن** عبد الله بن شقيق رضى الله تعالىٰ عنه عن ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى المغرب ثم يرجع الى بيتى فيصلى ركعتين ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے بعد حجرہ میں تشریف فرما ہوکر دو رکعتیں ادا فرماتے۔۱۲م

۸۸۸۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال : اتانا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى بنى عبد الا شهل فصلى بنا المغرب فى مسجدنا ثم قال : اِرْكَعُوا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِى بُيُوتِكُمْ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۵۸

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ بنو عبدالاشہل میں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں نماز مغرب ادا فرمائی۔ پھر فرمایا: ان دو رکعتوں (یعنی سنت مغرب کو) اپنے گھر میں ادا کرو۔۱۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گاہے اگر بعض سنن مسجد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا تو علماء فرماتے۔ وہ کسی عذر و سبب سے تھا۔ ترک احیانا منافی سنیت و استحباب نہیں بلکہ اسکا مقرر و مؤکد ہے کہ مواظبت محققین کے نزدیک امارت وجوب۔

علاوہ بریں اگر بالفرض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دائما سب سنتیں مسجد ہی میں پڑھی ہوتیں تاہم بعد اسکے حضور ہم سے ارشاد فرما چکے۔ فرضوں کے سوا تمام نمازیں تمہیں گھر میں پڑھنی چاہئیں۔ اور فرمایا: ماورائے فرائض اور نمازیں گھر میں پڑھنا مسجد مدینہ طیبہ میں پڑھنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے، بلکہ مسجد میں پڑھتے دیکھ کر وہ ارشاد فرمایا: کہ یہ نماز گھروں

۸۸۷۔ السنن لابن ماجه ، باب فى ركعتين بعد المغرب ، ۸۳/۱

۸۸۸۔ السنن لابن ماجه ، باب فى ركعتين بعد المغرب ، ۸۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲۷/۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانى ، ۲۹۸/۴

مجمع الزوائد للهيثمى ، ۲۳۹/۲ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۱۹۴۲۲ ، ۳۷۶/۷

میں پڑھا کرو، تو ہمارے لئے بہتر گھر ہی میں پڑھنے میں ہے کہ قول فعل پر مرجح ہے۔ اور ان احادیث میں نماز سے صرف نوافل مطلقہ مراد نہیں ہوسکتیں۔ کہ ماورائے فرائض میں سنن بھی داخل۔ اور قضیہ مسجد بنی عبدالاشہل کا خاص سنن مغرب میں تھا۔ کما سبق۔

جب ثابت ہو چکا کہ سنن ونوافل کا گھر میں پڑھنا افضل اور یہ ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت طیبہ۔ اور حضور نے یونہی ہمیں حکم فرمایا: تو بخیال مشابہت روافض اسے ترک کرنا کچھ وجہ نہیں رکھتا ہے۔ اہل بدعت کا خلاف۔ انکی بدعت یا شعار خاص میں کیا جائے نہ یہ کہ اپنے مذہب کے امور خیر سے جو بات وہ اختیار کریں ہم اسے چھوڑتے جائیں آخر رافضی کلمہ بھی تو پڑھتے ہیں۔

بالجملہ اصل حکم استحبابی یہ ہی ہے کہ سنن قبلیہ مثل رکعتیں فجر و رباعی ظہر وعصر وعشاء مطلقاً گھر میں پڑھکر مسجد کو جائیں کہ ثواب زیادہ پائیں۔ اور سنن بعدیہ مثل رکعتین ظہر ومغرب وعشاء میں جسے اپنے نفس پر اطمینان کامل حاصل ہو کہ گھر جا کر کسی ایسے کام میں جو اسے ادائے سنن سے باز رکھے مشغول نہ ہوگا وہ مسجد سے فرض پڑھ کر پلٹ آئے اور سنتیں گھر ہی میں پڑھے تو بہتر۔ اور اسے ایک زیادت ثواب یہ حاصل ہوگی کہ جتنے قدم بارادۂ سنن گھر تک آئیگا وہ سب حسنات میں لکھے جائینگے قال تبارك وتعالیٰ۔

وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوا وَ آثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنٰهُ فِي إِمَامٍ مُّبِيْنٍ۔

اور جسے یہ وثوق نہ ہو وہ مسجد میں پڑھ لے کہ لحاظ افضلیت میں اصل نماز فوت نہ ہو۔ اور یہ معنی عارضی افضلیت صلوۃ فی البیت کے منافی نہیں۔ نظیر اسکی نماز وتر ہے کہ بہتر اخیر شب تک اسکی تاخیر ہے۔ مگر جو اپنے جاگنے پر اعتماد نہ رکھتا ہو وہ پہلے پڑھ لے۔ کما فی کتب الفقہ۔

مگر اب عام عمل اہل اسلام سنن کے مساجد ہی میں پڑھنے پر ہے اور اس میں مصالح ہیں کہ ان میں وہ اطمینان کم ہوتا ہے جو مساجد میں ہے اور عادت قوم کی مخالفت موجب طعن و انگشت نمائی انتشار ظنون وفتح باب غیبت ہوتی ہے اور حکم صرف استحبابی تھا تو ان مصالح کی رعایت اس پر مرجح ہے۔ ائمہ دین فرماتے ہیں۔

الخروج عن العادۃ شہرۃ ومکروہ۔

معمول کے خلاف کرنا شہرت اور مکروہ ہے۔ فتاوی رضویہ قدیم ۳/۴۵۹

فتاوی رضویہ جدید ۷/۴۱۶

(۵) امام ومقتدی کا نوافل دوسری جگہ ہٹ کر پڑھنا افضل ہے

۸۸۹۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : لَا يُصَلِّى الْإِمَامُ فِى مَقَامِهِ الَّذِى صَلّٰى فِيهِ الْمَكْتُوبَةَ حَتّٰى يَتَنَحّٰى عَنْهُ ۔ الاسد الصول ص ۱۱

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی امام اس جگہ نفل وسنت ادا نہ کرے جس مقام پر کھڑے ہو کر فرض نماز پڑھائی، یہاں تک کہ اس مقام سے جدا ہو جائے ۔۱۲م

۸۹۰ ۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ فِى الصَّلٰوةِ يَعْنِى السُّبْحَةَ ۔ الاسد الصول ص ۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے تھک جائے گا کہ نماز میں قعدہ اخیرہ سے فارغ ہو کر آگے یا پیچھے ہٹ جائے یا داہنے بائیں پھر جائے ۔۱۲م

(۶) مصلے پر بھی سنن ونوافل جائز

۸۹۱ ۔ **عن** نافع رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما يصلى فى مكانه الذى صلى فيه الفريضة وفعله القاسم ۔

الاسد الصول ص ۱۱

۸۸۹۔ السنن لابی داؤد، باب الامام یتطوع فی مکانه، ۹۱/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۱۹۰/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۰۸/۳
کنز العمال للمتقی، ۲۰۴۲۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۳۴/۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۹۵۳ ☆

۸۹۰۔ السنن لابی داؤد، کتاب الصلوة، باب فی الرجل یتطوع فی مکانه الذی صلی الخ ۱۴۴/۱
السنن لابن ماجه، ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۲۰۸/۲

۸۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆ باب مکث الامام فی مصلاة بعد السلام ۱۱۷/۱

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی مقام پر نماز نفل وسنت پڑھتے جہاں فرض نماز پڑھی گئی ہوتی۔ اور حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہ ہی طریقہ تھا۔۱۲م

(۷) فجر کی سنتوں کا بیان

۸۹۲ ـ عن ام المومنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یصلی ثلاث عشرۃ رکعة یصلی ثمان رکعات ثم یوتر ثم یصلی رکعتین وهو جالس فاذا اراد ان یر کع قام فرکع ثم یصلی رکعتین بین النداء والاقامة من صلوۃ الصبح ـ فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرہ رکعات نماز پڑھتے، آٹھ رکعات صلوۃ اللیل تین رکعت وتر پھر دو رکعتیں بیٹھ کر، لیکن رکوع کے وقت کھڑے ہو جاتے۔ پھر دو رکعتیں فجر کی اذان واقامت کے درمیان پڑھتے۔۱۲م

۸۹۳ ـ عن أم المومنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : لم یکن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی شئی من النوافل اشد تعاهدا منه علی رکعتی الفجر ـ فتاوی رضویہ ۳/۴۴۳

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل میں سب سے زیادہ فجر کی دو رکعت سنت کی حفاظت فرماتے۔

(۸) طلوع آفتاب کے بعد بھی سنت فجر پڑھے

۸۹٤ ـ عن أبی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ ـ

۸۹۳ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب تعاهد رکعتی الفجر، ۲۵۱/۱
الصحیح لمسلم، باب استحباب رکعتی سنة الفجر، ۲۵۱/۱
السنن لابی داؤد، باب رکعتی الفجر، ۱۷۸/۱
۸۹٤ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اعادتها بعد طلوع الشمس، ۵۷/۱
المستدرک للحاکم ۲۷۴/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۳۵/۳
کنز العمال للمتقی، ۲۱۲۹۴، ۲۷۱/۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۰٤/۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ بعد طلوع آفتاب پڑھے۔۱۲م

(۹) کیا طلوع آفتاب سے قبل جماعت کے بعد سنتیں پڑھی جائیں؟

۸۹۵۔ **عن** قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یصلی بعد صلوۃ الصبح رکعتین فقال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: صَلٰوۃُ الصُّبحِ رَکْعَتَانِ، فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلھما فصلیتھما الآن فسکت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بعد صلوۃ صبح دو رکعتیں پڑھتے دیکھا فرمایا: صبح کی دو ہی رکعتیں ہیں۔اس شخص نے عرض کی: سنتیں میں نہ پڑھی تھیں، وہ اب پڑھ لیں۔اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔

۸۹۶۔**عن** قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاقیمت الصلوۃ فصلیت معہ الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوجدنی اصلی فقال: مَھْلًا یَاقَیْسُ! اصلاتان معا، قلت: یا رسول اللہ! انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال: فَلَا اِذًا۔

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، جماعت کیلئے تکبیر کہی گئی، میں نے آپکی اقتدا میں نماز صبح ادا کی۔پھر رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرہ اقدس پھیرا تو آپ نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا۔فرمایا: اے قیس! ٹھہر جا، کیا دو نمازیں اکٹھا ہوگئی ہیں۔عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم، میں فجر کی دو سنتیں ادا نہیں کرسکا۔فرمایا: تو اب حرج نہیں۔

۸۹۵۔ السنن لابی داؤد، باب من فاتتہ متی یقضیھا، ۱۸۰/۱
السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی من فاتتہ الرکعتان، ۸۲/۱
۸۹۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی من تفوتہ الرکعتان، ۵۷/۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے واضح ہوا کہ وہ شخص یہ ہی قیس تھے۔ انکا عذر سنکر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اب حرج نہیں۔ یہ ان احادیث جلیلہ صحیحہ کے مقابل لانے کے قابل نہیں ''جن میں جماعت کے بعد طلوع آفتاب سے قبل سنتیں پڑھنے کی ممانعت ہے بچند وجوہ۔

اولاً۔ اس کی سند منقطع ہے۔ خود امام ترمذی نے بعد روایت حدیث فرمایا:

اسناد ھذا الحدیث لیس بمتصل ، محمد بن ابراھیم التیمی لم یسمع من قیس۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ کیونکہ محمد بن ابراہیم التیمی نے حضرت قیس سے سماع نہیں کیا۔

ثانیاً۔ خود سعد بن سعید پر اسکی سند میں اختلاف کیا گیا۔ بعض نے صحابی کو ذکر ہی نہ کیا۔

جامع ترمذی میں ہے۔

وروی بعضھم ھذاالحدیث عن سعد بن سعید عن محمد بن ابراھیم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج فرای قیسا۔

بعض نے یہ حدیث اس سند سے بیان کی ہے۔ سعد بن سعید، محمد بن ابراہیم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور قیس کو دیکھا۔

ثالثاً۔ عامۂ رواۃ نے اسے مرسلا روایت کیا۔ خود انہیں سعد کے دونوں بھائی عبدربہ بن سعید و یحیی ابن سعید کہ دونوں سعد سے اوثق واحفظ ہیں مرسلا روایت کرتے ہیں۔

جامع ترمذی میں ہے۔

انما یروی ھذاالحدیث مرسلاً

یہ حدیث مرسلا مروی ہے۔

سنن ابی داؤد میں ہے۔

روی عبدربہ ویحیٰ ابنا سعید ھذاالحدیث مرسلاً ان جدھم زیدا صلی

مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سعید کے بیٹے عبد ربہ اور یحیی دونوں نے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا کہ ان کے دادا زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔

امام احمد رضا مزید حاشیہ میں فرماتے ہیں:

میرے پاس سنن ابی داؤد کے تینوں نسخوں میں یہاں انکے جد کا نام زید ہی تحریر ہے لیکن یہ محل اشکال ہے۔ کیونکہ یحیی کے جد کا نام قیس ہے زید نہیں۔ حافظ ابن حجر نے اصابہ میں اسکا انکار کیا اور روایت ذکر کرنے کے بعد کہا۔ میں نے اسی طرح پڑھا ہے۔

رابعاً۔ مدار اس روایت کا سعد بن سعید پر ہے۔

جامع ترمذی میں ہے۔

حدیث محمد بن ابراهیم لا نعرفه مثل هذا الامن حدیث سعد بن سعید۔

ہم محمد بن ابراہیم سے مروی اس حدیث کو سعد بن سعید کے علاوہ کسی سے نہیں جانتے۔

اور سعد باوصف توثیق مقال سے خالی نہیں۔ ان کا حافظہ ناقص تھا۔ امام احمد نے انہیں ضعیف کہا۔ امام نسائی نے فرمایا: قوی نہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا: تکلموا فیه من قبل حفظه، ائمہ حدیث نے ان سعد میں انکے حافظہ کی طرف سے کلام فرمایا: لاجرم تقریب میں ہے۔ صدوق سئی الحفظ، آدمی سچے ہیں حافظہ برا ہے۔

ان وجوہ کی نظر سے یہ حدیث واحد خود ان احادیث صحیحہ کثیرہ کے مقابل نہیں ہوسکتی خصوصاً اس حالت میں کہ وہ مثبت ممانعت ہیں اور یہ ناقل اجازت، اور قاعدہ مسلمہ ہے کہ جب دلائل حلت وحرمت متعارض ہوں حرمت وممانعت کو ترجیح دی جائیگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۶۱۹ ☆ فتاوی رضویہ جدید ۸/۱۵۳

(۱۰) جماعت کے وقت بھی سنت فجر پڑھی جائیں

۸۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه جاء والامام یصلی الصبح ولم یکن صلی الرکعتین قبل صلوة الصبح فصلاهما فی حجرة حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنها ثم انه صلی مع الامام۔　　فتاوی رضویہ ۳/۴۷۴

۸۹۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ایک مرتبہ اس وقت تشریف لائے جب جماعت فجر ہو رہی تھی اور ابھی آپ نے سنت فجر ادا نہیں کیں تھیں۔تو آپ نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ شریف میں سنتیں پڑھیں اور پھر امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے۔

(۱۱) نوافل بیٹھ کر پڑھنے پر نصف ثواب

۸۹۸۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَلّٰی قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو بہتر اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اسے کھڑے ہونے والے کی بہ نسبت نصف ثواب ملتا ہے۔۱۲م

۸۹۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ، قال: فاتیته فوجدته یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسه، فقال مالك یاعبد اللہ بن عمرو، قلت حدثت یارسول اللہ! انك قلت: صلوۃ الرجل قاعدا علی نصف الصلوۃ وانت تصلی قاعدا، قال: أَجَلْ، وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۶۹

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے، میں ایک مرتبہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں، میں نے حضور کے سر مبارک پر ہاتھ رکھا، فرمایا: اے عبد اللہ! کیا بات ہے؟ عرض کی: حضور کو فرماتے سنا تھا کہ بیٹھ کر نماز

۸۹۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوۃ القاعد بالایماء ۱/۱۵۰
السنن لابن ماجہ، باب صلوۃ القاعد علی النصف، ۱/۸۷

۸۹۹۔ الصحیح لمسلم، باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات، ۱/۲۵۳

پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اور حضور خود بیٹھ کر ادا فرمارہے ہیں، فرمایا: ہاں، لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سرانور پر ہاتھ اس خیال سے رکھا کہ شاید بخار ہو جسکے سبب بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں۔ تو فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں۔ یعنی میرے لئے پورا کامل واکمل ثواب ہے۔ یہ میرے لئے خصوصیت وفضل رب الارباب ہے۔　فتاوی رضویہ ۳/۴۶۹

(۱۲) سنن ونوافل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہیں

۹۰۰۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلیهما بعد الوتر وهو جالس۔ فتاوی رضویه ۳/۲۶۸

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتروں کے بعد بیٹھکر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

۹۰۱۔ **عن** زرارة بن أوفی رضی الله تعالیٰ عنه أن سعد بن هشام بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه أن یغزو فی سبیل الله فقدم المدینة فأراد أن یبیع عقاراله بها فیجعله فی السلاح والکراع ویجاهدالروم حتی یموت، فلما قدم المدینة لقی أناسا من اهل المدینة فنهوه عن ذلك وأخبره أن رهطا ستة أرادوا ذلك فی حیاة نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنهاهم نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال: ألیس لکم فیّ أسوة؟ فلما حدثوه بذلك راجع إمراته وقد کان طلقها وأشهد علی رجعتها، فأتی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فساله عن وتر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ابن عباس: ألا أدلك علی أعلم أهل الأرض بوتر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: من، قال: عائشة، فأتها فسلها ثم ائتنی فأخبرنی بردها علیك، فانطلقت الیها فاتیت علی حکیم بن أفلح فاستلحقته الیها فقال: ما أنا بقاربها، لأنی نهیتها أن تقول فی هاتین الشیعتین شیئا فأبت فیهما الامضیا، قال فاقسمت علیه فجاء فانطلقنا الی عائشة فاستاذنا علیها فأذنت لنا، فدخلنا علیها

۹۰۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۵٤

۹۰۱۔ الصحیح لمسلم، باب صلوٰۃ اللیل وعدد رکعات، ۱/۲۵۶

فقالت : أحكيم فعرفته فقال : نعم ، فقالت : من معك ،قال : سعدبن هشام ،قالت : من هشام ؟ قال : ابن عامر ،فترحمت عليه وقالت خيرا ، قال قتادة : و كان أُصيب يوم أُحد ،فقلت : ياأم المومنين ! أنبئني عن خلق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قالت : الست تقرء القرآن ،قلت : بلى ؟ قالت : فإن خلق نبي الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان القرآن ، قال : فهممت أن أقوم ولا أسال أحدا عن شئ حتى أموت ،ثم بدالي فقلت : أنبئني عن قيام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : ألست تقرء ! يا أيها المزمل ، قلت بلى ؟ قالت فان الله عزوجل افترض قيام الليل فى أول هذه السورة فقام نبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و أصحابه حولا و أمسك الله خاتمتها اثنى عشر شهرا في السماء حتى أنزل الله فى آخر هذه السورة التخفيف و فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة قال : قلت يا أُم المؤمنين ! انبئني غن و تر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : كنا نعد له سوكه و طهوره فيعبثه الله ما شاء أن يبعثه من الليل فيتسوك و يتوضا و يصلى تسع ركعات لا يجلس فيها الا فى الثامنة فيذكر الله بحمده و يدعو ه ثم ينهض و لا يسلم ثم يقوم فبصلى التاسعه ثم يقعد فيذكر الله و يحمده و يدعوه ثم يسلم تسليما يسمعنا ثم يصلى ركعتين بعد ما يسلم و هو قاعد فتلك احدى عشرة ركعة يا بنى فلما أسن رسول الله صلى الله عليه وسلم و أخذه اللحم أوتر بسبع و صنع فى الركعتين مثل صنعه أول فتلك تسع يا بنى !وكان نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صلى صلوةأحب أن يدا دم عليه وكان اذا غلبه نوم او وجع عن قيام الليل صلى من النهار ثنتى عشر ركعة ولا أعلم نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قرأ القرآن كله فى ليلة ولا صلى ليلة الى الصبح و لا صام شهراً كاملاً غير رمضان، قال :فانطلقت الى ابن عباس فحدثته بحديثها فقال : صدقت، لو كنت أقربها أو أدخل عليها لأ تيتهاحتى تشافهنى به ،قال : فقلت: لو علمت انك لا تدخل عليها ما حدثتك حديثها۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۵۵

حضرت زراہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ہشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد کا ارادہ کیا تو مدینہ اس لئے آئے کہ یہاں کی جائداد فروخت کر دیں اور اس سے ہتھیار اور گھوڑے خریدیں اور پھر نصاری سے جہاد کیلئے جائیں یہاں تک کہ شہید ہو جائیں۔ مدینہ میں چند حضرات سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے تارک دنیا ہونے سے

منع کیا اور بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اس طرح کا ارادہ چھ حضرات نے کیا تھا تو حضور نے منع فرمادیا اور فرمایا: کیا تمہارے لئے میری ذات میں بہترین نمونہ عمل نہیں۔ یہ سنکر انہوں نے اپنی مطلقہ بیوی سے رجعت کرلی اور لوگوں کو گواہ بھی کرلیا۔ پھر یہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حضور کی نماز وتر کی کیفیت معلوم کرنے آئے آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی ذات کی نشاندھی نہ کردوں جو تمام اہل زمین سے زیادہ حضور کے وتر کو جانتی ہیں۔ پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، لہٰذا تم ان سے پوچھو اور پھر مجھے بھی بتانا کیا جواب مرحمت فرمایا۔ میں انکے پاس چلدیا لیکن حکیم بن افلح کو ساتھ لے جانے کیلئے انکے پاس گیا کہ وہ مجھے ام المؤمنین کی خدمت میں لے چلیں۔ انہوں نے کہا: میں انکی خدمت میں حاضر ہونا نہیں چاہتا، کیونکہ میں نے انکو جنگ جمل وغیرہ میں شرکت سے روکا تھا لیکن وہ نہیں مانیں۔ حضرت زرارہ کہتے ہیں: میں نے انکو قسم دی تو وہ آئے اور ہم سب حضرت ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوکر اجازت کے طالب ہوئے۔ اذن ملا تو اندر پہونچے۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا: کیا یہ حکیم ہیں؟ یعنی آپ نے پہچان لیا۔ پھر فرمایا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ حضرت حکیم نے عرض کیا: یہ سعد بن ہشام ہیں۔ فرمایا: ہشام کون سے؟ کہا: عامر کے بیٹے۔ یہ سنکر آپ نے انکے لئے دعائے رحمت کی اور بھلائی سے یاد کیا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: حضرت ہشام جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے ام المومنین! مجھے حضور سید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلق کریم کے بارے میں بتائیے۔ فرمایا: کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: تو سنو! حضور کا خلق کریم وہی تھا جو سب کچھ قرآن میں ہے۔ کہتے ہیں میں نے یہ جواب سنکر چلنے کا ارادہ کیا اور یہ بھی کہ اب کسی سے پوری زندگی کچھ نہ پوچھونگا۔ لیکن میں نے بیساختہ ایک بات اور عرض کردی کہ مجھے حضور کی شب بیداری کے بارے میں اور بتادیں۔ فرمایا: کیا تم نے 'یا ایہا المزمل' نہیں پڑھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے شروع میں رات کے قیام کو فرض کیا۔ اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ایک سال تک عمل کیا کہ اس دوران آخری حکم آسمان سے نازل نہیں ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مکمل سورۃ نازل فرمادی اور قیام

شب میں تخفیف فرمادی گئی۔ تو قیام لیل اب نفل ہے۔ پھر میں نے عرض کیا: اے ام المومنین! مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے بارے میں خبر دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ہم آپ کیلئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے اور اللہ تعالیٰ جب چاہتا آپ رات کو بیدار ہوتے اور مسواک کے ساتھ وضو فرماتے۔ پھر نو رکعتیں ایک سلام سے پڑھتے اس طرح کہ آٹھویں رکعت پر قعدہ فرماتے۔ اس قعدہ میں اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کرتے اور خوب دعا کرتے پھر کھڑے ہوجاتے اور نویں رکعت پر قعدہ کے بعد سلام پھیرتے اتنی آواز سے کہ ہم سنتے۔ پھر دو رکعت نفل بیٹھ کر ادا فرماتے تو اے بیٹے یہ کل گیارہ رکعتیں ہوئیں۔ پھر جب آپ کا سن زیادہ ہوا اور جسم بھاری ہوگیا تو سات رکعتیں پڑھتے اور دو نفل حسب سابق، تو اے بیٹے یہ کل نو رکعتیں ہوئیں۔ اور آپکی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر مداومت فرماتے۔ جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا تو دن میں بارہ رکعت ادا فرماتے۔ میں نہیں جانتی کہ آپ نے کبھی ایک رات میں پورا قرآن عظیم ختم کیا ہو۔ اور نہ یہ کہ آپ نے پوری رات عبادت ہی میں گذاری ہو۔ اور نہ یہ کہ آپ نے پورا مہینہ روزوں میں گذارا ہو، رمضان کے سوا۔ پھر میں حضرت ابن عباس کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا: بیشک حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سچ فرمایا اور کہا: اگر میں ان کے پاس ہوتا یا جاتا تو یہ سب ان سے بالمشافہ سنتا۔ حضرت زرارہ نے کہا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ انکے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کبھی انکی بات آپ سے نہ کہتا۔ ۱۲م

۹۰۲۔ **عن** أم المومنين أم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يصلى بعد الوتر ركعتين خفيفتين وهو جالس۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت نفل مختصر انداز میں بیٹھ کر پڑھتے۔ ۱۲م

۹۰۲۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فى ركعتين بعد الوتر، جالسا، ۱/۸۵
التاريخ الصغير للبخارى، ۲/۱۱٤ ☆ مشكوة المصابيح، للتبريزى، ۱۲۷٤
فتح البارى للعسقلانى، ۵/۵٦۳ ☆ المغنى للعراقى، ۱/۱۹٦
علل الحديث لابى حاتم، ۱/٤۲ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنى، ۵٤

۹۰۳۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوتر بواحدة ثم يركع ركعتين يقرء فيهما وهو جالس فاذا أراد أن يركع قام فركع۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رکعت کے ذریعہ سابق نماز کو وتر بنا دیتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے۔۱۲م

(۱۳) فرائض و سنن کے درمیان دعا وغیرہ کے ذریعہ فاصلہ کرو

۹۰۴۔ **عن** أبى رمثة رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان أبو بكر وعمر رضى الله تعالىٰ عنهما يقومان فى الصف المقدم عن يمينه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وكان رجل قد شهد التكبيرة الأولىٰ من الصلوة، فصلى نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثم سلم عن يمينه وعن يساره حتى رأيت بياض خده ثم انفتل كانفتال أبى رمثة، يعنى نفسه فقام الرجل الذى أدرك معه التكبيرة الأولىٰ ليشفع فوثب اليه عمر فأخذه بمنكبه فهزه ثم قال : اِجلس فلم يهلك أهل الكتاب الا أنه لم يكن بين صلوتهم فصل فرفع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بصره فقال : أصاب الله بك يا ابن الخطاب۔ الاسد المصول ص ۱۶

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داہنی جانب نماز میں تھے۔ ایک اور مرد بھی شروع ہی سے نماز میں شریک ہوئے۔ حضور نے نماز سے فارغ ہو کر داہنی اور بائیں جانب اس طرح سلام پھیرا کہ میں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رخسار انور کی چمک دیکھی۔ پھر حضور مصلی پر دوسری جانب مڑ گئے جس طرح میں گھوما۔ تو وہ شخص جو شروع ہی سے نماز میں شریک ہوئے تھے دوسری نماز کیلئے فورا کھڑے ہو گئے۔ یہ دیکھ کر

۹۰۳۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فى ركعتين بعد الوتر جالسا، ۸۵/۱
تاريخ بغداد للخطيب ۱۳/ ۶۰ ☆ مشكوة المصابيح لتبريزى ۱۲۸۶
۹۰۴۔ المستدرك للحاكم ۲۷۰/۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۹۰/۲
كنز العمال للمتقى، ۳۲۷۵۴ ☆
السنن لابى داؤد، ۱۰۰۸ كتاب الصلوة فى الرجل يتطوع فى مكانه الذى هل المكتوبه ۱۴۴/۱

حضرت عمر انکی طرف لپکے اور مونڈھے پکڑ کر ہلانے لگے اور فرمایا: بیٹھ جا۔ کہ اہل کتاب اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انکی نمازوں کے درمیان فاصلہ نہیں تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کی طرف نگاہ مبارک اٹھائی اور فرمایا: اے عمر بن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات کی ہدایت فرمائی۔ ۱۲م

(۱۴) تہجد، وتر اور فجر کی سنتیں

۹۰۵۔ **عن** ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى ثلاث عشرة ركعة بركعتى الفجر ۔ حاشية مرقاة المفاتيح ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات نماز پڑھتے ان میں (وتر) اور دو رکعت فجر کی سنتیں بھی ہوتیں۔ ۱۲م

(۱۵) نفل بغیر فرض قبول نہیں

۹۰۶۔ **عن** عبد الرحمٰن بن عبد الله بن سابط رضى الله تعالىٰ عنه قال : لما حضر أبابكر الموت دعا عمر (رضى الله تعالىٰ عنهما) فقال له : اتق الله ياعمر! وأعلم إن لله عملا بالنهار لايقبله بالليل، وعملا بالليل لايقبله بالنهار، وأنه لايقبل نافلة حتى تودى الفريضة، وإنما ثقلت موازين من ثقلت موازينه يوم القيامة باتباعهم الحق فى الدنيا وثقلهم عليهم، وحق لميزان يوضع فيه الحق غدا أن يكون ثقيلا، وانما خفت موازين من خفت موازينه يوم القيامة باتباعهم الباطل فى الدنيا وخفته عليهم، وحق لميزان أن يوضع فيه الباطل غدا أن يكون خفيفا، وإن الله عزوجل ذكر أهل الجنة فذكرهم بأحسن أعمالهم وتجاوز عن سيئا تهم، فاذا ذكرتهم قلت: إنى لاخاف أن لا ألحق بهم، وإن الله تعالىٰ ذكر أهل النار فذكر هم باسواء أعمالهم ورد عليهم أحسنه فاذا ذكرتهم قلت: إنى لأرجو أن لا أكون مع هؤلاء ليكون العبد راغبا راهبا لايتمنى على الله، ولا يقنط من رحمته،، عزوجل، فان

۹۰۵۔ الصحيح لمسلم، باب صلوٰة الليل وعدد ركعات، ۲۵٤/۱

۹۰٦۔ حلية الاولياء، ۳٦/۱

أنت حفظت وصيتي فلايكن غائب احب اليك من الموت وهو آيتك ، وان انت ضيعت وصيتي فلايكن غائب ابغض اليك من الموت ولست بمعجزه ۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۷

حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا تو سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے عمر! اللہ عزوجل سے ڈرنا ۔اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انہیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا۔اور کچھ کام رات میں، کہ دن میں کرو تو قبول نہ ہونگے ۔اور خبردار! کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کیا جائے ۔اور بیشک اسی کا نامہ اعمال وزنی ہے جسکا قیامت کے دن دنیا میں حق کی اتباع کے سبب وزنی ہو۔اور میزان عدل کو اسی لئے قائم کیا جائیگا کہ اس میں قیامت کے دن حق رکھا جائے تو وزنی ہو۔اور بیشک اسکا نامہ اعمال ہلکا رہا جسکا قیامت کے دن دنیا میں باطل کی تابعداری کے سبب ہلکا ہو کہ میزان عدل اسی لئے قائم ہوگی کہ قیامت کے دن اس میں باطل رکھا جائے تو ہلکا رہے۔اور اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کا تذکرہ انکے اچھے اعمال کے ساتھ کیا ہے اور انکے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔لہذا جب تم جنتیوں کا تذکرہ کرنا تو اس طرح کہنا: کہ مجھے خوف ہے اس بات کا کہ میں ہوسکتا ہے انکے ساتھ نہ رہوں۔اور بیشک اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کا ذکر فرمایا تو انکے برے اعمال کے ساتھ اور انکے جو کام بظاہر اچھے تھے دنیا ہی میں ان پر لوٹا دئے گئے۔تو جب تم انکا تذکرہ کرو تو یہ کہنا کہ مجھے امید ہے کہ میں انکے ساتھ نہیں رہونگا۔تا کہ بندہ اچھے کاموں سے رغبت اور گناہوں سے نفرت و دوری کا خوگر ہو جائے۔محض اللہ تعالیٰ کی مغفرت پر بھروسہ نہ کرے اور اسکی رحمت سے ناامید بھی نہ ہو جائے۔اے عمر! اگر تم نے میری یہ وصیت یاد رکھی تو موت سے زیادہ محبوب چیز تمہارے نزدیک کوئی نہ ہوگی کہ وہ آنے والی ہے۔اور اس وصیت کو پس پشت ڈال دیا تو تمہارے نزدیک سب سے مبغوض و ناپسند چیز موت ہوگی اور تم اسکو ٹال نہیں سکو گے۔۱۲م

(۱۶) تنہا نماز پڑھ لی تو اب جماعت میں شریک ہوسکتا ہے؟

۹۰۷۔ **عن** محجن بن اورع الدیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَاجِئْتَ الْمَسْجِدَ وَ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَ اِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ۔　　فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۴

حضرت محجن بن اورع دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب تم مسجد میں آؤ اور نماز پڑھ چکو پھر جماعت قائم ہو تو لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرلو خواہ تم پہلے سے نماز پڑھ چکے تھے۔

۹۰۸۔ **عن** یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا صَلَّيْتُمَا فِی رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ۔　　فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۴

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنی قیام گاہ پر نماز پڑھ لو اور پھر مسجد جماعت میں آؤ تو باجماعت بھی پڑھ لو کہ یہ تمہاری نفل نماز ہوگی۔

۹۰۹۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ اُمَرَآءُ تَشْغُلُهُمْ اَشْيَآءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فقال رجل: یا رسول اللہ اصلی معهم، قال: نَعَمْ، اِنْ شِئْتَ۔　　فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۶

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم پر کچھ مدت کے بعد ایسے لوگوں کو امیر بنایا جائیگا جو

۹۰۷۔ السنن للنسائی، باب اعادۃ الصلوۃ مع الجماعۃ، ۱/۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۱۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی ۱/۱۰۲
۹۰۸۔ السنن لابی داؤد، باب من صل فی منزله الخ، ۱/۸۵
جامع للترمذی، باب ما جاء فی الرجل یصلی وحدهثم یدرك الجماعة، ۱/۳۰
السنن للنسائی، باب اعادۃ الفجر مع الجمع لمن وحده، ۱/۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۶۱
۹۰۹۔ السنن لابی داؤد، باب اذا اخر الامام الصلوۃ عن الوقت، ۱/۶۲

وقت پر نماز ادا نہیں کرینگے یہاں تک کہ وقت نکل جائیگا۔لہذا تم لوگ پابندی سے وقت پر نماز ادا کرتے رہنا۔ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ! کیا میں ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ سکتا ہوں۔ارشاد فرمایا: ہاں اگر چاہو۔۱۲م

۹۱۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا صَلَّیْتَ فِی اَھْلِكَ ثُمَّ اَدْرَکْتَ فَصَلِّهَا اِلَّا الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر نماز پڑھ چکو پھر جماعت پاؤ تو جماعت میں شریک ہو جاؤ مگر فجر و مغرب میں ایسا نہ کرو۔۱۲م فتاوی رضویہ ۳/۳۶۶

۹۱۱۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کَیْفَ اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْكَ اُمَرَآءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوةَ، اَوْ قَالَ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا، قال: قلت: فما تامرنی؟ قال: صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَدْرَکْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۶۶

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تم کیا کرو گے جب تم پر ایسے حکمراں مسلط ہونگے کہ نماز کو فوت کردینگے۔یا فرمایا: وہ نماز کو اسکے وقت سے مؤخر کردینگے۔فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: حضور مجھے کیا حکم دے رہے ہیں؟ فرمایا: تم نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔پھر اگر انکے ساتھ جماعت ملے تو نماز پڑھ لینا کہ یہ تمہارے لئے نفل ہوگی۔۱۲م

۹۱۲۔ **عن** ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: یصلی احد نافی منز له الصلوة ثم یأتی المسجد و تقام الصلوة فاصلی معهم، فاجد نی نفسی من ذلك شیأ فقال ابو ایوب: سألنا عن ذلك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: فذلك له سهم جمع۔ فتاوی رضویہ ۳۔۳۶۷

۹۱۰۔ المصنف لعبد الرزاق، باب الرجل یصلی فی بیته، ۲/۴۲۲
۹۱۱۔ الصحیح لمسلم، باب کراهیة تاخیر الصلوة عن وقتها المختار ۱/۲۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۶۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۲۴
کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۷۶، ۷/۶۴۱ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ۲/۲۴۰
۹۱۲۔ السنن لابی داؤد، باب من صلی فی منزله الخ، ۱/۸۵

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنے گھر نماز پڑھتا پھر مسجد آتا اور جماعت قائم ہوتی تو میں انکے ساتھ بھی پڑھ لیتا، لیکن میرے دل میں یہ بات کھٹکتی۔ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: انکے ساتھ پڑھنے سے جماعت کی فضیلت حاصل ہوگی۔

۹۱۳۔ **عن** یزید بن الأسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الصَّلوٰةَ مَعَ الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّهَا مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۳۶۷

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی اپنی جائے قیام پر نماز پڑھ چکے پھر اسے امام کے ساتھ بھی نماز کا موقع ملے تو پڑھ لے کہ یہ اسکے لئے نفل ہوگی۔۱۲م

۹۱۴۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا سأل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقال: انی اصلی فی بیتی ثم ادرك الصلوۃ مع الامام افاصلی معہ فقال لہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما: نعم، قال الرجل : ایتھما اجعل صلوتی۔ فقال لہ ا بن عمر : او ذالك الیك ،انما ذلك الی اللہ یجعل ایتھما شاء۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۳۶۷

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں اپنے گھر نماز پڑھ لیتا ہوں پھر امام کے ساتھ بھی اس نماز کا اتفاق ہوجاتا ہے تو کیا میں آپکے ساتھ بھی پڑھ لوں؟ فرمایا: ہاں، اس شخص نے کہا: میں دونوں نمازوں میں اپنی فرض نماز کس کو سمجھوں؟ فرمایا: کیا یہ تیرے اختیار میں ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے جسے وہ فرض کی جگہ قبول فرمالے۔۱۲م

۹۱۵۔ **عن** ابن امرأۃ عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی

۹۱۳۔ السنن لابی داؤد، باب من صلی فی منزلہ، ۱/ ۸۵

۹۱۴۔ الموطا لمالك، باب اعادۃ الصلوۃ مع الامام ۱۴/۶

۹۱۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۳ ۱۴/۷

الله تعالیٰ علیه وسلم قال: سَیَکُونُ أُمَرَاءُ یَشْغَلُهُمْ أَشْیَاءُ، یُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا، فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا، ثُمَّ اجْعَلُوا صَلَاتَکُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ کے بیٹے سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ حکمراں اپنے کاموں میں مشغول ہو کر نماز کو اسکے وقت سے مؤخر کردینگے تو تم وقت پر نماز پڑھنا۔ پھر انکے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہوجانا۔ ۱۲م

۱۵۔ قیام اللیل

(۱) قیام اللیل کی فضیلت

۹۱۶۔ **عن** جابر بن بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا قَامَ اَحَدُ كُمْ يُصَلِّي مَنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَكْ ، اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَرَءَ فِي صَلَاتِهٖ وَضَعَ مَلَكٌ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ وَ لَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ شَيْءٌ اِلَّا دَخَلَ فِي فَمِ الْمَلَكِ ۔ احکام شریعت ۱۳۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی تہجد کو اٹھے تو مسواک کرے کہ جو نماز میں تلاوت کرتا ہے فرشتہ اسکے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے، جو اسکے منہ سے نکلتا ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتا ہے۔۱۲م

۹۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ ۔ فتاوی رضویہ ۴۵۶/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل نماز صلوۃ اللیل ہے۔۱۲م

(۲) قیام اللیل کیلئے حضور کا شدت سے عمل

۹۱۸۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضی الله تعالی عنه يقول : قام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی تو رمت قد ماه ، فقیل له : غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما

۹۱۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۳۲/۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۳۲۹۳
۹۱۷۔ الصحیح لمسلم، باب صوم سرر شعبان، ۳۶۸/۱
السنن لابی داؤد، باب صوم سرر المحرم، ۳۳۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۴٤/۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۸۶۳۷
۹۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب انا فتحنا لك فتحا مبینا، ۷۱۶/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الاجتهاد فی الصلوة، ۵۵/۱
الصحیح لمسلم، باب اکثار العمل و الاجتهاد فی العبادة ۳۷۷/۲

تاخر ، قال: أفَلَا أكُونَ عَبْدًا شَكُوْرًا۔　　فتاوی رضویہ ۳/۴۶۰

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو قیام کرتے یہاں تک کہ قدم مبارک پر ورم آجاتا۔ عرض کیا گیا: کیا حضور کو اللہ تعالیٰ نے معصوم پیدا نہیں فرمایا اور آپکے ذریعہ اگلوں پچھلوں کی لغزشیں معاف نہیں فرمائیں ۔ ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ ۱۲م

۹۱۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالىٰ عنها ان نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقوم من الليل حتى تتفطر قد ماه ، فقالت عائشة : لم تصنع هذا؟ يا رسول الله ! و قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما تأخر ، قال : أفَلَا أُحِبُّ أنْ أكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا۔　　فتاوی رضویہ ۳/۴۶۰

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو اتنی دیر تک قیام فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک میں شگاف

۷۱۸۔ السنن للنسائی، الاختلاف على عائشة فى احياء الليل، ۱/۱۶۶
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى طول القيام فى الصلوٰة، ۱/۱۰۲
المسند لاحمد بن حنبل ۴/۲۵۱ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ۱۱۸۲
السنن الكبرى للبيهقى، ۲/۴۹۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۲۷۱
المعجم الكبير للطبرانى ، ۱/۷۱ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۵۲۹
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/۲۶ ☆ شرح السنة للبغوى ۴/۴۵
حلية الاولياء لابى نعيم، ۷/۲۵۰ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى ، ۱۲۲۰
التفسير للبغوى، ۴/۱۷۴ ☆ ميزان الاعتدال ، ۴۷۳۱
بدائع المنن للساعاتى، ۳۱۶ ☆ المجروحين لابن حبن ، ۱/۱۶۱
فتح البارى للعسقلانى، ۸/۵۸۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۵/۱۸۰
المغنى للعراقى ، ۴/۷۸ ☆ الشفا للقاضى عياض ، ۱/۴۶۵
تاريخ بغداد للخطيب ، ۴/۳۳۱ ☆ الزهد لاحمد بن حنبل ، ۱۷
مناهل الصفا، ۲۶ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲/۱۱۱
التمهيد لابن عبدالبر، ۶/۲۲۴ ☆ الزهد لابن المبارك ، ۳۶
كنز العمال للمتقى، ۱۸۵۸۰، ۷/۱۷۹ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۱۳/۲۳۲

۹۱۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب انا فتحنا لك فتحا مبينا، ۲/۷۱۶
الصحيح لمسلم ، باب اكثار الاعمال و الاجتهاد فى العبادة، ۲/۳۷۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۱۱۵ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/۴۲۶
فتح البارى للعسقلانى ۸/۵۸۴

آجاتا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اتنا لمبا قیام کیوں فرماتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو معصوم پیدا فرمایا اور آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمادیں ۔ اس پر آپ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اللہ عزوجل کا شکر گزار بندہ بنوں۔۱۲م

(۳) وقت صلوۃ اللیل

۹۲۰۔ **عن** أیاس بن معاویة المزنی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا بُدَّ مِن صَلوٰةٍ بِلَیلٍ، وَ لَو حَلبُ نَاقَةٍ، وَ لَوْ حَلْبُ شَاةٍ، وَمَا کَانَ بَعْدَ صَلاةِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ فَهُوَ مِنَ اللَّیْلِ۔

حضرت ایاس بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب میں نماز پڑھنا چاہیئے خواہ اتنی دیر جتنے وقت میں اونٹنی یا بکری دوہی جائے اور شب کی نماز کا وقت بعد نماز عشاء ہے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تمام رواۃ ثقہ ہیں، مگر ابن اسحاق کے بارے میں ترغیب میں طعن مذکور ہے لیکن ہمارے نزدیک ابن اسحاق ثقہ ہیں۔ جیسا کہ محقق علی الاطلاق نے افادہ فرمایا۔

جد الممتار ۱/۳۲۷

(۴) تعداد رکعات صلوۃ اللیل

۹۲۱۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت: کانت صلوة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی شهر رمضان وغیره ثلث عشرة رکعة باللیل منها رکعتا الفجر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۹۲۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۲۷۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۲۰۳
الاصابہ لابن حجر، ۱/۳۹۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۲۵۲
۹۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف صلوۃ اللیل، ۱/۱۵۳
الصحیح لمسلم، باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات، ۱/۲۵۵
المؤطا لمالک، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۵۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ماہ رمضان المبارک اور دوسرے مہینوں کی راتوں میں تیرہ رکعات تھیں ان میں دو رکعت سنت فجر بھی شمار کی گئیں۔۱۲م

(۵) قیام اللیل کی نیت کے ساتھ نیند بھی عبادت

۹۲۲۔ **عن** أم المؤنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : مَا مِنْ اِمْرَءٍ تَکُوْنُ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ یَغْلِبُهٗ عَلَیْهَا نَوْمٌ اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ صَلٰوتِهٖ وَ کَانَ نَوْمُهٗ عَلَیْهِ صَدَقَةً۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۲۹

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص نماز شب کی نیت کرے اور اس پر نیند کا غلبہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اسکی نماز کا ثواب دیتا ہے اور اسکی نینداس پر صدقہ ہو جاتی ہے۔۱۲

۹۲۳۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ اَتٰی فِرَاشَهٗ وَ هُوَ یَنْوِی اَنْ یَّقُوْمَ یُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ حَتّٰی اَصْبَحَ کُتِبَ لَهٗ مَا نَوٰی وَ کَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَیْهِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بستر پر اس نیت سے لیٹا کہ رات کو اٹھ کر نماز شب پڑھیگا پھر وہ سوتا ہی رہ گیا صبح تک، تو اللہ تعالیٰ اسکی نیت کا ثواب اسے عطا فرماتا ہے۔ اور اسکی نیند اللہ عزوجل کی

۹۲۲۔ السنن لابی داؤد، باب من نوی القیام فنام، ۱/۱۸۶
السنن للنسائی، باب من کان صلوته باللیل فغلبه علیها النوم، ۱/۱۹۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۷۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۵
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۴۰۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۳/۶۶
ارواء الغلیل للالبانی ۲/۴۰۹ ☆ تجرید التمهید لابن عبدالبر، ۵۰۵
المؤطا لمالک، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۹۵

۹۲۳۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی من نام عن حزبه من اللیل، ۱/۹۵
السنن للنسائی، باب من اتی فراشه و هو ینوی القیام فنام، ۱/۱۹۹
المؤطا لمالک، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۷۲
المستدرک للحاکم ۱/۳۱۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۵
الصحیح لابن خزیمة، ۱۱۷۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۱۵۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۴۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۹۱، ۷/۷۸۳
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۴۵۹ ☆ [illegible] ۱/۳۴۸

طرف سے اس پر صدقہ ہو جاتی ہے ۱۲م فتاوی رضویہ ۳/۳۲۹

(۶) تہجد کیلئے کچھ دیر سونا ضروری ہے

۹۲۴۔ **عن** الحجاج بن عمرو بن غزیة صاحب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رضی الله تعالیٰ عنه قال : بحسب احدکم اذا قام من اللیل یصلی حتی یصبح أنه قد تهجد ، إنما التهجد المرء یصلی الصلوة بعد رقدة ، ثم الصلوة بعد رقدة ، وتلك كانت صلوة برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۳۲

حضرت حجاج بن عمرو بن غزیہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ تم میں کسی کا یہ گمان ہے کہ رات کو اٹھ کر صبح تک نماز پڑھے جبھی تہجد ہو۔ تہجد صرف اسکا نام ہے کہ آدمی ذرا سو کر نماز پڑھے یہی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ تھا۔ ۱۲م

(۷) صلوۃ اللیل میں جہر سے قرأت

۹۲۵۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج لیلة فإذا هو بأبی بکر یصلی یخفض من صوته قال : و مر بعمر بن الخطاب و هو یصلی رافعا صوته قال : فلما اجتمعا عند النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يَا أَبَا بَكْرٍ ! مَرَرْتُ بِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي تَخْفَضُ صَوْتَكَ ، قال : قد اسمعت من ناجیت ، یا رسول الله ! قال : وقال لعمر، مَرَرْتُ بِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ قال : فقال : یا رسول الله ! اوقظ الوسنان و اطرد الشیطان ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۸۱

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات حجرۂ مبارکہ سے تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت ابو بکر صدیق نماز میں آہستہ

۹۲۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۲۲۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۲۷۷

۹۲۵۔ السنن لابی داؤد، باب رفع الصوت بالقرأة الخ، ۱/۱۸۸

قرأت کررہے ہیں۔ پھر حضرت عمر کو دیکھا تو وہ بلند آواز سے قرأت میں نے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گزرا جب تم نماز پڑھ رہے تھے تو تمہاری آواز نہایت پست تھی۔ عرض کیا: یارسول اللہ! جس سے مناجات کررہا تھا اسے سنا رہا تھا۔ پھر حضور نے حضرت عمر سے فرمایا: میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم خوب بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔ عرض کی: یارسول اللہ! سوتے ہوئے لوگوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔۱۲م

۹۲۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال :قَدْ سَمِعْتُكَ يَا بِلَالُ ! أَنْتَ تَقْرَءُ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ وَ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ ، قال : كلام طيب يجمعه الله بعضه الى بعض ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: كُلُّكُمْ قَدْ أَصَابَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے ارشاد فرمایا: اے بلال! میں نے تمہیں نماز شب میں پڑھتے سنا کہ تم کچھ اس سورۃ سے پڑھ رہے تھے اور کچھ دوسری سورۃ سے۔ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا کلام پاکیزہ ہے۔ بعض کو بعض کے ساتھ ملا رہا تھا کہ ارادۂ الٰہیہ یونہی ہوتا ہے فرمایا: تم تینوں نے ٹھیک بات کی درست کام کیا۔۱۲م

(۸) رات کو جاگ کر عبادت کرنا

۹۲۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بت عند خالتی ميمونة رضی الله تعالیٰ عنها ، فقام النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فاتی حاجته فغسل وجهه و يديه ثم نام ثم قام فاتی القربة فاطلق شناقها ثم توضأ وضوء بين وضوئين لم يكثر و قد ابلغ فصلی فقمت فتمطيت كراهية ان يری انی كنت انقيه فتوضأت فقام يصلی ، فقمت عن يساره فاخذ باذنی فادارنی عن يمينه فتتامّت صلوته ثلث عشرة ركعة ثم اضطجع فنام حتی نفخ و كان اذا نام نفخ فاذنه بلا ل بالصلوٰة فصلی ولم يتوضأ۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۴۳۶

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ

۹۲۶۔ السنن لابی داؤد، باب رفع الصوت بالقرأۃ ، الخ، ۱۸۸/۱
۹۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الدعا اذا انتبه من اللیل، ۹۳۵/۲

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں رات کو قیام کیا تو میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بستر سے اٹھے اور ضرورت سے فارغ ہوکر اپنے چہرۂ اقدس اور ہاتھوں کو دھویا اور پھر سو گئے ، اسکے بعد پھر بیدار ہوئے اور چھوٹے مشکیزہ کولیکر اسکا بند کھولا پھر خفیف وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے، میں بھی اٹھا اور خوب پیچھے چلا گیا، کیونکہ مجھے یہ اچھا محسوس نہ ہوا کہ حضور یہ خیال فرمائیں کہ میں پیچھے کھڑا انتظار کر رہا ہوں۔ چنانچہ میں نے وضو کیا اور سرکار اب بھی کھڑے ہوئے نماز میں مشغول تھے۔ لہذا میں حضور کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، تو سرکار نے میرا کان پکڑا اور کھینچ کر داہنی جانب کھڑا کرلیا۔ پھر تیرہ رکعت نماز پڑھی پھر لیٹ کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور سرکار کی یہ عادت کریمہ تھی جب سوتے تو خراٹے لیتے۔ اسی درمیان حضرت بلال نے آپکو نماز کی اطلاع دی۔ آپ اٹھے اور جدید وضو کئے بغیر نماز پڑھائی۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح رہے کہ یہ چیز (سونے سے وضو نہ ٹوٹنا) (امت کی بہ نسبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔

(۹) آخر رات میں عبادت بہتر ہے۔

۹۲۸۔ **عن** عمرو بن عنبسة السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ای اللیل اسمعُ؟ قال : جَوْفُ اللَّيْلِ الآخِرِ ، فَصَلِّ مَا شِئْتَ، فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَكْتُوْبَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْفَجْرَ ، ثُمَّ اقْتَصِرْ حَتّٰى تَطْلَعَ الشَّمْسُ وَ تَرْتَفِعَ قَيْسَ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَيْنِ۔　　جد الممتار ۱/۱۹۶

حضرت عمرو بن عنبسہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! رات کا کونسا حصہ نماز کی مقبولیت کیلئے بہتر ہے؟ فرمایا: رات کے دوسرے حصہ کا درمیانی حصہ، تم اس میں جسقدر چاہو نماز پڑھو کہ نماز لکھنے کیلئے فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ تم فجر کی نماز سے فارغ ہو۔ پھر اسی مقام پر بیٹھے

۹۲۸۔ السنن لابی داؤد ، باب من رخص فیهما اذا کانت الشمس ، الخ ۱/۱۸۱
المستدرك للحاكم ، ۱/۲۶۹ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۴/۵۵
اتحاف السادة للزبيدي ، ۵/۱۴۴ ☆ المغنى للعراقى ، ۱/۳۵۰

رہو کہ سورج طلوع ہو کر ایک نیزے یا دو نیزوں کی مقدار بلند ہو جائے۔۱۲م

(۱۰) قیام اللیل پر مداومت کرو

۹۲۹۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ ۔　فتاویٰ رضویہ ۳/۳۳۱

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ رات کو قیام کرتا تھا پھر ترک کر دیا۔۱۲م
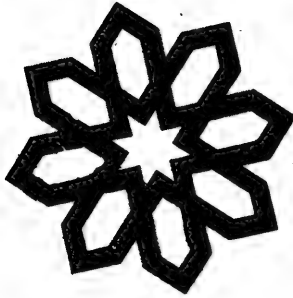
۹۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یکره من ترک قیام اللیل، ۱/۱۵۴
الصحیح لمسلم، باب النهی عن صوم الدهر الخ، ۱/۳۶۶
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی قیام اللیل، ۱/۹۵
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۱۷۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/٤٤٥
الصحیح لابن خزیمة، ۱۱۲۹ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۲۳٤
کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۸۲، ۷/۷۸۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۶/۵۷

١٦۔ جمعہ

(١) فضیلت یوم جمعہ

٩٣٠۔ **عن** أوس بن أوس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيهِ ، فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ، قال: قالوا: يا رسول الله ! كيف تعرض صلوتنا عليك و قد ارمت يعنى بليت فقال : إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ ۔ فتاوی رضویہ ۴/۳۵

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے تمام دنوں میں افضل یوم جمعہ ہے کہ اس دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق ہوئی ۔ اسی دن وصال ہوا ۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی اور اسی دن بے ہوشی ہے، لہذا اسی دن مجھ پر درود کثرت سے پڑھو ۔ کیونکہ تمہارے درود مجھ پر پیش ہوتے ہیں ۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے درود آپ پر کیسے پیش ہونگے ؟ آپ تو رمیم ہو چکے ہونگے یعنی گلی ہڈی ۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیا کے جسم حرام فرمادیئے ہیں ۔ ١٢م

فتاوی رضویہ ٦/١٣٦

٩٣٠۔ السنن لابی داؤد، باب تفريع ابواب الجمعة ، ١/١٥٠
السنن لابن ماجه ، باب فضل الجمعة ، ١/٧٧
السنن للنسائى، باب اكثار الصلوة على النبى ﷺ يوم الجمعة ، ١/١٥٤
المستدرك للحاكم، كتاب الجمعة ، ١/٢٧٨

المسند لاحمد بن حنبل ،	٤/٨	☆	الجامع الصغير للسيوطى ،	١/١٥٠
الصحيح لابن خزيمة ،	١٧٣٣	☆	مشكوة المصابيح للتبريزى،	١٣٦١
الدر المنثور للسيوطى ،	٥/٣٣٨	☆	تاريخ دمشق لابن عساكر ،	٣/١٥٧
ارواء الغليل للآلبانى،	١/٣٤	☆	المصنف لابن ابى شيبة،	٢/١٤٩
الترغيب و الترهيب للمنذرى ،	١/٤٩١	☆	التوسل للالبانى ،	٥٨
تلخيص الحبير لابن حجر ،	٢/٧٢	☆	كنز العمال للمتقى، ٢٢٠٢،	١/٤٩٩
المسند للربيع،	٥٥٠	☆	المعجم الكبير للطبرانى،	١/١٨٦
السنن الكبرى للبيهقى،	٣/٢٤٩	☆	التفسير لابن كثير ،	٥/٢٧٥
الاذكار اكلنووية ،	[illegible]	☆	البداية و النهاية لابن كثير،	٥/٢٧٥
الحاوى للفتاوى للسيوطى ،	[illegible]	☆	[illegible]	[illegible]

٩٣١۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَ فِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا، وَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِی يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ٩/٢٦٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام ایام میں بہتر دن یوم جمعہ ہے۔اس دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ہوئی ۔ اسی دن جنت میں داخل ہوئے اسی دن جنت سے دنیا میں تشریف لائے۔اور قیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔١٢م

٩٣٢۔ **عن** أبی لبابة بن المنذر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَ اَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالیٰ ، فِيْهِ

٩٣١۔ الصحیح لمسلم، كتاب الجمعة، ٢٨٢/١
الجامع للترمذی، باب فضل يوم الجمعة، ٦٤/١
السنن لابی داؤد كتاب الصلوة باب تفريع ابواب الجمعة، ١٥٠/١
السنن للنسائی، باب ذكر فضل يوم الجمعه، ١٥٤/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٧٢/٢ ☆ الموطا لمالك،
السنن الكبری للبيهقی، ٢٥١/٣ ☆ المستدرك للحاكم، ٢٧٨/١
الكشاف، ١٧٠ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٥٩٠/١
التفسير للبغوی، ٩٣/٧ ☆ السنن للدارمی،
الصحيح لابن خزيمة، ١٧٢٩ ☆ زاد المسير لابن الجوزی، ٢٦٣/٨
ارواء الغليل للآلبانی، ٢٢٧/٣ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٤٨/١
موارد الظمئان للهيثمی، ١٠٢٤ ☆ المسند للشافعی، ٧٢
مشكوة المصابيح للتبريزی ١٣٥٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی ٤٦٠/٢
بدائع المنن للساعاتی، ٤٢٥ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٢١٦/٣
تجريد التمهيد لابن عبد البر، ٦٩٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢١٠٥٠، ٧١١/٧
المسند للربيع بن حبيب، ٥٧/١ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ٨٠/١
التاريخ الكبير للبخاری، ٤٢٣/٥ ☆ المغنی للعراقی، ١٧٩/١
التفسير للقرطبی، ٥١/١٨ ☆ التفسير لابن كثير، ١١٥/١
٩٣٢۔ الترغيب و الترهيب للمنذری ٤٨٩/١ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٢٣/٥
مشكوة المصابيح للتبريزی ١٣٦٣ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢١٠٦١، ٧١٣/٧
حلية الاولياء لابی نعيم [illegible] ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ١٥٠/٢

خَمسُ خِلاَلٍ ، خَلَقَ اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ وَ اَهْبَطَ اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ اِلَى الْاَرْضِ ، وَ فِيهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ ، وَ فِيهِ سَاعَةٌ لاَ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئاً اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ مَالَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا ، وَ فِيهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ، مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ ، وَ لاَ سَمَاءٍ ، وَلاَ اَرْضٍ، وَ لاَ رِيَاحٍ ، وَلاَ جِبَالٍ ، وَ لاَ بَحْرٍ اِلَّا وَهُنَّ يَشْفَقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۹۵

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے یہاں تمام دنوں کا سردار ہے اور سب سے زیادہ عظمت والا۔ اس میں پانچ اوصاف ہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اسی دن آپ زمین پر تشریف لائے۔ اسی دن وصال فرمایا۔ اسی میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بندہ حرام چیز کے علاوہ جو مانگتا ہے عطا فرماتا ہے اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ تمام فرشتے، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ اور سمندر اس دن سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ ۱۲م

۹۳۳۔ عن أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يَبْعَثُ الْاَيَّامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلىٰ هَيْاٰتِهَا وَ يَبْعَثُ الْجُمُعَةَ زَهْرَآءَ مُنِيْرَةً اَهْلُهَا يَحُفُّوْنَ بِهَا كَالْعَرُوْسِ تَهْدِى اِلىٰ كَرِيْمِهَا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن سب دنوں کو انکی شکل پر اٹھائے گا، اور جمعہ کو چمکتا، روشنی دیتا، جمعہ پڑھنے والے اسکے گرد جھرمٹ کئے ہونگے جیسے نئی دلہن کو اسکے گرامی شوہر کے یہاں رخصت کرکے لیجاتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۶/۲۰۲

۹۳۴۔ عن أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۹۳۳۔ المستدرك للحاكم، ۱/۲۷۷ ☆ الصحيح لابن خزيمة ۱۷۳۰
الكامل لابن عدى، ۴/۱۵۲۲ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۷۰۶
كنز العمال للمتقى، ۲۰۹۱۰، ۷/۶۸۴ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۶/۲۱۶
التفسير للقرطبى، ۱۸/۱۱۹ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۵۱۷

۹۳۴۔ السنن لابن ماجه، باب ذكر وفاته و دفنه ﷺ، ۱/۱۱۹
السنن الكبرى للبيهقى، ۳/۲۴۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۱۴۴
المطالب العالية لابن حجر، ۱/۴۴۴ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲/۴۹۸

علیہ وسلم : اَكْثِرُوْا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَآئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ يُّصَلِّيَ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا،قال : قلت و بعد الموت ، قال : وَ بَعْدَ الْمَوْتِ ، اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ یہ خاص طور پر فرشتوں کی حاضری کا دن ہے۔اور مجھ پر جو شخص بھی درود پڑھتا ہے اسکا درود ضرور پیش کیا جاتا ہے۔حضرت ابو درداء فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اور وصال کے بعد۔فرمایا: وصال کے بعد بھی۔بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا کہ وہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کو کھائے۔تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔۱۲م

(۲) جمعہ کہاں پڑھا جائے

۹۳۵ ـ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : لا جمعة و لا تشريق الا فى مصر جامع۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ اور تکبیر تشریق شہر ہی میں واجب ہیں۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔　　فتاوی رضویہ ۶۷۲/۳

۹۳۶ـ **عن** عطاء بن ابى رباح رضى الله تعالىٰ عنه قال : اذا كنت فى قرية جامعة فنودى بالصلوٰة من يوم الجمعة فحق عليك ان تشهد ها ان سمعت النداء

۵۳۴ـ التفسير لابن كثير ، ۴۶۴/۶ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى ، ۱۳۶۶
اتحاف السادة للزبيدى، ۲۴۱/۳ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۱۸۹/۱
اللآلى المصنوعة للسيوطى ، ۱۴۷/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۱۸۰ ، ۵۱۷/۱
المسند للشافعى، ۷۰ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۵۱۷/۲
۹۳۵ـ المصنف لعبد الرزاق ، باب القرى الصغار، ۱۶۷/۳
فتح البارى للعسقلانى، ۴۵۷/۲ ☆ الكامل لابن عدى، ۲۸۷/۱
نصب الراية للزيلعى، ۱۹۵/۲
۹۳۶ـ المصنف لعبد الرزاق، باب القرى الصغار ۱۶۹/۳

او لم تسمعه ، قال : قلت لعطاء : ما القرية الجامعة ؟ قال : ذات الجماعة و الامير القاضی و الدور المجتمعة ، غير لامتفرقة الآخذ بعضها بعض كهئية جدة۔

فتاوی رضویہ ۳/۶۷۲

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم شہر میں ہو اور جمعہ کے دن اذان ہو جائے تو اب تم پر لازم ہے کہ جمعہ کی نماز میں حاضری دو خواہ تم نے اذان سنی ہو یا نہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے شہر کی تعریف وصفت معلوم کی کہ کس آبادی کو کہتے ہیں؟ فرمایا: جہاں جماعت ہوتی ہو۔ کوئی حاکم ہو اور وہ حاکم حد قصاص جاری کر سکتا ہو۔ گھروں کا سلسلہ متصل ہو کہ آپس میں ملے ہوں۔ جیسے جدہ کی آبادی۔ ۱۲م

(۳) خطبہ جمعہ خاموشی سے سنو

۹۳۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روز جمعہ خطبۂ امام کے وقت تو دوسرے سے کہے چپ، تو تو نے خود لغو کیا۔

فتاوی رضویہ ۳/۶۹۷

۹۳۸۔ **عن** أمير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِصَاحِبِهِ صَهٍ فَقَدْ لَغَا ،

۹۳۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الانصات يوم الجمعة ، ۱/۱۲۸
الصحيح لمسلم ، كتاب الجمعة ، ۱/۲۸۱
السنن لابی داؤد كتاب الصلوٰة باب الكلام و الامام يخطب، ۱/۱۵۸
السنن للنسائی، باب الانصفا للخطبة يوم الجمعة ، ۱/۱۵۸
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی الاستماع للخطبة، ۱/۷۸
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۲۷۲ ☆ السنن للدارمی، ۱/۳۲۴
المصنف لعبد الرزاق، ۵۲۲۴، ۳/۲۲۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴/۲۵۸
نصب الراية للزيلعی ، ۲/۲۰۹ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲/۶۰
فتح الباری للعسقلانی ، ۲/۴۰۹ ☆ السلسله الصحيحة للالبانی، ۱/۱۱۸

۹۳۸۔ السنن لابی داؤد ، باب فضل يوم الجمعة، ۱/۱۵۱
المسند لاحمد بن حنبل ۱/۹۳ ☆ الجامع الكبير ، ۲/۶۳

وَ مَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهُ فِي جُمُعَتِهِ تِلْكَ شَيْءٌ ـ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے چپ کہے اس نے لغو کیا اور جس نے لغو کیا اسکے لئے اس جمعہ میں کچھ اجر نہیں۔　　فتاوی رضویہ ۳/۶۹۷

۹۳۹۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ يَتَكَلَّمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ، وَ الَّذِي يَقُولُ لَهُ أَنْصِتْ لَيْسَ لَهُ جُمُعَةٌ ـ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جب امام خطبہ میں ہو تو بولنے والا ایسا ہے جیسا گدھا جس پر کتابیں لدی ہوں۔ اور جو اس سے چپ کہے اسکا جمعہ نہیں۔　　فتاوی رضویہ ۳/۶۹۷

(۴) خطیب دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے

۹۴۰۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يخطب خطبتين يقعد بينهما۔　　فتاوی رضویہ ۳/۷۶۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو دونوں خطبوں کے درمیاں بیٹھتے۔۱۲م

(۵) دونوں خطبوں کے درمیان دعا

۹۴۱۔ عن أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : بينما النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يخطب يوم الجمعة اذا قام رجل فقال : يا رسول الله ! هلك الكراع ، هلك الشاء ، فادع الله ان يسقينا فمديديه و دعا۔　　فتاوی رضویہ ۳/۷۶۹

۹۳۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۲/۹۰
كنز العمال للمتقى، ۲۱۲۰۶، ۷/۷۴۵ ☆

۹۴۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب القعدة بين الخطبتين، ۱/۱۲۷
الصحيح لمسلم ، كتاب الجمعة ، ۱/۲۸۳
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الجلوس بين الخطبتين، ۱/۶۷
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى الخطبة يوم الجمعة، ۱/۷۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۵۲ ☆ ارواء الغليل للالبانى ، ۳/۷۰

۹۴۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الاستسقاء فى الخطبة، ۱/۱۲۷

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! گھوڑے اور بکریاں ہلاک ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش ہو۔ حضور نے ہاتھوں کو دراز فرمایا اور دعا کی۔١٢م

(٦) خطبۂ جمعہ سے قبل خطیب مقتدیوں کو سلام کرے

٩٤٢۔ عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دنا من منبره یوم الجمعة سلم علی من عند ه من الجلوس، فاذا صعد المنبر استقبل الناس بوجهه ثم سلم قبل ان یجلس۔

جدالممتار ١/٣٧٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منبر کے قریب پہونچتے تو منبر کے قریب بیٹھے ہوئے حضرات کو سلام فرماتے۔ اور جب منبر پر تشریف فرما ہوتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے پھر بیٹھنے سے پہلے سب کو سلام فرماتے۔١٢م

٩٤٣۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صعد المنبر سلم۔　　جدالممتار ١/٣٧٢

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منبر پر جلوہ فرما ہوتے تو سلام کرتے١٢م

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مناوی علیہ الرحمہ کے نزدیک دونوں حدیثیں ضعیف ہیں۔ لیکن ان سے سخت تعجب خیز بات یہ صادر ہوئی کہ ضعیف واہی کہنے کے بعد فرمارہے ہیں کہ منبر پر امام جب جائے تو

٩٤٢۔ السنن الکبری للبیهقی، ٣/٢٠٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٨٩٧٨

٩٤٣۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی الخطبة یوم الجمعة، ١/٧٩
السنن الکبری للبیهقی، ٣/٢٠٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤/٢٤٢
کنز العمال للمتقی، ١٧٩٧٧، ٧/٦٤

پہلے سلام کرے اسکے بعد خطبہ پڑھے۔ یہ سنت ہے۔ اور ان احادیث کے ذریعہ امام اعظم و امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مسلک رد ہو جاتا ہے کہ ان کے نزدیک سنت نہیں۔

جد الممتار ١/٣٧٢

(٧) حالت خطبہ میں عصا پر ٹیک لگانا

٩٤٤۔ **عن** الحکم بن حزن الکبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اقمنا بھا ای بالمدینۃ الطیبۃ ایاما ، شھدنا فیھا الجمعۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقام متوکأ علی عصا او قوس۔ جد الممتار ١/٣٨٧

حضرت حکم بن حزن کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ طیبہ میں چند روز مقیم رہے۔ وہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز میں حاضری دی تو دیکھا کہ سرکار لاٹھی یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے۔ ١٢م

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے صرف ایک مرتبہ کے بارے میں معلوم ہوا۔ اور قاعدہ ہے " واقعۃ عین لا تعم " کہ کسی معین و خاص واقعہ سے حکم عام ثابت نہیں ہوتا۔ کیوں کہ ہو سکتا ہے یہ عصا وغیرہ پر ٹیک لگانا کسی عذر کے سبب یا بیان جواز کیلئے ہو۔ جد الممتار ١/٣٧٨

٩٤٤۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یخطب علی قوس ١/١٥٦
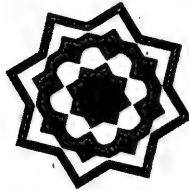
۱۷۔ عیدین

(۱) عیدین کی نماز اور وعظ ونصیحت

۹۴۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : خرجت مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم فطر او اضحی فصلی ثم خطب ثم اتی النساء فوعظهن و ذکرهن و امرهن بالصدقة ۔ فتاوی رضویہ ۶۹۲/۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید اضحیٰ کے دن گیا تو حضور نے نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا، پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور ان کو وعظ ونصیحت سے نوازا اور صدقہ کا حکم دیا۔۱۲م

۹۴۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما أن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قام فبدأ بالصلوٰة ثم خطب الناس بعد فلما فرغ نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نزل فاتی النساء فذکرهن و هو یتوکأ علی ید بلال و بلال باسط ثوبه تلقی فیه النساء صدقة۔ فتاوی رضویہ ۶۹۲/۳

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر نماز کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب خطبے سے فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے تشریف لائے اور عورتوں کی جانب تشریف لے گئے اور انکو نصیحت فرمائی۔ آپ حضرت بلال کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے جس میں عورتیں صدقہ کی چیزیں ڈال رہی تھیں۔۱۲م

۹٤٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خروج النساء و لحیض الی المصلی، ۱۳۳/۱
الصحیح لمسلم، کتاب الصلوة العیدین، ۲۸۹/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی صلوة العیدین، ۹۲/۱
السنن لابی داؤد، کتاب الصلوة باب الخطبة یوم العید، ۱۶۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ٤۲۱/۱ ☆ السنن للنسائی، موعظة الامام النساء الخ، ۱۸۰/۱
۹٤٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المشی و الرکوب الی العید، الخ، ۱۳۱/۱
الصحیح لمسلم، کتاب صلوة العیدین، ۲۸۹/۱

(۲) عیدین کی نماز دو رکعت ہے

۹۴۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم اضحی فصلی العید الرکعتین ثم اقبل علینا بوجھہ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید اضحیٰ کے دن باہر تشریف لائے اور دو رکعتیں عید کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔۱۲م
فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

(۳) خطبۂ عیدین نماز کے بعد ہو

۹۴۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : شھدت صلوۃ الفطر مع نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنھم فکلھم یصلیھا قبل الخطبۃ ثم یخطب۔
فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق، امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم، امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نماز میں حاضر ہوا۔ ان سب حضرات نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ دیا۔۱۲م

۹۴۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی فی الاضحی و الفطر ثم یخطب بعد الصلوٰۃ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید فطر کے دن پہلے نماز پڑھاتے پھر نماز کے بعد خطبہ دیتے۔۱۲م

۹۵۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۹۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، استقبال الامام الناس خطبۃ العید، ۱/۱۳۳

۹۴۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب الصلوۃ العیدین، ۱/۲۸۹

الجامع الصحیح للبخاری، الخطبۃ بعد العیدین، ۱/۱۳۱

۹۴۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، المشی و الرکوب الی العید، ۱/۱۳۱

۹۵۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، کلام الامام و الناس فی خطبۃ العید ۱/۱۳۴

وسلم صلی یوم النحر ثم خطب فامر من ذبح قبل الصلوة ان بعید ذبحه ، فقام رجل من الانصار فقال : یا رسول اللہ! جیران لی ، اما قال بهم خصاصة و اما قال بهم فقر ، وانی ذبحت قبل الصلوٰۃ ، وعندی عناق لی احب الی من شاتی لحم فرخص له فیها ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کردی تھی اسے دوبارہ قربانی کا حکم دیا۔ایک انصاری شخص کھڑے ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میرے کچھ پڑوسی ہیں۔راوی کہتے ہیں یا تو انہوں نے یہ کہا کہ وہ بھوکے تھے یا یہ کہا کہ وہ محتاج تھے۔لہذا میں نے نماز سے پہلے ہی قربانی کردی۔اب میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں کے گوشت سے زیادہ پسند ہے۔چنانچہ حضور نے انکو اسکی قربانی کی اجازت دیدی۔۱۲م

۹۵۱۔ **عن** جندب بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح و قال من ذبح قبل ان یصلی فلیذبح اخری مکانها و من لم یذبح فلیذبح باسم اللہ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور اسکے بعد قربانی کی۔اور فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کردی ہے وہ دوبارہ کرے اور جس نے نہیں کی ہے وہ اب بسم اللہ کہہ کر قربانی کرے۔۱۲م

۹۵۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهم یصلون العیدین قبل الخطبة ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۹۵۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کلام الامام و الناس فی خطبة العید، ۱/۱۳۴

۹۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الخطبة بعد العید ۱/۱۳۱

الجامع للترمذی، باب فی صلوة العیدین قبل الخطبة، ۱/۷۰

السنن للنسائی، باب صلوة العیدین قبل الخطبة، ۱/۲۳۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر، اور امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔١٢م

٩٥٣۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یخرج یوم العید فیصلی رکعتین ثم یخطب فیأمر بالصدقۃ فیکون اکثر من یتصدق انس ۔　　فتاوی رضویہ ٣/٩٠٧

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن عیدگاہ تشریف لیجاتے اور دو رکعت نماز پڑھاتے پھر خطبہ دیتے اور صدقہ کا حکم فرماتے۔ تو اکثر صدقہ وصول کرنے والے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے تھے۔١٢م

٩٥٤۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر و الاضحی الی المصلی ، فاول شئی یبدأ بہ الصلوۃ ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس و الناس جلوس علی صفوفھم فیعظھم و یوصیھم ، فان کان یرید أن یقطع بعثا قطعہ او یأمر بشئ أمر بہ ثم ینصرف۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر اور عید اضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لیجاتے۔ سب سے پہلے نماز عید ادا فرماتے پھر پلٹ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور لوگوں کے روبرو کھڑے ہوکر جبکہ لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے آپ وعظ فرماتے اور اچھے کاموں کی وصیت فرماتے۔ پھر اگر کسی جگہ جہادوغیرہ کیلئے کسی دستہ کو بھیجنا ہوتا تو اسکو منتخب فرماتے۔ یا کسی دوسری چیز کا حکم دینا ہوتا تو حکم صادر فرماتے پھر واپس تشریف لاتے۔١٢م

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سب حدیثیں ظاہر کرتی ہیں کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق و فاروق وعثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز عید کا سلام پھیر کر کچھ دیر کے بعد خطبہ شروع فرماتے۔

فتاوی رضویہ ٣/٩٠٧

٩٥٣۔ السنن للنسائی، باب حث الامام علی الصدقۃ فی الخطبۃ، ٢٣٤/١

٩٥٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الخروج الی المصلی بغیر منبر، ١٣١/١

۹۵۵۔ **عن** عبد اللہ بن السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: حضرت بالعید مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی بنا العید ثم قال: قد قضینا الصلوۃ فمن احب ان یجلس للخطبة فلیجلس و من احب ان یذھب فلیذھب۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میں عید کی نماز میں حاضر ہوا تو حضور نے عید کی نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: ہم نماز تو پڑھ چکے اب جو خطبہ سننے کیلئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے چلا جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۱

(۴) خطبۂ عیدین اور دعا بعد نماز ہو

۹۵۶۔ **عن** ابرهیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کانت الصلوۃ فی العیدین قبل الخطبة ثم یقف الامام علی راحلته بعد الصلوۃ فیدعو ویصلی بغیر اذان و لا اقامة۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز عیدین خطبہ سے پہلے ہوتی تھی۔ پھر امام اپنے راحلہ پر وقوف کر کے نماز کے بعد دعا مانگتا اور نماز بے اذان و اقامت ہوتی۔

(۵) عید کے دن کی فضیلت

۹۵۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: اِذَا کَانَتْ غَدَاۃُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَآئِکَۃَ فِی کُلِّ بَلَدٍ (و ذکر الحدیث الی ان قال) فَاِذَا بَرَزُوْا اِلٰی مُصَلَّاھُمْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ (و ساق) وَ یَقُوْلُ: یَا عِبَادِی ا سَلُوْنِی فَوَعِزَّتِی وَ جَلَالِی، لَا تَسْئَلُوْنِی الْیَوْمَ شَیْئًا فِی جَمْعِکُمْ لِآخِرَتِکُمْ اِلَّا اَعْطَیْتُکُمْ، وَلَا لِدُنْیَاکُمْ اِلَّا نَظَرْتُ لَکُمْ، فَوَعِزَّتِی لَاَسْتُرَنَّ عَلَیْکُمْ عَثَرَاتِکُمْ مَارَاقَبْتُمُوْنِی، وَ عِزَّتِی وَ جَلَالِی لَا اُخْزِیْکُمْ وَلَا اُفْضِحُکُمْ بَیْنَ اَصْحَابِ الْحُدُوْدِ، وَ انْصَرِفُوا مَغْفُوْرًا لَکُمْ قَدْ اَرْضَیْتُمُوْنِی وَرَضِیْتُ

۹۵۵۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی انتظار الخطبة بعد الصلوٰۃ ۱/۹۳
السنن لابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب الجلوس للخطبة، ۱/۱۶۳
۹۵۶۔ کتاب الآثار لمحمد، باب صلوۃ العیدین، ۴۱

عَنْکُمْ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور سید یوم النشور علیہ افضل الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جب عید کی صبح ہوتی ہے مولیٰ سبحانہ تعالیٰ ہر شہر میں فرشتے بھیجتا ہے۔(اسکے بعد حدیث میں فرشتوں کا شہر کے ہر ناکہ پر کھڑا ہونا اور مسلمانوں کو عیدگاہ کی طرف بلانا بیان ہوا۔ پھر ارشاد ہوا) جب مسلمان عیدگاہ کی طرف میدان میں آتے ہیں (مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرشتوں سے یوں فرماتا ہے اور ملائکہ اس سے یوں عرض کرتے ہیں۔ پھر فرمایا) رب تبارک وتعالیٰ مسلمانوں سے ارشاد فرماتا ہے۔ اے میرے بندو! مانگو، کہ قسم مجھے اپنی عزت وجلال کی آج اس مجمع میں جو چیز اپنی آخرت کیلئے مانگو گے میں تمہیں عطا فرماؤنگا۔ اور جو کچھ دنیا کا سوال کروگے اس میں تمہارے لئے نظر کرونگا۔(یعنی دنیا کی چیزیں خیر وشر دونوں کی متحمل ہیں۔ اور آدمی اکثر اپنی نادانی سے خیر کو شر، شر کو خیر سمجھ لیتا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ لہذا دنیا کیلئے جو کچھ مانگو گے اس میں بکمال رحمت نظر فرمائی جائے گی۔ اگر وہ چیز تمہارے حق میں بہتر ہوئی عطا ہوگی ورنہ اس کے برابر بلا دفع کریں گے یا دعا قیامت کیلئے ذخیرہ رکھیں گے اور یہ بندے کیلئے ہر صورت سے بہتر ہے) مجھے اپنی عزت کی قسم جب تک تم میرا مراقبہ رکھو گے میں تمہاری لغزشوں کی ستاری فرماؤنگا۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم، میں تمہیں اہل کبائر میں فضیحت ورسوا نہ کرونگا۔ پلٹ جاؤ مغفرت پائے ہوئے۔ بیشک تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے خوشنود ہوا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر غفرلہ القدیر کہتا ہے۔ اس کلام مبارک کا اول " یا عبادی سلونی " ہے۔ یعنی اے میرے بندو! مجھ سے دعا کرو۔ اور آخر انصرفوا مغفورا لکم ، یعنی گھروں کو پلٹ جاؤ کہ تمہاری مغفرت ہوئی۔ تو ظاہر ہوا کہ یہ ارشاد بعد ختم نماز ہوتا ہے کہ ختم نماز سے پہلے گھروں کو واپس جانے کا حکم ہرگز نہ ہوگا۔ تو اس حدیث سے مستفاد کہ خود رب العزت جل وعلا بعد نماز عید مسلمانوں سے دعا کا تقاضا فرماتا ہے، پھر وائے بدبختی اسکی جو ایسے وقت مسلمانوں کو اپنے رب کے حضور دعا سے روکے۔" نسال اللہ العفو و العافیۃ۔ آمین۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۲۷

(۶) معذور عورتیں بھی عید کے دن دعا میں شریک ہوں

۹۵۸۔ **عن** أم عطية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كنا نومران نخرج يوم العيد حتى تخرج البكر من خدرها حتى تخرج الحيض فيكن خلف الناس فيكبرون بتكبيرهم و يدعون بدعا ئهم يرجون بركة ذلك اليوم و طهرته۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عورتوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ عید کے دن باہر جائیں یہانتک کہ کنواری اپنے پردہ سے نکلے یہاں تک کہ حیض والیاں باہر آئیں۔ صفوں کے پیچھے بیٹھیں۔اس دن کی برکت اور پاکیزگی کی امید کریں۔

فتاوی رضویہ ۷۸۲/۳

(۷) عیدین میں دوگانہ سے پہلے اور بعد میں کھانا

۹۵۹۔ **عن** بريدة بن حصيب الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال :كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم و لا يطعم يوم الاضحى حتى يصلى ۔

فتاوی رضویہ ۸۱۱/۳

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ تناول فرمائے بغیر باہر تشریف نہیں لاتے۔اور عید اضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہی کچھ تناول فرماتے۔۱۲م

۹۶۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : من السنة ان لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم و لا يأكل يوم الاضحى حتى يرجع۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عید الفطر کے دن کچھ کھا کر عیدگاہ جانا اور عید اضحیٰ کے دن واپس آکر کھانا سنت ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸۱۱/۳

۹۶۱۔ **عن** بريده بن حصيب الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله

۹۵۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب شهود الحائض للعيدين، ۱۳۲/۱

۹۵۹۔ الجامع للترمذی، باب فى الاكل يوم الفطر قبل الخروج، ۷۱/۱

۹۶۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۴۳/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۹۹/۲

۹۶۱۔ السنن للدار قطنی، کتاب العیدین، ۱۸۰/۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یخرج یوم الفطر حتی یأکل، وکان لا یأکل یوم النحر حتی یرجع، فیأکل من اضحیتہ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۱۱

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ تناول فرما کر عیدگاہ تشریف لیجاتے اور عید اضحیٰ کے دن واپس آکر قربانی کا گوشت تناول فرماتے ۔ ۱۲م

۱۸۔ نماز کسوف

(۱) سورج گرہن کی نماز

۹۶۲۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انکسفت الشمس فی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یوم مات ابرھیم بن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال الناس : انما انکسفت لموت ابرھیم ، فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فصلی بالناس ست رکعات باربع سجدات ، بدأفکبر ثم قرأ فاطال القراء ۃ ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسه من الرکوع ، فقرأ قرأۃ دون القرأۃ الاولی، ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسه من الرکوع فقرأ قرأۃ دون القرأۃ الثانیة، ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسه من الرکوع، ثم انحد ر بالسجود فسجد سجدتین ، ثم قام فرکع أیضا ثلث رکعات لیس فیھا رکعة الا التی قبلھا اطول من التی بعد ھا و رکوعه نحواً من سجوده ثم تأخر و تأخرت الصفوف خلفه حتی انتھینا ، و قال أبو بکر حتی انتھی الی النساء ، ثم تقدم و تقدم الناس معه حتی قام فی مقامه فانصرف حین انصرف و قد اضت الشمس فقال : یا ایھا الناس ! انما الشمس و القمر ایتان من ایات اللہ و انھما لا ینکسفان لموت احد من الناس ، و قال ابو بکر لموت بشر ، فاذا رأیتم شیأ من ذلک فصلو حتی تنجلی ، ما من شئ توعدونه الاو قد رأیته فی صلاتی ھذہ ، لقد جئ با لنار وذلکم حین رأیتمونی تأخرت مخافة أن یصیبنی من لفحھا ، و حتی رأیت فیھا صاحب المحجن یجر قصبه فی النار کان یسرق الحاج بمحجنه ، فان فطن له قال : اِنما تعلق بمحجنی ، و أن غفل عنه ذھب به و حتی رأیت فیھا صاحبة الھرۃ التی ربطتھا فلم تطعمھا ولم تدعھا تأکل من خشاش الأرض حتی ما تت جوعا ، ثم جئ بالجنة و ذلکم حین رأیتمونی تقدمت حتی قمت فی مقامی و لقد مددت یدی وانا ارید ان اتناول من ثمرھا لتنظرو الیه ، ثم بدأ لی ان لا افعل ، فما من شئ توعدونه الاقد رأیته فی صلوتی ھذہ۔

۹۶۲۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الکسوف ، ۱/۲۹۷

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوا جس دن حضور کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا۔لوگوں نے اس پر کہا: یہ سورج گہن حضرت ابراہیم کے وصال کی وجہ سے ہوا۔ یہ سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور چھ رکوع اور چار سجدوں سے نماز پڑھائی۔اس طرح کہ تکبیر تحریمہ کہی پھر خوب لمبی قرأت کی، پھر اتنی ہی دیر رکوع فرمایا۔پھر رکوع سے سر اٹھا کر دوبارہ قرأت کی لیکن پہلی قرأت سے کم، پھر اس قرأت وقیام کے برابر رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور دوسری قرأت سے کم قرأت کی، پھر قیام کی مقدار رکوع کیا۔پھر سجدہ کیلئے جھکے تو دو سجدے کئے۔پھر کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ قرأت اور تین رکوع اس مرتبہ بھی کئے اس طریقے پر جس طرح پہلی رکعت میں کئے تھے کہ پہلا رکوع طویل، دوسرا اس سے کم، اور تیسرا اس سے کم، اور رکوع سجدہ کے برابر تھا۔پھر آپ پیچھے ہٹے اور صفوں کے تمام لوگ پیچھے ہٹنے لگے یہاں تک کہ ہم لوگ عورتوں کی صفوں کے قریب پہونچ گئے۔پھر حضور آگے بڑھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ آگے بڑھے اور پہلے مقام پر پہونچ گئے۔پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت سے گہن نہیں ہوتے۔جب تم ایسا دیکھو تو اس وقت تک نماز میں مشغول رہو جب تک یہ روشن نہ ہو۔میں نے آج اس نماز میں ہر وہ چیز دیکھ لی جسکا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔میرے سامنے دوزخ لائی گئی۔اور یہ اس وقت جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹ رہا ہوں اس خوف سے کہ کہیں اسکی لو مجھے نہ لگ جائے۔دوزخ اتنی قریب تھی کہ میں نے اس میں آنکڑے والے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں گھسیٹ رہا تھا۔وہ شخص دنیا میں حاجیوں کی چوری اس آنکڑے کے ذریعہ کیا کرتا تھا کہ اس میں کوئی کپڑا پھانس لیتا۔اگر مالک کو پتہ چل جاتا تو کہدیتا کہ میرے اس آنکڑے میں پھنس گئی۔اور اگر غافل رہ جاتا تو وہ چیز لیکر چلتا ہوتا۔اور میں نے اس دوزخ میں اس عورت کو بھی دیکھا جس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا۔نہ اسے کھانا دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی یہاں تک کہ وہ بھوک سے مرگئی۔پھر جنت میرے سامنے لائی گئی۔یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں آگے بڑھ رہا ہوں۔یہاں تک کہ میں اپنی جگہ جاکر کھڑا ہو گیا میں نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور

چاہتا تھا کہ اس کے پھل توڑلوں تا کہ تم انکو دیکھو۔ لیکن مجھے پھر خیال آیا کہ ایسا نہ کروں۔
غرضکہ میں نے ان تمام چیزوں کا مشاہدہ اپنی اس نماز میں کیا جنکا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔۱۲م

۹۶۳۔ **عن** أسماء رضی الله تعالیٰ عنها قالت : خسفت الشمس علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فدخلت علی عائشة رضی الله تعالیٰ عنها و وهی تصلی فقلت : ما شأن الناس یصلون ، فاشارت برأسها الی السماء فقلت : آیة ، قالت : نعم ، فاطال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم القیام جدا حتی تجلانی الغشی فاخذت قربة من ماء الی جنبی فجعلت اصب علی رأسی او علی وجهی من الماء ، قالت : فانصرف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قد تجلت الشمس ، فخطب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الناس ، فحمده الله و اثنی علیه ، ثم قال: أَمَّا بَعْدُ ! مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ اَکُنْ رَأَیْتُهُ اِلَّا قَدْرَأَیْتُهُ فِی مَقَامِی هٰذَا حَتّٰی الْجَنَّةَ وَ النَّارَ ، وَ اِنَّهُ قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اِنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِقَرِیْبًا اَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ، لا ادری ای ذلك قالت اسمآء : فیوتی احدکم فیقال ما علمك بهذا الرجل ؟ فاما بالمؤمن او الموقن ، لا ادری ای ذلك قالت اسماء؟ فیقول :هو محمد ، هو رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، جاء بالبینات و الهدی ، فاجبنا و اطعنا ثلاث مرار ، فیقال له ، نم قد کنا نعلم انك لتومن به فنم صالحا ، و اما المنافق او المرتاب لا ادری ای ذلك قالت اسمآء؟ فیقول : لا ادری سمعت الناس یقولون شیأ فقلت ۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں سورج گہن ہوا۔ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہونچی تو انکو نماز پڑھتے دیکھا۔ میں نے ان سے کہا، یہ لوگ اس وقت نماز کیوں پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عائشہ نے نماز ہی میں سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا: ایک نشانی ہے۔ انہوں نے اشارہ سے جواب بھی دیا۔ حضور نے اس نماز میں قیام اتنا لمبا کردیا کہ مجھے غشی آنے لگی۔ لہذا میں نے ایک مشک سے جو میرے پہلو میں تھی پانی ڈالنا شروع کیا اور سر اور چہرے پر ڈالا۔ فرماتی ہیں: پھر حضور نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر حضور

۹۶۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب الکسوف، ۲۹۸/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوۃ النساء مع الرجال فی الکسوف، ۱۴۴/۱

نے خطبہ دیا۔اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔پھر اسکے بعد فرمایا:کوئی چیز ایسی نہیں رہی جسکو میں نے نہیں دیکھا تھا مگر میں نے اپنے اسی مقام سے دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی۔ اور میری طرف وحی آئی کہ تم لوگ عنقریب قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔یا دجال کے فتنہ کی طرح جانچے جاؤ گے۔ روای کہتے ہیں: یہ خیال نہیں کہ حضرت اسماء نے کیا کہا؟ تو ہر ایک کے پاس ایک شخص آئیگا اور کہے گا ان مرد کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ مومن یا موقن (حضرت اسماء نے کیا کہا خیال نہیں) تو یہ کہے گا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس سے واضح اور کھلے معجزے لیکر آئے۔ہم نے فرمانبرداری اور اطاعت کی۔تین مرتبہ یہ ہی جواب دیگا۔پھر فرشتہ اس سے کہے گا: تو سو جا۔اور ہم خوب جانتے تھے کہ تو مومن ہے لہذا اچھی طرح سو جا۔لیکن منافق یا مذبذب حضرت اسماء نے کیا فرمایا خیال نہیں۔ کہیگا میں نہیں جانتا۔لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا تو میں بھی کہتا تھا۔۱۲م
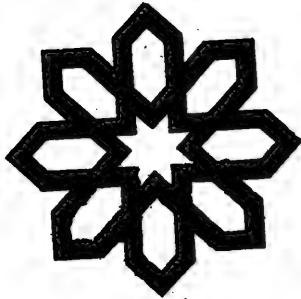
۱۹۔ نماز استسقاء

(۱) نماز استسقاء

٩٦٤۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استسقى فاشار بظهر كفيه الى السماء۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز استسقاء پڑھ کر دعا کی تو اپنے ہاتھوں کی پشت مبارک کے رخ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔۱۲م

٩٦٥۔ **عن** الإمام محمد الباقر رضى الله تعالىٰ عنه قال :انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استسقى و حول رادئه ليتحول القحط۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز استسقاء کے بعد دعا میں چادر مبارک الٹی تا کہ قحط ختم ہو جائے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ہمارے اصول پر صحیح ہے۔خادم شرع جانتا ہے کہ صاحب شرع صلوات اللہ و سلامہ علیہ کو باب دعا میں تفاؤل پر بہت نظر ہے۔ اسی لئے استسقاء میں قلب رادء فرمایا کہ تبدیل حال کی فال ہو۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

ائمہ کرام نے فرمایا: کہ چادر الٹنا اس لئے مشروع ہے کہ قحط سے بارش کی طرف، اور تنگی سے خوشحالی کی طرف حالت کو تبدیل کرنے کیلئے نیک فال بن سکے۔

اسی لئے بدخوابی کے بعد جو اسکے دفع شر کی دعا تعلیم فرمائی ساتھ ہی یہ بھی ارشاد ہوا کہ کروٹ بدل لے تا کہ اس حال کے بدل جانے پر فال حسن ہو۔

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں۔

٩٦٤۔ الصحيح لمسلم، كتاب صلوة الاستسقاء ٢٩٣/١

٩٦٥۔ السنن للدارقطنى، كتاب الاستسقاء، ٦٦/٢

تا کہ اس سے نجات کیلئے نیک فال بن سکے۔اسی لئے ہنگام دعائے استسقاء پشت دست جانب آسمان رکھے کہ ابر چھانے اور باراں آنے کی فال ہو۔

اسی لئے علماء نے مستحب رکھا کہ جب دفع بلا کیلئے دعا ہو پشت دست سوئے سماء ہو۔گویا ہاتھوں سے آتش فتنہ کو بجھاتا اور جوش بلا کو دباتا ہے۔اسی لئے دعا کے بعد چہرہ پر ہاتھ پھیرنا مسنون ہوا کہ حصول مراد وقبول دعا کی فال ہو۔گویا دونوں ہاتھ خیر وبرکت سے بھر گئے۔ اس نے وہ برکت اعلیٰ واشرف اعضاء پر الٹ لی کہ اس کے توسط سے سب بدن کو پہونچ جائیگی۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰
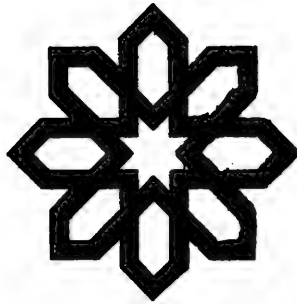
۲۰۔ سہو

(۱) نماز میں سہو کا بیان

۹۶۶۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیْسَ عَلیٰ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ سَهْوٌ ، فَاِنْ سَهَا الْاِمَامُ فَعَلَیْهِ وَ عَلیٰ مَنْ خَلْفَهٗ۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۴۱

حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقتدی پر سجدہ سہو نہیں۔ اور امام سے سہو ہو جائے تو امام و مقتدی پر سجدہ سہو واجب ہے۔۱۲م

۹۶۷۔ **عن** عقبه بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَؤُمُّ عَبْدٌ قَوْمًا اِلَّا تَوَلّٰی مَا کَانَ عَلَیْهِمْ فِی صَلٰوتِهِمْ فَاِنْ حَسُنَ فَلَهٗ وَلَهُمْ ، وَاِنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهِ وَلَا عَلَیْهِمْ۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۴۲

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی قوم کی امامت نہیں کرتا مگر وہ اس شئی کا ذمہ دار ہوتا ہے جو قوم کی نماز میں ہو۔ اگر امام نے اچھا کام کیا تو اسکا ثواب امام و مقتدی دونوں کو ملیگا۔ اور اگر کوئی کوتاہی ہوئی تو امام پر گناہ اور مقتدیوں پر کچھ نہیں۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں مقتدی پر سہو کی نفی فرمائی اور وہ نفی وقوع نہیں لا جرم نفی حکم ہے۔ جیسا کہ اس پر کلمہ "علی" دلالت کررہا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ سہو مقتدی کوئی حکم نہیں رکھتا ہے۔
فتاوی رضویہ ۳/۶۴۲

۹۶۶۔ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۶ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۳۱
السنن للدار قطنی، ۱/۳۷۷ ☆

۹۶۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۳۲۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۴۵

(۲) سجدۂ سہو کی حکمت

٩٦٨۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهٖ فَلَا يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا أَوْ أَرْبَعًا، فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَ لْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَإِنْ كَانَ يُصَلِّي خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَ إِنْ كَانَ صَلّٰى تَمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور یہ علم نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھیں ہے یا چار۔ تو جتنی مشکوک ہیں انکو چھوڑ دے اور جس قدر پر یقین ہے اس پر بنا کرے۔ پھر سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ اب اگر واقع میں پانچ رکعتیں ہوئیں تو یہ دونوں سجدے اسکی نماز کا دوگانہ پورا کردیں گے۔ اور اگر واقع میں چار ہی ہوئیں تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت وخواری ہوں گے۔ فتاوی رضویہ ۱/۷۲۶

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی صورت مذکورہ میں تین ہی رکعتیں سمجھے کہ اس قدر پر یقین ہے۔ اور چوتھی میں شک ہے تو چار نہ سمجھے۔ لہذا ایک رکعت اور پڑھ کر سجدۂ سہو کرے۔ تو گویا یہ دونوں سجدے ایک رکعت کے قائم مقام ہو جائیں گے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۹۲۶

٩٦٨۔ الصحیح لمسلم، باب من شك فی صلوته، ۱/۲۱۱
السنن الکبری للبیھقی، ۲/۳۳۱ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۶۹۳
التمھید لابن عبد البر، ۵/۲۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳/۲۸۱

۲۱۔ مکروہات

(۱) مکروہات نماز

۹۶۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ہرگز تم میں کوئی شخص ایک ہی کپڑا پہن کر نماز نہ پڑھے کہ کندھے پر اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۰

۹۷۰۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلوة فی السراويل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فقط پائجامہ پہن کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۰

۹۷۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَ اَنْ لَا اَكُفَّ شَعْرًا وَ لَا ثَوْبًا ۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۸۰

۹۶۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا صلی فی الثوب الواحد، ۱/۵۲
الصحيح لمسلم، باب صلوة فی ثوب الواحد و صفة لبسه، ۱/۱۹۸
السنن لابی داؤد، كتاب الصلوة باب جماع اثواب يابصلی فيه، ۱/۹۲
شرح السنة للبغوی ۲/۴۲۲ ☆ الصحيح لابی عوانة، ۲/۶۱

۹۷۰۔ تاريخ بغداد خطيب، ۵/۱۳۸ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۲/۱۹۲

۹۷۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب لايكف ثوبه فی الصلوة، ۱/۱۱۳
الصحيح لمسلم، باب اعضاء السجود و النهی عن كف الشعر، ۱/۱۹۳
السنن لابن ماجه باب السجود، ۱/۶۳
السنن للنسائی، باب النهی عن كف الشعر فی السجود، ۱/۱۲۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۷۹ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۱/۵۰
تاريخ بغداد للخطيب، ۴/۸ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۴۴۲۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ مجھے سات اعضا پر سجدہ کا حکم ملا اور یہ بھی کہ رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے بال اور کپڑوں کو نہ روکوں۔ ۱۲م

۹۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اُمِرْتُ اَنْ لَا اَکُفَّ الشَّعْرَ وَ الثِّیَابَ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۲۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ملا کہ میں نماز میں بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔ ۱۲م

۹۷۳۔ **عن** بریدہ الأسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی أن یصلی الرجل فی سراویل و لیس علیہ رداء۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف پائجامہ پہن کر نماز پڑھے اور اس پر چادر نہ ہو۔

فتاوی رضویہ /۶۲۶

(۲) محراب ودر میں کھڑے ہونیکی ممانعت

۹۷۴۔ **عن** قرۃ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا ننھی ان نصف بین السواری علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونطر دعنھا طردا۔

حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہمیں دوستونوں کے درمیان صف باندھنے سے منع فرمایا

۹۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یکف ثوبہ فی الصلوۃ، ۱/۱۱۲
الصحیح لمسلم، باب اعضاء المسجود و النھی عن کف الشعر، ۱/۱۹۳
السنن لابن ماجہ، باب السجود، ۱/۶۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۷۹ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۹۹۸، ۲/۱۸۵
۹۷۳۔ السنن لابی داؤد، کتاب الصلوۃ باب من قال یزربہ ازا کان صیقان ۱/۹۳
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۷۹ ☆
۹۷۴۔ السنن لابن ماجہ، باب الصلوۃ بین السواری فی الصنف، ۱/۷۱

جاتا اور وہاں سے دھکے دیکر ہٹائے جاتے تھے۔

۹۷۵۔ **عن** عبد الحمید بن محمود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : صلینا خلف امیر من الامراء فاضطر نا الناس فصلینا بین الساریتین فلما صلینا قال انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنه : کنا نتقی ھذا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم۔

حضرت عبدالحمید بن محمود تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی۔ لوگوں نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم دوستونوں کے درمیان نماز پڑھیں۔ جب ہم پڑھ چکے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم زمانہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس سے بچتے تھے۔

۹۷۶۔**عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : لا تصفوا بین الاساطین و اتموا الصفوف۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ستونوں کے بیچ میں صف نہ باندھو اور صفیں پوری کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

در میں نماز ناجائز بتانا زیادت ہے۔ ہاں امام کو مکروہ ہے منفرد کا اس حکم مین شریک کرنا ٹھیک نہیں۔ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ معظمہ میں تشریف لے گئے تو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔ کماثبت فی الصحاح عن ابن عمر عن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنهم ۔ اور امام کو در میں کھڑا ہونا بلا کراہت جائز ماننا صحیح نہیں۔ یونہی منفرد کا محراب میں قیام مکروہ جاننا کہ یہاں جو وجوہ کراہت علماء نے لکھے ہیں۔ یعنی شبہ اختلاف مکان امام و جماعت، یا اشتباہ حال امام، یا تشبہ اہل کتاب، ان میں سے کوئی وجہ منفرد کیلئے متحقق نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۳

۹۷۵۔ الجامع للترمذی و حسنه، باب ما جاء فی کراهیة الصف بین السواری، ۱/۳۱
المستدرک للحاکم و صححه، ۱/۲۱۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۳۱

۹۷۶۔ عمدة القاری للعینی، قبیل باب الصلوة الی الراحلة

(۳) نماز میں قبلہ کی جانب تھوکنا منع ہے

۹۷۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا کَانَ اَحَدُکُم یُصَلِّی فَلَا یَصبِقُ قِبَلَ وَجهِهٖ ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ قِبَلَ وَجهِهٖ اِذَا صَلّٰی ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز میں ہو تو سامنے کو نہ تھوکے کہ نمازی کے سامنے اللہ عزوجل کا فضل وجلال اور رحمت وعظمت ہوتے ہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تحت ائمہ دین فرماتے ہیں: نمازی پر واجب ہے کہ معظمین کے سامنے کھڑے ہونے میں جس بات میں انکی تعظیم جانتا ہے وہی ادب اپنی جانب قبلہ میں ملحوظ رکھے۔ کہ اللہ عزوجل سب سے زیادہ احق تعظیم ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۲۵

(۴) نمازی کے سامنے ایسی چیز نہ ہو جس سے دل ہٹے

۹۷۸۔ **عن** عثمان بن طلحه رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنِّی کُنتُ رَاَیتُ قَرنَی الکَبشِ حِینَ دَخَلتُ البَیتَ ، فَنَسِیتُ اَن آمُرَکَ اَن تُخَمِّرَهُمَا فَخَمِّرهُمَا فَاِنَّهٗ لَا یَنبَغِی اَن یَّکُونَ فِی البَیتِ شَیءٌ یَشغَلُ المُصَلِّی ، قال سفیان : لم تزل قرنا الکبش فی البیت حتی احترق البیت فاحترقا۔

حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب میں بیت اللہ شریف میں داخل ہوا تھا تو میں نے مینڈھے کے دو سینگ دیکھے تھے۔ میں انکو ڈھانکنے کا حکم دینا بھول گیا۔ لہذا تم انکو ڈھانک دو۔ کیونکہ نمازی کے سامنے کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیئے جس سے نمازی کا دھیان بٹے ،حضرت سفیان

۹۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کفارة البزاق فی المسجد ، ۱/۵۹
الصحیح لمسلم ، باب النهی عن البصاق فی المسجد ، ۱/۲۰۷
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۹۳ ☆ الموطا لمالک ، ۱۹٤
شرح السنة للبغوی ، ۲/۲۸٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۳۱۰
۹۷۸۔ السنن لابی داؤد ، باب صلوۃ فی الکعبة ، ۱/۲۷۷

حدیث کے راوی کہتے ہیں۔ یہ دونوں سینگ بیت اللہ شریف میں موجود رہے اور اس وقت یہ جل گئے جب خانہ کعبہ میں آگ لگی۔۱۲م

(۵) نماز میں آسمان کی طرف منہ اٹھانا ممنوع ہے

۹۷۹۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیَنْتَهِیَنَّ أَقْوَامٌ یَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَی السَّمَاءِ فِی الصَّلٰوةِ اَوْ لَا تَرْجِعَ اِلَیْهِمْ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جو نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں ورنہ انکی نگاہ اچک لی جائے گی۔

۹۸۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیَنْتَهِیَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِی الصَّلٰوةِ اِلَی السَّمَاءِ اَوْلَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں ورنہ انکی نگاہ اچک لی جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۷۵

۹۸۰۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن رفع البصر الی السماء، ۱۸۱/۱
السنن للنسائی باب النهی عن رفع البصر السماء و عند الدعا فی الصلوة ۱۴۲/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۵۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۳/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۸۱۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۳۰۳، ۶۱۸/۱۱

٢٢۔ عمامہ

(١) عمامہ کی فضیلت

٩٨١۔ **عن** ركانة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :فَرْقُ مَابَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہم میں اورمشرکوں میں فرق ٹوپیوں پرعمامے ہیں۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی نے فرمایا؛ مسلمان ٹوپیاں پہن کراوپر سے عمامے باندھتے ہیں۔ خالی ٹوپیاں کافروں کی وضع ہیں۔ تو عمامہ سنت ہے۔

٩٨٢۔ **عن** على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔

٩٨٣۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ فَاِذَا وَضَعُوا الْعَمَائِمَ وَضَعُوْا عِزَّهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔ جب وہ عمامے چھوڑدیں گے تو اپنی عزت اتاردیں گے۔

٩٨١۔ السنن لابى داؤد ، باب فى العمائم ، ٥٦٤/٢
المستدرك للحاكم ٤٥٢/٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ١٢٩/٧
التاريخ الكبير للطبرانى، ٦٧/٥ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ١١١/١
المسند لابى يعلى ، ١٤٤/٢ ☆ التفسير للقرطبى، ١٩٧/٤
٩٨٢۔ المسند الفردوس للديلمى، ٨٧/٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٢٥٣/٣
كنز العمال للمتقى، ٤١١٣٢، ١٥ / ٣٠٥ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ١٩٤/٢
٩٨٣۔ الجامع الصغير للسيوطى، ٢٠٣/١ ☆

۹۸٤۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِيْتُوا الْمَسَاجِدَ حُسَّرًا وَ مُقَنَّعِيْنَ فَإِنَّ الْعَمَائِمَ تِيْجَانُ الْمُسْلِمِيْنَ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدوں میں حاضر ہو سر برہنہ اور عمامے باندھے۔ اس لئے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔

۹۸٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حُلْمًا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھیگا۔

۹۸٦۔ **عن** رکانة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلْعَمَامَةُ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ فَصْلُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ، يُعْطٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِكُلِّ كُوْرَةٍ يُدَوِّرُهَا عَلٰى رَأْسِهٖ نُوْرًا۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے۔ ہر پیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دیگا اس پر روز قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔

۹۸۷۔ **عن** اسامة بن عمیر رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حُلْمًا وَالْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ۔

حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۹۸٤۔ الکامل لابن عدی،

۹۸٥۔ المستدرك للحاکم ٤/١٩٣ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١/١٦٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ٥/١١٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٠/٢٧٣
اتحاف السادة للزبیدی، ٣/٥٤ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ١١/٣٩٤
تاریخ دمشق لابن عساکر، ٥/١٧٨ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤١١٣٥، ١٥/٣٠٥

۹۸٦۔ کنز العمال للمتقی، ١١٣٥، ١٦/٣٠٥ ☆

۹۸۷۔ الکامل لابن عدی، ☆ شعب الایمان للبیهقی، ٥/١٧٦

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھو وقار زیادہ ہوگا، اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔

٩٨٨۔ **عن** عمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْعَمَائِمُ وَقَارُ الْمُؤمِنِ وَ عِزُّ الْعَرَبِ ، فَاِذَا وَضَعَتِ الْعَرَبُ عَمَائِمَهَا وَضَعَتْ عِزَّهَا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں۔ تو جب عرب عمامے اتار دیں اپنی عزت اتار دیں گے۔

٩٨٩۔ **عن** ركانة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا تَزَالُ اُمَّتِى عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَبِسُوا الْعَمَائِمَ عَلَى الْقَلَانِسِ۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت ہمیشہ دین حق پر رہیگی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں۔

٩٩٠۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ اَمَدَّنِى يَوْمَ بَدْرٍ وَ حُنَيْنٍ بِمَلٰٓئِكَةٍ يَعْتَمُّوْنَ بِهٰذِهِ الْعَمَامَةِ وَ قَالَ : اِنَّ الْعَمَامَةَ حَاجِزَةُ الْكُفْرِ وَ الْاِيْمَانِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے بدر وحنین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مدد فرمائی جو اس طرز کا عمامہ باندھتے ہیں۔ بیشک عمامہ کفر وایمان مین فارق ہے۔

٩٩١۔ **عن** عبد الاعلى بن عدى رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله دعا على بن ابى طالب فعممه و ارخى عذبة العمامة عن خلفه ثم قال: هٰكَذَا فَاعْتَمُّوا : فَاِنَّ الْعَمَامَةَ سِيْمَاءُ الْاِسْلَامِ ، وَهِىَ حَاجِزَةٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے رسول اللہ نے حضرت مولیٰ

٩٨٨۔ المسند الفردوس، ٨٨/٣ ☆

٩٨٩۔ المسند الفردوس للديلمى، ٩٣/٥ ☆

٩٩٠۔ السنن الكبرى للبيهقى، ١٤/١٠ ☆

٩٩١۔ كنز العمال للمتقى، (٤١٩٠٩)، ٤٨٢/١٥ ☆

علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو بلایا اوران کے سر پر عمامہ باندھا کہ عمامہ کا ایک سرا پیچھے چھوڑ دیا اور ارشاد فرمایا: اس طرح عمامے باندھو کہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور یہ مسلمانوں اور مشرکوں میں فارق ہے۔

۹۹۲۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عممه بيده فذنب العمامة من و رائه ومن بين يديه ، ثم قال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ، ثم قال له : أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ، واقبل على اصحابه فقال : هٰكَذَا تَكُوْنُ تِيْجَانُ الْمَلآئِكَةِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے میرے عمامہ باندھا اور آگے سامنے شملہ چھوڑا۔ پھر فرمایا: پیچھے گھومو تو وہ پیچھے گھومے۔ پھر فرمایا: سامنے مڑو تو وہ سامنے مڑے۔ حضور نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔

۹۹۳۔ **عن** خالد بن معدان رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ اَكْرَمَ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِالْعَصَائِبِ۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا۔

۹۹۴۔ **عن** خالد بن معدان رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِعْتَمُّوْا خَالِفُوْا عَلَى الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے باندھو، اگلی امتوں یعنی یہود ونصاری کی مخالفت کرو کہ وہ عمامہ نہیں باندھتے۔

۹۹۲۔ كنز العمال للمتقى، ٤١٩١٣، ٤٨٤/١٥

۹۹۳۔ كنز العمال للمتقى، ٤١١٤٥، ٣٠٧/١٥

۹۹٤۔ شعب الايمان للبيهقى، ١٧٦/٥

٩٩٥۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی أَصْحَابِ الْعَمَائِمِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: : بیشک اللہ عزوجل اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے روز عمامہ والوں پر۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فضل صلاۃ بالعمامہ میں جو احادیث مروی ہیں وہ اگرچہ ضعاف ہیں مگر در بارۂ فضائل ضعاف مقبول ۔اس حدیث کو حافظ عراقی ۔حافظ عسقلانی اور امام رافعی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام سیوطی نے اس حدیث کو جامع صغیر میں ذکر کیا جب کہ اس کتاب میں التزام رکھا ہے کہ کوئی موضوع حدیث ذکر نہیں۔　　فتاوی رضویہ ٣/٧٣

٩٩٦۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصَّلٰوۃُ فِی الْعَمَامَةِ تَعْدِلُ بِعَشَرِ اٰلَافِ حَسَنَةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔

٩٩٧۔ **عن** معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْعَمَائِمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ ، فَاعْتَمُّوا تَزْدَادُوْا حُلْمًا، وَ مَنِ اعْتَمَّ فَلَہٗ بِکُلِّ کَوْرٍ حَسَنَةٌ ، فَاِذَا حَطَّ فَلَہٗ بِکُلِّ حَطَّةٍ حَطُّ خَطِیْئَةٍ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں ۔تو عمامہ باندھو تمہار وقار بڑھیگا۔ اور جو عمامہ باندھے اسکے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے، اور جب (بلا ضرورت یا ترک کے قصد پر اتارے تو ہر اتارنے پر ایک خطا ہے۔ یا جب (بضرورت بلا قصد ترک بلکہ بارادۂ معاودت اتارے تو ہر پیچ اتارنے پر ایک گناہ اترے۔

٩٩٥۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ٢/١٧٦
٩٩٦۔ المسند الفردوس للدیلمی، ٢/٤٠٦
٩٩٧۔ کنز العمال للمتقی، ٤١٦٠[illegible]، ١٥/٣٠٨

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دونوں معنی جو قوسین میں لکھے گئے ہیں محتمل ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔اس حدیث میں شدید قسم کا ضعف ہے۔کیونکہ اس کے تین راوی متروک و متہم ہیں۔عمرو بن حصین انہوں نے ابوعلاثہ سے اور انہوں نے ثور سے روایت کیا۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۳

(۲) عمامہ کی فضیلت نماز میں

۹۹۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : صَلوٰةُ تَطَوُّعٍ أَوْ فَرِیْضَةٍ بِعَمَامَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَ عِشْرِیْنَ صَلاةً بِلاَ عِمَامَةٍ، وَ جُمُعَةٌ بِعِمَامَةٍ تَعْدِلُ سَبْعِیْنَ جُمُعَةً بِلاَ عِمَامَةٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ایک نماز نفل ہو یا فرض عمامہ کے ساتھ پچیس نماز بے عمامہ کے برابر ہے۔اور ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بے عمامہ کے ہمسر ہے

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند میں کوئی کذاب ہے، نہ وضاع، نہ متہم بالکذب، نیز اس میں کوئی خلاف شرع معنی بھی نہیں اور نہ ایسے معنی جسکو عقل محال جانے۔پھر یہ کہ امام سیوطی نے اسکو جامعہ صغیر میں نقل فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۳

۹۹۹۔ **عن** سالم رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت علی ابی عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنهما و هو یتعمم ، فلما فرغ التفت فقال : اتحب العمامة ، قلت: بلی ، قال :احبها تکرم، و لا یراك الشیطان الاولی ، سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : صَلوٰةُ تَطَوُّعٍ أَوْ فَرِیْضَةٍ بِعَمَامَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَ عِشْرِیْنَ صَلاةً بِلاَ عِمَامَةٍ، وَ جُمُعَةٌ بِعِمَامَةٍ تَعْدِلُ سَبْعِیْنَ جُمُعَةً بِلاَ عِمَامَةٍ، ای بنی ! اعتم ، فان الملائکة یشهدون یوم الجمعة معتمین فیسلمون علی اهل العمائم حتی تغیب الشمس۔

۹۹۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۱٤/۱

۹۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ٤١١٣٩، ۳۰٦/۱۵

حضرت سالم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے حضور حاضر ہوا اور وہ عمامہ باندھ رہے تھے۔ جب باندھ چکے تو میری طرف التفات کر کے فرمایا: تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے، اور جب شیطان تمہیں دیکھیگا تم سے پیٹھ پھیر لیگا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: عمامہ کے ساتھ ایک نماز نفل خواہ فرض بے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعوں کے برابر ہے ۔ پھر فرمایا: اے فرزند! عمامہ باندھا کر۔ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھ کر آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حق یہ ہے کہ حدیث موضوع نہیں۔ اسکی سند میں نہ کوئی وضاع ہے، نہ متہم بالوضع، نہ کوئی کذاب ہے، نہ کوئی متہم بالکذب، لاجرم اسے امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی نے جامع صغیر میں ذکر فرمایا۔ جس کے خطبہ میں فرماتے ہیں۔

میں نے اس کتاب میں پوست چھوڑ کر خالص مغز لیا ہے اور ایسی حدیث سے بچایا ہے جسے تنہا کسی وضاع یا کذاب نے روایت کیا۔ اس حدیث کی بابت علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں فرمایا کہ حدیث منکر بلکہ موضوع ہے۔ وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کے رواۃ میں عباس بن کثیر، ابو بشر بن سیار، محمد ابن مہدی مروزی اور مہدی بن میمون مجہول ہیں۔

اقول: اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے۔ انہوں نے اس حدیث کو موضوع کیسے قرار دیدیا۔ جبکہ اس روایت میں نہ کوئی ایسی چیز ہے جسے عقل وشرع محال جانے اور نہ ہی اسکی سند میں کوئی وضاع، کذاب اور متہم ہے۔ محض راوی کے مجہول ہونے سے اس حدیث کو چھوڑنے کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ فضائل میں قابل استدلال ہی نہ رہے۔ موضوع کہنا تو بہت بڑی بات ہے۔ اس طرح کی روایات کے بارے میں خود حافظ ابن حجر عسقلانی نے القول المسدد میں بحث کی ہے۔

حافظ ابو الفرج ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا کہ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کے بعد شعر کا

ایک بیت پڑھا اسکی اس رات کی نماز قبول نہ ہوگی۔ وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کی سند میں راوی قزعہ بن سوید کے بارے میں امام احمد نے کہا: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ ابن حبان نے کہا: یہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم ہے۔ آخر میں ابن جوزی نے کہا: جب اسکی روایت میں علتیں اس قدر کثیر ہوگئیں تو اسکی روایت سے استدلال ساقط ہوگیا۔

اس پر علامہ حافظ ابن حجر نے فرمایا: یہاں پر کوئی ایسی چیز نہیں جو اس حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ کرتی ہو۔

نیز ابن جوزی نے موضوعات میں یہ حدیث بھی ذکر کی کہ:

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عسقلان ان خوش نصیب شہروں میں سے ایک ہے جن سے روز قیامت ستر ہزار ایسے افراد اٹھائے جائیں گے جنکا حساب نہیں ہوگا۔ اور اس میں پچاس ہزار شہداء اٹھائے جائیں گے جو وفد کی صورت میں صف بستہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گے حالانکہ ان کے سر کٹے ہوئے ہاتھوں میں ہوں گے اور انکی اس رگ سے خون بہہ رہا ہوگا جو بوقت ذبح کاٹی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمیں وہ چیز عطا فرما جسکا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیں روز قیامت ذلت سے محفوظ فرما۔ بلا شبہ تو وعدہ کا خلاف نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے بندوں نے سچ کہا۔ ان کو سفید نہر میں غسل دو۔ تو وہ اس نہر سے صاف شفاف اور چمکدار ہو کر نکلیں گے اور جنت [میں حسب خواہش چلے جائیں گے اور وہاں کی نعمتوں سے مستفید ہوں گے۔

اور ابن جوزی نے اس کے موضوع ہونے کی وجہ یہ بتائی کہ اس کی تمام سندوں کا مرکز ابو عقال ہے جسکا نام ہلال بن زید بن یسار ہے۔ ابن حبان نے کہا: یہ حضرت انس سے ایسی روایات موضوعہ نقل کرتا ہے جو حضرت انس نے بالکل بیان نہیں کیں۔ امام ذہبی نے میزان میں کہا: یہ باطل ہے۔

اس پر علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ روایات فضائل اعمال سے متعلق ہیں۔ اس میں اللہ کی راہ میں جہاد کی ترغیب اور شوق دلایا گیا ہے۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں جسے عقل وشرع محال قرار دیتی ہو۔ لہذا محض اس لئے اسے باطل قرار دینا کہ اس کا راوی ابو عقال

ہے قابل حجت نہیں۔ اور امام احمد احادیث احکام میں تو نہیں البتہ احادیث فضائل میں تسامح سے کام لیتے ہیں۔ ان کا یہ طریقہ معروف ومشہور ہے۔

اب امام احمد رضا قدس سرہ کا فیصلہ سنئے۔ فرماتے ہیں:

یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ یہ ہی طریقہ علامہ ابن حجر نے عمامہ والی حدیث میں کیوں نہیں اختیار فرمایا حالانکہ یہ حدیث بھی فضائل اعمال سے متعلق ہے۔ اور اس سے بارگاہ الٰہی کے ادب پر شوق دلایا گیا ہے۔ اس میں بھی کوئی ایسی بات نہیں جسے شرع وعقل محال قرار دیتی ہو۔ بلکہ اس میں کوئی راوی بھی ایسا نہیں جسے ابوعقال کی طرح موضوعات کا راوی قرار دیا گیا ہو۔ تو اس روایت پر بطلان بلکہ موضوع ہونے کا حکم محض اس بنا پر کہ بعض روایات کا ایسے راویوں سے ہونا جن کو حافظ ابن حجر نہیں جانتے یا فلاں فلاں نے ان کو ذکر نہیں کیا کیسے درست ہوسکتا ہے۔

علاوہ ازیں میرے نزدیک ابن النجار کے بعض رواۃ میں۔ سے مہدی بن میمون کے بارے میں وہم ہے یہاں راوی میمون ابن مہران ہیں، سند اس طرح ہے۔

ابونعیم کے نزدیک عیسیٰ بن یونس، اور دیلمی کے نزدیک سفیان بن زیاد دونوں نے عباس سے انہوں نے یزید سے انہوں نے میمون ابن مہران سے روایت کیا ہے۔ اور میمون سے مراد ابوایوب جزری الرقی ہیں جو نہایت ثقہ اور فقیہ ہیں۔ مسلم اور چاروں سنن کے رجال سے ہیں جیسا کہ حافظ نے خود تقریب میں کہا۔

یہ ہی وجہ ہے کہ خاتم الحفاظ علامہ سیوطی نے اس روایت کو جامع صغیر میں نقل فرمایا: جس میں انہوں نے وعدہ کیا کہ کوئی موضوع حدیث بیان نہیں کرونگا۔

اور علامہ ابن حجر کے شاگرد خاص امام سخاوی کا اس عمامہ والی حدیث ابن عمر کو موضوع کہنا صرف اپنے استاذ کے قول کی بنا پر ہے۔ کیونکہ انہوں نے موضوع ہونے کی کوئی علیحدہ سے وجہ نہیں بیان فرمائی۔ اور حدیث انس میں صرف ابان راوی متروک ہیں۔ اور ایک راوی کا متروک ہونا حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ نہیں دے سکتا۔ یہ تفصیلی گفتگو ہم نے " الهاد الكاف فی حکم الضعاف " میں کی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ملخصا ۳/۸۰-۷۹

۱۰۰۰۔ **عن** جابر عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رَكْعَتَانِ بِعِمَامَةٍ خَيْرٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةٍ بِلَاعِمَامَةٍ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۸

۱۰۰۰۔ المسند الفردوس للدیلمی ۲/۲۶۵

۲۳۔ قضائے فوائت
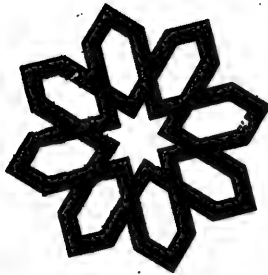
(۱) قضا نماز کا بیان

۱۰۰۱۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ نَسِيَ صَلوٰةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز بھول گیا وہ یاد آنے پر ادا کرے۔ اس نماز کا کفارہ سوائے اسکے کچھ نہیں۔

۱۰۰۲۔ **عن** أبى قتاده رضى الله تعالىٰ عنه قال : خطبنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَ لَيْلَتَكُمْ و تَاْتُوْنَ الْمَآءَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غَدًا ، فانطلق الناس لا يلوى أحد على أحد ،قال أبو قتادة فبينمارسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يسيرحتى ابهار اليل و أنا الى جنبه ، قال : فنعس رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فمال عن راحتله فأتيته فدعمته من غير أن أوقظه حتى اعتدل على راحلته قال : ثم سار حتى تهور الليل مال عن راحتله قال : فدعمته من غير أن أُوقظه حتى اعتدل على راحتله قال : ثم سار حتى اذا كان من آخر السحر مال ميلة هى اشد من الميلتين الأُولين حتى كاد ينجفل فاتيته فدعمته فرفع راسه فقال : مَنْ هٰذَا ؟ قلت : أبو قتاده ، قال: مَتٰى كَانَ هٰذَا مَسِيْرُكَ مِنِّى، قلت : مازال هذا مسيرى منذ اليلة قال : حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّهٖ، ثم قال : هَلْ تَرَانَا نَخْفٰى عَلَى النَّاسِ، ثم قال : هَلْ تَرٰى مِنْ أَحَدٍ ؟ قلت هذ راكب ، ثم قلت : هذا راكب اخر حتى اجتمعنا فكنا سبعة ركب ، قال فمال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الطريق فوضع ثم قال : احفظو علينا صلوتنا ،فكان اول من استيقظ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلمو الشمس فى ظهره قال : فقمنا فزعين ثم قال : اركبوا فركبنا فسرنا حتى اذا ارتفعت الشمس نزل ، ثم دع بميضاة كانت

۱۰۰۱۔ الصحيح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائتة ، ۲٤١/١
الجامع البخارى ، باب من نسى صلوة الخ ، ٨٤/١
۱۰۰۲۔ الصحيح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائتة ، ۲۳۹/١

معی فیھا شئ من ماء قال : فتوضأ نھا وضوء ا دون وضوء قال : و بقی فیھا شئی من ماء ثم قال لابی قتادۃ : احفظ علینا میضا تك فسیکون لھا نبأ ، ثم اذن بلال بالصلوۃ ، فصلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکعتین ثم صلی الغداۃ فصنع کما کان یصنع کل یوم ، قال : و رکب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رکبنا معہ ، قال : فجعل بعضنا یھمس الی بعض ، ما کفارۃ ما صنعنا تبفریطنا فی صلوتنا ثم قال : أَمَا لَكُمْ فِي أُسْوَةٌ ؟ ثم قال : أَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ ، اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلىٰ مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيْئَ وَقْتُ الصَّلٰوةُ الْاُخْرىٰ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا ، فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا،ثم قال: مَاتَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوْا، قال :ثم قال : اصبح الناس فقدوا نبیھم فقال ابو بکر و عمر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد کم لم یکن یخلفکم و قال الناس : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین ایدیکم فان یطیعوا ابا بکر و عمر یرشدوا ، قال : فانتھینا الی الناس حین امتد النھار وحما کل شیء وھم یقولون : یا رسول اللہ ! ھلکنا عطشنا ،فقال : لأ ھلك علیکم ، ثم قال : اطلقوا لی عمری ، قال : و دعا بالمیضاۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصب ابو قتادۃ یسقیھم فلم یعد ان رأی الناس ما فی المیضاۃ تکابوا علیھا ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أحسنو الملاء کلکم سیروی ، قال ففعلوا فجعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصب أسقیھم حتی ما بقی غیر و غیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : ثم صب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: لی : إشرب! فقلت : لا اشرب حتی تشرب یا رسول اللہ ! قال : ان ساقی القوم اخری ھم شربا ، قال : فشربت و شرب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قال : فاتی الناس المآء جامین روآء۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: تم آج زوال کے بعد اور ساری رات چلتے رہوگے یہاں تک کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل صبح پانی کے مقام پر پہونچو گے۔ لہذا لوگوں نے اس طرح سفر کیا کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔ حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں: حضور نے بھی لگاتار سفر فرمایا یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی۔ میں آپ کے پہلو میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضور کو غنودگی نے آلیا اور سواری سے ایک جانب جھکنے لگے۔ میں نے بڑھ کر سہارا دیا لیکن میں نے حضور کو بیدار نہیں کیا

۔پھر حضور سنبھل کر سواری پر تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ کافی رات گزر گئی تو پھر آپ سواری سے ایک جانب جھکنے لگے اس مرتبہ بھی میں نے سہارا دیا لیکن آپ کو اس بار بھی نہیں جگایا اور آپ سواری پر سیدھے ہوگئے۔پھر چلتے رہے یہاں تک کہ سحر کا وقت آخر ہو گیا۔پھر اس بار پہلی دونوں مرتبہ کے مقابلے میں زیادہ جھک گئے یہاں تک کہ سواری سے نیچے آنے کے قریب تھے کہ میں نے بڑھ کر روک دیا۔آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابوقتادہ، فرمایا: کب سے ہمارے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں برابر حضور کی خدمت میں ہوں۔فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے جیسے تم نے اسکے نبی کی حفاظت کی۔پھر فرمایا: تم دیکھ رہے ہو کہ ہم لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔پھر فرمایا: کیا تم کسی کو دیکھ رہے ہو۔میں نے عرض کیا: ہاں یہ ایک سوار ہے۔پھر میں نے کہا: یہ ایک اور سوار ہے۔یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہوگئے۔پھر آپ راستہ سے الگ ہو کر ایک جگہ آرام فرمانے کی غرض سے زمین پر لیٹ گئے اور فرمایا: تم لوگ ہماری نماز کا خیال رکھنا۔پھر سب لوگوں کی آنکھ لگ گئی اور سب سے پہلے بیدار ہونے والے خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔دھوپ اوپر آگئی تھی۔ہم لوگ گھبرا کر بیدار ہوئے۔فرمایا: سوار ہو جاؤ اور پھر سب چلنے لگے۔یہاں تک کہ جب دھوپ خوب اوپر آگئی تو سواری سے اترے۔وضو کا لوٹا منگوایا جو میرے پاس تھا۔اس میں تھوڑا پانی تھا ۔آپ نے خفیف وضو فرمایا کہ پانی اس میں سے بھی کچھ بچ گیا۔پھر فرمایا: اس پانی کو باقی رکھنا اس سے ایک عجیب چیز کا ظہور ہوگا۔حضرت بلال نے اذان پڑھی اور حضور نے دو رکعت نماز ادا کی۔پھر دو فرض حسب معمول جماعت سے ادا فرمائے۔پھر ہم سب سوار ہو کر چلنے لگے اور آپس میں گفتگو کرتے جاتے تھے کہ ہمارے اس قصور یعنی نماز کے قضا ہو جانے کی کیا تلافی ہوگی ۔اس پر حضور نے فرمایا: کیا میری سیرت طیبہ میں تمہارے لئے نمونہ عمل نہیں۔سنو! سوتے رہ جانے میں نماز قضا ہو جانا قصور نہیں۔قصور تو یہ ہے کہ تم بیداری میں نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ نماز کا وقت گزر جائے اور دوسرا وقت آئے۔یاد رکھو۔جب بھی ایسا اتفاق ہو تو بیدار ہو کر نماز پڑھ لیا کرنا۔پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ باقی لوگوں نے جو ہم سے جدا ہوگئے ہیں کیا کہا ہوگا۔سنو، جب لوگوں نے صبح کی تو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ پایا۔صدیق اکبر اور فاروق اعظم نے کہا: حضور تمہارے پیچھے ہونگے۔آپ تمہیں پیچھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔بعض نے کہا:

حضور تم سے آگے ہیں۔ لیکن وہ لوگ ابوبکر و عمر کی بات مان لیتے تو سیدھی راہ پاتے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ہماری ان حضرات سے ملاقات ٹھیک دوپہر کیوقت ہوئی جب دھوپ خوب تیز ہوگئی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم تو اب پیاس کی وجہ سے قریب المرگ ہیں۔ آپ نے فرمایا فکر نہ کرو ہمارا چھوٹا پیالہ لاؤ۔ پھر آپ نے وہ لوٹا منگوایا جس میں کچھ پانی محفوظ تھا۔ وہ پانی اس کٹورے میں انڈیلا گیا اور حضرت ابوقتادہ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔ لوگوں نے دیکھا کہ پانی تو ایک پیالہ ہے۔ یہ دیکھ کر صحابہ کرام ہجوم کی صورت میں جھک گئے۔ آپ نے فرمایا: اطمینان سے رہو۔ تم سب لوگ سیراب ہوجاؤ گے۔ یہ سن کر سب اطمینان سے پانی لینے لگے۔ حضور پانی ڈالتے اور میں پلاتا جاتا یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہا۔ صرف میں اور حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باقی تھے۔ حضور نے مجھ سے فرمایا پیو، میں نے عرض کیا: حضور جب تک نوش نہیں فرمائیں گے میں ہرگز نہیں پیونگا۔ حضور نے فرمایا: ساقی بعد میں پیتا ہے۔ لہذا میں نے تعمیل حکم میں پی لیا۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی نوش فرمایا۔ پھر لوگ آسودہ حالت میں پانی کے مقام پر پہونچے۔ ۱۲م

۱۰۰۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا رَقَدَ اَحَدُكُم عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ غَفَلَ عَنهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَ هَا ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ : اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے وقت سو تا رہ جائے یا غفلت ہوجائے تو جب یاد آئے اسکو ادا کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ نماز میری یاد کیلئے قائم کرو۔ ۱۲م

۱۰۰۴۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَوَقْتُهَا اِذَا ذَكَرَهَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۰۰۳۔ الصحيح لمسلم، باب قضاء الصلوه الفائتة ، ۲۴۱/۱

۱۰۰۴۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۳۲۲/۱ ☆ المعجم الاوسط للطبرانى، ۳۵۰/۸

۱۰۰۵۔ المؤطا لمالك، باب النوم عن الصلوة ،

وسلم نے ارشاد فرمایا: جونماز بھول جائے تو اس کا وقت وہ ہے جب اسے یاد آئے۔۱۲م

۱۰۰۵۔ **عن** زید بن اسلم رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا رَقَدَ اَحَدُکُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ اَوْ نَسِیَهَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَیْهَا فَلْیُصَلِّهَا کَمَا کَانَ یُصَلِّیْهَا لِوَقْتِهَا ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز سے سو جائے یا بھول جائے پھر اسکو نماز کے قضاء ہو جانے کا افسوس ہو تو اسکی تلافی یہ ہے کہ اسکو اسی طرح ادا کرے جس طرح اسکے وقت میں ادا کرتا ہے۔۱۲م

۱۰۰۶۔ **عن** میمونۃ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت : افتنا یا رسول اللہ عن رجل نسی الصلوٰۃ حتی طلعت الشمس او غربت ما کفارتہا ؟ قال: اِذَا ذَکَرَهَا فَلْیُصَلِّهَا وَ لْیُحْسِنْ صَلَاتَهٗ وَ لْیَتَوَضَّأْ وَ لْیُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ فَذٰلِکَ کَفَّارَتُهٗ۔

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں فرمائیں جو نماز بھول گیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا یا غروب ہو گیا۔ تو اسکی اس قضا کا کفارہ کیا ہے۔ فرمایا: جب یاد آئے تو خوب اچھی طرح خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھے اور اچھی طرح وضو کرے یہی اسکا کفارہ ہے۔۱۲م

۱۰۰۷۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَکَفَّارَتُهَا اَنْ یُّصَلِّیَهَا اِذَا ذَکَرَهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز بھول جائے یا سو جائے تو اسکا کفارہ یہ ہے کہ یاد آنے پر پڑھے

۱۰۰۸۔ **عن** أبی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۰۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵/۲۵
۱۰۰۷۔ الصحیح لمسلم، باب قضاء الصلوۃ الفائتۃ، ۲۴۱/۱
۱۰۰۸۔ الصحیح لمسلم، باب قضاء الصلوۃ الفائتۃ، ۲۴۱/۱

علیه وسلم : لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ، إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقْظَةِ، فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیند میں نماز قضا ہو جائے تو اس میں قصور نہیں ۔ ہاں قصور تو بیداری میں بلاعذر نماز قضا کر دینا ہے ۔ تو جب کوئی نماز پڑھنا بھول جائے یا سو جائے اسکو یاد آنے پر نماز پڑھنا لازم ہے ۔۱۲م

۲۴۔ فضائل درود

(۱) فضائل درود شریف

۱۰۰۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :من صلى على صلى الله عليه عشر صلوات وحط عنه عشر خطئيات ۔ فتاوی رضویہ ۹/۳۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے مجھ پرایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہےاوردس گناہ محوفرمادیتا ہے۔۱۲م

(۲) کثرت درود کی فضیلت

۱۰۱۰۔ **عن** ابى بن كعب رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا ذهب ربع الليل قال : يا ايها الناس! اذكروا نعمة الله ، يا ايها الناس ! اذكروا جاء ت الراجفة تتبعها الرادفة ، جاء الموت بما فيه ، فقال ابى بن كعب : يا رسول الله ! انى اكثر الصلوة عليك فكم اجعل لك من صلوتى ؟ قال : ما شئت۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہےرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہارم شب گزرجانے کے بعد کھڑے ہوکرفرماتے: اےلوگو! خدا کی یادکرو۔آئی راجفہ ، اسکے بعدآتی ہے رادفہ، آئی موت ان چیزوں کے ساتھ جواس میں ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں دعا بہت کیا کرتا ہوں۔اس میں سے بطور درود شریف کس قدر مقرر کروں؟

۱۰۰۹۔ الجامع للترمذى ، باب الصلوة على النبى ﷺ ، ٦٤/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٦٨/٢ ☆ المستدرك للحاكم ، ٥٥٠/١
التفسير للبغوى ، ٢٢٥/٥ ☆ المعجم الكبير للطبرانى ، ١٠٣/٥
المصنف لعبد الرزاق ، ٣١١٥، ٢١٥/٢ ☆ المعجم الصغير للطبرانى ، ٢٠٩/١
مجمع الزوائد للهيثمى ، ١٦٢/١٠ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ٢٩٨/٣
كنز العمال للمتقى ، ٢١٦٦ ، ٤٩٢/١ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم ، ١٨٠/١
۱۰۱۰۔ المستدرك للحاكم ، ٥٠٨/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٣٢/٥

فرمایا: جتنی چاہو۔ ذیل المدعا ۱۱۵

۱۰۱۱۔ **عن** حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قال : یا رسول الہ ! اجعل ثلث صلوتی علیك ؟ قال : نعم ان شئت ، قال الثلثین ، قال : نعم ، قال : فصلاتی کلھا ؟ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذن یکفیك اللہ ما اھمك من امر دنیاك و آخرتك ۔

حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنی تہائی دعا حضور کیلئے کرتا ہوں۔ فرمایا: اگر تو چاہے۔ عرض کی: دو تہائی، فرمایا: ہاں! عرض کی: کل دعا کے عوض درود مقرر کرتا ہوں فرمایا: ایسا کرے گا۔ تو خدا تیرے دنیا و اخرت کے سب کام بنا دے گا۔

﴿۱﴾ ۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک درود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دعا ہے۔ اور جس قدر اس کے فوائد و برکات مصلی پر عائد ہوتے ہیں ہرگز اپنے لئے دعا میں نہیں بلکہ ان کیلئے دعا تمام امت مرحومہ کیلئے دعا ہے۔ کہ سب انہیں کے دامن دولت سے وابستہ ہیں۔

سلامت ہمہ آفاق درسلامت تست۔ ذیل المدعا۔ ۱۱۶

۱۰۱۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوۃ۔

الزلال الانقی ۱۷۳

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے زیاد قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درودو

۱۰۱۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۴/۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵/۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۶۰/۱۰ ☆

۱۰۱۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲/۱۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۶۳۳۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۶۷/۱۱ ☆ التفسیر للبغوی، ۲۷۱/۵
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۵۰۰/۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۱۳/۱۱
امالی الشجری، ۱۳۰/۱ ☆ المغنی للعراقی، ۳۱۱/۱
شرف اصحاب الحدیث للخطیب، ۱۶ ☆

سلام پیش کرتا ہوگا۔۱۲م

۱۰۱۳۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا من الصلوة علی فی کل یوم جمعة ، فان صلوة امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة ، فمن کان اکثرهم علی صلوة کان اقربهم منی منزلة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھو کہ میری امت کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔تو جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھیگا وہ مجھ سے قریب رہے گا۔۱۲م

(۳) درود شریف اور دیدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۱۴۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من صلی علی روح محمد فی الارواح وعلی جسده فی الاجساد و علی قبره فی القبور رأنی فی منامه، و من رأنی فی منامه رأنی یوم القیامة ، و من رأنی یوم القیامة شفعت له، و من شفعت له شرب من حوضی و حرم الله جسده علی النار۔

حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ارواح میں اور جسم اطہر پر اجسام میں اور قبر انور پر قبور میں ،درود بھیجے وہ مجھے خواب میں دیکھے اور جو خواب میں دیکھے مجھے قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اسکی شفاعت فرماؤنگا اور جس کی میں شفاعت فرماؤنگا وہ میرے حوض کریم سے پئے گا اور اللہ عزوجل اسکے بدن پر دوزخ حرام فرمائیگا۔اللہ ارزقنا بجاهه عندك ۔ آمین۔

﴿۱﴾۔امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں:یوں درود شریف پڑھو، اللهم صلی علی روح سیدنا محمد

۱۰۱۳۔ السنن الکبری للهیثمی، ۲٤۹/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۵۰۳/۲
التفسیر للطبری، ۰۸٤/۳ ☆ ارواء العلیل للالبانی، ۳۳/۱
المستدرك للحاكم، ٤۲۱/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۳۳۲/٦
المصنف لعبد الرزاق ، ۵۳۳۸، ۲۰۵/۳ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی ، ۳۷۳
الكامل لابن عدی ، ۷٤/۳ ☆
۱۰۱٤۔ الدر المنظم لابی القاسم، ☆

فی الارواح ، اللهم صلی علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد ، اللهم صلی علی قبره سیدنا محمد فی القبور ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۵۹

(۴) درود پاک حضور کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے

۱۰۱۵ ۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : ان الله تعالیٰ ملکا اعطی اسماع الخلائق کلها قائم علی قبری الی یوم القیامة، فما من احد یصلی علی صلوة الا ابلغنیها ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہاں کی بات سن لینے کی طاقت عطا کی ہے۔ وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر رہیگا جو مجھ پر درود بھیجے گا یہ مجھ سے عرض کریگا۔

۱۰۱۶ ۔ **عن** ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا الصلوة علی ، فان الله تعالیٰ و کل لی ملکا عن قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلك الملك : یا محمد ، صلی الله علیك و سلم ، ان فلان بن فلان یصلی علیك الساعة ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے۔ جب کوئی میرا امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: یا رسول اللہ! فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی، حضور پر درود بھیجی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۴۰

۞۞۞۞۞

۱۰۱۵۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۴۹۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۹۴۸
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۱۴۲ ☆ میزان الاعتدال للذهبی،
۱۰۱۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۱۸۱، ۱/۴۸۴، ☆ السنن الکبری للهیثمی، ۳/۲۴۹
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۴۹۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۱۴۴

فہرست عنوانات / جلد اوّل

۱۔ کتاب الایمان ۵

۱۔ نیت ۷

۲۔ توحید وصفات الٰہی ۱۳

۳۔ دین حق

۴۔ سنت کی اہمیت ۴۸

۵۔ بدعت ۵۷

۶۔شرک وکفر ۷۲

۷۔ تکفیر

۸۔ فرق باطلہ

۹۔ تقدیر و تدبیر ۱۱۵

۱۰۔ گناہ صغیرہ و کبیرہ ۱۲۶

۱۲۔ صفات مومن

۲۔کتاب العلم

۳۔ آداب استنجاء ۲۲۸

۴۔ احکام حیض ۲۳۷

۵۔ وضو ۲۴۲

۶_تیمم ۲۷۲

۷_نواقض وضو ۲۷۵

۸_مسواک ۲۸۴

۹۔ غسل

۴۔ کتاب الصلوٰۃ

۱۔ اوقات نماز

۲۔ اذان

۳۔ فضائل اذان

۴۔ فضائل نماز

۵۔ شرائط وارکان نماز ۴۶۷

۶۔ سنن وآداب نماز ۴۸۳

۸۔ امامت

۹۔ جماعت

۱۰۔ صفوف

۱۱۔ سترہ

۱۲۔ مساجد سے متعلق عورتوں کے احکام

۱۳۔ وتر

۱۴۔ نوافل ۵۸۰

۱۵۔ قیام اللیل ۶۰۲

۲۲۔ عمامہ

۲۳۔ قضائے فوائت

۲۴۔ فضائل درود شریف

علماء۔خطباء۔واعظین۔مقررین کے لیے بے مثال تحفہ
پورے سال کے خطبات جمعہ سے بے نیاز کردینے والی کتاب
مقبول
اسرار خطابت
مصنف
جانشین امام خطابت
حضرت صاحبزادہ
پیر محمد مقبول احمد سرور
فیصل آباد
(سمندری والے)
اسرار خطابت
جلد اول خطبات 13
فضائل اہلبیت از قرآن کریم۔فضائل اہلبیت از حدیث پاک۔فلسفہ شہادت دو خطبات۔قافلہ کی واپسی
شان ولایت۔فوز عظیم۔اعلی حضرت۔حیات اولیاء۔ثبوت میلاد۔میلاد شریف۔ولادت رسول۔خلیفۃ اللہ الاعظم
اسرار خطابت
جلد دوم خطبات
اچھی نسبت۔سرکار غوث اعظم۔وسیلہ۔برکات تبرکات۔صراط مستقیم۔توحید کی دلیل ناطق
سراپا معجزہ۔شان صحابہ۔حضرت بلال۔اولیت صدیق اکبر۔خلیل الہی۔محسن رسول
اسرار خطابت
جلد سوم خطبات 12
تفسیر آیت اسری۔فلسفہ معراج النبی۔مسجد اقصی تک۔مسجد اقصی سے آگے۔محدث اعظم پاکستان۔شب برات کی برکات
حضرت امام اعظم۔فضائل ماہ رمضان۔ماہ صیام کی برکات۔فضائل مخدومہ کونین۔غزوۂ بدر۔مولائے کائنات
اسرار خطابت
جلد چہارم خطبات 13
عظمت بلد الحبیب۔فلاح کا راستہ۔بے مثال بشر۔عظمت مصطفی۔حسن بے مثال۔حاضر و ناظر رسول
حدیث جبرائیل۔دستگیر عالمین۔عظمت والدین۔نبی صدیق۔ذبح عظیم۔حضرت عثمان غنی۔حضرت فاروق اعظم
اسرار خطابت
جلد پنجم خطبات 12
مورت اہلبیت۔محبت رسول۔حیات النبی۔فضائل درود شریف۔روضۃ من ریاض الجنۃ۔حق چاریار
ذائقۃ الموت۔نور مبین۔صدیق اکبر سراپا حسنات۔ایصال ثواب۔سیدہ عائشہ صدیقہ۔لیلۃ القدر
اسرار خطابت
جلد ششم
مخدومۂ کائنات حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیھا کی سوانح طیبہ جس سے علماء محققین اور واعظین و مقررین
بیک وقت مستفید ہو سکتے ہیں فصاحت و بلاغت اور مستند حوالہ جات سے مزین خوبصورت تحفہ
اسرار خطابت
جلد ہفتم
حضرت مولائے کائنات سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجھہ کی سوانح طیبہ
علماء و خطباء کے لیے یکساں مفید لاجواب کتاب
شبیر برادرز ۴۰۔اردو بازار۔زبیدہ سنٹر لاہور